U1376

Title – RISALA ILM INTIZAM MADANI

Author – Naassa William Senior.

Publisher – Scien Taiffek Society (Aligarh).

Date – 1865.

Pages – 364, 24

Subjects – Muaashiyaat.

NO. 8.

POLITICAL ECONOMY

BY

NASSAU WILLIAM SENIOR, M. A.

LATE PROFESSOR OF POLITICAL ECONOMY IN THE UNIVERSITY OF OXFORD.

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

WITH SHORT EXPLANATORY NOTES ADDED.

—————

رسالہ علم انتظام مدن

کے

سین تیفک سوسئیتي نے معزز کیا

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLE

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگریس ڈیوک آف آرگائیل

کے

سین ٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

شکریه

سین تیفک سوسیئتی نهایت شکر ادا کرتی هی اپنے دو ممبروں بابو رام کالی چودهری صاحب منصف بلیا ضلع غازی پور اور راے شنکرداس صاحب منصف امروهه ضلع مرادآباد کا که اِن دو صاحبوں نے اپنے بے بها وقت کو اس کتاب کے پچاس پچاس صفحه ترجمه کرنے میں صرف کیا اور روحانی اور جسمانی محنت اُٹهانے سے سوسیئتی کو اپنا ممنون کیا *

سید احمد

سکرتر سین تیفک سوسئیتی

۲۳ دسمبر سنه ۱۸۶۵ع
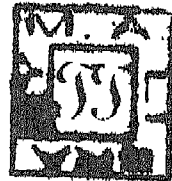
فہرست مضامین رسالہ علم انتظام مدن

صفحہ | مضمون

دیباچہ

دولت کی ماہیت

علم انتظام مدن کی چار اصلوں کا بیان

مضمون | صفحه

تقسیم دولت کا بیان

مضمون	صفحه

مضمون	صفحه

غلط نامه

صفحه	سطر	غلط	صحيح
١١	٢٢	مقوصه	مقبوضه
از ٢٣ تا ٣٨		قيمت	ماليت
٢٦	٦	وصول	حصول
٣٥	٢٦	حاجات‌توئي	حاچاتي
٦٦	١٢	تواضح	تواضع
١١٧	٩	مرتت	مرتب
١٣٩	٢١	يارم	يارن
١٥٢	٦	خاس	خاص
٢١٣	٥	هوئي	هوا
٢١٧	١٨	محنت	صحت
٢٣٣	٢٢	ملک	مالک
٢٥٧	١	روپئے	ذخيره

رساله علم انتظام مدن

دیباچه

تعریف اِس علم کي

طالبان دولت کو یهه مژده سنایا جاتا هی که اس رساله میں بهت مختصر بیان اُس علم فیض آمود کا هی که بدولت اسکے دولت کے خواص و آثار اور اُسکي تحصیل اور تقسیم کے طریقے معلوم هوتے هیں اور وه علم گرامي بنام علم انتظام مدن نامي گرامي هی اور یهه بات واضح هو که اکثر لوگوں نے اس لفظ کے بهت وسیع معني اختیار کیئے هیں چنانچه اگلے وقتوں میں جن مصنفوں نے کچهه کچهه اصول اس علم کے بیان کیئے تو اُنهوں نے اس علم کي مراد بیان کرنے میں صرف تحصیل و تقسیم دولت کے طریقوں هي پر اکتفا نکي بلکه سیاست مدنیه کو بهي داخل کیا موسیو ڈي لا ریوائیري صاحب نے ایک رساله تالیف کیا اور نام اُسکا قدرتي انتظام خلایق رکها اور یهه اُسمیں بیان کیا که یهه رساله ایسے انتظام عام کے بیان میں هی که وه اُن ضروري عیش و آرام کا ذریعه هی جو دنیا میں ممکن الحصول هیں اور سر جیمس ستورت صاحب تعریف اس علم کي اِسطرح بیان کرتے هیں که بڑا مقصود اُسکا یهه هی که تمام لوگوں کو کهانے کمانے کے رنگ ڈهنگ اچهي طرح معلوم هو جاویں اور جو امور اُنکے مانع مزاحم هوویں وه رفع دفع کیئے جاویں اور مختلف حاجتوں کے لیئے ضروري ضروري سامان مهیا هوویں اور اِس زمانه کے یورپ کے مورخ بهي اِس علم کے مقصد کو ایسا هي وسیع سمجهتے هیں چنانچه ستارک صاحب فرماتے هیں که عام انتظام مدن اُن اصول و قواعد کا علم هی که اُنکے ذریعه سے اخلاق وعادات کي تبدیل اور مال و دولت کي ترقي هوتي هی اور سسمانڈي صاحب کهتے هیں که غایت و مقصود اس عام کا انسان کي

بھلائي کے وہ مرتبے اور فائدے ہیں جو بطفیل حکومت حاصل ہوتي ہیں
اور سے صاحب یہہ لکھتے ہیں کہ اِنتظام مدن انتظام خلایق کو کہتے ہیں
اور یہہ وہ علم ہی جس میں امور قدرت اور خلایق کے مختلف گروہوں
کے کاموں کي تحقیقوں کے نتیجے شامل ہوتے ہیں زمانہ حال کے انگریزي
مورخوں کا یہہ حال ہی کہ وہ اقرار اسبات کا عموماً کرتي ہیں کہ ہم اپني
توجہہ کو صرف دولت کے بیان پر محدود رکھینگے مگر باوصف اُسکي
مشہور مشہور مورخوں نے کام اپنا چھوڑ کر حد سي پانوں نکالے اور بیگانہ
کاموں میں ہاتھہ ڈالا یعني عام مقنن یا منتظم کے کام میں دست‌اندازي
کي چنانچہ مکلک صاحب نے تعریف اُسکي یہہ فرمائي کہ علم انتظام
مدن اُن قوانین کا علم ہی جنکے ذریعہ سے ان چیزوں کے حاصل کرنے
اور جمع کرنے اور تقسیم اور خرچ کرنے کے ڈھنگ ٹھیک ہوتے ہیں جو
آدمي کو بالضرور مفید اور اُسکي طبیعت کو پسند ہوتے ہیں اور مبادلہ
اور معاوضہ کي صلاحیت اُنمیں پائي جاتي ہی اور بعد اُسکے یہہ زیادہ کیا
کہ حقیقي مقصود اِس علم کا تعلیم اُن وسیلوں کي ہی کہ اُنکے وسیلہ سے
آدمي کي محنت اُس قابل ہو جاتي ہی کہ بہت سي دولت اُس سے
حاصل ہووے اور وہ صورتیں جو دولت کو جمع کریں اور وہ قرینے جو
تقسیم دولت کے لیئے قرار پاویں اور وہ طریقے جو عمل درآمد کے لیئے کمال
کفایت سے ممکن ہوویں بخوبي تحقیق ہو جاتے ہیں *

علم انتظام مدن کا محدود ہونا

واضح ہو کہ وہ فائدے جو اِس علم کي تحقیقوں سے متصور ہیں
بیان اُنکا بخوبي ممکن نہیں اور اسیطرح اُن تحقیقوں کي وسعت کا بیان
بھي آسان نہیں اور اصل یہہ ہی کہ اگر اِس علم کے عام مرتبوں پر لحاظ
کیا جاوے تو قواعد اخلاق و حکومت اور قوانین دیواني و فوجداري بھي
اُن تحقیقوں میں داخل ہیں اور اگر خاص مرتبوں پر نظر کیجاوے تو
علم اُن باتوں کا تحقیقات مذکور میں محصور ہی جو اُس خاص گروہ
کے باہمي معاملات سے علاقہ رکھتي ہیں جنکے حالات پر اس علم کے
محقق کو بحث کرني مقصود ہو اور یقین واثق ہی کہ بیان اُن وسیع
تحقیقوں کا ایک چھوٹے رسالہ میں اور ایک آدمي کي سمجھہ بوجھہ سے

محال و متعذر ہی اور یہہ بہي یقین ہی کہ اپني اور اپنے طالب علموں کي توجہہ کو اگر دولت کے خواص اور اسکي تحصیل و تقسیم کے طریقوں پر محصور کریں تو ھماري کتاب بہت صاف اور کامل اور نصیحت آمیز ہوگي بہ نسبت اُسکے کہ ہم اُن بڑے بڑے میدانوں میں جو بہت کم محدود و معین ہیں اگرچہ بجاے خود دلچسپ اور بڑي منزلت کے ہیں اور اس علم کے تنگ راستہ کے چاروں طرف محیط ہیں دوڑ دھوپ کریں واضح ہو کہ اگرچہ ایسے ایسے سوال کہ مال و دولت کا قبضہ کہاں تک اور کن کن صورتوں میں اُسکي قابض یا اُس بڑي گروہ کے حق میں جسکا وہ ایک رکن ہی مفید یا مضر ہی اور ہر مختلف گروہ میں دولت کي کیسي تقسیم خواهش کي قابل ہی اور وہ کیا وسیلے ہیں جنکے ذریعہ سے وہ تقسیم کسي ملک میں آسان ہو سکتي ہی بہت دلچسپ اور مشکل ہیں لیکن جن معنوں میں کہ علم انتظام مدن مستعمل ہے از روے اُن معنوں کے وہ سوال اس علم سے اس سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے جیسا کہ جہاز راني کا علم ہیئت سے تعلق رکھتا ہی اگرچہ ان سوالوں کے حل میں وہ اصول ضروري ہیں جو علم انتظام مدن سے حاصل ہوتي ہیں مگر وہ اصول ایسے کامل نہیں کہ سوالات کے حل کے لیئے وہي کافي وافي ہوں اور یا حل سوالات کے لیئے شروط ضروریہ ہوویں اور حقیقت یہہ ہی کہ جو ایسي چھان بین کرتا ہی وہ علم ایجاد قوانین کے دریاے زخار میں تیرتا ہی اور یہہ علم ایجاد قوانین ایسا ہی کہ اگرچہ اُسمیں انتظام مدن کے اصول و قاعدوں کي حاجت پڑتي ہی مگر وہ اپنے مضمون اور نتیجوں اور مرتبوں کی رو سے انتظام مدن سے اختلاف رکھتا ہی اسلیئے کہ تحصیل اور تقسیم دولت کي علم ایجاد قوانین کا منشاء نہیں بلکہ ایجاد قوانین کا مقصود صرف آدمي کي بھلائي ہی اور علم ایجاد قوانین کے مرتبے اُن مختلف حالتوں سے نکالے جاتے ہیں جو کمال قوي گواہوں سے ثبوت کو پہنچتي ہیں اور اُن حالتوں میں ایسے ایسے نتیجوں کو تسلیم کیا جاتا ہی جنکي تحقیق و صحت پر یقین واثق سے وهم و گمان تک سند لیجاتي ہی اور جو آدمي کہ توضیح اس علم کي کرتا ہی اُسکو صرف یہي قابلیت نہیں ہوتي کہ وہ عام حقیقتوں کي تشریح کرے بلکہ اصل تجویزوں اور مسلسل کاموں کي ترویج یا تردید کي قابلیت رکھتا ہی *

برخلاف اُسکے علم انتظام مدن کا عالم وہ مضمون پیش نظر رکھتا هی جو خلقت کے اخلاق اور اسایش اور بہبودي سے علاقہ نہیں رکھتا بلکہ دولت سے متعلق هوتا هی اور اُس مولف کے مضمونوں میں ایسي چند عام باتیں بهي داخل هوتي هیں جو نہایت غور اور تحقیق اور نہایت صحیح قیاس سے حاصل کیجاتي هیں اور دلیلوں کے لانے اور بیان میں تکلیف اُٹھانے کي حاجت نہیں هوتي یہاں تک کہ جو آدمي اُنکو سنتا هی بیساختہ بول اُٹھتا هی کہ یہہ باتیں میرے دلنشین تھیں اور میں اُنکو جانتا تھا اور جن نتیجوں کا کہ وہ عالم استخراج کرتا هی وہ بهي ویسے هي عام هوتے هیں اور اگر تقریر اُسکي صاف اور صحیح هو تو یہہ نتیجے بهي ویسے هي صحیح هوتے هیں جیسے کہ اُسکے مضمون واضح هو کہ جو نتیجے دولت کے خواص و اثار اور اُسکي جمع و تحصیل سے متعلق هیں وہ عموماً درست اور صحیح هوتے هیں اور جو اُسکي تقسیم سے علاقہ رکھتے هیں اگرچہ بعض بعض ملکوں کے قوانین مخصوصہ کے سبب سے جیسے قانون غلامي اور † قانون انحصار تجارت اور ‡ قانون پرورش غربا اُن نتیجوں میں اختلاف هونا ممکن هی مگر باوصف اسکے جو کچھہ کہ ٹھیک ٹھیک اصل حالات هیں اُن سے عام قاعدے قرار دیئے جاسکتے هیں اور جو اختلافات کہ بعض بعض امور خارجیہ کے سبب سے هوتے هیں اُنکا تصفیہ بعد کو کرسکتے

† لفظ قانون انحصار تجارت انگریزي لفظ مانوپلائي کا ترجمہ هی جسکے معنے یہہ هیں کہ کسي ایک قسم کا تمام اسباب جو کسي ایک شخص یا کئي شخصوں نے خرید لیا هو اُسکے خرید لینی سے یا گورنمنت کي اجازت کے ذریعہ سے اُس اسباب کے فروخت کرنے کا کل اختیار حاصل هووے مثلاً ایسٹ انڈیا کمپني کو ایک زمانہ میں هندوستان کي تجارت کا کل اختیار بذریعہ سند شاهي کے حاصل تھا اور ایک قسم کا تمام اسباب خرید لینی سے جو خاص خاص اشخاص کل اختیار فروخت حاصل کرلیتی هیں وہ قانوناً جایز نہیں اور جو کوئي شخص اپني ایجاد یا بنائي هوئي چیزوں کے بیچنی کا کل اختیار رکھتا هی وہ اُسکا قدرتي حق هی وہ قانوناً مانوپلائي نہیں *

‡ قانون پرورش غربا جسکو انگریزي میں پوارلاز کہتے هیں ایک ایسا مضمون هی کہ هندوستانیوں کو بهي اُس سے واقف هونا اور اُسکے تمام حالات پر غور کرنا نہایت مفید هوگا اسلیئے همنے مختصر حاشیہ لکھنا مناسب نہ سمجھہ کر اس قانون کا ذکر تتمہ کتاب میں علیحدہ لکھدیا هي وهاں ملاحظہ کیا جاوے *

هیں مگر یہہ بات یاد رکھنی چاهیے که اُس مولف کے نتیجے گو کیسے
هي عام اور صحیح هوں مگر وہ مجاز اسکا نہیں که اپني طرف سے کوئي
بات عمل در آمد کروانے کے ارادہ سے زیادہ کرے اور حق یہہ هی که عمل
درآمد کروانے کے ارادہ سے کوئي بات اپني طرف سے بیان کرني حق اُس مولف
بلکه حصه اُس منتظم کا هی جسنے اُن تمام سببوں کو جو لوگوں کي بھلائي
کو ترقي دیویں یا اُسکے مانع اور مزاحم هوں خوب سمجھه بوجھه کر
دریافت کیا هو اور اسمیں کچھه شک وشبہه نہیں که یہه کام اُس حکیم
صاحب قیاس کا حق نہیں هے جسنے اُن سببوں میں سے صرف ایک سبب
کو سوچ بچار کر سمجھا هو اور گو وہ سبب بہت بڑا سبب هو علم انتظام
مدن کے مولف کا یہہ کام نہیں که عام اصول کیطرف لوگوں کو ترغیب دے
یا اُنسے متنفر کرے بلکه اُسکا کام یہه هی که وہ اُن عام قاعدوں کو بیان
کردے جنسے غفلت کرنا مضر هی مگر یہه نہیں چاهیئے که اصلي انصرام
امورات میں اُنکو بطور ایک کامل یا ضروري هدایت کے سمجھیں اور اس علم
کے هر مولف کا کام بھي ظاهر هی یعنے وہ ایسے علم کي بحث میں مصروف
هوتا هی که اُسمیں تھوڑي سي غفلت یا غلطي سے بہت سا نقصان هوسکتا
هی اور اسلیئے اُسکو لازم هی که وہ بطور ایک پنچ کے اپنا کام انجام دے اور
مفلسوں کي همدردي اور امیروں اور لالچیوں کي نفرت اور موجودہ قوانین
کے لحاظ و پاس اور بري رسموں کي حقارت اور نام آوري کے ولولوں اور
مذهب کے تعصب سے اُن باتوں کے لکھنے سے باز نرهے جنکو وہ صحیح
سمجھتا هو اور اُن صحیح باتوں سے ایسے نتیجے نکالنے میں بھي کوتا هي
نکرے جنکو وہ اپنے نزدیک جایز اور ضروري سمجھتا هو باقي یہه بات که
هر معامله میں کسقدر اُن نتیجوں پر عمل کرنا واجب و لازم هی فن
سیاست سے متعلق هے اور یہه فن سیاست ایسا هی که منجمله اُن علموں
کے جو اُسکے ممد و معاون هوتے هیں علم انتظام مدن بھي اُسکا ایک معاون
هی اور اُس فن شریف میں ایسي ایسي غرضوں اور مقدموں پر لحاظ
کرنا ضروري هی جنمیں دولت کي طمع بھي ایک مقدمه هے اور اُسکے ایسے
ایسے مقصود هیں که اُن کي تحصیل کے واسطے حصول دولت بھي ایک
ادنے وسیله هے *

علم انتظام مدن کو اُن علوم اور فنوں سے خلط ملط کرنا جنکا وہ

ممد و معاون هے اُسکي ترقي کا بڑا مانع اور قوي مزاحم هوا هے اور وہ
مزاحمت دو طرح پر هوتي هے پہلے یہہ کہ اُس خلط ملط کے باعث
سے لوگوں کے دلمیں بڑے بڑے تعصب پیدا هوتے هیں دوسرے یہہ کہ
جو لوگ اس علم پر کچھہ لکھتے هیں وہ اپنے مقصود اصلي اور اُسکے
تحصیل کے ذریعوں سے ادھر اودھر ھو جاتے هیں چنانچہ بلحاظ پہلے
امر کے انتظام مدن والوں کي یہہ شکایتیں کي جاتي هیں کہ وہ لوگ
دولت کے باب میں ایسے مصروف هوتے هیں کہ آرام خلایق اور
مکارم اخلاق سے واسطہ اور علاقہ نہیں رکھتے اگرچہ جي چاھتا هے کہ یہہ
شکایت کسي معقول اصل پر مبني هوتي مگر عموم شکایت سے یہہ سمجھا
جاتا هے کہ کام انتظام مدن والوں کا صرف یهي نہیں کہ اصول کا بیان کیا
کریں بلکہ اصلي تجویزوں کي تشریح بهي اُنہیں کا کام هے ورنہ اور کسي
وجہہ سے یہہ الزام اُنپر عاید نہیں هوسکتا کہ وہ صرف ایک هي طرف
متوجہہ هیں کسي شخص کا یہہ مقدور نہیں کہ فن سپہ گري کے مصنف
کو یہہ دھبا لگاوے کہ اُسنے صرف سپہہ گري کي باتوں کو کیوں بیان کیا
یا اُسکي کمال توجہہ سے یہہ نتیجہ نکالے کہ مقصود اُسکا یہہ هے کہ قصے
قضاے همیشہ کے لیئے باقي رهیں لیکن یہہ تسلیم کرنا چاهیئے کہ جو
مصنف یہہ امر بیان کرے کہ فلاں طور و طریقہ اور چال چلن سے دولت
هاتہہ آتي هے اور پھر اُسکي پیروي کرنے کي لوگوں کو رغبت دلاوے تو وہ
ضرور اس بیہودگي کا ملزم هوگا کہ وہ آسایش اور تحصیل دولت کو برابر
سمجھتا هے لیکن اگر وہ صرف تحصیل دولت پر اپني توجہہ محصور رکھے
تو یہہ غلطي اُس سے نہوگي مگر آسایش اور تحصیل دولت کو خلط ملط
کردینے سے یہہ غلطي البتہ هو جاتي هے اور اگر کوئي مصنف اس صریح
غلطي سے باز رهے اور پھر اپنے جي کو جسقدر چاهے اپنے مضمون خاص سے
لگائے رکھے تو اوتنا هي زیادہ اُس مضمون کي حدود کو وسعت دیگا *

دوسرے یہہ کہ انتظام مدن والے علم انتظام کو اُن فنون اور علوم کے
ساتہہ ملانے جلانے سے جنکا وہ ممد و معاون هوتا هے کبھي کبھي ایسے
دھوکہ میں جاپڑتے هیں جس سے بہت طول طویل اور ایسي بیہودہ
تحقیقاتیں کرنے لگتے هیں کہ اُن سے کوئي عملي نتیجہ حاصل نہیں هوتا
اور بعض بعض اوقات اُس علم کے صحیح مطلبوں کي چھان بین ایسے وسیلوں

سے کرتے هیں کہ وہ وسیلے اُن کے مقاصد کے لیئے کافي و مناسب نہیں هوتے
اس علم کے مقاصد کو جو بہت سے مصنف بہت وسیع اور بڑا سمجہتے
هیں هم کو اُنکي اُسي بلند نظري سے جس کے سبب وہ بہت سے واقعات
کو بطور فخریہ جمع کرتے هیں اُن کي اس غلطي کو منسوب کرنا چاهیئے
کہ وہ موجودہ حالتوں سے بزور فکر اور تقریر صحیح کے نتیجہ نکالنے کے
بدلے ادهر اودهر کے بہت سے واقعات کے جمع کرنے کے درپے هوتے هیں
یہہ بات همیشہ سني جاتي هے کہ انتظام مدن ایک علم واقعات اور
تجربونکا هے اور اگرچہ استعمال اس علم کا بهي مثل استعمال اور علمونکے
اسبات کا تقاضا کرتا هے کہ بہت سے واقعات بهي جمع کیئے جاویں اور اُنکا
امتحان کیا جاوے مثلاً جو واقعات کہ قوانین پرورش غربا کي ترمیم اور
ملک چین سے اجراے تجارت کے واسطے بطور لوازمات کے جمع
کیئے گئے اُن سے ایسي بڑي دو جلدیں هوئیں کہ اگراُن تمام رسالوں کو
جو انتظام مدن میں لکھے گئے هیں جمع کیا جاوے تو اُنکے نصف سے بهي
کم هو مگر وہ باتیں جو انتظام مدن کے قانونوں کي اصل و بنیاد هیں
دو چار فقروں بلکہ دس بیس لفظوں میں بیان هوسکتي هیں مگر اُن
باتوں کا پورا پورا ادا کرنا اور اُنسے ٹهیک ٹهیک نتیجے نکالنا بہت بڑا کام هے
باعث اُسکا یہہ هوسکتا هے کہ باوجود اس محنت و مشقت کے جو اس
فن شریف کي تحصیل و تکمیل میں اُٹهائي گئي هے هنوز وہ ناتمام هے *

اور کچهہ دشواري کي یہہ بهي وجہہ هے کہ جن مطلبوں کي تحقیق
اس علم میں کیجاتي هے وہ ایسي پیچیدہ اور باریک هیں کہ اُن کے لیئے
اُسکي اصطلاحوں کو عام فہم کرنا پڑتا هے یہاں تک کہ اگر تمام اُن چیزونکا
بیان کیا جاوے جو لفظ دولت سے مراد هوتي هیں بلکہ اگر اُن تمام
چیزونکا بهي جو اُس سے دوسرے درجہ کے لفظ سرمایہ سے تعبیر کي جاتي
هیں تو اسمیں کچهہ شک نہیں کہ ایک دفتر بن جاوے علاوہ اِسکے اُس
دشواري کا سبب یہہ بهي هوتا هے کہ اصطلاحوں کي تسهیل کے واسطے
جن جن لفظوں کا استعمال هوتا هی وہ اُس معمولي زبان سے لینے پڑتے
هیں جسمیں وہ لفظ ایسے معنوں میں مستعمل هوتے هیں کہ علمي مطلبوں
کے واسطے یا تو بہت وسیع پر معنے هوتے هیں یا نہایت تنگ اور تاریک
اور نتیجہ یہہ هاتهہ آتا هی کہ مؤلف اور پڑهنے والے ایسے ایسے خیالوں

میں جاپڑتے ہیں جنکا خارج کرنا مقصود ہوتا ہی یا ایسے ایسے مضمون سے الگ ہوجاتے ہیں جنکا تعلیم و تعلم بدرجہ کمال مد نظر ہوتا ہی مثلاً معمولي زبان میں لفظ سرمایہ کے معنے کبھي ایسے لیئے جاتے ہیں کہ ہرقسم کي دولت اُس سے مفہوم ہوتي ہے اور کبھي ایسے معنے لیئے جاتے ہیں کہ وہ صرف روپیہ سے تعلق رکھتي ہیں *

انتظام مدن کے مولف اگر یہہ بات سمجھتے کہ غور و فکر اور ادراک حالات کي نسبت حصہ اس علم کا تقریر و بیان پر زیادہ ہی اور صرف مطلبوں کي چھان بین میں بڑي مشکل پیش نہیں اتي بلکہ استعمال اصطلاحوں کا نہایت دشوار ہی تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ پہلے اُن لوگوں نے عمدہ عمدہ اصطلاحوں کے انتخاب اور تعین اور استعمال میں کمال کوشش کي ہوتي مگر حقیقت یہہ ہی کہ کسیلیے نہیں کي اب بہت تہوڑے عرصہ سے کچھہ توجہہ کي جاتي ہی اور جو کتاب کہ بنام قوموں کے دولت کے مشہور ومعروف ہے اُس کتاب میں بھي اصطلاحوں کي شرح بالکل نہیں زمانہ حال کے اکثر فراسیسي مورخوں اور کچھہ تہوڑے انگریزي مولفوں نے صرف تشریح اصطلاحات سے غفلت نہیں برتي بلکہ استعمال اصطلاحات سے بھي صریح اجتناب کیا اور رکارڈو صاحب کي انگریزي کتاب مسمی اصول انتظام جو في زماننا مشہور و معروف ہے وہکتاب ایسے ایسے لفظوں کے استعمال سے خفیف ہوگئے جنکے معنے باوجودیکہ معمولي استعمال سے اور نیز اور مورخوں کے معمولي لفظوں کے استعمال سے مختلف لیئے گئے ہیں اُسپر بھي اُن لفظوں کے معنوں کي کچھہ تشریح نہیں کي گئي اور اُن کے معنے کبھي کچھہ اور کبھي کچھہ لیئے ہیں جس سے پڑھنےوالے کو حیراني و پریشاني ہوتي ہی یہانتک کہ انہیں لفظوں سے اکثر خود وہ مشہور مصنف غلطي میں پڑے ہیں مگر اُنہوں نے جو نئے نئے لفظ بنائے اُنکي کچھہ شکایت نہیں اسلیئے کہ علمي مطلبوں کے ادا کرنے میں نئے نئے لفظوں کے تراشنے کي ضرورت پڑتي ہی چنانچہ ہم بھي لاچار ہوکر انوکھے انوکھے لفظ تراشینگے ہاں یہہ شکایت ضرور ہی کہ ایسي ایجاد اُنکي جیسیکہ لفظ لاگت کي جگہہ لفظ قیمت کا برتا گیا کچھہ ضرور نہ تہي علاوہ اسکے اُنہوں نے اس ایجاد کي کوئي اطلاع بھي پڑھنے والوں کو نہیں کے اور ایسا ہي جہاں لفظ گراں اور ارزاں کو محنت

کي اجرت کی ساتهه استعمال کيا تو کبهي وه معنے اختيار کيئے جو نهايت عام پسند هيں يعني تعداد اور کبهي وه انوکهے معنے ليئے جو اُنهوں نے خود مقرر کيئے يعنے مناسبت سے مراد رکهي *

جو باتيں که همنے بيان کيں اُنسے صرف يهي غرض نهيں که علم انتظام مدن کو جو ابتک بهت کم ترقي هوئي اُسکا باعث واضح هووے اور جن وسيلوں سے جلد ترقي اُسکي متصور هی وه ظاهر و باهر هوجاويں بلکه يهه بهي غرض هی که پڑهنے والے اس کتاب کي اصليت سے واقف هوجاويں چنانچه اس کتاب ميں بهت سے ايسے مباحثے پاے جاوينگے جو چند مشهور لفظوں کے نهايت عمده استعمال پر هوئے هيں اگرچه اُن کو دلچسپ کرنا ممکن نهيں مگر يهه توقع هی که وه اُنکو بڑے بڑے باريک مسئلوں پر متوجهه کرينگے اور نهايت نافع هونگے گو وه ترتيب اصطلاحوں کي جو همنے اختيار کي هی پسند نه آوے *

دولت کي ماهیت

لفظ دولت کے معنی

اسباب کے بیان کرنے کے بعد که علم انتظام مدن جس پر بحث کرني منظور هی وه علم هی که اُسکے ذریعه سے دولت کي ماهیت اور اُسکي تحصیل و تقسیم کے طریقے دریافت هوتے هیں پہلا کام اپنا یهه هی که اُن معنوں کي تشریح کریں جن میں لفظ دولت کا مستعمل هی اور اُس اصطلاح سے هم اُن سب چیزوں کو سمجھتے هیں جو تبدیل و معاوضه کے قابل هیں اور تعداد اور مقدار وصول اُنکي محدود و معین هی اور اُنکی وسیله سے بواسطه یا بلا واسطه تکلیفیں زایل اور راحتیں حاصل هوتي هیں یا یهه تفسیر کیجاوے که دولت سے وه چیزیں مراد هیں که اُنمیں تبدیل و معاوضه یعني خریدنے اور کرایه پر لینے کي صلاحیت حاصل هووے یا وه چیزیں جو قدر و قیمت رکھتي هیں اور یهه بھي واضح رهے که لفظ قیمت کي تفسیر کامل آینده بیان هوگي باقي یهاں صرف اسقدر کهنا کافي هی که اُس لفظ سے ایک عام پسند معنے سمجھے جاویں یعني معاوضه میں لینے دینے کي قابلیت رکھنے والي چیزیں *

اجزاء دولت

پہلا جز افاده

منجمله اُن تین وصفوں کے جنکے ذریعه سے هر شی بجاے خود قیمتدار یا رکن دولت هو جاتي هی افاده وه قوت هی جو بواسطه یا بلا واسطه راحت جسماني اور نفساني غرضکه هر طرح کي راحت کو پیدا کرے یا تکلیف جسماني اور نفساني غرضکه هر نوع کي تکلیف کو دور کرے مگر انگریزي کوئي لفظ ایسا پایا نهیں جاتا که یهه معني ٹھیک

تھیک اُس لفظ سے سمجھی جاویں اُردو زبان میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں ھی کہ اُس سے بے تکلف یہہ سب معنے نکلیں البتہ لفظ افادہ کا قریب قریب ان معنوں پر دلالت کرتا ھی افادہ کی لفظ سے عموماً رفع تکلیف یا بلا واسطہ راحت پہونچانے کا مفہوم سمجھا جاتا ھی مگر جب هم اُسکو زیادہ تر مرتبہ اطلاق میں تصور کریں تو یہہ لفظ اُن سب چیزوں پر بھی دلالت کر سکتا ھی جن سے بواسطہ راحت پیدا هووے اگرچہ کوئی شخص یہہ بات کہہ سکتا ھی کہ اس لفظ کے ایسے وسیع معنی لینے تکلف سے خالی نہیں مگر کہا جاوے کہ ھماری زبان میں اور کوئی لفظ ایسا بھی نہیں جو اتنا بھی ان معنوں پر دلالت کرے اور کچھہ ھماری زبان پر موقوف نہیں ھی بلکہ انگریزی زبان میں بھی جس سے یہہ کتاب ترجمہ هوئی ھی کوئی ایسا لفظ نہیں ھی جو ان سب معنوں پر حاوی هووے لاچار مالتھس صاحب نے بھی اپنی کتاب میں اسطرح پر معنی لینے کو جائز رکھا ھی اور نیز سے صاحب نے فراسیسی زبان میں بھی باوجود اسکی کہ اُسمیں انوکھی باتوں کی گنجایش نہیں ھی اُسکو رواج دیا ھی چنانچہ اُنھوں نے بباعث نہونے کسی دلالت کرنے والی لفظ کے اس مشکل کا حل اسی لفظ کے اختیار کرنے سے کیا ھی اور اس لفظ کا مفہوم ایسا سمجھا ھی کہ وہ هر ایسی صفت کا نام ھی جسکے طفیل سے کوئی چیز مرغوب هو جاتی ھی اور بجاے اس لفظ کے جو قابلیت رغبت اور صلاحیت خواهش کی الفاظ پیش کیئے گئی هیں وہ الفاظ افادہ کی نسبت بھی زیادہ اعتراض کے قابل معلوم هوتے هیں *

واضح هو کہ افادہ جسکی تفسیر بیان کی گئی قیمت کا رکن اعلی ھی بھلا کوئی شخص ایسا بھی هوگا کہ اپنی شی مفهومہ کو جو تھوڑی بہت کچھہ بھی کام کی هو ایسی چیز کے بدلے دینی پر راضی هو جو محض نکمی هووے بلکہ بیفائدہ چیزون کا معاوضہ هر فریق مبادلہ کرنے والی کی جانب سے بالکل بیغرضانہ هوگا مگر یہہ بات بھی واضح رھی کہ هم جن چیزوں کو مفید و نافع کہتی هیں افادہ اُنکا کوئی صفت ذاتی نہیں اسلیئے کہ افادہ سے صرف اُن چیزوں کا وہ تعلق واضح هوتا ھی جو انسانوں کی تکلیفوں سے اور اُنکی راحتوں سے مربوط ھی اور بیشمار سببوں سے جو همیشہ ادلتی بدلتے رهتے هیں خاص خاص چیزوں میں تکلیف و راحت کی قابلیت

پیدا ہوتی ہی جس میں ہمیشہ کمی بیشی ہوتی رہتی ہی اِسلیئے مختلف چیزوں کے افادہکے تعلقوں کو مختلف مختلف لوگوں کی نسبت نہایت مختلف پاتے ہیں پس یہی اختلاف تمام معاوضوں کا باعث ہوتا ہی

دوسرا جزو

تعداد یا مقدار وصول کا محدود ہونا

دوسرا رکن اعظم تعداد یا مقدار وصول کا محدود ہونا ہی اور یہہ اصطلاح اشیاء کی کسی قسم خاص سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ تمام چیزوں سے منوط ومربوط ہی اسلیئے کہ بجاے خود کوئی ایسی چیز نہیں ہی کہ تعداد و مقدار میں بے نہایت اور بے پایان ہووے مگر اِنتظام مدن کی نظر سے ہر شے کو اُسکی موجودہ حالت میں بیحدو بے نہایت سمجھنا چاہیئے اِسلیئے کہ ہر شخص اُسمیں سے جس قدر چاہے بذریعہ محنت کی لے سکتا ہی مثلاً سمندر کا پانی جیسیکہ بحسب ظاہرہم سمجھتے ہیں کہ بہت فراوان و نہایت بے پایان ہی اور جو شخص اس تک پہنچے وہ جسقدر چاہے لیوے مگر جب سمندر کا پانی کسی جگہہ لاکر رکھا جاوے تو وہ محدود و معین ہی اور ایسی حالت میں وہ پانی اِسطرح کسیکو نہیں مل سکتا کہ اُسکے حوض پر جاکر کوئی قبضہ کرلے بلکہ اُسکے بدلے کوئی مساوی عوض اُسکا دینا پڑتا ہی اور علیٰ ہذالقیاس جو کچا تانبا سر جان فرینکلن صاحب نے بحر شمالی کے کناروں پر پڑا پایا اِس حالت میں ہم اُسکو بے حد و بے پایان سمجھہ سکتے ہیں اور ہر شخص اُسمیں سے بقدر اپنی تاب و طاقت کے لیجاسکتا ہی مگر جو ٹکرا اُسکا کہاں سے نکالا گیا وہ محدود ہوگیا اور قیمت لے آیا اور بہت سی چیزیں ایسی بھی ہیں کہ بعض بعض مطلبوں کے لیئے غیر محدود اور بعض مقصدوں کے واسطے محدود ہوتی ہیں جیسیکہ دریا کا پانی کہ تمام خانگی مطلبوں کے واسطے جسقدر چاہیئے اُس سے بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہی باعث ہی کہ کوئی آدمی ڈول بھرنے کی اِجازت کا محتاج نہیں ہوتا مگر جو لوگ وہاں پن چکیاں چلانی چاہیں تو اُنکے واسطے وہ مقدار کافی نہیں ہوتی اور اِسیلیئے اُس حق زاید کی نظر سے اُنکو کچھہ نہ کچھہ دینا پڑتا ہی *

واضح هو که کفایت شعاري کے واسطے محدودیت تعداد اور مقدار
وصول کي اصطلاح میں وہ سبب بهي داخل هوتے هیں جنکے ذریعه سے
تعداد و مقدار وصول کو محدودیت حاصل هوتي هی چنانچه
دولت کي بعض بعض چیزوں کي تعداد اور مقدار وصول اُن هرجوں
کے سبب سے محدود و معین هوجاتي هی جنکے روکنے کا کوئي
علاج نہیں هوسکتا مثلاً رفائیل صاحب نے تصویریں بنائي هیں اور
کینوا صاحب نے جو پتهر کي شبیهیں تراشي هیں اُنکي تعداد
کم تو هوسکتي هی مگر بڑه نہیں سکتي اسلیئے که وہ دونو بنانے والے مرگئے
اور اگرچه بعض بعض چیزیں ایسي هیں که اُنکي تعداد اور مقدار وصول
بیحد بڑه سکتي هی مگر اسپر بهي حق یهه هی که اُنکو محدود هي
سمجهنا چاهیئے اور یهه سمجهه اسلیئے نہیں که وہ بالفعل محدود هیں
بلکه اُن هرجوں کے سبب سے هی جو اُنکي ترقي کے مانع و مزاحم هیں
مثلاً آج کل یهه عالم هی که سونے کي نسبت پینتالیس گني زیادہ چاندي
کهاں سے نکالي جاتي هی مگر اسي قدر اُسکا رواج بهي ملک یورپ میں
زیادہ هی حاصل یهه که انسانوں کي محنت کے ذریعه سے سونے چاندي
کي مقداریں بڑه سکتي هیں اور روز روز کي ترقیوں سے وهاں تک پہنچ
سکتي هیں که حد اُسکي دریافت نہیں اور جس هرج کے باعث سے وہ
مقداریں محدود هیں وہ صرف انسانونکي محنت کي کمي هی که وہ
اُنکے بڑهانے میں ایسي سعي اور کوشش نہیں کرتے جو ضروري و لابدي
هی مثلاً جسقدر محنت که آدهي چهٹانک چاندي کے لیئے درکار هی
سولہ گني اُسکي اُسیقدر سونیکے واسطے مطلوب هی اور اسي سبب سے
جس هرج کے باعث سے سونے کي مقدار محدود هی وہ اُس هرج سے
سولہ گنا زیادہ قوي هی جسکے سبب سے چاندي کي مقدار محدود هی
اور اسي لیئے هماري اصطلاح کے موجب چاندي کي نسبت سونے کي
مقدار وصول سولہ گني زیادہ محدود هی اگرچه یورپ میں جسقدر سونا
موجود هی اُس سے پینتالیس گني زیادہ چاندي موجود هی علاوہ اِسکے
ایک اور مثال بهت واضح هی که کرتے اور کرتیوں کي تعداد انگلستان
میں برابر برابر هی اور هر ایک کي تعداد انسانوں کي محنت سے بیحد
بڑه سکتي هی مگر جسقدر محنت که ایک کرتي کي تیاري میں صرف

هوتي هی اُس سے تگني محنت ایک کرتے کي تیاري میں خرچ هوجاتي هے اور اس لیئے جس هرج کے باعث سے کرتوں کي تعداد محدود هی وہ اُس هرج کي نسبت تین مرتبہ زیادہ قوي هے جسکے سبب سے کرتیوں کي تعداد محدود هے اور اسي نظر سے کرتیوں کي نسبت کرتوں کي تعداد کونین گني زیادہ محدود سمجھتے هیں اگرچہ تعداد هرایک کي بالفعل مساوي هووے حاصل یہہ کہ جب کبھي لفظ تعداد محدودہ کا اُن چیزوں سے منسوب کریں جنکي مقدار بڑھنے کے قابل هی تو اُن هرجوں کي تاب و طاقت کي مناسبت مراد هوتي هی جو اُن چیزوں کي مقداروں کو محدود کرتے هیں*

تیسرا جز

نقل و انتقال کي صلاحیت

واضح هو کہ یہہ وصف ایسا هی کہ جس چیز میں یہہ بات پائي جاتي هی وہ دولت کي چیز یا بڑي گران قیمت هوتي هی اور مراد اس اصطلاح سے یہہ هی کہ جو قوتیں کہ اُس شے میں خوشي دینے والي یا تکلیف دور کرنے والي هوویں وہ پوري یا تھوڑي همیشہ کے لیئے یا تھوڑي مدت کے واسطے منتقل هوسکیں اور یہہ بات ظاهر هی کہ اس مطلب کے واسطے خاص قبضہ کي صلاحیت شرط هی اسلیئے کہ جس چیز کے دینے سے انکار نہیں هوسکتا اُسکو دے بھي نہیں سکتے عربي زبان کے عالموں نے اس مطلب کو اسطرح پر ادا کیا هی کہ جسکے عدم پر اختیار نہیں اُسکے وجود پر بھي اختیار نہیں مگر حصول خوشي کے مخرج اور رفع تکلیف کے منشاء ایسے بہت کم هیں کہ وہ بالکل خاص قبضہ کے قابل نهوں بلکہ همارے نزدیک کوئي چیز ایسي نہیں کہ وہ خاص قبضہ کے قابل نهو اور بلاشبہہ جو جو مثالیں خاص قبضہ کے قابل نهونے کي بیان کي جاتي هیں وہ محض غلط هیں مسٹر سی صاحب اپنے رسالہ علم انتظام مدن میں یہہ بات لکھتے هیں کہ زمین هي ایسي قدرتي چیز هی کہ قوت پیداوار اُس هیں موجود هی اور وہ قبضہ میں آسکتي هی دریا اور سمندر کا پاني بھي جس سے مچھلیاں هاتھہ آتي هیں اور چکیاں اور کشتیاں چلتیں هیں

قوت پیداوار رکھتا هی اور هوا بهي همکو قوت بخشتي هی اور سورج گرمي دیتا هی مگر کوئي آدمي یهه نهیں کهه سکتا هی که هوا اور آفتاب میرے مملوک هیں اور اُنکي خدمتوں کي اجرت کا میں مستحق هوں مؤلف کهتا هے که هر جگهه کي دهوپ اور هوا الگ الگ هی اور اس بات کا بهت لنبي تقریروں سے ثابت کرنا بیفائده هی که بعضي بعضي جگهه تهوڑي هوا هوتي هے اور بعض جگهه بهت سي هوا پائي جاتي هے یا جزیره ملول † کي نسبت ملک انگلستان میں اور انگلستان کي نسبت اور گرم ولایتوں میں سورج کي کرنیں بهت پیداواري کا سبب هوتي هیں اور جبکه هر جگهه کي زمین خاص قبضه کے قابل هی تو آب و هوا کي خاصیت بهي جو اُس زمین سے متعلق هی خاص قبضه کے قابل هوني چاهیئے چنانچه یهه سوال کیا جاتا هی که کوت روتي کے انگوروں کي بڑي قیمت کا کیا باعث هی اور جواب اُسکا یهه دیا جاتا هی که وهاںکے آفتاب کي گرمي باعث هی اور یهه بهي پوچها جاتا هی که اُن مکانوں کے قیمتي هونے کا کیا سبب هی جنمیں سے هائیڈ ‡ کي چراگاهوں کا تماشا نظر آتا هی اور جواب اُسکا یهه هوتا هی که اُن مکانوں کي هوا کي صفائي کا باعث هے باقي رهے دریا اور سمندر اُنکي بهي ایسي هي مثالیں هیں اور اُن میں بهي یهي بات ثابت هوسکتي هی چنانچه انگلستان کے بهت سے دریاؤں پر به نسبت اُنکی مساوي سطحه زمینوں کی خاص قبضه کي کچهه کم رغبت نهیں هی بلکه وه اُن زمینوں کي نسبت دولت کی زیاده باعث هیں اور جبکه مسٹر سی صاحب صوبه لینک شائر میں خود آئی تهے تو اُنهوں نے بچشم خود ملاحظه کیا هوگا که هر ندي میں بارش کا هر انچهه دستاویز پٹه اور قباله بیع کا مضمون هوا یعني لوگوں نے اُسکو خریدا اور سمندر کي خدمتیں اور فائدے بهي خاص قبضه کے قابل هیں که بعض اوقات گذشته لڑائي میں چهه لاکهه روپیه سمندر کے ایک سفر کي اِجازت کے واسطے ادا کیا گیا اور علاوه اُسکے سمندر کے خاص خاص حصوں میں شکار مچهلي کے حقوق و مرافق پر جنگ و صلح کے نقشے جمتے رهتے هیں *

---

† ملول ایک بڑا جزیره ملک اسٹریلیا کے شمالي کناره کے قریب اُسي ملک سے متعلق هی زمین اِسکے آٹهاره سو میل مربعه هی

‡ هائیڈ اِنگلستان کے ضلع چسٹر میں ایک شهر هی جو شهر مینچسٹر سے ساڑے سات میل مشرق میں مائل بجنوب هی

وہ چیزیں جو انتقال افادہ کي پوري قابلیت نہیں رکھتیں وہ دو قسموں پر منقسم ہو سکتي هیں چنانچه اول قسم میں وہ مادي اشیاء داخل هیں جو لذات نفسانیه سے متعلق هیں یا خاص خاص حاجتوں سے مناسبت رکھتي هیں جیسیکه کوئي شخص ایک مکان عالیشان کا مالک هووے اور یهه فخر اپنا سمجھے که وہ مکان اُسکے بزرگوں کا مسکن تھا یا اس سبب سے اُسکو عزیز رکھتا هو که بچه پن سے اُس میں رها سها پالا پوسا گیا هي یا اُسنے وہ مکان ایسي قطع پر بنایا هی که سوا اُسکے کسي آدمي کو پسند نهو یا اُسمیں ایسے کمرے بنائے هوں جو اُسکي عادت کے علاوہ کسي کي عادت کے مناسب نهوں مگر با وصف اسکے اُس مکان میں جو گرمي پهنچانے اور پناہ دینے کي قابلیت هے تو اُسکے خریدار اور کرایه دار بهي پیدا هوسکتے هیں اگرچه زر قیمت یا زرکرایه میں اسلیئے کمي چاهیں گے که گو وہ باتیں مالک کي نظروں میں اچھي اور عمدہ هیں مگر اُن کے نزدیک اُنکا اچھاپن ثابت نهیں مثلاً سینٹ جیمس والا محل آرام و آسایش سے معمور اور عیش و عشرت سے یهاں تک بهر پور هے که ایک دولتمند آدمي کے لیئے اچھي ریاست هوسکتي هی چنانچه کمروں کي قطاریں جو اُس میں مرتب کي گئیں هیں ایک شاندار دربار کے واسطے نهایت مناسب هیں مگر بادشاہ اور بادشاهي لوگوں کے سوا اور لوگوں کے نزدیک وہ کمرے کسي کام کے نهیں اور ایساهي کوئي شخص ایلن وک یا بلن‌هیم کو بطور کرایه کے لیوے اور اُن کے مالکوں سے زیادہ جو ایک عرصه دراز سے خوگر اُن مکانوں کے هیں لطف اُن مکانوں کا اُتھا سکتا هی مگر وہ لطف خاص اُسکو هرگز نصیب نهیں هوسکتا جو بڑے بڑے آدمي مثل پرسي اور جارج‌هل کے اُن مکانوں کے سیر و تماشے سے اُتھا سکتے هیں اور بهت سي چیزیں مثل کپڑوں اور میز چوکي کے جنکا افادہ خریداروں کے سوا هر شخص کي نظر میں بایں نظر گھٹ جاتا هی که وہ ایک هاتهه سے دوسرے هاتهه میں جاتي هیں جیسے که اگر کوئي توپي یا کوئي میز گھر میں بهیجي جاوے تو خریدار کو وہ شی ویسي هي معلوم هوگي جیسے که اُسکو سوداگر کي دوکان پر دیکھا تھا مگر باوصف اسکے اگر اُسکي فروخت کا قصد کرے تو صاف اُسکو دریافت هوگا که تمام دنیا کي نظرونمیں قدر اُسکي گھٹ گئي گویا وہ استعمالي هوگئي *

اور اُن چیزوں کي دوسري قسم میں جو افادہ کي کامل قابلیت نہیں رکھتیں اکثر اوصاف بلکہ تمام اوصاف ذاتي همارے داخل هیں اور یہہ ترتیب جس میں استعداد و قابلیت اور کمال فنون کو منجملہ اشیاء دولت خیز کے قرار دیا شاید پہلے پہلے عجیب اور دشوار معلوم هو اور بلاشبہہ بہت سے علماء علم انتظام مدن کي ترتیبوں سے یہہ ترتیب مختلف هے اسیلیئے هم بہت خوبي کے ساتھہ اُسکي توضیح کرینگے چنانچہ علم اور صحت اور تاب و طاقت اور علاوہ اُنکے جسم و عقل کي ذاتي اور کسبي قوتیں اشیاء دولت میں سے ٹھیک ایسي معلوم هوتي هیں کہ جیسے کسي مکان میں بعض بعض باتیں ایسي هوتي هیں کہ وہ عوام کے لیئے مفید هوتي هیں اور بعض بعض ایسي هوتي هیں کہ وہ خاص مالک مکان کے ذوق شوق سے علاقہ رکھتي هیں یہہ چیزیں یعني جسم و عقل کي قوتیں مقدار حصول میں محدود هیں اور بہ نسبت ایلن‌وک یا بلن‌هیم کے قبض و تصرف کی افادہ راحت اور رفع تکلیف کے معاملہ میں بہت زیادہ موثر هیں اور جو فائدے کہ اُنسے حاصل هوتے هیں اُنکا ایک حصہ ایسا هوتا هے کہ اُنکے قابض و مالک سے زنہار الگ نہیں هوتا جیسے کہ تعلق کسي ملک موروثي کا جو اُسکو کسي مورث یا خاندان کے نام سے خاص هوتا هی منتقل نہیں هوتا اور دوسرا حصہ جو پہلے حصہ سے اکثر بڑا هوتا هی اسیطرح پر نقل و انتقال کے قابل هی جیسے کہ کسي مکان عالیشان کے عیش و عشرت یا باغ شاداب کي زیب و زینت منتقل هوسکتي هے چنانچہ جو کچھہ کہ قابل انتقال نہیں وہ وہ سرور سریع‌الزوال هے جو کسي کمال کي مشاقي سے حاصل هوتا هی اور وہ طبعي خوشنودي هی جو اس خیال سے رهتي هی کہ فلاں فن میں هم کامل هیں اور جو کچھہ کہ قابل انتقال هی وہ وہ فیض رساں نتیجے هیں جو اُس زمانہ میں حاصل هوتے هیں جس میں اُس کمال کو اجرت پر دیا جاتا هی جیسے کہ اگر کوئي وکیل قابل میرا مقدمہ لڑاوے تو اُس موقع پر تمام اپنے ذاتي اور کسبي کمالوں کو مجہپر منتقل کریگا اور میري جوابدهي ایسي انصرام پاوے گي کہ گویا ایک کامل وکیل کي عقل و گویائي میري هوگئي مگر جو کچھہ کہ وہ وکیل منتقل نہیں کرسکتا وہ اُسکے طبیعت کي وہ خوشي هي جو اُسکو اپنے چستي اور چالاکي کي مشق و مہارت سے حاصل هی

لیکن اگر وہ میرے لیئے ظفر یاب ہوا تو سرور اُسکا میرے سرور کے مقابلہ
میں بہت تھوڑا ہی اور ایسی ہي اگر کوئي مسافر جہاز نشین جہاز والوں
کي چابکي چالاکي پر حسدکرے تو وہ لوگ اسبات پر قادر نہیں کہ
اُس مسافر کي ذات میں تاب وطاقت یا دلیري بیباکي اپني منتقل
کریں مگر جسقدر کہ یہہ وصف اُن لوگوں کے اُس غریب مسافر
کے مطلب کے واسطے وسیلہ ہیں اور جسقدر کہ وہوصف اُس
غریب مسافر کو سرعت طے منازل کے قابل کرتے ہیں اُسیقدر وہ غریب
ایسي خوبي سے اُن وصفونکا مزا اُٹھاتا ہی کہ گویا وہ اوصاف
اُسیکي ذات میں مرکوز ہیں اور غالب یہہ ہی کہ قرول بھي شکار
میں اُسي طرح کي خوشي پاتا ہی جیسے کہ وکیل نے کچہري میں پائي
اور یہہ سرور اسیطرح سے منتقل نہیں ہو سکتا جیسے کہ اُسکے رگ و ریشے
مگر جسقدر کہ اُس قرول کي تاب و طاقت اور چابکي چالاکي اور کمال
مہارت سواري اُسکو اسبات کے قابل کرتي ہی کہ وہ اپنے اقا کو شکاري
کتوں کے قریب رکھے تو اُسیقدر اُسکے وہ وصف ایسي خوبي کے ساتھہ
خریدے یا اجرت پر لیئے جا سکتے ہیں جیسے کہ زین و لگام اُسکي
لے سکتے ہیں دنیا کے بہت سے حصوں میں آدمي بھي خرید کیئے جانیکے
قابل ہی جیسے کہ گھوڑے خرید کیئے جانے کي صلاحیت رکھتے ہیں اُن
ملکوں میں غلاموں اور حیوانوں کي قیمت میں فرق اُن اوصاف کے درجوں
کے موافق ہوتا ہی جنسے وہ قابل فروخت کے ہوتے ہیں اگر یہہ سوال
اگلے وقتوں میں پیش کیا جاتا کہ صفات ذاتیہ بھي دولت کي چیزیں
ہیں یا نہیں تو بحث اُسکي صاف اور حل اُسکا آسان ہوتا اور ہر شخص
ایتھنز میں یہہ جواب دیتا کہ وصف ذاتي ہي اُسکي تمام قیمت کا باعث
ہی آزادوں اور غلاموں کے اوصاف فروخت کے قابل ہیں مگر فرق اسقدر
ہے کہ آزاد آدمي ایک معین مدت اور ایک خاص کام کے لیئے خود اپنے
تئیں فروخت کرتا ہی اور غلاموں کو اور لوگ فروخت کرتے ہیں اور ہر
کام اور ہر وقت یعني ہمیشہ کے لیئے اُنکي فروخت ہوتي ہی اور دوسرے
یہہ کہ غلاموں کے وصف ذاتي آقاؤں کي دولت کا ایک حصہ ہوتے ہیں
اور ازادونکے وصف ذاتي جسقدر کہ وہ مبادلہ کے قابل ہوتے ہیں خود
اُنہیں کي دولت کا حصہ ہوتے ہیں اور وہ وصف اُنکي فوت ہونے پر اُنکے

ساتھہ جاتے ھیں اور بیماریوں کے سبب سے خراب و تباہ ھوسکتے ھیں یا
اُس ملک کی رسموں کے بدل جانے سے جسکے سبب سے اُنکے اوصاف کی
حاجت نرھی بے قدر و قیمت ھو سکتی ھیں مگر اُن افتادوں سے قطع نظر
کرکے وہ وصف ذاتی بڑی دولت ھیں اور اُن ذاتی وصفوں کی مشق و
مہارت سے جو محاصل کہ اِنگلستان میں حاصل ھوتے ھیں وہ اِنگلستان
اور اِسکاٹلینڈ اور ویلز کی زمینوں کے محاصلوں سے بہت زیادہ ھیں *

تعداد و مقدار حصول کا محدود ھونا دولت کا نہایت اعلیٰ جز ھی

واضح ھو کہ منجملہ افادہ اور قابلیت اِنتقال اور تعداد و مقدار حصول
کے محدودیت جو دولت کے تین رکن ھیں تعداد و مقدار حصول کی
محدودیت سب سے بہت بڑا رکن ھی اور وہ دخل و تصرف اُسکا جو
قیمت اشیاء پر ثابت ھی اُسکی بناء اُن دو اصلوں پر ھی یعنی
مختلف چیزوں کے عشق پر جو آدمی کی اصلی طبیعت ھی اور عز
و امتیاز کی محبت پر جو مقتضاے بشریت ھی زندگی بسر کرنیکو ایسی
دو چار چیزیں جیسے آلو پانی نمک اور دو چار سیر ھی سادھے کپڑے
اور ایک پھٹا پرانا کمل اور ٹوٹا سا جھونپڑا اور ایک لوھے کا لوٹا اور تھوڑا سا
ایندھن اِنگلستان کے ملک کی آب و ھوا میں کافی و وافی ھی اور حقیقت
میں ایرلینڈ کے بہت سے لوگوں کی اوقات ایسی ھی بسر ھوتی ھی اور
گرم ملکوں کے باشندے بہت تھوڑی چیزوں پر قناعت کرتے ھیں مگر کوئی
آدمی ان چیزوں پر جی جان سے راضی نہیں ھوتا چنانچہ پہلا مقصود
اُسکا یہہ ھوتا ھی کہ طرح طرح کی چیزوں سے خوراک اپنی مقرر کرے مگر
یہہ خواھش سواے پوشاک کی خواھش کے اور سب خواھشوں کی
بہ نسبت بہت آسانی سے دب جاتی ھی اگرچہ اول میں بہت زور شور
پر ھوتی ھی چنانچہ دریافت ھوتا ھی کہ اگلے لوگ جب اور بانوں میں
پورے عیاش ھوگئے تو ایک عرصہ دراز تک ایک طرح کے کھانے پینے
پر راضی تھے اور وہ خوراک افراط سے ھوتی تھی اور باوجود اِسکے کہ

آج کل دسترخوانوں کي گوناگوني پر طرح طرح کے ہنگامے برپا ہیں اب بھي بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اپنے کھانے پینے کو دو چار چیزوں پر منحصر رکھتے ہیں اور اُن لوگوں میں وہ لوگ بھي داخل ہیں جنکي اشتہا کفایت شعاري کے قابو میں نہیں آسکتے *

علاوہ اُسکے گونا گوني پوشاک دوسري خواہش ہے اور حقیقت یہہ ہی کہ یہہ ایک ایسي لذت ہی کہ وہ اسباب کي متقدم نشاني ہی کہ اُسکے ذریعہ سے ایک قوم وحشي حالتوں سے باہر آتي ہی اور وہ جلد پایہ عالي کو پہنچ جاتي ہی مگر بعد اُسکے جسقدر تربیت کي ترقي ہوتي جاتي ہے اُسیقدر ایسي نظروں سے گرتي جاتي ہی کہ نہایت بڑے درجہ کے مرد و عورت دونوں اور خصوص مرد سیدھي سادھي پوشاک پہننے لگتے ہیں *

بعد اُسکے اچھے مکان بنانے اور بڑے بڑے تکلف کرنے اور عمدہ عمدہ شیشہ آلات لگانیکا شوق دامنگیر ہوتا ہی اور یہہ ایسي خواہشیں ہیں کہ جہاں کہیں ظہور اُنکا ہوتا ہی وہ بالکل سیر نہیں ہوتیں اور جسقدر کہ تربیت اور تادیب میں ترقي ہوتي ہی اُسیقدر شوق و ذوق بڑھتا جاتا ہی چنانچہ ایک معمولي مکان میں جسقدر عیش و عشرت کا سامان ہم آج کل چاہتے ہیں وہ اُس سے بہت زیادہ ہی جو پہلي صدي کے امیروں کو میسر ہوا تھا بلکہ گذشتہ صدي کا بڑا سوداگر اگر اپنے سونے کے کمرے کو بادشاہ ہنري ہشتم کے کمرے سے زیادہ مرتب نپاتا تو وہ راضي نہوتا اور تاریخوں سے دریافت ہوا ہی کہ اس بادشاہ عالیجاہ کي خوابگاہ میں ایک پلنگ اور ایک الماري باسنوں کي اور ایک کہلني مندتي چوکي اور ایک جوڑا انگیٹھیوں کا اور ایک چھوٹاسا آینہ تھا اور با وصف اِسکے کہ اپنے ہمعصر بادشاہوں میں بڑا روپیئے والا مشہور تھا اور اب گمان غالب ہی کہ ہمارے پوتے پڑوتے ہماري آسایشوں کو ناپسند کرینگے اور بعد اُنکے جو لوگ آوینگے وہ اُنکي شکستہ حالي پر ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھریں گے *

یہہ بات واضح ہی کہ ہماري خواہشیں جسقدر کیفیت گوناگوني پر مایل ہوتي ہیں اُسقدر مقدار اور کمیت پر ملتفت نہیں ہوتي ہیں چنانچہ کسي ایک قسم کي جنس و اسباب سے جو خوشي کہ حاصل

هوتي هی وه حد معین هي نہیں رکھتي بلکه پہلے اس سے که وه اپني غایت کو پہنچے روز بروز گھٹتي جاتي هی اور ایک قسم کي دو چیزوں سے وه خوشي دوچند نہیں هوتي جو قسم مذکور کي ایک شے سے حاصل هوتي هی اور جسقدر خوشي که دو چیزوں سے حاصل هوگي اُسي قسم کي دس چیزوں سے وه هرگز پچگني نهوگي غرضکه جسقدر افراط سے کوئي چیز هوتي هی اُسیقدر وه لوگ بھي بہت سے هوتے هیں جنکے پاس وه چیز هوتي هی جو اُسکے ذخیره کو بڑھانا نہیں چاهتے یا چاهتے هیں تو بہت تھوڑا چاهتے هیں اور بلحاظ ان لوگوں کے اُس چیز کي آینده مقدار حصول کا افاده بالکل یا قریب اُسکے جاتا رهتا هی غرض که وه چیز اُنکي نظروں میں بے قدر هو جاتي هے اور بقدر اُسکي قلت کے تعداد اُن لوگونکي جنکو احتیاج اُسکي هوتي هی اور مقدار حاجت کي بڑھ جاتي هی اور اُسکا افاده یعني وه خوشي بھي جو اُسکي کسي مقدار معین کے حصول سے حاصل هوتي هی زیاده بڑھ جاتي هی *

اگرچه مختلف چیزوں کي خواهش مضبوط و مستحکم هی مگر بمقابله تمناے عز و امتیاز کے بہت ضعیف و خفیف هی اور یهه ایک ایسي آرزو هی که اگر اُسکے عموم و استقلال پر لحاظ کیا جاوے جیسیکه تمام لوگوں میں هر زمانه میں ظهور اُسکا پایا جاتا هے اور لڑکپن سے ساتھه اپنے آتي هی اور گور تک همراه رهتي هی تو اُسکو نہایت قوي جذبه اور شوق غالب انسان کا تصوّر کریں *

شان و امتیاز کا بڑا مخرج دولتمندي کي کثرت هی اور حق یهه هی که دولتمندي ایک ایسي عزیز چیز هی که چھوٹے بڑے اُسپر مرتے هیں اور تمام انسان آپ کو اُس تک پہنچنے کے قابل سمجھتے هیں اور اپنے همچشموں میں آپ کو روپئے والا جتانا اور بناو سنوار سے ٹھیک ٹھاک رهنا اُن لوگوں کے چال چلن کا مقدم قاعده هی جو اصلي حاجتوں کا کھٹکا نہیں رکھتے اور حصول شان‌شوکت کے واسطے لوگ ایسي ایسي تکلیفیں اُٹھاتے هیں که اُنکے گوارا کرنے پر اُنکو کسي تکلیف کا خوف یا کسي خوشي کي اُمید آماده نکرتي اور اُن تکلیفوں کو غلامان خانه‌زاد بھي مار پیٹ کے اندیشوں یا کسي لالچ سے گوارا نکرتے مگر یهه بات ایسي هی که صرف

ظاہر کي تبیپ تاپ سے حاصل ہوتي ہے چنانچہ † دریاے پیکتولس کے تمام
سونے سے اگر اُسمیں استدر ہوتا کہ گویا || میداس اُسمیں ابھي نہا کر گیا ہی
اُس شخص کو کچھہ بھي عز و امتیاز نہوتا جو اُس سونے کو اُس میں سے
حاصل کرکے دکھا نہ سکتا جو طریقہ کہ اُسکے ذریعہ سے مال و دولت کو
دکھا سکتے ہیں وہ صرف ایسي اشیاء مرغوبہ کا قبضہ ہی جو تعداد و مقدار
حصول میں محدود ہیں یعنے وہ چیزیں جو کم بہم پہنچتي ہیں مگر
یہہ بات یاد رہے کہ قلت حصول انکي مرغوبیت کے لیئے کافي نہیں بلکہ
کوئي بات علاوہ اُسکے ایسي بھي چاھیئے کہ وہ اُسکے ذریعہ سے مرغوب
ہو جاتي ہیں اور وہ بات ایسي ہووے کہ علاوہ مالک کے اور لوگوں کے
نزدیک بھي افادہ اُسکا مظنون ہووے اگرچہ ہر طفل مکتب کي مشق
کي کاپي ایسي کمیاب ہی جیسے اور شے عزیزالوجود کمیاب ہوتي ہی
مگر جب کہ مدرسہ میں کام اُس سے نکل چکتا ہی تو کوئي بات
اُسمیں ایسي نہیں پائي جاتي کہ وہ اُس کے طفیل سے مرغوب
خاص و عام ہووے اِسمیں کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ وہ یکتا و بے ہمتا

---

† یہہ ایک چھوٹي ندي کوچک ایشیا کے ایشےتولیا کے ضلع میں ہی اور دوسرا
نام اُسکا بگاني ہی کوہ دولت داغ میں سے نکلکر شہر سارڈس کے مغرب اور شمال
مغرب میں بہتي ہے متقدمین میں سونے کے ریتے کے سبب سے مشہور تھي اور سونے کے
ریتے کا سبب ایک جھوٹي کہاني کو قرار دیا تھا کہ میداس کے نہانے کے باعث سے سونے
کا ریتہ اُس میں ہو گیا

|| بطور کہاني کے یہہ بات مشہور ہی کہ یہہ شخص فرجیہ کا بادشاہ اور اور فیس کا شاگرد
تھا اور ڈایونیسس کي پرستش کا ترقي دینے والا بڑا دولتمند مگر زنانہ تھا ڈایونیسس جب
تھریس سے فرجیہ پر آتا تھا تو اُسکا پیر سیلینس نشہ کي حالت میں وستہ بھک کر
میداس کے باغ میں آنکلا میداس کے آدمي اُسکو پکڑ کر میداس کے پاس لے آئے
اُسنے اُسکي بہت سي خاطر داري کي اور دس روز تک پاس رکھہ کر اُسکے مرید
ڈایونیسس کے پاس پہونچادیا تب اُسنے میداس سے کہا کہ جو تو چاھے وہ مانگ
اُسنے کہا کہ جس چیز کو میں چھوؤں وہ سونے کي ہوجایا کرے یہہ درخواست اُسکي
پذیرا ہوئي جب کھانے پینے کي چیز بھي اُسکے چھونے سے سونے کي ہو جانے لگے
تو اُسنے استدعا کي کہ یہہ تاثیر مجھہ سے جاتي رہے تب ڈایونیسس نے اُس سے کہا کہ
تو دریاے پیکتولس میں جاکر نہا تو یہہ بات جاتي رہیگي چنانچہ وہ اُسمیں نہایا
اور اُسکے نہانے سے تمام ریتہ اُس دریا کا سونے کا ہوگیا *

هی مگر وہ ایک میلي کچیلي دهبےدار بیکار تحریر هوتي هی برخلاف اُسکے اگر اُس کتاب کا کوئي قلمي نسخه جو قوموں کي دولت کے نام سے معروف و مشهور هی هاتهه آجاوے تو تمام یورپ میں اشتیاق اُسکا پیدا هوگا اور وهاں کے لوگوں کو یهه خیال پیش نهاد همت هوگا که اُس عالي طبع شخص کي طبیعت کے پهلے پهل کے کاموں کي دیکهه بهال کریں جسکي تاثیر تربیت یافته خلقت کے بقاء تک باقي رهیگي اور اگر کوئي مورکهه روپئے والا نمود اور شیخي سے اُسکو خرید کرے تو یهه مقصود اُسکا جب حاصل هوگا که علاوہ ندرت و غرابت کے کوئي اور بات عمدہ اُس میں موجود هووے *

مگر جن سببوں کے وسیله سے کوئي شے مرغوب هوتي هی یعنے تعداد و مقدار حصول کے محدود هونے سے افادہ کي صفت اُسمیں ظهور میں آتي هی وہ سبب یهانتک خفیف و بے اصل هوتے هیں که کوئي چیز اُنسے زیادہ خفیف و بے اصل متصور نهیں هوتي *

واضح هو که الماس ایسي چیز هی که وہ سر دست نهایت مرغوب و محبوب هی اور اِسي لیئے ایک مقدار معین اُسکي اور چیزوں کي بڑي بڑي مقداروں سے بدل سکتي هی چنانچه ایک بازوبند جو شاہ ایران کے پاس موجود هی اور جواهر اُسکے چهٹانک بهر سے کچهه کم هیں لوگ اُسکو دس لاکهه روپیه کا بتاتے هیں اور یهه دس لاکهه روپیه تیس هزار انگریزي کنبونکي سالانه محنت کا عوض هو سکتے هیں اگر روز روز اجناس کے پیدا کرنے میں جو بیچنے کهوچنے کے واسطے پیدا کیجاتي هیں وہ محنت صرف هو تو بعد مجرا کرنے خرچ کے خالص سالانه آمدني تیں هزار انگریزي کنبوں یا بارہ هزار آدمیوں کے محنت کے حاصل کي برابر هوگي پس اُس بازوبند کے مالک کے قبض و تصرف میں وہ تمام چیزیں هو سکتي هیں جو کسي بڑے شهر کے تمام باشندوں کي محنت سے میسر هوتیں اور اصل یهه هے که چند ایسے معدني ٹکڑوں کو جو وزن و مقدار میں چهٹانک بهر سے زاید نهیں اور علاوہ قوت باصرہ کے کسي قوت ادراک کو سرور اُنسے حاصل نهیں باوجودیکه آنکهه بهي دیکهتے دیکهتے تهک جاتي هی هماري توهمات نے ایسي قدر و قیمت عنایت کي هی که وہ اُن چیزوں کي قیمت کي برابر سمجهي جاتي هی جنسے تربیت

یافتہ ہزارہا ادمیونکو آرام پہنچتا ہی اور گمان ایسا ہی کہ شاید چمک اور سختي کے باعث سے الماس کو امتیاز و شہرت حاصل ہوئي اور اُن وصفوں کے وسیلہ سے چشم و نظر کو راحت بخشنے والا اور جسم کو اراستہ کرنیوالا ہوا جس سے افادہ کي صفت اُسکو حاصل ہوئي مگر آدھي چھٹانک کے وزن کا ہیرا ایک صدي میں ایکمرتبہ بھي ہاتھہ نہیں لگتا ہی چنانچہ تمام اطراف و جوانب میں اُس وزن و مقدار کے پانچ ہیرے بھي موجود نہیں ہیں غرضکہ ثبوت دولت کے لیئے قبضہ ایسي شی عزیزالوجود کا جو مقدار حصول میں متحدود و معین ہے کافي وافي ہے اور اسلیئے کہ دولتمند ہونیکا شوق انسانوں کو اصلي و طبعي ہی تو ہمیشہ الماس ایسي چیز سمجھا جاویگا کہ اُسکي جمع و تحصیل پر رشک و حسد کے زور شور ہونگے اور جن ہرجوں کے باعث سے مقدار حصول اُسکي متحدود ہوتي ہے وہ تھوڑے نہونگی اگر کوئي شخص ہیرے کي کھان دیکھہ پاوے یا ہم آپ کوئیلوں سے ہیرے تیار کرنے لگیں تو پھر ہیرے ایسے برتے جاویں کہ جیسے وحشیوں کے گہنے یا بچوں کے کھلونے ہوتے ہیں یہانتک کہ بعض بعض فنون کے الات اور مصالحوں میں کام آویں اور ہیروں کے جہاز بھر کر ملک گني کو روانہ کریں اور بعوض اُنکے ہاتھي دانت یا گوند برابر برابر لیکر کام اپنا چلاویں *

قیمت کي تعریف

واضح ہو کہ جو معني دولت کے ہمنے بیان کیئے یعنی اُس سے وہ کل چیزیں مراد ہیں جو قدر و قیمت رکھتي ہوں تو بحسب اُسکے یہہ بات ضرور متصور ہوئي کہ جن معنوں میں لفظ قیمت کا مستعمل ہی کسیقدر اُسکو تفصیل سے بیان کریں اور خصوص اس لحاظ پر نہایت ضروري متصور ہوا کہ ایک عرصہ دراز سے لفظ قیمت پر بحث و تکرار کے ہجوم ہیں ہم بیان کرچکے کہ عام معني قیمت سے وہ صفت مراد ہی جسکی طفیل سے کوئي شی معاوضہ کے قابل ہو جاتي ہی یعني وہ اجرت و استعارہ پر دي جاوے یا بیع و شری اُسکي کیجاوے *

جب کہ قیمت کي تعریف اسطرح بیان کي گئي تو اب یہہ بات واضح ہووے کہ قیمت سے وہ ربط و تعلق مراد ہی جو دو چیزوں کے درمیان میں

هوتا هے اور ٹهیک ٹهیک اُس سے وہ تعلق مراد هے جو کسي چیز کي مقدار معین کے بدلے کسي چیز کي مقدار معین حاصل هوسکتي هے اور اسي لیئے کسي چیز کي قیمت بدوں اسکے بتاني ممکن نہیں کہ کسي دوسري چیز یا کئي چیزوں سے جنکي رو سے تخمینہ اُسکي قیمت کا منظور هی صراحتاً یا کنایتاً مقابلہ اُسکا نکیا جاوے اور ایساهي بدون اِسکے بهي ممکن نہین کہ کسي شے کي مقدار معین کو دوسري شے کي مقدار معین سے مقابلہ نکیا جاوے غرض کہ قیمت اشیاء کي بدون مقابلہ باهمي کے دریافت نہیں هوسکتي *

یہہ بیان هوچکا کہ الماس آج کل نہایت مرغوب اور بہت گراں قیمت هی اور مراد اس سے یہہ تهي کہ الماس کے علاوہ کوئي چیز ایسي چیز نہیں کہ اُسکا مبادلہ هر جنس سے هوسکے اور بقدر مقدار الماس کے اُسکي مقدار کے عوض میں وہ مقدار هاتهہ آوے جو هیرے کي مقدار معین کے عوض میں آسکتي هی اور جب کہ شاہ ایران کے بازوبند کي قیمت بیان کي گئي تو همنے پہلے سونے کي مقدار بیان کي اور بعد اُسکے اُس انگریزي محنت کي تفصیل قلمبند کي جو اُس بازوبند کے عوض میں حاصل هوسکتي هی اور اگر بیان اُسکي قیمت کا هم پورا پورا کرتے تو صرف اس طرح کرسکتے کہ دولت کي اور چیزوں کي مقدار جو اُسکي بدلہ حاصل هوسکتي الگ الگ شمار کرتے اور جب ایسا شمار کیا جاتا تو تجارت کے معاملوں میں بہت مفید هوتا اسلیئے کہ اُسکے ذریعہ سے صرف الماس کي قیمت اور چیزوں کي مناسبت سے ظاهر نہوتي بلکہ تمام چیزوں کي قیمت ایک دوسرے کي مناسبت سے دریافت هوتي چنانچہ اگر یہہ بات تحقیق کیجاتي کہ آدہ چھٹانک الماس کا مبادلہ پندرہ لاکهہ ‡ٹن هیبرن کے کوئیلوں یا ایک لاکهہ ٹن § اس سکسس کے گیہوؤں یا انگریزي فلس کیپ کے دو هزار پانسو ٹن کاغذ سے هوتا هی تو اُسکے وسیلہ سے یہہ دریافت هوجاتا کہ کوئیلوں اور گیہووں اور کاغذوں کا باهم مبادلہ اُسي مناسبت سے هوگا جس مناسبت سے کہ اُنسے هیرہ کا مبادلہ هوتا هی یعنے کاغذ کے ایک معین وزن کے بدلے چهہ گنا کوئیلہ اور چالیس گنا گیہوں هاتهہ آتا هے *

‡ ٹن ایک انگریزي وزن کا نام هے جو ۲۸ من کے برابر هوتا هی *

§ یہہ انگلستان کے ایک ضلع کا نام *

طلب اور مقدار حصول

جن سببوں سے کہ جنسوں کي باهمي قیمت قرار پاتي هی یا جن سببوں کي روسے یہہ امر قرار پاتا هی کہ ایک شے کي قدر معین کے عوض میں دوسري شے کي اتني قدر حاصل هوتي هی وہ سبب دو قسموں پر منقسم هوتي هیں چنانچہ اول وہ قسم هی کہ کوئي چیز اُس سے مقدار وصول میں محدود اور افادہ کي صفت رکھنے والي هوجاتي هی اور دوسري وہ قسم هی کہ جنسے یہہ دونو وصف اُس شے کے دوسري شے سے متعلق هوتے هیں اور هم اپني بول چال کے موافق اُن سببوں کے اثر کوجو کسي جنس کو مفید اور فیض رساں بناديتي هیں لفظ مانگ یعني طلب سے تعبیر کرتے هیں اور جن هرجوں کي مزاحمت سے کسي شے کي مقدار محدود هو جاتي هے اُنکے ضعف کو بلفظ مقدار حصول تعبیر کرتے هیں *

غرض کہ اُس عام بیان سے کہ جنسونکا مبادلہ اُنکي مانگ اور مقدار حصول کي مناسبت پر هوتاهے یہہ مراد هے کہ تمام جنسوں کا مبادلہ اُن سببوں کي قوت یا ضعف کي مناسبت سے جو اُنکو مفید کرتے هیں اور اُن هرجوں کي ضعف یا قوت کے تناسب سے جو اُنکو مقدار حصول میں محدود کرتے هیں هوتا هی *

مگر افسوس یہہ هے کہ ان دونوں لفظوں یعني مانگ اور مقدارحصول سے همیشہ یهي معنے سمجهے نهیں جاتے بلکہ کبهي کبهي لفظ مانگ کا اسطرح استعمال کیا جاتا هی کہ وہ لفظ اور لفظ خرچ دونوں مرادف سمجهے جاتے هیں مثلاً اگر یوں کهیں کہ فلاں چیز کي پیداوار بهت هوئي مگر اُسکي مانگ بهي بهت هوئي تو اُس سے مراد هوگي کہ اُسکا بهت سا خرچ بهي هوا اور بعض اوقات اُس لفظ کے استعمال سے کسي جنس کي طلب هي نهیں سمجهي جاتي هی بلکہ وہ اثر بهي سمجهاجاتا هی جس سے جنس کا مالک اُس جنس کا کوئي عوض لیکر کام ناکام اُس‌سے الگ هونے پر راضي هوجاتا هی مل صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں فرماتے هیں کہ لفظ مانگ سے خریدنے کي مرضي اور خرید نے کي تاثیر مراد هوتي هی اور مالتهس صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں یہہ لکهتے هیں کہ لفظ مانگ کے دو معنے هیں ایک تو اُن جنسوں کي وسعت

مقدار کے ہیں جو خرید کي جاویں اور دوسرے اُس صرف زاید کے ہیں یعنے اُس زیادتي قیمت کے ہیں جو بڑے بڑے گاھک اپني حاجتوں کے پورے کرنیکے لیئے اُسپر راضي اور نیز اُسکي قابلیت رکھتے ہیں *

مانگ کي حقیقت

واضح ہو کہ لفظ مانگ کے جو معنے بیان کیئے گئے اُنمیں سے کوئي معنے عام استعمال کے مطابق معلوم نہیں ہوتے مگر تسلیم کرنا چاھیئے کہ جب یہہ بات کہتے ہیں کہ گیہوں کي فصل کي کمي سے جو اور جئي کي مانگ زیادہ ہوتي ھی تو لفظ مانگ کا معمولي معنوں میں مستعمل ہوتا ھی یعني جو اور جئي کے افادہ کو ترقي ہوئے یا لوگونکو اُنکے حاصل کرنے کي خواھش زیادہ ہوئي اور اگر برخلاف اِسکی کوئي اور معنے لیئے جاویں تو وہ محض غلط ہونگے کیونکہ یہہ بات ظاہر ھی کہ گیہوں کي کمي سے جو اور جئي کے صرف کرنے والوں کو جو اور جئي کے خرید نے کي قوت اور خود شے مبیعہ یا مصروفہ کي مقدار نہیں بڑہ جاتي بلکہ صرف خرچ کرنے کے طور و طریقے بدلجاتے ہیں چنانچہ گہوڑوں کے کہلانے اور شراب کے بنانے کي جگہہ میں کچھہ جو اور جئي آدمیوں کے کام بھي آنے لگتے ہیں اور گہوڑوں کے کہلانے یا بیر وغیرہ شراب پینیکي خواھش سے جوکھانے کي خواھش زیادہ مقدم ہوتي ھے تو جو اورجئي کي خواھش یا وہ راحت جو ان جنسوں کے حصول سے پیدا ہوتي ھی یا اُس رنج کا زوال جو اُنسے متصور ھے یا جو اور جئي کي مقدار معین کا افادہ ترقي پاتا ھے اسي کو علمي طور پر ایسي تعبیر کرتے ہیں کہ جو اور جئي کي مانگ بڑہ گئي *

باوجود اِسکے کہ یہہ لفظ ایسي بےپروائي سے مستعمل ہوتا ھے کہ اُسکا استعمال ترک کرنے اور اُسپر اعتراض وارد ہونے کے قابل ھے مگر ہم اُس لفظ سے معنے افادہ کے سوا اور کوئي معنے نہ لینگے یا اُس سے وہ مقدار خواھش اور افادہ کي مراد لیوینگے جس مقدار پر کسي جنس کا قبضہ مطلوب ہووے *

مقدار حصول کي حقیقت

واضح ہو کہ لفظ مقدار حصول کے استعمال میں جو جو لوگوں نے بے اعتدالیاں برتیں اُنکو ہم پسند نہیں کرتے چنانچہ عوام کي بول چال

اور مورخان علم انتظام مدن کي تحريروں ميں استعمال اس لفظ کا جنسوں کي اُس مقدار پر مروج ہی جو بازار ميں بکنے کو آتي ھيں يہہ شکايت نہيں کہ يہہ لفظ ان معنوں ميں مستعمل ہوا بلکہ محل شکايت يہہ ھے کہ جب يہہ معني ليئے جاتے ھيں تو اُسکو سوا‌ے چند حالتوں اور بہت تھوڑے زمانوں کے قيمت کا سبب تصور کرتے ھيں کرتوں اور کرتيوں اور سونے چاندي کي مثال ميں ھمنے يہہ ثابت کيا کہ دو جنسوں کي باھمي قيمت ھر جنس کي اُس مقدار پر موقوف نہيں جو بازار کو بکنے کے واسطے آتي ھی بلکہ اُن ھرجوں کي زور و قوت پر موقوف ھی جو اُن جنسوں کي مقدار کي ترقي کو مانع و مزاحم ھوتي ھيں اور اسي ليئے جب کہ ھم مقدار حصول کي کمي بيشي کو کمي و بيشي قيمت کا سبب بيان کرتے ھيں تو اُس سے يہہ سمجھنا نچاھيئے کہ صرف کمي بيشي ھي مراد ھی بلکہ ايسي کمي بيشي مرادھے کہ اُن ھرجوں کي کمي بيشي سے پيدا ھوتي ھی جنسي مقدار حصول محدود ھوجاتي ھے

اصلي اور خارجي اسباب قيمت کے

ھم بيان کرچکے کہ دو جنسوں کي باھمي قيمت دو قسم کے سببوں سے قرار پاتي ھی ايک وہ جنکے باعث سے ايک شی کي مانگ اور مقدار حصول مقرر ھوتي ھے اور دوسرے وہ سبب کہ اُنسے دوسري چيز کي مقدار حصول اور مانگ قرار پاتي ھے چنانچہ جن سببوں کي طفيل سے کوئي جنس مفيد اور مقدار حصول ميں محدود ھو جاتي ھی اُنکو اُسکي قيمت کے اصلي سبب کہتے ھيں اور جن سببوں کے وسيلہ سے وہ جنسيں مفيد اور مقدار حصول ميں محدود ھوجاتي ھيں جنسے شی مذکورہ‌بالا بدلي جاوے تو وہ اُسي شی مذکورہ‌بالا کي قيمت کے خارجي سبب ھوتے ھيں چنانچہ آج کل ملک يورپ ميں سونے چاندي کا بدلا اس مناسبت پر ھوتا ھی کہ آدھي چھٹانک سونے کو آٹھہ چھٹانک چاندي سے بدلتے ھيں اور اس مناسبت کا باعث کچھہ تو وہ سبب ھيں جو خود سونے کو مفيد اور اُسکي مقدار کو محدود کرتے ھيں اور کچھہ وہ باعث ھيں جو چاندي کي مقدار کو محدود اور اُسکو مفيد کرتے ھيں اور اب کہ ھم سونے کي قدر و قيمت کا ذکر کرتے ھيں تو اُسکے اصلي سببوں کو ايسا سمجھيں کہ وہ

اُسکی عام قیمت پر دخل کامل رکھتے ہیں اِسلیئے کہ وہ سبب سونے کو ایسی قوت بخشتی ہیں کہ مبادلہ اُسکا ہر جنس سے ہو جاتا ہی باقی خارجی سبب صرف اسقدر تعلق رکھتے ہیں کہ مبادلہ اُسکا چاندی سے ہو سکتا ہی پس چاندی کو سونے کی قیمتوں میں سے ایک خاص قیمت سمجھنا چاہیئے اور سونے کی تمام خاص قیمتوں کے مجموعہ سے اُسکی عام قیمت بنتی ہی اور اگر وہ سب سبب جنسے چاندی مفید اور مقدار حصول میں محدود ہوتی ہی نہ بدلیں اور سونے کی قیمت کے سبب یک قلم بدل جاویں مثلاً اگر بطور رسم کے یہہ بات ضروری قرار پاوے کہ ہر خوش لباس آدمی کے بٹن کھرے کھرے سونے کے ہوا کریں یا جنوبی امریکا کے قصیے قضایوں کے باعث سے تمام کار خانہ سونے کے ملک بریزیل اور کالنبیا میں یک قلم بند ہو جاویں اور سونے کی اُن مقداروں سے جو ہمکو حاصل ہوتی ہیں پانچ چھہ حصے منتطع ہو جاویں تو اسمیں کچھہ شک و شبہ نہیں کہ سونے چاندی کی باھمی قیمت میں اختلاف واقع ہوگا اگرچہ چاندی کا افادہ اور محدودیت مقدار ہرگز نہ بدلے گی مگر ایک معین مقدار اُسکی سونے کی مقدار قلیل سے بدل سکینگے اور ظن غالب یہہ ہی کہ بجاے سولہ اور ایک کی مناسبت کے بیس اور ایک کی مناسبت سے مبادلہ ہوگا جب کہ چاندی اور سونے کی قیمتونکا گھتنا بڑھنا اپس کی مطابقت کے ساتھہ ہوا تو چاندی کی قیمت اگر چوتھائی گھتیگی تو سونے کی قیمت چوتھائی بڑھیگی مگر چاندی کے بھاو کا گھتنا عام نہوگا اسلیئے کہ سونے کی مناسبت سے اگرچہ چاندی کی قیمت میں تنزل آویگا مگر تمام جنسوں کا مبادلہ چاندی سے اُسی مقدار پر ہوگا جیسے کہ پہلے ہوتا تھا اور سونیکے بھاو کا بڑھنا عام ہوگا یہانتک کہ اُسکی ایک قدر معین کے بدلے میں چاندی اور علاوہ اُسکے اور تمام جنسوں کی مقدار پہلے کی نسبت بقدر چوتھائی کے زیادہ آویگی اور جسکے پاس چاندی ہوگی وہ شخص تمام مطلبوں کے لیئے سواے سونے کی خریداری کے ایساھی مقدور والا ہوگا جیسے کہ وہ پہلے تھا اور جسکے پاس کچھہ سونا ہوگا وہ تمام مطالب کے لحاظ سے پہلے کی نسبت زیادہ دولتمند ہوگا *

جن سببوں کے طفیل سے ہر قسم کی جنسیں مقدار حصول میں محدود اور مفید ہوتی ہیں ہمیشہ تبدیل و تغیر کے قابل ہیں بعض

اوقات ایسا ہوتا ہی کہ منجملہ اُنکے ایک سبب بدل جاتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دونوں سبب ایک جانب کو میلان کرتے ہیں اور کبھی الگ الگ ہو جاتے ہیں اور ہر ایک کو بطرف مخالف میلان ہوتا ہی اور مختلف طرفوں کیطرف میلان کرنے سے اُنکی قوت قریب مساوی کے رہتی ہی *

مانگ کی ترقی اور مقدار حصول کے ہرجوں کے اثر اور مانگ کے تنزل اور مقدار حصول کی اسانی کی ثمرے سنی کے معاملہ میں بخوبی منکشف ہوئی چنانچہ انگلستان کے اُس بڑے ہنگامہ سے پہلے پہلے جس میں سلطنت کو انقلاب ہوا اوسط قیمت سنی کی فی ٹن تیس ‡ پونڈ سے زیادہ تھی اور جب بحسب اتفاق ایک دریائی لڑائی کے باعث سے مانگ اُسکی بڑہ گئی اور اُس مانگ سے جو ہرج کہ مقدار حصول کے بڑھنے میں پیش آئی تاثیر اُنکی یہہ ہوئی کہ سنہ ۱۷۹۲ میں سنی کی قیمت فی ٹن پچاس پونڈ سے زیادہ زیادہ بڑہ گئی اور بارہ برس تک اُسی قیمت پر بکتی رہی مگر سنہ ۱۸۰۸ع میں انگلستان اور بحر بالٹک کے بادشاہوں میں جہانسے انگلستان میں کثرت سے سنی اتی تھی لڑائی ہوئی تو دفعۃً سنی کی قیمت فی ٹن ایکسو اٹھارہ پونڈ ہوگئی اور یہہ قیمت اُس قیمت سے چوگنی تھی جو امن و امان کے دنوں میں عام تھی بعد اُسکے جب لڑائی ختم ہوگئی تو وہ مانگ اُسکی پھیکی پڑی اور مقدار حصول کے ہرج مرج بیکار ہوئے اور جیسی کہ قیمت اُسکی پہلے تھی ویسی ہی ہوگئی *

ہم یہہ بیان کرچکے کہ جنس کا افادہ یعنی بطریق بیع یا کرایہ کے اُسکی مانگ پر اور اُن ہرجوں پر منحصر ہی جنسے مقدار حصول اُسکی محدود ہوتی ہی مگر باوجود اسکے بہت سی جنسیں ایسی ہیں کہ اُن کی مقدار حصول کے ہرجوں میں کوئی تبدیل واقع نہووے تو بھی اُنکی مانگ ایسی بے حقیقت وہمونسے بدل جاتی ہے کہ شاید اُن ہرجوں کی قوت ایندہ کو گھٹی یا بڑھیگی اور یہہ حال اُن جنسوں میں واقع ہوتا ہی جنکی مقدار حصول کسی قاعدہ پر معین نہیں ہوتی بلکہ غیر معین مقداروں اور معین وقتوں میں جن میں کہ مقدار حصول اُنکی

‡ پونڈ انگلستان میں ایک سکہ ہی جو قریباً دس روپیہ کی برابر ہوتا ہی

نہ گھٹ سکتي هی نہ بڑہ سکتي هی حاصل هوتي هیں مثلاً جیسے کہ زمین
کي سالانہ پیداوار هوني هی یا یہہ حال ایسي جنسوں میں پیش آتا هے
کہ حصول اُنکا غیر ملکوں کے بقاء اتحاد پر موقوف هووے اگر فصل کي
تہائي کم هووے تو وہ کمي برس دن تک جاري رهیگي یا بذریعہ خرچ
کثیر کی غیر ملکوں کي امداد و اعانت سے پوري هوگي چنانچہ اگر انگریز
روسیوں سے لڑنے جاویں تو سني کي مقدار حصول کے هرج مرج لڑائي
کے جاري رهنے تک ترقي پر رهینگے پس دونوں حالتوں میں فصل اناج
اور سني کے رکھنے والے بہت سا فائدہ اُٹھاوینگے تمام دولتمند ملکوں میں اور
خصوص انگلستان میں بہت سے لوگ ایسے هیں کہ اُنکے پاس اتني بہت
دولت هی کہ معین چیزوں کي خرید میں یک لخت اُسکو صرف کرسکتے
هیں اور جب کہ ایسے لوگوں کو شبہہ هوتا هی کہ کسي چیز کي مقدار
حصول کے هرج غالباً بڑهنے والے هیں تو اُنکو اُسکي خرید کي فکر هوتي
هی چنانچہ وہ لوگ نئي مانگ والوں کي طرز و انداز سے خریدنے جاتے
هیں اسي سبب سے قیمت بڑہ جاتي هی اور اس طرح قیمت کے بڑهنے
سے اور زیادہ قیمت اُسکي بڑہ جاتي هی واضح هو کہ تجارت کي تفصیلیں
کثرت سے هیں اور اُسکي صحیح اور جلد اطلاع حاصل کرنے میں بڑي بڑي
مشکلیں هیں اور علاوہ اُسکے حالات بھي همیشہ بدلتے رهتي هیں چنانچہ
اکثر اتفاق ایسا هوتا هی کہ بڑے بڑے هوشیار سوداگروں کو مشتبہ باتوں
پر عمل کرنا پڑتا هی اور بہت سے نا تجربہ کار منفعت کي طمع پر اس
خیال سے نقصان کا اندیشہ نکرکے کہ وہ اُنکے قرضخواهوں پر عاید هوگا اندها
دهوند کام کربیٹھتی هیں اور یہہ بات معلوم کرکے کہ فلاں چیز کي قیمت بڑہ
گئي اور اُسکے بڑہ جانے کا کوئي معقول سبب هوگا یہہ کہتے هیں کہ اگر هم
لوگ ایک مهینے پہلے اس چیز کو خرید کرتے تو بڑا فایدہ حاصل هوتا
اور یہہ نتیجہ نکالتے هیں کہ اگر هم اج خریدیں تو ایک مهینے پیچھے بڑا
فائدہ ملے غرض کہ وہ اپني اس تقریر کو اس غایت پر پهونچاتے هیں کہ
کسي بڑي جنس کي ترقي قیمت سے عموماً ایسا هوتا هی کہ اور چیزوں
کي قیمتیں بھي بڑہ جاتي هیں چنانچہ ایک لالچي سوداگر یہہ خیال
کرتا هی اور کهتا هی کہ زید نے سني کو قیمت بڑهنے سے پہلے خریدا اور
بعد اُسکے فایدہ سے اُسکو فروخت کیا روئي کا بھاو ابھي تک بڑها نہیں اور

جسقدر کہ مجکو سنی کی قیمت بڑہ جانیکا سبب دریافت نہیں اُس سے زیادہ روئی کا نرخ بڑہ جانیکا باعث معلوم نہیں کہ وہ کس طور سے بڑہ جاویگی مگر ظن غالب ہی کہ سنی کی مانند وہ بھی بڑہ جاویگی اور یہی باعث ہی کہ میں خرید اُسکی کرتا ہوں *

ہمنے جو یہہ بیان کیا کہ بڑی بڑی دولتیں ایسی ایسی تقریروں سے جو کہوں میں پڑتی ہیں تو جو لوگ ازروے امتحان و تجربہ کے سوداگری کے معاملوں سے واقف نہیں ہوتے اور انگلستان کے سوداگروں اور سرمایہ والوں کو کمال حسن عقیدت سے ہوشیار و فہمیدہ سمجھتے ہیں وہ شاید یہہ سوچینگے کہ انکا مبالغہ ہی اور یقین نہیں کرنے کے کہ خیال کو راے پر اسقدر غلبہ ہوتا ہی مگر ہم اپنے قول کی صداقت کے لیئے توک صاحب کے قول کو سند ٹہراتے ہیں اسلیئے کہ یہہ سوداگر علم و عمل میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں جس زمانہ میں کہ اُنھوں نے اپنی کتاب لکھی ہی وہ اپنے سلامتی کے واسطے اُن عجیب حالتوں کو غور و تامل اور نہایت فکر و نظر سے دیکھتے تھے جنکو اُنھوں نے قلمبند کیا ہی چنانچہ یہہ عبارت جو یہاں نقل کیجاتی ہی منجملہ اُن عبارتوں کی ہی جو اُنھوں نے اُن حالات کے نسبت لکھی ہیں جنکے باعث سے سنہ ۱۸۲۵ع کی شروع میں جنسوں کی قیمتیں بہت بڑہ گئی تھیں *

توک صاحب کا بیان

واضح ہو کہ اختتام سال کا وہ زمانہ ہی کہ سالانہ رسم کے موافق سال حال کے ذخایر موجودہ کی کیفیتیں اور تخمیناً سال آیندہ کی مقدار حصول اور خرچ کے نقشے بذریعہ گشتی چٹھیوں کے جابجا کے سوداگروں اور دلالوں کے پاس روانہ کیئے جاتے ہیں اور اُنپر تقریریں اور بحثیں ہوتی ہیں چنانچہ سنہ ۱۸۲۴ع کے اختتام پر بذریعہ گشتی چٹھیوں کے دریافت ہوا کہ بعض بڑی بڑی جنسوں کے ذخیرے اُن ذخیروں سے کم ہوگئے جو پہلے برس کے اخر میں باقی تھے چنانچہ تھوڑی بہت فکر کر کے اِس کیفیت سے یہہ نتیجہ نکالا گیا کہ اُن چیزوں کی سالانہ صرف کی مقدار سالانہ مقدار حصول سے بہت زیادہ ہوتی جاتی ہی اِسلیئے قیمت اُنکی بڑھنی چاہیئے اور اُسکے ساتھہ ہی فصلوں کی کمی اور اور ایسے سببوں کی خبریں اوڑادیں

جنسے ثابت ہو کہ آیندہ روئي و ریشم کے مقدار حصول میں کمي ہوگي فرض کہ قلت موہومہ اور قلت حقیقي کے ملانے سے تجارت پیشوں کو جوش دلایا چنانچہ پہلے تو اُن چیزوں کي قیمت بڑھائي گئي جنکي سوداگري کي معقول وجہوں سے کسیقدر قیمت بڑھني چاهیئے تھي کیونکہ انکے خرچ کي مقدار اوسط مقدار حصول سے زیادہ ہوگئي تھي مگر جسقدر قیمت کہ مقدار حصول کے بڑھانے یا خرچ کم کرنیکے واسطے بڑھاني ضرور تھي وہ اکثر حالتوں میں بہت خفیف ہوني چاهیئے تھي لیکن جب کہ تجارت کا ولولہ ایک دفعہ جوش میں آجاتا هی تو کسي چیز کي قیمت صرف حد و غایت سے زیادہ هي نہیں بڑھتي بلکہ اور جنسوں کي ترقي قیمت کا بلا واسطہ باعث ہو جاتي هی اور جب کہ ترقي قیمت کو گونہ سہارا مل گیا اور خریدنے والوں کے ڈھنگ ایسے معلوم ہونے لگے کہ وہ فائدہ حاصل کرنے کي توقع کامل رکھتے ہیں تو جوں جوں قیمت بڑھتي گئي اوسیقدر نئي نئي ترغیبیں نئے نئے خریداروں کو ہوتي گئیں اور بہہ خریدار اب ایسي هي نرھے کہ وہ بازار کے حال سے واقف ہوں بلکہ بہت سے لوگوں کو اپنے اصلي کاموں سے دست بردار ہونے اور روپئے کے پھیلانے اور بڑے بڑے ساهوکاروں سے معاملہ کرنے کي رغبت ہوئي تاکہ وہ اُس کام میں جي جان سے مصروف ہوں جسکو دلالوں نے جلد حاصل ہونے والي بڑي منفعت کا ذریعہ بنایا تھا *

غرضکہ روئي کي خرید اِس قدر ہوئي کہ جسکے حد و غایت نہیں اور پشم و ریشم وغیرہ غرض کہ ایسي ایسي چیزیں جنکي قیمت کا بڑھنا اُنکے مقدار حصول اور مانگ کي مناسبت پر مناسب تھا بایں نظر خریدي گئیں کہ آیندہ اُنکي قیمت بڑھ جاویگي اور مقدار مناسب سے زیادہ اُنکي قیمتیں بڑھ گئیں اگرچہ روئي کي قیمت سے زیادہ نہ بڑھیں عام لوگوں اور خصوص ایسے لوگوں سے جنھوں نے اپنے تئیں اُن کاموں میں پھنسایا ایسي بڑي حماقت ہوئي اور سنہ ۱۷۲۰ع سے سوداگري کے قاعدوں اور تجارت کے قانونوں سے کبھي ایسا بڑا انحراف ظہور میں نہیں آیا جیساکہ سنہ ۱۸۲۴ع کے انجام اور ۱۸۲۵ع کے آغاز میں واقع ہوا آیندہ قیمت کي ترقي کا خیال ایسي چیزوں پر منحصر نرھا جنمیں ترقي قیمت کي کوئي وجہہ معقول تھي بلکہ ترقي قیمت کي ایسي چیزوں تک وسعت ہوئي جو حقیقت

میں افراط و کثرت سے تھیں مثلاً کافی کہ اُسکے ذخیرے پہلے برسوں کی اوسط مقدار سے بہت زیادہ تھے اتنی قیمتی ہوگئی کہ قیمت اُسکی ستر سے اسی پونڈ تک بحساب فی صدی بڑہ گئی بلکہ چند صورتوں میں مصالحوں کی قیمتیں سو سے دو سو تک بحساب فی صدی بڑہ گئیں اور اُس ترقی قیمت کی کوئی وجہہ خریداروںکی جانب سے قرار ندی گئی بلکہ وہ لوگ خرچ اور مقدار حصول کی مناسبت سے بھی ناواقف تھی غرضکہ تجارت کی کوئی چیز ایسی باقی نرھی کہ اُسکی قیمت کو ترقی روز افزوں نصیب نہوئی ہو اِسلیئے کہ دلال اور تجارت پیشہ جو قیمتونکے بڑھانے اور ٹہرانیکے خواستگار تھے تمام اس کام پر پل پڑے اور یہی کام اُنکا ٹہر گیا کہ عام مروج قیمتوں کی چھان بین کر کر باہیں لحاظ اُنکو دیکھتے تھے کہ کوئی چیز ایسی ملے کہ وہ گراں قیمت نہوئی ہو تاکہ اُس چیز کا بھی لین دین کریں کیونکہ آیندہ اُسکی بھی مانگ ہوگی اور جو شخص کہ اِس عام دھوکہ میں نپڑا جسمیں اور لوگ پڑے تھے اور وہ یہہ پوچھتا کہ فلاں چیز کی قیمت کیوں بڑہ گئی تو جواب اُسکو یہہ دیا جاتا تھا کہ اور سب چیزوں کی قیمت بڑہ گئی ہی اسلیئے اُسکی بھی قیمت بڑہ گئی*

چیکہ ہم یہہ بات سوچتے ہیں کہ بڑی بڑی جنسوں کی مقدار حصول غیر ملکونکے اتحاد اور مخالفت اور اُن ملکوں اور ہمارے ملکونکے قوانین ملکی اور قوانین تجارت اور موسموں کے اتفاق و موافقت پر منحصر ہی اور مقدار حصول کے موجودہ یا ایندہ ہرجوں اور نیز اکثر تجارت کے ایسے بے جوڑ اشتیاقوں سے جیسے کہ اناڑی جواریوں کو ہوتا ہی روز روز مانگ کی حالت پلٹتی رہتی ہی تو یہہ بات صاف واضح ہوتی ہی کہ تمام جنسوں کی عام قیمت یعنی وہ مقدار اُن کی جو کسی چیز کی مقدار معین سے بدل سکتی ہی ایک دن بھر بھی برابر نہیں رہ سکتی بلکہ ہر روز اُن جنسوں میں سے جو تجارت کے لیئے ہوتی ہیں کسی نہ کسی جنس بلکہ کئی جنسوں کی مانگ یا مقدار حصول بدلتی رہتی ہی پس مقدار معین اُس جنس کی جسکا بھاو بدل گیا تمام جنسوں کی بہت یا تھوڑی مقدار سے بدل سکتی ہی اور یہی باعث ہی کہ تمام جنسوں کی قیمت بلحاظ اُس جنس کے بدل جاویگی اور جب کہ کسی جنس کی قیمت بدل گئی ہو تو دوسری جنس کی قیمت کا

بجاے خود بالکل بدلنا ایسا ناممکن هی جیسیکه یهه بات محال هی که ایک روشني کا مکان کسي بندر کے کنارہ پر هووے اور بعض جهاز اُس سے قریب اور بعض جهاز اُس سے بعید هوویں اور باوجود اُسکے تمام جهازوں پر برابر روشني پڑے *

استقلال قیمت اور یهه که استقلال کسپر موقوف هی

یهه بات غور کے قابل هے که جب هم یهه بولتے هیں که فلان جنس ایک معین زمانه تک قیمت میں مستقل رهي تو اُس سے کیا مراد هوتي هی جواب اس سوال کا اُن مختلف اثروں کے ملاحظه سے هے سکتي هیں جو کسي جنس کي قیمت پر اصلي یا خارجي سببوں کي تبدیل و تغیر سے جو قیمت کے مدار و مناط هیں پیدا هوتے هیں اور وہ سبب جو کسي جنس کو افادہ بخشتے هیں اور مقدار حصول اُسکي محدود کرتے هیں جنکو هم اصلي اسباب کهتے هیں اگر اتفاق سے بدل جاویں تو اُس چیز کي قیمت کا بڑهنا یا گهٹنا عام هوگا اور پهلے وقتوں کي نسبت اُسکي مقدار معین کا مبادله ایسي دوسري چیز کي تهوڑي یا بهت مقدار سے هوگا جو اُسیوقت اور اُسي کے مانند بدلي نگئي هوگي اور ایسي مطابقت شاذ و نادر واقع هوتي هی بلکه هر جنس کي قیمت کا بڑهنا گهٹنا بهي بلحاظ اُس جنس کے ضرور هوتا هے مگر فرق اتنا هی که وہ عام و شایع نهیں هوتا *

کسي جنس کي قیمت کے خارجي سببوں میں تغیر و تبدیل آنے یعني اور جنسوں کي اور مقدار حصول میں تغیر تبدیل کے راہ پانے سے کمي اور بیشي اُسکي قیمت میں واقع هوتي هی اُن دونوں کا اثر جسطرح که اور اتفاقوں کے جمع هو جانے سے هوتا هی مساوي رهتا هی کیونکه اُس جنس کا افادہ ویسي هي سلامت رهتا هی اور محدودیت مقدار کے اسباب جوں کے توں قایم و دایم رهتے هیں اگرچه اُس جنس کي معین مقدار خاص خاص جنسونکي تهوڑي یا بهت مقدار سے بدلي جاوے مگر تمام جنسوں کي اوسط مقدار سے بدلي جاویگي جیسے که وہ پهلے بدلي جاتي تهي اسلیئے که جو کچهه اُس جنس کے ساتهه مبادله کرنے میں نقصان هوتا هی وہ دوسري جنس سے مبادله کرنے سے پورا هوجاتا هی اور نتیجه اُسکا یهه هی که اب یهه بات کهه سکتے هیں که وہ جنس اپني قدر و قیمت

میں مستقل و مستحکم ہی اگرچہ کسي جنس کي قیمت کا ایسا بڑھنا گھٹنا جو افادہ کي تغیر یا مقدار حصول کے ہرجوں کي تبدل سے ہوتا ھے ہووے تو وہ تدارک کے قابل نہیں مگر تدارک اُسکا صرف اُن جنسوں سے ہو سکتا ہی جنکی افادہ یا مقدار حصول میں اُسي زمانہ میں اُسیکي مانند تبدل واقع ہوا ہو اور جب کہ بہت سي جنسوں میں ایک سي تبدیل واقع ہوئي ہو اور حسب اتفاق اس جنس کے خلاف پر یہہ عام تبدل ظہور میں آیا ہو تو کوئي صورت تدارک کي متصور نہیں اور جو جنس کہ ایسي تبدیلیوں کي تابع ہوتي ہی تو اُسکے حق میں یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جنس اپني قدر و قیمت میں مستقل و مستحکم نہیں *

اکثر یہہ بیان ہوتا ہی کہ خاص خاص وقتوں میں دیکھا جاتا ہی کہ تمام جنسوں کي قیمت یک لخت بڑھتي گھٹتي ہی اگر ہمسے پوچھا جاوے تو ہم کہینگے کہ یہہ بیان صحیح نہیں ہی کیونکہ یہہ امر ممکن نہیں کہ ہر جنس کي مقدار معین ہر دوسري جنس کي مقدار کثیر و قلیل سے بدل جاوے اور جو لوگ اس بیان کے کچھہ معنے لیتے ہیں وہ مدام ایک جنس خاص کو حساب سے خارج کرکے تمام جنسوں کے نقصان و زیادت قیمت کو اُسي جنس میں اندازہ کرتے ہیں اور وہ جنس خارج از حساب" روپیہ ہوتا ہی یا محنت ہوتي ہی *

مثلاً انگلستان کا یہہ حال ہوا کہ تمام جنسوں کي قیمت جس" میں روپیہ بھي شامل ہی سولہویں صدي سے محنت کے حسابوں گھٹ گئي یعني تھوڑي محنت کے عوض میں زیادہ روپیہ اور جنسیں دیجانے لگیں چنانچہ کوئي چیز ایسي نہیں معلوم ہوتي جسکي مقدار معین کے عوض میں جسقدر محنت شہزادي ایلزبتھ کي سلطنت کے اخر عہد میں ملتي تھي اُس سے کم نہ حاصل ہو اور سنہ ‡ ۱۸۱۵ کي لڑائي کے

‡ سنہ ۱۸۱۵ع میں نیپولین جزیرہ ایلبہ سے جہاں وہ پہلي لڑائي کے بعد بھیجا گیا تھا فرانس میں واپس آیا اور ہزاروں آدمي اُسکے ساتھہ ہوگئے اطراف و جوانب سے جوق جوق سپاہ اُسکے پاس آگئي تب وہ پیرس میں داخل ہوا اور وہاں کے بادشاہ قدیم کو خارج کیا یورپ کے وہ سب بادشاہ جنھوں نے اُسکو پہلے مغلوب کیا تھا پھر متفق ہوئے اور اُس سے مقابلہ کیا مقام واٹرلو کي آخر لڑائي میں اُسکو شکست فاحش اور کامل تباہي نصیب ہوئي بعد اُسکے جزیرہ سینٹ ہلینا میں جو بحر اٹلینٹک میں افریقہ کے مغرب کو ہی بھیجا گیا اور وہیں مرگیا

اختتام سے انگلستان میں اکثر جنسوں کي قیمت جنمیں محنت بھي شامل ھے بمقابلہ روپئے کے گھٹ گئي یعني تھوڑے روپیہ کي عوض میں زیادہ محنت اور جنسیں حاصل ھونے لگیں وہ کلام اخر جو قیمت کے مقدمہ میں هم کرتے هیں وہ یہہ ھي کہ باستثناے چند حالات کے تمام قیمتیں مقامي هوتي هیں یعني حصر اُنکا خاص خاص مقاموں پر هوتا هی مثلاً اگر شہر نیوکیسل میں ایک ٹن کوئیلہ کي قیمت کھان کے اندر سوا روپیہ هو تو کھان کے باهر ارهائي روپئے اور دس میل کے فاصلہ پر ساڑھے تین روپیہ اور مقام هل میں پانچ‌روپیہ هوگي یہانتک کہ جب وہ کوئیلہ دریاے پول تک پہنچ جاوے تو في ٹن آٹھہ روپیہ اُسکي قیمت هوگي اور رفتہ رفتہ قدر اُسکي یہہ هو جاویگي کہ اگر گراس‌وینر سکوئیر کا رهنے والا اپني کوٹھریوں کو † ساڑے بارہ روپیہ في ٹن کے کوئیلوں سے بھر لیوے تو آپکو بڑا نصیبی‌والا سمجھیگا ایک ٹن کوئیلہ اگر هر حالتمیں في حد ذاتہ وهي ھے مگر علم انتظام مدن کي روسے کھان کے اندر اور اُسکے باهر اور مقام هل اور گراس‌وینر سکوئیر میں اُسکو مختلف الجنس سمجھنا چاهیئے اور جسقدر کہ وہ کوئیلے آگے کو بڑھتے جاتے هیں اُسیقدر مختلف هرجوں کے باعث سے مقدار حصول میں محدود هوتے جاتے هیں اسي سبب سے مختلف مناسبتوں میں مختلف جنسوں سے معاوضہ کے قابل هو جاتے هیں فرض کرو کہ مقام نیوکیسل میں بہت عمدہ گیہوں کا ایک ٹن کوئیلوں کے بیس ٹن کو بکتا ھے اور وهي کوئیلے اور گیہوں لنڈن کے مغربي کنارہ پر ایسي مناسبت سے بدلینگے کہ ایک ٹن گیہوں کے بدلہ میں چار ٹن کوئیلوں کے دیئے جاویں اور شاید اوڈسہ میں برابر برابر بدلے جاویں *

یہہ بات یاد رهے کہ کسي جنس کي قیمت بیان کي جاوے تو اُس جنس کا مقام اور نیز دُوسري جنس کا مقام جسکي مناسبت سے اُسکي قیمت قرار دیجاوے بیان کرنا ضروري ھے اور اکثر حالتوں میں دریافت هوگا کہ اُن جنسوں کي قربت اُن مقاموں سے جہان اُن کا استعمال کیا جاتا هی اُنکي قیمتوں کا مقدم جز هی چنانچہ دوردراز کي جنس کا خریدار اُسکے مقام استعمال تک لیجانے کي محنت اور اُس محنت

---

† یہہ مقدار قیمتیوں کي صرف ایک مثال سمجھانے کے لیئے فرض کرلي هی حقیقي نہیں هی

کي اجرت پر پیشگي روپیہ لگانے کے زمانہ پر محصول ادا کرنے اور علاوہ
اُن کے رستہ کي جوکھوں پر لحاظ کرتا هی باوجود ان باتوں کے اسبات کا
خطرہ بھي اُسکو ضرور هوتا هے کہ قسم اس جنس کي شاید اُس قسم کے نمونہ
سے مطابق نہو جسکے خیال سے خرید اُسکي کي گئي اگرچہ اڈنبرا سے
لنڈن تک ایک الماس کے لیجانے میں خرچ اور جوکھوں بہت تھوڑي
هی مگر قیمت اُسکي اُسکے رنگ و روپ اور چمک دمک پر موقوف هے
اور یہہ وصف ایسے هیں کہ اُنکي حیثیت سے خریداروں کا مطمئن کرنا
ایسا دشوار هی کہ جو قیمت الماس کي کمال آساني سے اڈنبرا میں
حاصل هوسکتي هی وہ لنڈن میں کمال دشواري سے مل سکتي هی اور
اگرچہ کوئیلہ کسي معین کھان کا ایک اچھي قسم کا محقق هی مگر جو
خرچ اور نقصان وقت اور جوکھوں اور محصول نیوکیسل سے گراس وینو
سکوئیر تک لیجانے کا لازم آتا هي وہ ایسے امور هیں کہ گراس وینو تک
پہنچنے پر ایک ٹن کوئیلہ کي قیمت اُس قیمت سے پچگني بڑہ جاتي
هی جو نیوکیسل میں عام رائج تھي *

اُن اعتراضوں کي تردید جو دولت کے معنوں پر هوئے هیں

همکو یقین واثق هی کہ دولت کے یہہ معني کہ وہ تمام چیزیں یا
صرف وہ چیزیں هیں کہ قیمت رکھتي هوں یا اُنکو خرید سکتي هوں یا
کرایہ پر لے سکتي هوں باستثناے آرچ بشپ ویٹلائي صاحب کے کسي اور
مؤلف انتظام مدن سے اتفاق نہیں رکھتے *

مقدم اختلاف یہہ هیں کہ بعضے مؤلف اصطلاح دولت سے صرف
مادي پیداوار سمجھتے هیں اور بعض بعض اُن میں اُن چیزوں کو داخل
کرتے هیں جو آدمي کي محنت سے پیدا یا حاصل هوتي هیں اور بعض بعض
قیمت یا معاوضہ کو دولت کے معنوں میں داخل کرنے پر اعتراض کرتے
هیں *

اور یہہ سوال کہ غیر مادي چیزوں کو بھي دولت کي چیزونمیں سمجھنا
چاهیئے یا نہیں بحث و مباحثہ کا مقام هے لیکن جب تحصیل دولت کا
مذکور هوگا تب سوال مذکور پر بحث کیجاویگي معلوم هوتا هی کہ بعضے

مؤلف مثل مل صاحب و مکلک صاحب و کرنل ٹارنز صاحب اور
مالتھس صاحب اور فلورزاسترادا صاحب کے جو کنایتاً یا صراحتاً صرف
اُن چیزوں کو اصطلاح دولت میں داخل کرتے ہیں جنکے تحصیل و
تصرف میں آدمي کي محنت صرف ہوتي ہی یہہ خیال کرتے ہیں کہ
ایسی محدود معنوں میں ہوشی جسکو مناسب طریقہ پر دولت کہہ سکتے
ہیں داخل ہو جاویگي اور بعض بعض ایسے لوگ جنمیں رکارڈو صاحب
داخل ہیں یہہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اصطلاح دولت میں بعضي ایسي
چیزیں بھي داخل ہیں جو آدمي کي سعي و محنت سے حاصل نہیں
ہوتیں مگر یہہ لوگ اُنکو اتنا خفیف جانتے ہیں کہ ترک کرنا اُنکا اس
سے بہتر ہی کہ علم کي نیک اسلوبي کو ایسي وسعت و گنجایش سے
خراب کریں کہ اُسمیں ایسي چیزیں بھي دخیل ہو جاویں جو سعي اور
محنت کے نتیجے نہوویں *

اُن عبارتوں کے ملاحظہ سے جو مالتھس صاحب اور کرنل ٹارنز صاحب
اور مکلک صاحب کي کتابوں سے ذیل میں نقل کي جاتي ہیں پہلي
راے واضح ہوتي ہی *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ہیں کہ دولت اُن مادي چیزوں کا
نام ہی جو آدمي کو بجاے خرد ضروري اور مفید یا پسندیدہ ہوویں اور
اُنکي تحصیل و تصرف میں تھوڑي بہت محنت درکار ہووے *

اور کرنل ٹارنز صاحب کا یہہ مقولہ ہی کہ مفہوم دولت میں وہ مادي
چیزیں داخل ہیں جو مفید خلایق اور مقبول طبایع ہوں اور اُنکي
تحصیل و تصرف میں وہ خرچ محنت درکار ہو جو قصداً عمل میں
آوے پس دو چیزیں دولت کے لیئے ضروري ہیں یعني ایک افادہ اور
دوسري وہ محنت جو قصداً کیجاتي ہے اور جو چیزیں کہ مضموں افادہ سے
خالي ہیں اور برامدکار اُنسے نہیں ہوتا اور دل کي مرادیں پوري نہیں
ہوتیں وہ ایسي ہوتي ہیں جیسے ہمارے پانو تلے کي خاک اور ساحل
بحر کي ریت اور وہ چیزیں ہماري دولت کے اجزاء نہیں ہوتیں بر
خلاف انکے وہ چیزیں ہیں جو نہایت مفید اور حیات کے واسطے بہت
ضروري ہیں اگر وہ علاوہ مفید ہونے کے قصد و محنت سے حاصل نہیں
ہوتیں تو وہ مفہوم دولت میں داخل نہیں مثلاً ہوا جو دم کي راہ ہم

کھینچتے ھیں اور وہ شعاعیں سورج کي جو ھم کو گرم کرتي ھیں باوجود اسکے کہ وہ نہایت مفید اور بغایت ضروري ھیں مگر دولت کي چیزوں میں داخل نہیں مگر روٹي جو بھوک کا علاج ھی اور کپڑے جو سردي گرمي کو دفع کرتے ھیں اگرچہ وہ سورج کي شعاعونسے کچھہ زیادہ ضروري و لابدي نہیں مگر ادخال اُنکا مفہوم دولت میں بایں نظر مناسب ھی کہ علاوہ افادہ کے اُنمیں یہہ بات بھي پائي جاتي ھی کہ وہ محنت سے ھاتھہ آتي ھیں *

اور مکلک صاحب کا یہہ بیان ھی کہ دولت کا مخرج صرف محنت ھی چنانچہ وہ مادہ جسکي تمام جنسیں بنائی جاتي ھیں انصرام اُسکا خود بخود ھوتا ھی یعني خدا ھمکو بے تکلف دیتا ھی مگر باوصف اُسکے جب تک کہ اُس مادہ کو استعمال اور قبض و تصرف کے قابل کرنے میں محنت صرف نھووے تب تک وہ قیمت سے خارج ھی اور اُسکو دولت سمجھنا محض خطا ھے کسي نہر کے کنارے یا کسي باغ کے صحن میں اگر ھمکو کھڑا کریں اور بعد اُسکے محنت کے ذریعہ سے پاني اور پھل پھلاري منھہ تک نہ پہونچاویں تو بھوک پیاس کے مارے بلاشبہہ مرجاوینگے بالفرض اگر کوئي چیز ایسي ھو کہ اُسکے مناسب مقصود اور قابل تصرف کرنے میں کسیقدر محنت درکار نھو تو وہ چیز اگرچہ نہایت مفید و نافع ھو مگر اسلیئے کہ وہ بے محنت ھاتھہ آئے اور محض خداداد ھے یہہ بات ممکن نہیں کہ وہ قیمت والي گني جاوے بلکہ وہ رایگان سمجھي جاویگي *

واضح ھو کہ مکلک صاحب کے طرز تقریر سے یہہ بات مفہوم ھوتي ھی کہ وہ مفہوم محنت میں اُن تمام افعال و حرکات کو داخل کرتے ھیں جو تصداً ظہور میں آتے ھیں اور یہہ بات صاف ھی کہ اگر لفظ محنت کا استعمال ایسے وسیع معنوں میں کیا جاوے تو اکتساب دولت کو محنت و مشقت لازم ھی مثلاً اگر سیب کا چنا محنت کا کام ھی تو رکابي سے اوٹھانا بھي محنت کا کام ھی اور مجلس دعوت میں ھر مھمان اپني خوراک اُس محنت سے حاصل کرتا ھی جس سے کہ وہ اُسکو اپنے قبضہ میں کرتا ھی غرض کہ ایسي ایسي بے ٹھکانے باتوں سے جنسیے دولت وغیرہ کي اصطلاحوں کے توضیح کی گئي علم انتظام مدن ایسا خوار و

خراب ہوا کہ وہ خرابی ترقی کی مانع ہوئی *

مالتھس اور تارنز صاحب وغیرہ جو محنت کو دولت کا رکن اعظم سمجھتے ہیں وجہہ اُسکی یہہ دریافت ہوئی کہ پہلے اُنہوں نے یہہ تصور کیا کہ افادہ کے سوا کوئی اور وصف بھی قیمت کے لیئے ضروری چاہیئے اور دوسرے یہہ سوچا کہ جو مفید چیزیں محنت سے حاصل ہوتی ہیں وہ تمام قیمتی ہوتی ہیں اور تیسرے یہہ تامل کیا کہ قیمتی چیزوں کی تحصیل میں تہوڑی بہت محنت صرف ہونی چاہیئے مگر یہہ بات کہ محنت قیمت کے واسطے ضروری نہیں اُسوقت ثابت ہوجاویگی جب کہ ہم ایسے حال کا ملاحظہ کریں گے جس میں بلامحنت قیمت قایم ہوسکتی ہی مثلاً سمندر کے کنارے پہرتے پہرتے کوئی موتی اتفاق سے ہاتہہ آجاوے تو کیا اُس موتی کی قیمت نہوگی اور جوہری اُسکو مول نہ لینگے شاید مکلک صاحب اسکا یہہ جواب دینگے کہ موتی کی قیمت کا وہ محنت باعث ہی جو اُسکے اُٹھانے میں صرف ہوئی اچھا اب یہہ فرض کرو کہ وہ موتی ایسے حال میں ہاتہہ آیا کہ میں اُستر مچھلی کھارہا تھا تو اسصورت میں اُٹھانے کی محنت متصور نہیں ہوتی علاوہ اُسکے یہہ فرض کرو کہ اگر شہاب ثاقب میں سے سونا نکلے تو کیا اُسکی قیمت نہوگی اور اگر بجاے اس لوہے کے جو کہاں سے نکلتا ہی شہاب ثاقب کا ہی لوہا ہوتا تو کیا اُس آسمانی لوہے کی قیمت اس لوہے کی قیمت سے زیادہ نہ ہوتی ہاں یہہ بات سچ ہی کہ جو شے مفید ہی اُسکے حاصل کرنے کے واسطے ضروری محنت کا زیادہ ہونا اُسکی قیمت کو پورا کرتا ہی اِسلیئے کہ محنت کی مقدار حصول محدود ہوتی ہی تو یہہ بات لازم آتی ہی کہ جس چیز کے وصول و حصول کے واسطے محنت ضروری ہی وہ چیز اُسی ضروری محنت کے باعث سے مقدار حصول میں محدود ہو جاتی ہی مگر کوئی اور بھی ایساہی سبب کہ مقدار حصول اُس سے محدود ہو جاوے ترقی قیمت کے لیئے ایساہی موثر باعث ہی جیسیکہ وہ محنت جو اُسکی تحصیل میں لابدی ہی اُسکی قیمت کا سبب ہو جاتی ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ اگر تمام جنسیں جو ہمارے کام آتی ہیں بلا اعانت محنت محض عنایت قدرت سے پہنچا کرتیں اور جس کم و کیف سے کہ وہ بالفعل موجود ہیں ویسے ہی بلا کم و کاست

بہم پہنچتیں تو یہہ بات قیاس میں نہیں آتي هی که وه قیمتي نرهتیں یا جس مناسبت سے که في الحال اُنکا معاوضه هوتا هی اُسي مناسبت سے نہوتا *

باقي رکارڈو صاحب کو جواب بوجوه مفصله ذیل دیا جاتا هی اول یہه که دولت کي وه چیزیں جنکي قیمت کا باعث وه محنت نہیں جو اُنکي تحصیل میں صرف هوئي وه دولت کا کوئي جزو نہیں بلکه خود کامل دولت هیں* دوسرے یہه که جب مقدار حصول کي محدودیت محنت کي قیمت کے واسطے ضروري هی تو پھر محنت کو شرط قیمت تسلیم کرنا اور محدودیت مقدار حصول کو جسپر قیمت منحصر هی شرط اُسکي نماننا عام سبب کي جگہه جزوي سبب کو قایم کرنا هي نہیں هی بلکه حقیقت میں ایسے سبب کو خارج کرنا هی جو محنت کو قوت پنہچاتا هی *

اب همکو اُن اعتراضوں پر غور و تامل باقي رها جو دولت کے اُن معنوں پر کیئے گئے که دولت اُن چیزوں کا نام هی جو قیمت رکھتي هوں اور جو لوگ لاگت کي جگہه قیمت کو استعمال کرتے هیں اور دونوں کو برابر سمجھتے هیں یا ایسي طرح اُسکو برتتے هیں که اُسمیں هر شے مفید کو شامل کرتے هیں تو دولت کے مفهوم میں قیمت کے داخل هونے پر اُنکا اعتراض بجا هی اور هم بھي معترض هوتے اگر لفظ قیمت کے معنی ایسے لیئے که وه معني مذکوره میں داخل هوتے مگر اور مؤلفونکا یہه نقشه هے که اُنکے نزدیک استعمال لفظ قیمت کا اُسکے عام پسند معنوں میں مورد اعتراض هے چنانچه وه یہه اعتراض کرتے هیں که اُن معنوں کے بموجب جو مؤلف رساله هذا نے پسند کیئے لازم آتا هے که ایک چیز ایک کے حق میں دولت هو اور دوسرے کے حق میں دولت نهو اور یہه بات کچھه چھپي هوئي نہیں اور یہه بھي ظاهر هے که ایک هي وصف ایک آدمي کے واسطے بعض وقتوں میں دولت هوسکتا هی اور وهي صفت اُسکے لیئے اور وقتوں میں دولت نہیں هوسکتي جیسے که انگریزي قانونوں کا علم انگلستان میں وجهه معیشت اور فرانس میں فراسیسي اصولوں کي مهارت ذریعه رزق کا هے اور بعد چندے یہه اتفاق پڑے که انگریزي قانون دان اپنے علم و کمال کے سوا کوئي مال اپنے همراه نه لیجاوے اور فرانس کي سکونت

اختیار کرے یا فراسیسی قانون دان انگلستان میں جاکر بسے تو یہہ دونو آسودہ حالي سے افلاس میں پڑینگے اور کوئي بات اُنکي نہ پوچھیگا اور ایسي هي وہ داستان گو سحر بیان جسکا کمال ایشیا میں مال و دولت کا منشاء و مخرج هی ملک یورپ میں هزار خواري سے بسر کریگا اور کوڑیوں تک محتاج رهیگا پس همارے معنوں کے موافق وهي کمال اُسکا بلاد ایران میں مخرج دولت اور اضلاع انگلستان میں منشاء افلاس هوگا اور ایسي هي اگر کوئي بهانڈ منتقي هو جاوے تو وہ کمال اُسکے جو گانے بجانے اور نقلوں کے دکھانے سے متعلق هیں معاوضہ کے قابل نرهینگے اور وہ نقال اپنے فن و هنر کو اجارہ کے لایق نسمجھیگا اور اب یہہ کهنا شایاں هی کہ وہ استعدادیں نقال کي دولت کا وسیلہ نرهیں مگر هم بڑے حیران هیں کہ صرف اتني تمیز و تفریق سے هماري تقریر شافي پر جو دولت کے معنوں میں بیان کي گئي کس طرح اعتراض وارد هوسکتا هے بلکہ اس سے تو هماري تقریر کي اور خوبي ظاهر هوتي هے *

کرنل ٹارنز صاحب ایک ایسي قوم تجویز کرتے هیں کہ وہ صرف آپسمیں بسر کرتي هو اور کسي سے میل جول نرکھتي هو اور هر شخص اُن میں سے اپني اپني کمائي صرف کرتا هو تو ایسي صورت میں اگرچہ جنسوں کي بهت کثرت هوگي مگر اس لیئے کہ مضمون معاوضہ باهم مفقود هی تو وهاں هماري اصطلاح کے بموجب دولت کا نام و نشان نهوگا جیسے کہ اُسکے معني بیان کیئے گئے جواب اُسکا یہہ هی کہ علم انتظام مدن کي رو سے وهاں دولت نهوگي اسلیئے کہ جهاں کهیں ایسي صورت واقع هوتي هی تو علم انتظام مدن کے قاعدونکا عمل وهاں جاري نهیں هوتا هاں ایسے لوگوں میں فن کشتکاري اور علم ادوات وغیرہ جو اُن جنسوں کے پیداوار کے معاون هوتے هیں جنکا هم باهم مبادلہ کرتے هیں تحصیل هو سکتا هی مگر علم انتظام مدن وهاں قایم نهیں رہ سکتا اور جب کہ رواج عام کي رو سے تمام قیمت والي چیزیں دولت کے مفهوم میں داخل هیں اور هر حالت میں وہ رواج اچها هی تو اُسپر یہہ کوئي معقول اعتراض نهیں کہ خلقت کے ایک گروہ کي ایسي حالت سے وہ نامناسب هے جسکا همکو تجربہ نهیں *

علم انتظام مدن کي چار اصول

هم بیان کرچکے کہ جن حقیقتوں پر بنیاد اُس علم کي هے وہ حقیقتیں چند اصلوں میں منحصور هیں اور وہ اصول غور و تحقیق اور صحیح قیاس کے ثمرے اور فکروں کي رسائي کے نتیجے هوتے هیں اور وہ کل چار اصول هیں پہلے یہہ کہ هر شخص جہاں تک ممکن هو بہت تهوڑي محنت اور مال کے خرچسے زیادہ دولت حاصل کیا چاهتا هی *

دوسري یہہ کہ دنیا کي آبادي اخلاقي یا جسماني خرابي کے باعث سے یا دولت کي اُن چیزوں کي قلت کے اندیشہ سے محدود و منحصور هی جو هر فرقہ کي خاص خاص عادتوں سے متعلق هیں *

تیسري یہہ کہ محنت اور باقي اور تمام ذریعوں کي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل هوتي هی اسطرح سے بیحد و غایت بڑہ سکتي هیں کہ اُن ذریعونکے حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹهراویں *

چوتهي یہہ کہ جب فن کشتکاري بدستو رهے اور کسي ضلع میں دستور معمول کے نسبت کسي زمین پر زیادہ محنت کیجاوے تو اُس محنت سے ایسا معاوضہ پیدا هوگا کہ وہ محنت کي نسبت کم هوگا یا یوں کہا جاوے کہ اگرچہ محنت کي کثرت سے حاصلات کي کل مقدار میں ترقي هوتي هی مگر اُس نسبت سے نہیں هوتے جس نسبت سے کہ محنت زیادہ صرف کیجاتي هی منجملہ ان اصلونکے پہلي اصل صحیح قیاس کا ثمرہ هی اور باقي تینوں غور و تحقیق کے نتیجے هیں اور اسلیئے کہ پہلي دوسري اصل کے بیانمیں باستثناء اُن اصطلاحوں کے جو لفظ دولت سے تعلق رکهتي هیں علم انتظام مدن کي اصطلاحوں کے استعمال کا موقع بہت کم آتا هی تو پہلے پہل اُن دونوں کو بیان کرینگی اور بعد اُنکے تیسري چوتهي سے بحث کیجاویگي مگر پہلي اور دوسري اصل ایسي بدیہي هی کہ ابهي همکو اُسکا سچ مان‌لینا چاهیئے کوئي شخص ایسا نہوگا جو انسان کے صرف ذاتي قوت اور کلوں کي بڑي قوت اور سرمایہ کے فرق پر لحاظ کرنے کے بعد پہلي اصل کي راستي کي نسبت کسیطرح کا شک و شبہہ کریگا اور دوسري اصل کي راستي درستي کے اعتقاد و یقین کے لیئے صرف اتني بات تسلیم کرني ضروري هی کہ اگر وہ اصل صحیح اور درست نہوتي تو کوئي زمین عمدہ زمینونکے سوا هرگز کاشت میں نہ آتي اسلیئے کہ اگر

ایک اکیلے کہیت کے حاصلات بقدر اُس محنت کے جو صرف کیجاوے بڑھتے تو اُسي اکیلے کہیت کي پیداوار انگلستان کے لیئے کافي وافي هوتي *

پہلي اصل کا ثبوت جو دولت کي عام خواهش پر مبني هی

اس بیان سے کہ هر شخص تہوڑي محنت اور تہوڑے مال کے خرچ سے زیادہ دولت چاهتا هی یہہ سمجھنا نچاهیئے کہ مراد اُس سے یہہ هے کہ هر آدمي مال فراوان اور دولت بے پایان چاهتا هی اور یہہ بهي نہ سمجھنا چاهیئے کہ دولت انسان کي مقدم خواهش هی یا مقدم مقصود هونا چاهیئے بلکہ مراد اتني هی کہ هر شخص اپني حاجتوں کو پورا سرانجام کیا گیا نہیں سمجھتا اور بعض بعض ایسي خواهشیں رکھتا هی کہ ابتک وہ پوري نہیں هوئیں مگر وہ یقین کرتا هی کہ دولت کي ترقي سے پوري هوجاوینگي اور لوگوں کي حاجتیں انهوکي انهوکي هوتي هیں جیسے کہ مزاج اُنکے مختلف هوتے هیں چنانچہ بعضے لوگ اختیار و حکومت چاهتے هیں اور بعضے امتیاز و شہرت پر مرتے هیں اور بعضے فرصت کو دوست رکھتے هیں اور بعضے شغل جسماني پر جاں دیتے هیں اور بعضے شغل روحاني عزیز سمجھتے هیں اور بعضے ایسے سخي داتا هیں کہ نفع رساني کي فکر میں رهتے هیں اور ایسے لوگ بہت کم هیں جو حتی‌الامکان اپني دوستوں کو فائدہ نہ پہونچاویں باقي روپیہ وہ چیز هی کہ سب لوگ اُسکے مرید هیں اور سارا باعث یہہ هی کہ وہ دولت کا خلاصہ هی جسکے پاس وہ هوتا هی وہ اپنے جي کو خوش کرسکتا هی لوگوں کے کام آسکتا هی اور خاص خاص لوگونکو خاص خاص فائدے پہنچاسکتا هی اور لذات نفساني کي تحصیل کے ذریعوں اور تکالیف جسماني کے رفع کے وسیلوں کو ترقي روز افزوں دے سکتا هی اور عقلي شغلوں کو جنمیں زیادہ خرچ هو بڑها سکتا هی (غرضکہ روپیہ کي بڑي بات هی باقي سب خرافات هی) کسي شاعر نے خوب کہا هی * اے زر تو خدا نئي ولیکن بخدا * * ستار عیوب و قاضي‌الحاجات توئي * اور منجملہ ان سب شوقوں کے هرشوق بہت سي دولت کو کہو سکتا هے جو کسي آدمي کے قبض و تصرف

میں ہووے اور جو کہ تمام آدمي ایک نہ ایک شوق ان شوقوں میں سے اختیار کرتے ہیں اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ وہ تمام شوقوں کو اُٹھاتے ہیں تو یہہ لازم آتا ہے کہ دولت کي خواهش سیر ہونے کے قابل نہیں ہرچند کہ زیادہ دولت کي خواهش میں تمام لوگ شریک ہیں مگر جن طریقوں سے کہ وہ دولت کو صرف کرتے ہیں وہ بیحد و غایت ہیں *

جسقدر کہ تحصیل دولت میں مال اور محنت کے خرچ ایک آدمي یا چند آدمي کرتے ہیں تو وہ خرچ بھي بجاے خود مختلف ہوتے ہیں اور ایک ہي قسم کا خرچ محنت و مال کا ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے بہت زیادہ ہي نہیں کرتا جیسے کہ علم کي دولت کي تحصیل کرنے میں کم محنتي سے بعضے لوگ آرام اور فرصت کو اور بعضے لوگ ہوا کھانے اور میدان میں رہنے کو اور بعضے لوگ مشغلوں اور یاروں کي صحبتوں کو هاتھہ سے نہیں دیتے بلکہ اصل یہہ ہے کہ بعضے لوگ دولت کي حرص و طمع اور اُسکي تحصیل میں دقتوں اور محنتوں کے اُٹھانے کو بعضوں کي نسبت زیادہ گوارا کرتے ہیں اور اسي تفاوت سے خاص خاص شخصوں کي عادت اور قوموں کي خصلت کا امتیاز ہوتا ہے مگر تجربہ کي روسے دریافت ہوتا ہے بلکہ بلا تجربہ ہي معلوم ہوسکتا تھا کہ جن ملکوں میں مال و دولت نہایت محفوظ اور نام آوري اور امتیاز حاصل کرنے کے طریقے بہت وسعت سے ہیں وہاں تحصیل دولت کے لیئے بڑے بڑے خرچ مال و محنت کے ہوتے ہیں اور مدتوں تک جاري رہتے ہیں جیسیکہ هالنڈ اور گریٹ برٹن اور اُن ملکوں کے باشندے جنکي حکومت کے قاعدے گریٹ برٹن کے قاعدوں سے ماخوذ ہیں اور یہہ ایسے لوگ ہیں کہ مال و محنت کے بڑے بڑے خرچوں کے مزے اُٹھاتے ہیں اور آج تک تحصیل دولت میں نہایت گرم جوش اور کامیاب رہي ہیں اور مکسیکو کے باشندے بھي جو ایسي مفلسي میں بسر کرتے ہیں جسکو انگریز اپنا وبال جان سمجھتے ہیں اگر بلا تکلیف و محنت کے دولت حاصل ہوسکتي تو بڑي خوشي سے دولتمند ہوجاتے *

همنے جس غرض سے ایسے امر بدیهي پر اسقدر گفتگو کي جو اظهر من الشمس ہی اُسکا یہاں بیان کرنا ضرور ہی چنانچہ پہلي وجہہ یہہ ہی کہ اگرچہ ہم یہہ بات نہیں جانتے کہ کسي کے نزدیک اس اصل کا بیان

حسن و تکلف کے ساتھہ ضروري چاهیئے مگر اس علم شریف کي تقریر میں
اسي اصل سے کام لیا جاتا هے اور اِسیلیئے تشویح اسکي مناسب سمجھي غرضکہ
یہي اصل اجرتوں اور منفعتوں کے مسئلہ یعني معاوضہ کے مسئلہ کي بنیاد
هے اور اس علم میں ایسي هي جیسیکہ علم طبعي میں میلان و کشش کا
قاعدہ هي اور یہہ اصل بجاے خود ایسي هي کہ اُس سے آگے عقل کي
رسائي نہیں اور باقي اصلیں غالباً اُسکا ثبوت هیں اور جس تحقیق کامل
پر یہہ علم مبني هي اسکے بیان میں یہہ شایان نہیں کہ بنیاد اُسکي
چھوڑ دي جاوے اگرچہ اسکے پڑھنے والے کا وقت ایک ایسي بدیہي امر
کے پڑھنے میں صرف هوگا جس میں شک و شبہہ نہیں *

دوسري وجہہ یہہ هي کہ اگرچہ یہہ اصل ظاهر و باهر هي مگر بعض
بعض لوگوں نے اُسپر کنایتہ شبہہ کیا هي اور یہہ اصل ایک مسئلہ سے
مخالف هي جو نہایت مشہور و معروف هي اور بڑے بڑے لوگ اُسکی
طرف دار هیں اور وہ مسئلہ کسي شی کا حاجت سے زیادہ پیدا کرنا هي*
واضح هو کہ زائد از حاجت پیدا کرنے سے یہہ مراد هي کہ کسي چیز
کو بہت افراط سے پیدا کریں خواہ تو وہ خریداروں کي خواهش سے زیادہ
هووے خواہ اُس مقدار سے زائد هووے جسکے بدلے لوگ ایسي سادي
چیزیں دے سکتے هیں اور اُنکے دینے پر جي جان سے راضي برضا هیں جو
اُسکے پیدا کرنے والے کے حق میں اجواے کاروبار کي ترغیب کے لیئے کافي
سمجھي جاویں مثلاً کتابیں ایسي جنس هیں کہ وہ اکثر حاجت سے زائد
طیار هوتي هیں اور جسقدر نسخوں کي تعداد گھٹائي جاتي هي اُسیقدر
چھپنے اور مشہور کرنیکے خرچ بڑہ جاتے هیں اور اهل تصنیف اپني
محنتوں کي مانگ کا اندازہ اتني رعایت سے کرتے هیں کہ کوئي نسخہ
دو سو پچاس نسخوں سے کم نہیں چھپتا اور بہت کم کتابیں هیں کہ
نسخے اُنکے پانسو سے کم چھپتے هیں لیکن حساب کي رو سے دریافت هوا
کہ دو سو مختلف کتابوں میں سے ایک کتاب کے تمام نسخے بہزار دقت
و دشواري بھي اُس قیمت پر فروخت نہیں هوتي جس قیمت پر شروع
میں وہ کتاب مشتہر هوئي تھي چنانچہ معمولي حالت میں پہلے سال
میں کل کتابیں پچاس سے لیکر سو تک فروخت هوتے هیں اور دوسرے
برس کل تیس چالیس بکتي هیں یہاں تک کہ بعد اُسکے وہ کتاب نسبتاً

منسیاً هو جاتي هی اور باقي نسخےگاه بے گاه کتب فروشوں میں نیلام هوتے هیں اور اُنکے حق میں یهي بهلا هوتا هی که وه نیلاموں کے ذریعه سے بک جاویں تاکه لوگوں میں پهر مشتهر هوویں مگر بعد اُسکے دریافت هوتا هی که اکثر کتابیں کتابوں کے طور و طریقے پر خریدي نگئیں بلکه ردي سمجهه کر خریدي گئیں *

واضح هو که زائد از حاجت کي تمثیل کے لیئے کتابوں کو اس لیئے منتخب کیا که اُنکے حال و حقیقت کے ملاحظه سے ایسي زائد از حاجت پیدا کرنے کي مثال واضح هو جاویگي جو لوگوں کي خریداري کے قابل هونے کے خیال سے نهیں بلکه اُنکي خواهش کي غلط گماني سے ظهور میں آتي هی اور جهاں کهیں که نئي تجارت جاري هوتي هی تو عموماً ان دونوں غلط فهمیوں سے تمام جنسیں اس کثرت سے اکهٹي کي جاتي هیں که وه حاجت سے زائد سے زائد هوتي هیں چنانچه هر کسیکو یهه بات یاد هوگي که جب انگریزوں کي امریکا کے اُس حصه تک جسمیں بریزیل اور اسپین والوں کي عملداري هی رسائي هوئي یعني انگریزوں کي تجارت وهاں تک پهونچي تو بڑي بڑي انگیٹهیاں اور برف پر چلنے کي جوتیاں اور پاني گرم کرنیکی باسن کسقدر وهاں بهیجے گئے تهے اور جب تک که اُن لوگوں کي اصل مفلسي دریافت هوئي تب تک اُنکے ذخیرے خانوں کو اشیاء مذکوره بالا سے روز روز بهرتي رهے اگرچه یهه چیزیں اُنکي حاجتوں کے مناسب تهیں مگر اُنکے مقدور سے خارج تهیں غرض که ایسي ایسي غلط فهمیاں اکثر واقع هوتي هیں اور کثرت وقوع انکا تعجب کے قابل نهیں تعجب یهه هی که بهت کم آدمي اُنسے بچتے هیں مگر یهه بات ظاهر هے که ان دو سببوں میں سے ایک نه ایک سبب زائد از حاجت پیدا کرنے کا باعث هوتا هے ایک یهه که دولت کي وه چیزیں جو حاجت سے زیاده هوتي هیں ایسے لوگوں کے لیئے پیدا کي جاتي هیں که وه محتاج اُنکے نهیں هوتے اور دوسرے یهه که اُن لوگوں کے پاس ایسي چیزیں موجود نهیں هوتیں که وه اشیاء مذکوره کے پیدا کرنے والوں کي خواهشوں کے مناسب و شایاں هوویں تاکه وه اُنکو اُنکے معاوضه میں دے سکیں اور اصل یهه هی که ایسا جزوي زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا جو ان سببوں میں سے کسي سبب کے ذریعه سے واقع هووے تجارت کي معمولي واردات

گنا جاتا هی مگر یهه پهلي اصل اُس راے کے خلاف هے جسکي رو سے جزوي
زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا اور بالکل زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں
کا دونو ممکن هیں اور اُسکي روسے یهه بات ممکن سمجهي جاتي هی که
ایک هي وقت میں جنسیں اور اُنکا کارامدنیي هونا دونو زاید از حاجت
هوسکتی هیں یعني سب لوگ هر چیز کا بهت سا ذخیره رکهه سکتے هیں
اور یهه ایک ایسي بات هی که جو بحثیں سوداگري معاملوں پر زباني
هوتي هیں اُنمیں اکثر واقع نهیں هوتي بلکه اچهے اچهے اهل تصنیف
اسبات کو درج کتاب کرتے هیں اب اُس رائی کي روسے دولت کي تمام
چیزیں صرف زیاده هي نهیں بلکه بهت افراط سے زیاده هوسکتي
هیں تو مساوي معاوضوں کي قلت زاید از حاجت هونے کا سبب نهیں
هوسکتي هی اور یهه بهي خیال‌میں نهیں آسکتا که تجارت کے معامله تمام
ایسے بیٹهنگے هوجاویں که بایع و مشتري اُنکے سبب سے بطرز معقول
خرید فروخت اور لین دین کرنے سے باز رهیں فرض کرو که زید کي مطلوب
شے بکر کے پاس اور بکر کي مطلوب شے زید کے پاس موجود هی تو یهه ممکن
نهیں که وه دونو بجاے اسبات کے که باهم معاوضه کریں اپني اپني جنسوں
کو خالد و لید کو دیں جنکے پاس اپني اپني حاجتوں کي چیزیں موجود
هیں اور زید و بکر سے خریدنا نهیں چاهتے اور اُنکے پاس معاوضه کرنیکے
وسیلے موجود نهیں پس اب اگر یهه خیال کرنا بیهوده هی که ایسي عام
غلطي کے باعث سے بالکل زاید از حاجب پیدا هونا چیزونکا هوسکتا هی
تو صرف یهه خیال باقي رها که بالکل زاید از حاجت پیدا هونا چیزوں
کا اس سبب سے هوسکتا هی که کسیکو کسي شے کي حاجت نرهی یعنے
تمام لوگوں کے پاس اُنکي ضروري چیزیں اسقدر موجود هوں جسکے
باعث سے ایک دوسرے کي فضول حاجتوں کے واسطے بازار میں فروخت
هونا اُنکا ضروري نهیں اور واضح هو که یهه بات اُس اصل کے خلاف
هی جسکا هم بیان کرتے هیں یعني هر بشر زیادتي دولت کا خواستگار
هی *

دوسري اصل کا ثبوت جو آبادي کے محدود ہونے کے اسباب پر مبني ھے

بعد بیاں اُن معنوں کے کہ لفظ دولت کا استعمال اُنمیں کیا گیا اور نیز بعد اسکے کہ آدمي تہوڑي محنت اور مال کے خرچ سے بہت سي دولت کا خواھاں ھی ھمکو لازم ھوا کہ منجملہ اُن چار اصلوں کے جو اصل و اساس اس علم کي ھیں دوسري اصل کو یعني اسبات کو بیان کریں کہ دنیا کي آبادي یعني تعداد اُن لوگوں کي جو دنیا میں بستے ھیں اخلاقي یا جسماني خرابي کے باعث یا دولت کي اُن چیزوں کي قلت کے اندیشہ سے جو ھر فرقہ کي خاص عادتوں سے متعلق ھیں محدود و محصور ھی *

اب یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي ھی اور ایسي واضح ھے کہ کبھي اُسکي توضیح کي ضرورت پیش آنا تعجب سے خالي نہیں کہ ھر قسم کا درخت اور ھر نوع کا جاندار جو تخم و نسل کے ذریعہ سے بڑھنے کے قابل ھی ھمیشہ بڑھا کرے اور جو زیادتي کہ اُسکي تعداد میں ھووے وہ آیندہ زیادتیوں کي مخرج ھی یعني جس میں بڑھنے کي صلاحیت ھوتي ھی اُسکي ترقي میں صرف جمع کا قاعدہ برتا نہیں جاتا بلکہ ضرب کے قاعدہ سے ترقي ظہور میں آتي ھی غرضکہ بہت سي ترقي ھوتي ھی جس حساب سے کہ کسي قسم کا درخت یا کسي نوع کا جاندار بڑھنے کي قابلیت رکھتا ھی تو اُس طریقہ کا حصر اُسکي اوسط قوت تولید پر اور اُسکے اوسط عہد حیات پر ھوتا ھی چنانچہ ھم جانتے ھیں کہ گیہوں سالانہ درخت ھی یعني ایک سال میں آغاز و انجام اُسکا پورا ھو جاتا ھی اور اوسط قوت تولید اُسکي اِسقدر ھے کہ ایک درخت سے چھہ درخت پیدا ھو جاتے ھیں اور اسي قیاس سے ایک ایکڑ کي پیداوار چودہ برس کي مدت میں تمام روی زمین کو چھا سکتي ھی اور جس حساب سے نسل آدمي کے بڑھنے کي قابلیت رکھتي ھی تحقیق ھوا کہ بہت سے زمانوں تک معتدل ملکوں کے وسیع وسیع ضلعوں میں نسل انسان کي ھر پچیسویں برس دوگني ھوجاتي ھی *

ایک سي آب و هوا والے ملکوں میں قوت تولید اِنسان کي نسل کي یکسان هوتي هی اور یہہ اِسلیئے کہتے هیں کہ تولید کي کثرت سے جو بعض اوقات گرم ولایتوں میں پیش آتي هی اگر قوت تولید جلد بند نہو تو بچوں کي ریل پیل هو جاتي هی امریکا کے اضلاع متفقہ میں جو ایسے اضلاع هیں کہ اُنهیں میں اِنسان کي نسل بڑهنے کا وہ حساب جو همنے بیان کیا بہت صاف متحقق هوا هی باشندوں کا یہہ حال هی کہ وہ تهوڑے دنوں جیتے هیں عمریں اُنکي بڑي بڑي نهیں هوتیں اور اسي سے یہہ نتیجہ نکال سکتے هیں کہ اِنسانوں کي اوسط قوت تولید اور اُنکا اوسط عرصہ حیات ایسا هی کہ تعداد اُنکي هر پچیسویں برس میں دوگني هو جاتي هی اور اسي حساب سے هر ملک کے باشندے هر پانسو برس کے عرصہ میں تعداد سابق سے دس لاکهہ مرتبہ زیادہ بڑہ جاتے هیں اور اسي قاعدہ سے انگلستان کي ابادي پانچ سو برس کے عرصہ میں پچاس کهرب اور ایک نیل هو جاویگي وہ ایسي گهني آبادي هوگي کہ پانوں رکهنے کو جگہہ نہ ملیگي جب کہ انسان میں بڑهنے کي قوتیں ایسي ایسي هیں پهر اب یہہ سوال وارد هوتا هی کہ اُن ترقیوںکے موانع کیا هیں اور کیا باعث هی کہ دنیا کي آبادي جیسے کہ پانسو برس پہلے تهي اُس سے دس لاکهہ مرتبہ بڑهنے کي جگہہ بظاهر اب دوگني معلوم نہیں هوتي اور حقیقت میں چوگني نہیں هوئي هی *

مالتهس صاحب نے موانع آبادي کو دو قسموں پر منقسم کیا ایک ممکن‌الزوال اور یہہ وہ مانع هی جو بارآوري کو محدود کرے اور دوسرے ممتنع‌الزوال اور یہہ وہ مانع هی جو درازي عمر کو کوتاہ کرے قسم اول سے پیدایشوں میں کمي آتي هی اور قسم ثاني سے موتوں کي زیادتي هوتي هی جو کہ آبادي کے محدود هونے کے لیئے صرف باراوري کي کمي اور درازي عمر کي کوتاهي پر هی یہہ حساب قایم هی اسلیئے مالتهس صاحب کے تقسیم کامل هی مانع ممتنع‌الزوال جسماني خرابي هی اور بدکاري اور نفرت شادي سے مانع ممکن‌الزوال هی اور یہہ بدکاري اخلاق کي برائي هی اور شادي سے پرهیز کرنے کي وجہہ معقول باستثناء ایسي دو چار باتوںکے جو اسقدر تهوڑي هیں کہ اُنکے هونے سے نتیجے میں فرق نہیں آتا بعض ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشہ هی کہ وہ دولت کي چیزوں میں

داخل ہیں اور اسي لیئے مانع ممکن‌الزوال اور ممتنع‌الزوال کي تقسیم ہوز اندیشي اور اخلاق کي خرابي اور جسماني خرابي پر ہوسکتي ھی *

مانع ممتنع‌الزوال

یہہ ھمنے مشاھدہ کیا کہ اس مانع میں وہ سارے سبب داخل ہیں جو انسان کے عرصہ حیات کو ھمیشہ کم کرتے ہیں اور عمر طبعي تک نہیں پہونچنے دیتے مثلاً ایسے ایسے کام اور پیشي جو تندرستي کو مضر ہیں اور کڑي کڑي محنتیں اور گرمي سردي کھانا اور خراب غذا اور غذا بقدر ضرورت ھاتھہ نہ انا اور میلي کچیلي پوشش اور پوشش کا بقدر حاجت بہم نہ پہنچنا اور بچوں کي بري پرورش اور ھر قسم کي زیادتي اور اسباب قدرتي اور شہروں کي آبادي سے ھوا کا خراب ھو جانا اور لڑائیوں کا ھونا اور بچونکا قتل اور قحط سالي اور وباے عام کا ظہور غرضکہ ایسے ایسے سبب مانع ممتنع‌الزوال میں داخل ہیں اور منجملہ ان سببوں کے بعض ایسے ہیں کہ بمقتضاے قاعدہ قدرت پیدا ھوتے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ لوگوں کي جہل و حماقت سے ظہور میں اتے ہیں اور یہہ سب بلاواسطہ جسماني خرابیاں ہیں اگرچہ منجملہ اُنکے بہت سے اخلاق کي خرابیوں کے نتیجے ھوتے ہیں *

اور وہ جسماني خرابي جسکا علاج نہیں ھوسکتا اور تدبیر اُسکي بن نہیں پڑتي ضروریات زندگي کي حاجت ھی یعني بھوکوں مرجانا اور یہہ مانع جانوروں کے بڑھنے سے علاقہ رکھتا ھی اور آدمي جسقدر جانوروں کي خو بو پکڑتا جاتا ھی اُسیقدر وہ مانع اسپر غالب ھوتا جاتا ھے چنانچہ نہایت پورے وحشیوں میں وہ مقدم اور علانیہ ھوتا ھی اور بہت تربیت یافتہ لوگوں میں نا معلوم ھونیکے قریب قریب ھوتا ھی مگر نامعلوم ھونے کا باعث یہہ ھی کہ بجاے اُسکے اور موانع کثرت سے ھوتے ہیں *

ھم ابھي بیان کرچکے کہ یہہ عام قاعدہ ھے کہ زمین کا محاصل زیادہ محنت کي نسبت سے زیادہ پیدا نہیں ھوتا اور نیز یہہ بات بھي بیان کي گئي کہ انسان کي قوت تولید اور حیات کا عرصہ اتنا ھی کہ ایک ضلع معین میں ھر پچیس برس بعد آبادي دوچند ھوسکتي ھی تو بنظر مقدمات مذکورہ بالا یہہ واضح ھوا کہ ترقي پیداوار کا حساب اور کثرت

آبادي کا حساب دونو مختلف هیں جو زیادتي که اناج کي اُس مقدار میں کیجاتي هی جو کسي وقت میں پیدا هوئي تو وه ایسي زیادتي هی که اُسکي بدولت آینده کو زیادتي بهت دشوار هوجاتي هی اور جو زیادتي که سردست آبادي حال میں واقع هوتي هے تو اُسکے ذریعه سے آینده ترقي کے وسیله وسیع و وافر هوجاتے هیں اگر حوایج ضروري کي خرابي یا خرابي کا خوف انگلستان کي آبادي کا مانع و مزاحم نهو توسو برس کے عرصه میں نوبت اُسکي بیس کرور تک پهونچی اور جب که یهه بات تسلیم کیجاوے که بیس کرور آدمیونکي خوراک اب انگریز پیدا کرسکیں یا کسي اور جگهه سے لاسکیں تو کیا یهه امر ممکن هے که ایکسو پچیس برس بعد چالیس کرور آدمیوں کي پرورش اور اڑهائي سو برس بعد آسي کرور انسانوں کي خبر گیري کرسکینگے مگر باوصف اسکے یهه بات صاف ظاهر هے که پهلي هي صدي کے گذرنے سے ایک مدت پهلے اور نیز اُس زمانه سے ایک مدت پیشتر جب که بشرط عدم موانع کے انگریز بیس لاکهه تک پهنچیں تو اُنکے قوانین و قواعد کي کوئي عمدگي یا آب وهوا کي خوبي یا نهایت محنت کي سختي اُن لوگونکو کهانے پینے کي ایسي قوي احتیاج سے بچانسکیگے جسکي ترقي اُنکي ترقي کے ساتهه لازم و واجب هے اب اگرچه بالفرض والتقدیر تمام اور اخلاقي خرابیوں اور سارے جسماني موانعوں سے نجات حاصل هو اور کسي لڑائي کے قصے قضاے بهي پیش نهوں اور کسي طرح کي عیاشي بهي ظهور میں نه آوے اور کام و پیشه ٹهیک ٹهاک اور مسکن اور عادتیں اچهي درست هوں اور اندیشه افلاس و عدم ملازمت بهي شادیوں کا مانع و مزاحم نهو تو صرف قحط هي ایسي بڑي بلا هے که وه همارا پیچها نچهوڑیگا اور آبادي کي مزاحمت کرے گا *

اگرچه یهه بات مسلم ٹهري که اور سب موانع نهیں هوں گے تو قحط هوگا جو کسي طرح ٹل نهیں سکتا مگر حقیقت یهه هی که ایسا کبهي نهیں هوا اور نه آینده کو هوگا چنانچه وجوهات اُسکي گذارش کیجاتي هیں *

پهلے یهه که تمام اخلاقي اور جسماني خرابیوں کا نهونا جو موانع آبادي هیں ایک ایسي بڑي عمده تربیت پر دلالت کرتا هے جو انسانوں

کی آجتک حاصل کی ہوئی تربیت سے بدرجہا اعلی ہے یہہ بات ایسی تعلیم یافتہ خلایق کی نسبت خیال میں نہیں آتی کہ وہ ایسی دانائی کی محتاج ہووے جس سے بہت جلد جلد بڑھنے والی آبادی کی خرابیوں کے لیئے پیش بینی کرے اور ایسی دوراندیشی کی محتاج ہو کہ وہ اُن برائیوں کی روک تھام کو کافی وافی ہووے اس صورت میں ممکن ہے کہ مانع ممکن الزوال خوب تاثیر اپنی دکھاوے اور مانع ممتنع الزوال کو معطل کرے اور خود ہی کافی وافی ہووے *

دوسرے یہہ کہ یہہ امر ممکن نہیں کہ جب قحط مانع ممتنع الزوال دھوم دھام اپنی دکھاوے تو باقی موانع ممتنع الزوال اپنے ساتھہ نہ لاوے بلکہ ایکدو ساتھہ اُسکے لگے آوینگے چنانچہ وباء عام اُس سے منفک نہیں ہوتی اور قتل و قتال اُسکے تابع ہوتے ہیں اور وجہہ اُسکی یہہ ہی کہ تمام لوگ افلاس وفاقہ سے مرنا قبول نکرینگے اور اسیطرح جورو بچوں اور ماں باپونکا مرنا بھی اُنکو گوارا نہوگا جہاں کہیں کہ لوگوں میں مال و دولت کا تفاوت ہوتا ہی یعنی بعضے کوڑیالے اور بعضے کوڑیوں تک محتاج ہوتے ہیں تو وہاں قحط کے طفیل ایسی بڑی ملکی لڑائی اور خون خرابہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہی کہ اُسکا غربا کی بغاوت نام رکھتے ہیں نا تربیت یافتہ قوموںمیں قحط ایسی صورت پیدا کرتا ہی کہ وہ لوگ اپنے مکانوں کو چھوڑ چھاڑ کر پاس پروس کی سرحدوں میں چلے جاتے ہیں اور بڑے بڑے ملکوں پر قبضہ کرتے ہیں چنانچہ آپ مرتے ہیں یا پہلے قابضوں کو خاک سیاہ کرتے ہیں اور اُنکو ملک و باغ سے خارج کرکے آوارہ دشت غربت کر دیتے ہیں بعد اُسکے جب وہ لوگ اُنپر حملہ کرتے ہیں تو ہزاروں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں *

اصل حقیقت یہہ ہی کہ تمام موانع ممتنع الزوال آپسمیں ایک دوسرے سے علاقہ رکھتے ہیں چنانچہ آپسکی حرکات وافعال سے ایک دوسرے کے وجود اور نشو و نما کے باعث ہوتے ہیں جو لوگ کسی ایک مانع ممتنع الزوال سے ظاہرا برباد ہوتے ہیں حقیقت میں اُنکی بربادی کا باعث وہ ایک ہی مانع نہیں ہوتا بلکہ چند اور مانع اُسکے پوشیدہ معاون ہوتے ہیں جن لوگوں کی تعلیم ناقص ہوتی ہی اُنمیں بڑا قوی اور برباد کرنیوالا

مانع ممتنع الزوال لڑائیاں ہیں جو لوٹ † کھسوٹ کے واسطے واقع ہوتي ہیں
اور یہہ مانع کمال کثرت سے پیدا اور بڑي خرابیوں کا باعث ہوتا ہی
یہاں تک کہ جس ضلع میں اِس مانع عظیم کا صدمہ اُٹھایا جاتا ہی
وہاں اور مانع بھي ظہور کرتے ہیں چنانچہ حملوں کے خوف سے تمام
باشندے ایک جگہہ بسنا قبول کرینگے اور کثرت ہجوم سے شہروں کي
ہوا خراب ہوگي اور کاشت اُن لوگوں کي ایسے کھیتوں میں محصور
رہیگي جو شہروں کے آس پاس ہونگے اور حملوں کے خوف سے اگر
تجارت اُنکي ایک لخت تباہ نہوگي تو اتنا خلل ضرور ہوگا کہ وہ
تجارت پرورش کا مخرج نہ رہیگي اور یہہ قاعدہ ہی کہ جب دھاوا ہوتا
ہی تو اکثر وہ لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں جن پر دھاوا پڑتا ہی چنانچہ
اسي مانع کي بدولت افریقہ اور ایشیا کے بیچ کے حصے اب تک
برباد ہیں *

اور جب کہ بروس صاحب نے ایبس سنیاسے سنار تک سفر کیا تو اُنھوں
نے اتھارہ ضلع کو مشاہدہ کیا جسپر عرب دیرینا دھاوے کیا کرتے ہیں کہ
وہ بالکل ویران پڑا ہی اور مکان اُسکے کھنڈر ہو گئے ان صاحب نے موضع
گریگر میں ایک رات اِتفاق سے بسر کي کہ اُسکي فصلوں کو ایک برس
پہلے اس سفر سے عربوں نے تاخت و تاراج کیا تھا اور حال اُسکا یہہ ہوا
تھا کہ تمام باشندے بھوک کے مارے مرگئے تھے اور اُنکي ہڈیاں جابجا پھیلي
پڑي تھیں اور کسي نے اُنکو دفن نکیا تھا سیاحوں یعني بروس صاحب کے
ہمراہیوں نے کوئي جگہہ ہڈیوں سے پاک صاف نپائي مجبور اُن ہڈیوں
ہي پر خیمہ ایستادہ کیا بعد اُسکے دوسري منزل مقام تیوا میں ہوئي
چنانچہ وہ صاحب اِس مقام کي نسبت یہہ فرماتے ہیں کہ یہہ مقام

---

† نہایت افسوس سے اِسبات کے یاد دلانیکا موقع ہی کہ اس رسالہ کے مولف
نے نا تربیت یافتہ قوم کا جو حال لکھا ہی خود اہل ہند نے کمبخت سنہ ۱۸۵۷ع
میں اپني آنکھہ سے دیکھہ لیا کہ قطع نظر دیگر صدمات کے جو اُنکے اعمال کي سزا تھے
آپسکي لڑائي اور آپسکي لوٹ کھسوٹ سے کیسے کیسے لوگ اور کیسے کیسے گھرانے تباہ و
برباد ہوگئے نا تربیت یافتہ ہونا دوسرونکو نہیں بلکہ خود اپنے آپ کو تباہ و برباد
کرتا ہی دیکھئے کہ اہل ہند کب جاگتے ہیں اور کب اپنے منہہ پر سے ناتربیت یافتہ
ہونیکا دھبہ چھڑاتے ہیں

بھي اُسوقت تک صحيح و سلامت رهيگا جب تک که عرب اُسکا قصد نهيں کرينگے اور جسدن که رات کے وقت اُنکے سوار اُسکے کهيتوں کو جلا پهونک کر خاک سيا کرينگے تو اُسکے باشندوں کي هڈّياں بهي ايسے هي زمين پر پڑي رہ جاوينگي جيسيکه گريگرا کے باشندونکي تتر بتر پڑي تهيں *

جو قوميں تربيت يافته نهيں هوتيں يا کم تربيت يافته هوتي هيں اُن ميں موانع ممتنع الزوال ميں سے لڑائي سے دوسرے درجه کا مانع قحط عام هی چنانچه جب کوئي قوم ايسي معاش پر منحصور هوتي هی جو کمال آساني سے حاصل هووے اور يهه قوميں ايسي هي هوتي هيں تو صرف موسموں کے اُولٹ پهير سے اکثر قحط نازل هوتا هی اور جهاں کهيں لوگوں کے رنگ ڈهنگ اچهے هيں اور حکم و اِنتظام اُنکا نهايت ٹهيک ٹهاک هی يعنے وہ اچهي تربيت يافته هيں تو موسموں کے فساد دولتمندونکي خير و خيرات اور ملکوں کے مدد رساني اور خصوص دال دليه پر گذر کرنے سے اصلاح پا جاتے هيں مگر کچهه تهوڑي تربيت يافته وحشي قوميں جو محتاج و غريب هوتي هيں اور غير ملکوں سے تجارت نهيں کرتي هيں تو موسموں کے اولٹ پهير سے نهايت سهمناک قومي بد بختي يعنے قحط کي کڑکڑي مصيبتيں اُتهاتے هيں چنانچه ايسے لوگونکي جسقدر تاريخيں همارے پاس موجود هيں اُنميں قحط کے حالات نهايت مشهور اور يادگار و قايع کے طرح مندرج هيں اور واضح هو که يهه موسموں کي اولٹ پهير کے فساد ايسي حاجات اور مصائب کے درمياں جنکو ايسے لوگ اُٹهاتے هيں جنکي تعداد اسقدر بڑہ جاتي هی که اُنميں غذا کي پيداوار سب خرچ هوجايا کرے اور ايسی افراط غله کے درمياں جو لڑائي اور وباے عام اور قحط تمام کے پيچهے رهے سهے لوگوں کو نصيب هوتي هی داير و ساير رهتے هيں باقي موانع ممتنع الزوال مثل فساد آب و هوا اور خرابي عادات اور مضرت مکانات اور بچوں کے قتل آبادي کي اصل کمي يا اصل ترقي کي مزاحمت کي نسبت ظاهرا سبات پر زيادہ باعث معلوم هوتي هيں که لوگوں کي شادياں اوائل عمر ميں بهت آساني سے هوا کريں چنانچه بچوں کا قتل آبادي کے حق ميں زيادہ مفيد اسليئے سمجها گيا که دور انديشي جو شادي کي ايک مانع هی اُسکے برخلاف ايسي بات بتاتا هی که اُسکے برتاؤ سے اولاد کي فکر سے صاف نجات حاصل هوتي هی اگرچه

یہہ بات سوچ لینی آسان ہی مگر اسکا عمل درامد مشکل ہی کیونکہ ماں باپ کے جی بہر جاتے ہیں یہانتک کہ بچوں کے قتل سے باز رہتے ہیں اور اسمیں کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ بعض اضلاع کی آب و ہوا ایسے خراب ہوتی ہی کہ وہ ضلعے آباد نہیں ہوتے اور اگر آباد بہی ہوتے ہیں تو ایسے بیگانہ لوگ اُنمیں آکر بستے ہیں جنکی تعداد نئے لوگوں کے آنے جانے سے قایم رہتی ہی چنانچہ اٹلی کے نہایت بڑے حصوں کا حال ایسا ہی دریافت ہوا اور باوصف خوبی آبو ہوا کے بڑے بڑے کارخانہ والے شہروں کے رنگ ڈھنگ بہی ایسے ہی برے نظر آتے ہیں اگر عمدہ عمدہ فنون اور کمال احتیاطوں سے اُن شہروں کی صفائی اور اُنکے اطراف و جوانب کی اصلاح عمل میں نہ آوے ایک نو آباد ملک میں جیسے کہ امریکہ کی پچھلی آبادیوں میں جہاں زمین کی افراط اور وسایل معیشت کی کثرت سے کوئی مانع ممکن‌الزوال تاثیر اپنی نہیں کرسکتا کوئی ایسا سبب جو طول عمر کا قاطع ہووے ترقی آبادی کا مانع و مزاحم ہوتا ہی مگر باستثناء امور مذکورہ بالا کے آب و ہوا کی خرابی کا زور شور اسباب کی نسبت کہ وہ باشندوں کی تعداد اصلی تہوڑی تہوڑی کم کرے اسباب پر زیادہ باعث ہی کہ مسلسل نسلوں کو جلد جلد پورا کرے یعنی ایک نسل دوسری کے بعد پیدا ہووے چنانچہ سوئیٹزرلینڈ کے بعض بعض اچھے ضلعوں میں جہاں کی آب و ہوا بہت عمدہ ہی ایک برس کی اوسط موتیں اڑتالیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ نہیں ہوتی ہیں اور بلاد ہالنڈ کے بہت سے کہادر کے گانومیں تیئیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ زیادہ ہوتی ہیں مگر یہہ بات سمجھنا کہ پہلے ملک کی آبادی دوسرے ملک کے نسبت بہت گھنی اور بڑی ترقی پر ہوگی کمال غلط فہمی ہے بلکہ حال اُسکا برعکس ہے اسلیئے کہ پہلے ملک کے دیہات میں جیسی موتیں کم ہوتی ہیں ویسے ہی پیدایش بہی کم ہوتی ہے اور اسلیئے آبادی چہدری اورمستقل ہی اور ہالنڈ میں موتوں کی بہ نسبت پیدایش کسیقدر زیادہ ہونی ہی اسلیئے اُسکی آبادی گھنی اور فی‌الجملہ ترقی پر ہی پس جبکہ تمام خلقت کی تعداد سے سالانہ پیدایشوں کی نسبت معلوم ہوجاوے تو اندازہ ترقی کا موتوں کی مناسبت پر منحصر ہوتا ہی اور اگر تمام خلقت کی تعداد

سے موتوں کے مناسبت معلوم هوجاوے تو پیدایشوں کي مناسبت پر ترقي کا حساب موقوف هوتا هے یا بعبارت مختصر یوں بیان کیا جاوے که اگر عمر کي تعداد معلوم هوجاوے تو کثرت بار آوري پر ترقي منحصور هوگي اور اگر کثرت بار اوري دریافت هوجاوے تو حصر زیادتي کا درازي عمر پر هوگا اور اگر دونوں باتیں دریافت هوجاویں تو بڑهنے کا اندازه شمار سے کیا جاسکتا هی مگر ایک کے معلوم هوجانے سے نتیجه پورا نهیں هوسکتا اگر سالانه پیدایشوں کو لوگون کي تعداد حال سے بڑي مناسبت حاصل هووے تو وهاں یهه نتیجه نکال سکتے هیں که آبادي جلد جلد بڑهتي هی یا بر عکس اسکے موانع ممتنع‌الزوال اپنے کارو بار میں سرگرم هورهی هیں یعنے لوگ بهت مرتے هیں اور برخلاف اُسکے سالانه موتوں کي قلیل مناسبت سے یهه نتیجه نکل سکتا هی که خلقت کي تعداد جلد جلد بڑهتي هی یا برعکس اسکے موانع ممکن‌الزوال تاثیر اپني دکها رهی هیں یعنے پیدایش بهت کم هوتي هی *

بلاد انگلستان میں اوسط عرصه عمر کا امریکا کے اضلاع والوں کے اوسط عرصه حیات سے زیاده هی مگر موانع ممکن‌الزوال کي دهوم دهام انگلستان میں اس حد و غایت کو هے که اضلاع امریکا میں ترقي کا اندازه اضلاع انگلستان سے قریب دوچندکے هے اور سوئیتزرلینڈ کے اُن حصوں کے لوگوں کا عرصه حیات جنکا ذکر هوچکا انگلستان کے عرصه حیات کے مساوے هی مگر انگلستان کے موانع ممکن‌الزوال اگرچه اضلاع امریکا کي نسبت نهایت قوي و زبردست هیں مگر سوئیٹزرلینڈ کي نسبت نهایت ضعیف و ناتواں اور اتنے خفیف و کمزور هیں که جب دونوں ملکوں میں سالانه موتیں برابر هوتي هیں تو سوئیٹزرلینڈ کي آبادي تو اپني حالت پر رهتي هی اور انگلستان کي آبادي روز روز بڑهتي هی *

اگرچه کسي ملک کے رهنے والوں کا اوسط طول عمر اسبات پر قطعي گواهي نهیں دیتا هی که اُس ملک کے باشندوں کي تعداد بڑهتي جاتي هی یا بجاے خود مستقل هی مگر باوجود اسکے درازي عمر اُن باشندوں کے لیئے کمال صاحب اقبال هونے کي ایسي عمده نشاني هے که اُسمیں غلطي کو بهت کم دخل هی اور پیدایشوں کي تعداد کي نسبت جسکي بنیاد پر پهلے مقنن بهروسا کرتے تهے درازي عمر ایسي پکي بات هی که وه دهوکه

نہیں دیتی غرض که پیدایشوں کي نسبت درازي عمر صاحب اقبال ہونے کي دلیل روشن هی *

واضح هو که کوئي اخلاقي برائي یا جسمي خرابي ایسي نہیں که وہ بلا واسطه یا بواسطه کوتاهي عمر کي خواهاں نہو مگر بہت سي ایسي خرابیاں هیں که وہ ترقي بارآوري پر صاف مایل و متوجه هیں چنانچه گریٹ برٹن کا عرصه حیات اُن اضلاع کے عرصه حیات سے بہت زیادہ هی جو ابادي میں گریٹ برٹن کي برابر هیں اور یہه ازدیاد اسبات کا ثبوت هی که انگلستان کي آب و هوا اور وهاں کے قانون و قاعدے اور مقاموں کي آب و هوا و قانون و اصول سے نہایت عمدہ هیں *

مانع ممکن الزوال

واضح هو که اب هم موانع ممکن الزوال سے بحث کرتے هیں جو محدودیت آبادي کے باعث هوتے هیں یہه بات پہلے معلوم هو چکي که بدکاري کي کثرت اور شادي سے نفرت دونوں مانع ممکن الزوال هیں *

معلوم هوتا هی که بدکاري ایسا بڑا مانع نہیں که جہاں ہیں اُسکي بہت سي کیجاوے هاں یہه بات مشہور هی که بحر جنوبي کے بعض بعض جزیروں میں بدکاري بعضے عالي خاندانوں کي ترقي کي مانع مزاحم هوئے اور معلوم هوتا هی که امریکا کے حبشیوں میں بھي تاثیر اُسنے بہت سي دکھائي مگر جزائر بحر جنوبي کے دولتمند اس بات کے شایاں و سزاوار نہیں که اُنکي علیحدہ گفتگو کي جاوے اور جب که هم اُن سب اخلاقي یا جسمي برائیوں کو جو اُن لوگوں میں پائي جاتي هیں جمع کریں تو غالب یہه هی که ازاله بدکاري سے اُنکي ابادي کي ترقي کو بہت تھوڑي مدد پہونچیگي *

باستثناے ان مثالوں کے ایسي عورتیں بہت کم هیں که بدکاري سے بارآوري اُنکي یکقلم مسدود هوگئي هو یا قدرے قلیل کم هو گئي هو مگر وہ بیسوائیں جو عام پیشه کرتیں هیں اس حکم سے مستثنی هیں اور یہه بیسوائیں ابادي دنیا سے اسقدر کم مناسبت رکھتي هیں که اُنکے بارآور نہونے سے جو امتناع ترقي ظہور میں آویگي وہ التفات وتوجهه کے قابل نہیں *

بدکاري کا حال بیان کرنے کے بعد اب هم نفرت شادي کي بحث کرتے هیں هماري کتاب کے پڑهنے والے بخوبي واقف هونگے که لفظ شادي سے وہ مخصوص یا دایمي تعلق هي مراد نهیں جو عیسائي ملکوں میں شادي کے نام سے خطاب کیا جاتا هی بلکه وہ اقرار مراد هی که کسي مرد و عورت میں هم صحبت هونیکا اقرار ایسي صورتوں میں واقع هووے که وہ صورتیں غالباً تولد اولاد کي باعث پڑتي هیں هم پهلے بیان کرچکے که شادي سے پرهیز کرنیکي وجهه معقول ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشه هوتا هی که وہ دولت کے نام سے پکاري جاتي هیں یا یوں بیان کریں که وجهه اُسکي دور اندیشي هی اور حقیقت یهه هی که بعض بعض معاملے ایسے واقع هو جاتے هیں که بہت سے بهلے آدمي باوجود اسقدر دولتمندي کے که گهر باهر کے خرچ اُنکو معلوم بهي نهیں هوتے کوارے رہ جاتے هیں مگر یهه لوگ اتنے تهوڑے هیں که وہ التفات و توجهه کے قابل نهیں یعني وہ لوگ آبادي کو نقصان فاحش نهیں پهونچا سکتے *

موانع ممکن‌الزوال کي بحث میں اگر دور اندیشي پر حصر کریں اور یهه بات تسلیم کیجاوے که جسمي برائي کے سوا کوئي مانع صاف صاف انسانکي درازي عمر کو نهیں گهٹاتا اسلیئے کوئي چیز اندیشه قلت اشیاء دولت کے سواے بارآوري کو مانع و مزاحم نهیں تو همسے کوئي غلطي مشکل سے هوگي اگرچه بعض اشیاء دولت کي کمي کا اندیشه هي ترقي آبادي کا مانع ممکن‌الزوال هی مگر باوجود اسکے یهه امر بهي اظهر من‌الشمس هی که مختلف چیزونکي حاجت کا اندیشه مختلف مختلف طوروںسے تمام لوگوں کو هوتا هی بلکه ایک هي چیز کي حاجت کا اندیشه مختلف گروهوں کے لوگوں پر انهوکے اثر پیدا کرتا هی چنانچه اناج کي قلت کا اندیشه تمام انگریزوں کي طبیعت پر وہ اثر پیدا کریگا جو ریشم کي کمي کا اندیشه اور کهتکا پیدا نکریگا اور گوشت کي کمي کا اندیشه مختلف گروهوں کے انگریزوں کے مزاجوں پر مختلف اثر ظاهر کریگا غرض که هر چیز کي کمي کا اندیشه نئے نئے اثر پیدا کرتا هی اور اسي لیئے اشیاء دولت کي تقسیم ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان غرضکه تین قسمونپر مناسب سمجهي گئي اور بیان اُن مختلف اثرونکا مناسب متصور هوا جو ان تینوں قسموں کي چیزوں کے اندیشه سے هوتے هیں چنانچه

حتی‌الامکان اب یہہ بیان چاهیئے کہ ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان کي اصطلاحوں سے هماري مراد کیا هی اور یہہ ایسي قدیم اصطلاحیں هیں کہ آغاز علوم اخلاق سے استعمال اُنکا شایع هی مگر باوجود اسکے مناسب اور صحیح استعمال اُنکا نهیں هوا اور التفات اُسپر بہت کم کیا گیا *

پڑهنے والونکو یہہ بات یاد دلانی ضرور نهیں کہ یہہ اصطلاحیں کسي نہ کسي سے تعلق رکهتي هیں اور کوئي شخص ایسا همیشہ خاص هونا چاهیئے کہ کوئي معین جنس یا کام اُسکي نسبت عیاشي هی یا تکلف هی یا ضرورت هی *

واضح هو کہ ضروریات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے حق میں اسقدر صحیح و تندرست رکهنے کے واسطے لابدي هووے کہ وہ شخص اپنے کار و بار معہودہ میں مصروف رهے *

اور تکلفات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے واسطے اسلیئے ضروري سمجها جاوے کہ اُسکي بات اُسکي قدر و منزلت کے موافق بني رهے *

اور عیاشي کے سامان سے یہہ مقصود هی کہ کوئي شخص ایسي شی کا استعمال کرے کہ برتاو اُسکا قیام صحت و طاقت اور بقاے قدر و وقار کے لیئے ضروري نهو *

یہہ بات واضح هی کہ مختلف ملکوں کے باشندوں بلکہ ایک ملک کے مختلف باشندوں کي نسبت ایک هي قسم کي چیزیں عیاشي کے سامان اور ضروریات اور تکلفات میں داخل هوسکتي هیں چنانچہ جوتیونکا پہننا تمام انگریزوں کے حق میں اِسلیئے ضروریات میں سے هی کہ کوئي انگریز ایسا نهیں هی کہ برهنہ پائي اُسکي تندرستي کو ضرر نہ پهونچاوے اور وهي جوتیاں اِسکاٹلنڈ کے نہایت ادنے باشندوں کے حق میں اسلیئے عیاشي هیں کہ وهاں کے رهنیوالے بدون اُٹهانے کسي تکلیف اور بعیزتي کے برهنہ پا پهرتے هیں اور جب کہ کوئي † اِسکاٹلنڈ والا پایہ ادنیٰ سے پایہ اوسط تک ترقي کرتا هی تو وهي جوتیاں اُسکے حق میں تکلف هو جاتي هیں اور یہہ شخص بهي اِسلیئے جوتیاں نهیں پہنتا کہ پانوں اُسکے کانٹے چبنے سے

† هندوستان میں بهي جوتیونکا حال قریب قریب اِسکاٹلینڈ کے هی یعنے هندوستان کے نہایت ادنیٰ درجہ کے آدمي بغیر کسي تکلیف وبیعزتي کے برهنہ پا پهرتے هیں

محفوظ رهیں بلکہ اُسکے همسروں میں ابرو بهي بنی رهے اور منجملہ اُن لوگونکے اعلی درجہ کے لوگوں کي نسبت جو سن شعور سے جوتیئیں پهننے کے عادي هوتي هیں وہ جوتیاں ایسي ضروري هیں جیسیکہ تمام انگریزوں کو ضروري هیں اور ترکي یعنے روم کا یہہ حال هی کہ وهاں بڑے لوگوں کے حق میں مینوشي عیاشي میں اور حقہ کشي تکلف میں گني جاتي هے اور ملک یورپ میں خلاف اُسکے معمول و مروج هی مگر ترکي کے لوگ مینوشي میں اور یورپ والے حقہ کشي میں قوانین صحت اور رسوم خلایق کے موافق عمل نہیں کرتے بلکہ خلاف اُسکے عمل در آمد کرتے هیں اور حقیقت یہہ هی کہ بلاد یورپ میں شراب اور دیار ترکي یعنے روم میں حقہ کشي ایسي عمدہ چیزیں گني جاتي هیں کہ مہمان اُنکا مستحق هوتا هی یہاں تک کہ اگر بلاد یورپ میں شراب سے اِنکار کیا جاوے تو وہ ایسا خلاف تکلف سمجھا جاتا هی جیسیکہ روم میں شراب کي تواضع کیجاوے اور اگر دیار روم میں حقہ کي تواضع نکیجاوے تو ایسا خلاف مہمان نوازي تصور کیا جاتا هی جیسیکہ بلاد یورپ میں حقہ پیش کیا جاوے *

کہتے هیں کہ کہان میں سے کویلہ کاٹ نے والے اور جہازوں سے اسباب باهر نکال نے والے اور بعض بعض اور لوگ لندن کے جو کڑي کڑي مزدوریاں کرتے هیں بدون سہارے پورٹر شراب کے بڑي بڑي محنتیں اُٹھا نہیں سکتے اگر یہہ بات راست هی تو اُن لوگوں کے لیئے پورٹر شراب ضروري اور باقي لوگوں کے واسطے محض عیاشي هي اور ایسا هي ایک گاڑي با وضع عورت کو تکلف اور حکیم صاحب کو ضروري هی اور سوداگر کو عیاشي هی *

باقي یہہ سوال کہ فلاني جنس تکلف سمجھي جاوے یا عیاشي

اور متوسطہ درجہ کے آدمي صرف پانو کی حفاظت هي کے لیئے جوتیاں نہیں پہنتے بلکہ برهنہ پا پھرنا اپنے همسروں میں بے عزتي بهي سمجھتے هیں اور اشراف آدمیونکا برهنہ پا پھرنا اور بهي زیادہ بیعزتي گني جاتي هی هندوستان میں اُس فرش پر جہاں بیٹھتے هیں جوتي پہنے جانا خلاف دستور یا یوں کہو کہ بے ادبي هی مگر اُس مقام سے جہاں سے ابهي فرش شروع نہیں هوا یا اُس جگہہ جہاں فرش نہیں هی گو وہ جگہہ کیسي هي صاف هو جوتي اُتار کر جانا ایسي هي بیعزتي کي بات هی جیسیکہ فرش پر جوتي پہنے جانا بے ادبي هی

گئي جاوے ایسا سوال هی که جواب اُسکا جب تک نہیں دیا جاتا که استعمال کرنے والے کي سکونت اور قدرو منزلت اور اُسکے استعمال کا زمانه دریافت نہوجاوے جو پوشاک که سو برس پہلے محض تکلف تھي وہ اب موٹي جھوٹي گني جاتي هی اور جو مکان و متاع که اب بھلے آدمي کي نسبت تکلف سمجھا جاتا هی وہ سو برس پہلے پارلیمنٹ کے امیر کے حق میں عیاشي گني جاتي تھي اسباب اُس جنس کے جو ضروري کہلانیکے قابل هوتي هی تکلف و عیاشي کے اسباب کي نسبت زیادہ مضبوط و مستقل اور نہایت عام هوتے هیں اور یہہ اسباب ضرورت کچھہ اُن عادتوں پر منحصر هیں جن عادتوں میں کسي شخص نے پرورش پائي اور کچھہ اُسکے کام اور پیشه کے خواص اور اُن محنتوں کي سختي آساني پر جو کام ناکام اُسکو کرني پڑتي هیں اور کچھہ اُس بستي کي آب و هوا پر جہاں وہ رهتا سہتا هی موقوف و منحصر هیں *

منجمله اسباب مذکورہ بالا کے پہلے دو سببوں یعني عادت و پیشه کو جوتیوں اور پورٹر شراب کي مثالوں سے ثابت کیا گیا مگر آب و هوا بڑا مقدم سبب هی چنانچه جو ایندھن اور مکان اور کپڑے سرد ولایت والوں کي زیست کے لیئے ضروري و لابدي هیں وہ گرم ولایتوں میں محض بیکار و بیفائدہ هیں اور اس لیئے که پیشه و عادت آهسته آهسته بدلتے هیں اور آب و هوا میں کبھي کبھي تغیر آتا هی تو وہ جنسیں جو کسي ضلع کے مختلف باشندونکے لیئے ضروري هوتي هیں سیکڑوں برس نہیں بدلتیں مگر تکلفات اور عیاشیاں همیشه بدلتي رهتي هیں *

تمام درجوں کے لوگوں میں وہ مانع شادي خفیف هوتا هے جو صرف عیاشي کے سامان کي قلت کے خوف سے ظہور میں آتا هے جن مطلبوں بلکه جن معقول خیالوں کي روسے لوگ شادي کرنے پر مستعد هوتے هیں وہ خیال ایسے قوي اور مضبوط هیں که بخوف زوال ایسي راحتوں کے جو بقاے صحت اور قیام شوکت کے لیئے واجب اور لازم نہیں هرگز تھامے نہیں تھمتے بلکه اصل یہہ هے که قلت ضروریات کے خوف سے بھي ترقي آبادي کي روک تھام قرار واقعي نہیں هوتي چنانچه تربیت نایافته ملکوں میں جہاں قلت ضروریات کثرت سے هوتي هے مانع ممکن الزوال معطل سا رهتا هے اگرچه اُن لوگوں کو اندیشوں کي سوجهہ بوجهہ اور خطروں کي

سوچ بچار هوتی هیں مگر وه اتنے دور اندیش اور عاقبت بیں نهیں هوتے که وه خطرات اُن پر دخل و اثر کریں یعني وه لوگ اُن کي پروا نهیں کرتے اور جو لوگ ایسے تربیت یافته هیں که تاثیر دور اندیشي کے قابل هیں حال اُنکا یهه هے که یهه خطره که اولاد اُنکي بهوکوں مرجاویگي اُنسے نهایت بعید معلوم هوتا هے کیونکه وه اپنے چلن کا کوئي عام قاعده مقرر نهیں کرتے بڑا مانع ممکن‌الزوال آبادي کا تکلفات کے هاتهه سے جانیکا اندیشه یا اس امید کے پورے نهونے کا کهتکا هے که بهت دنوں تک تنها رهنے سے وه اسباب تکلفات حاصل کرینگے جو شان و شوکت کے ذریعے اور جاه و حشمت کے وسیلے هوں اور جب که کوئي انگریز شادي اور دوراندیشي میں سوچ بچار کرتا هے تو جن باتونکا خوف اُسکو هوتا هے اُن میں خویش و اقارب کي فاقه کشي اسلیئے داخل نهیں هوتي که قوانین پرورش غربا کا سهارا هوتا هے یعني وه یهه سمجهتا هے که سرکارے محتاج خانوں سے کام اُنکا چلتا رهیگا *

یهه تسلیم کیا که خواهشیں اُسکي نهایت خفیف و ضعیف هوویں مگر باوجود اُسکے بدون پراگنده دلي اور پریشاں خاطري کے یهه خیال نهیں کرسکتا که عالم تجرد کي آمدني اُس قدر و منزلت کے لیئے جو آج کل اپنے همچشموں میں حاصل هے شادي کے بعد بهي کافي هو جاوے اور جن تعلیموں کے فایدوں کے مزے آپ اُٹهاتا هے اولاد اپني اُن سے محروم رهے اور بات کو بتا لگے باقي جو بڑے آدمي هیں اور کار و بار اُنکے بخوبي جاري هیں وه شادي سے بخوف تنگدستي پرهیز نهیں کرتے بلکه باعث اُسکا یهه فکر هوتي هے که عالم بیفکري میں دولت کو ترقي هوگي اور انجام اُنکا یهه هوتا هے که جب ترقي میں کوشش کرتے هیں تو سعي انکي خالي جاتي هے اور بجاے ترقي تنزل نصیب هوتا هے یهانتک که کبهي ایسا هوتا هے که اسي فکر و تلاش میں وه وقت گذرجاتا هے جس میں وه خانگي خوشیاں انجام پاتي هیں جنکو هر شخص اپني جواني میں غالباً تجویز کرتا هے *

تکلفات کي ایسي هي خواهشوں کے باعث سے وه ملک تربیت یافته جو برسونسے بستے چلے آتے هیں ایسي آبادي کي برائیوں سے امن و امان میں هیں جسکي تعداد ایسے پرورش کے وسیلوں سے جو ارام و راحت

سے بہم پہونچیں بہت زیادہ ہوجاتي ہے باقي ایسے پرانے مضمون جنپر عام
شکایت ہو سوا اسباب کے کہ پہلے لوگوں کي سادہ مزاجي اور حال کے
لوگوں کي عیاشي کا مقابلہ کیا جاتا هی بہت تہوڑے ہیں اور لوگوں کا
یہہ حال هی کہ وہ جیسي تعریف ایسے افلاس کي کرتے ہیں کہ جس
میں نان خشک پر قناعت اور نمود کي باتوں سے احتراز اور اسراف بیجا
سے پرہیز کیا جارے ریسي تعریف کسي خوبي کي نہیں کرتے اگرچہ وہ
بجاے خود نہایت نافع هووے اور تمام آراستہ قومیں ان سب باتوں کو
اپني بزرگوں سے نسبت کرتي ہیں اور جسقدر کہ صرف بیجا کي مذمت
کیجاتي هی جسکو ہر نسل اپنے گھرانے سے مخصوص کرتي هی اُسقدر
کسي بري شے کي مذمت نہیں کیجاتي اگرچہ وہ شي بجاے خود
کیسي هي بري هو *

سرسري نظر سے یہہ بات دریافت هوتي هی کہ جسطرح کہ اسراف
کي عادتوں سے کسي شخص خاص کي دولت میں کمي آتي هی اُسیطرح
سے یہہ لازم هی کہ کسي قوم کي دولت میں تاثیر اُسکي ایسي هي
ظاهر هووے اور یہہ بات بهي معلوم هووے کہ ایک شخص کے بیفائدہ
خرچوں سے گو اُنسے وہ کیسے هي مزے اُٹهاوے تمام لوگ محتاج
هوجاتے ہیں اور وجہہ اُسکي یہہ هی کہ جسقدر خرچ کیا گیا وہ عام
ذخیرہ سے نکل گیا اور بیجا ضایع هوگیا اور جو کہ قومي سرمایہ لوگوں کي
بچت کي جمع سے مجتمع هوتا هی تو یہہ امر تحقیق هی کہ اگر ہر
شخص اپني آمدني بالکل خرچ کردے تو ملک کا سرمایہ رفتہ رفتہ پورا
هوجاویگا اور شامت عام اُسکا نتیجہ هوگي مگر یہہ بات ایسي هي محقق
ہے کہ اگر ہر شخص اپنے خرچوں کو صرف ضروریات پر منحصر کرے تو
ثمرہ اُسکا بهي ویساهي برا هوگا جیسے کہ اسراف کا ثمرہ هوتا ہے *

یہہ دریافت هوچکا کہ اگر مانع دوراندیشي آبادي کي ترقي کي
قوتوں کي روک تهام نکرے تو اُنسے طرح طرح کي اخلاقي برائیاں اور
بهانت بهانت کي جسمي خرابیاں پیدا هونگي هم اوپر ذکر کرچکے ہیں
کہ اگر هرشخص اپنے خرچوں کو اپني ضروریات پر محصور کرے تو اُسکا
بهي نتیجہ بہت برا هوگا چنانچہ اس صورت میں تمام لوگوں کي ساري
حاجتیں خوراک اور پوشاک اور مکان پر محصور رهینگي جو حیات

چند روزہ کے واسطے ضروري ولابدي هیں اور وہ جاجتیں بهي کوڑیوں کے مول کي چیزوں سے برآمد هونگي منجملہ تربیت یافتہ قوموں کے کچھہ تهوڑے سے لوگ زمین کے بونےجوتنے میں مصروف هوتے هیں اور یهہ دستور قدیم هی کہ جب کسي قوم کي دولت روز بروز ترقي پاتي هے تو کاشتکار بهت کم هو جاتے هیں چنانچہ بلاد انگلستان کے کل باشندوں کي تهائي بهي کهیت کیار کے کام میں مصروف نهیں اور جو لوگ کہ مصروف بهی هیں وہ عیاشي کي چیزیں پیدا کرتے هیں البتہ آلو ایک ایسي غذا هے کہ اناج کي نسبت چهہ گني ملتي هے اور گوشت سے بیس گني زیادہ ملتي هے اور ادنی باشندگان ایرلینڈ کے قیافوں اور قوتوں کي جانچ تول سے هم کهہ سکتے هیں کہ یهہ خوراک مثل اناج اور گوشت کي صحت بخش بهي هے اناج و گوشت جسقدر کہ آلوؤں کي نسبت گراں قیمت هیں اُسیقدر وہ عیاشي کي چیزیں هیں علاوہ اسکی لوگوں کے مال و متاع کي حیثیت کے موافق اور دولت کي کم خواهش کے بموجب کاشت کے طریقوں کا استعمال ایسي طرح ممکن نهیں کہ اُسکے ذریعہ سے بڑا محاصل حاصل هووے بلکہ مقصود یهہ هوتا هے کہ کاشت کے وسیلہ سے وہ محاصل حاصل هووے جسکي کاشتکار کو ضرورت هے مگر اس مطلب کي تحصیل میں اور کاموں کے لیئے وقت یا محنت کي کفایت کرنے سے بهت سي پیداوار ضایع هوگي *

اگر علاوہ ضروریات کے کسي اور چیز کي خواهش نهووے تو زمین اور محنت دونوں کي موجودہ تقسیمیں مختلف هو جاوینگي اِسلیئے کہ کوئي خاندان اُس چهوتے قطعہ زمین سے زیادہ پر قبضہ نچاهیگا جو آلوؤں اور دودہ بهم پهنچانے کے لیئے کافي وافي هووے فرض کرو کہ اُس چهوتے سے قطعہ کو لوگ ایسا درست کریں کہ نهایت عمدہ باغ کے مقابل هووے باوجود اِسکے اُسکے چین و تردد سے اتني فرصت هاتهہ آویگي کہ اپنے خاص استعمال کے واسطے چهوتي موتي چیزیں جو ضروري هوویں تیار کریں تو ایسي صورت میں تمام خدائي کاشتکار هوجاوے گي سات لاکهہ اکسٹهہ هزار تین سو ارتالیس گهرانے جو آج کل انگلستان میں کاشتکاري کرتے هیں باوجود اِسکے کہ اُنکي سعي و محنت سے بهت بڑي پیداوار حاصل نهیں هوتي انگریزي ستائیس لاکهہ پنتالیس هزار تین سو

چهبیس گهرانوں کي پرورش کے سامان بدون بہت سي اعانت اور امداد بیگانے ملکوں کی بہم پہنچاتے هیں اور اگر سارے خاندان کاشتکاري میں مصروف هو جاویں اور کاشتکاري سے مقدم مقصود انکا صرف پیداوار هي هووے تو ظن غالب هے که انگلستان کي زمین معمولي موسموں میں ڈیڑ کرور آدمیوں کي جگہه چهه کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور تمام یورپ کي زمین بیس کرور آدمیوں کي جگہه اسي کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور جب کہ اُن موانع سے جو امریکا کے اضلاع متفقه میں واقع هوئي کوئي قوي مانع موجود نهووے تو یورپ کي آبادي پچاس برس گذرنے پر اسي کرور هو جاویگي اور اسمیں شک و شبہه نہیں که بلحاظ ایسے حالات پیش پا افتادہ کے بلادیورپ میں کمال آبادي کي ترقي ایک عرصه دراز تک اُس ترقي سے نہایت زیادہ اور جلد هوگي جو اضلاع امریکا میں جلوہ گر هوئي کیونکه موانع ممکن‌الزوال نیست و نابود هو جاوینگے اور شادیوں کي دهوم‌دهام هوگي اور دوراندیشیوں کے خلش نیش زن نهونگے اسلیئے که قلت کا کهتکا نوهیگا اور شادیوں کي افراط سے حرام کاري کا پتا نوهیگا اور عادتوں کي درستي سے موانع ممکن‌الزوال نہایت کم هو جاوینگے

یہاں تک تو یہه ایسي معقول صورت هی که اُسکي بدولت اگرچه لوگ آراسته اور مہذب اور دولتمند نہیں هونگے مگر بہت کثیر خلقت تندرست اور قوي پرورش پاویگي اور وہ بہت سے مزے جو آغاز عمر کي شادیوں سے متعلق هیں بلا تکلف اُٹهاویگي مگر یہه بات واضح هی که یہه صورت همیشه قائم نرهیگي بلکه اڑهائي سو برس تک بهي قائم نه رہ سکیگي چنانچه اس مدت تک یورپ کي آبادي نیس کهرب کے قریب آپہونچیگي اور یہه آبادي اِسقدر هی که بڑے سے بڑے تصور میں یہه بات نہیں آسکتي که تمام روےزمین پر اِتني آبادي برابر آباد هوسکے *

غرضکه جلد یا دیر میں ترقي کا امتناع ضرور هی هم معلوم کرچکے که دوراندیشي ایسا مانع هی که اسکے باعث سے کوئي بدبختي ظہور میں نہیں آتي مگر اُن طبعي جذبوں کي قوت جو انسانوں کو شادي کرنے پر مائل کرتے هیں ایسي قوي و توانا هی اور هر آدمي اپنے چال چلن پر تکیه اور نصیبوں کي زورآوري پر ایسا بهروسا رکهتا هی که شادي سے باز نہیں رهتا آخر وہ برائیاں اکثر واقع هوتے هیں جنکا اندیشه مانع دوراندیشي

کو بجاے خود قائم کرتا ھی جہاں کہیں کہ اُن برائیوں کے ھونے سے عیاشیاں جاتی رھتی ھیں تو وہ برائیاں زوال عیاشیونکی صورت میں خفیف اور زوال تکلفات کی تقدیر پر تحمل کے قابل ھوتی ھیں مگر بصورت حالت مذکورہ یعنی اس صورت میں کہ ضروریات خانگی میں سارے خرچ منحصر ھوں تمام مانع دوراندیشی قلت ضروریات کے اندیشہ میں منحصر ھوگا اور اُس قلت کے باعث سے اکثر یہہ امر پیش ھوگا کہ مانع ممتنع الزوال بصورت مہیب ظہور کریگا اور وہ قلت ضروریات اُن اِتفاقات کی غلط فہمی سے واقع نہوگی جنکے تمام انسان تابع ھیں اور جو لوگ شادی کرنے کی خواھش رکھتے ھیں وہ بھی اُس سے مستثنیٰ نہیں بلکہ ایسے واقعات کے سبب سے ظہور میں آویگی جنکو کسی اِنسان کا سوچ بچار روک نہیں سکتا اِسلیئے کہ یہہ امر ممکن ھی کہ ایک بری فصل کا تدارک ھو جاوے مگر جبکہ بری فصلیں پے درپے ھونے لگیں اور کبھی کبھی ایسا واقع بھی ھوتا ھی تو بھوکوں کے مارے ایسے لوگ جنکا ذکر ھو رھا ھی مرجاوینگے لیکن جب کہ ایسی بری فصلیں بڑی فضول خرچ قوم پر ٹوٹ کر پڑیں تو تدبیر آسکی یہہ ھوسکتی ھی کہ چند روز اُن فضولیونسے باز رھیں چنانچہ جو اناج کہ ھر برس شراب خانوں میں شراب بنانے کے لیئے صرف ھوتا ھی وہ ایسا ذخیرہ ھی کہ رفع قلت کے واسطے ھمیشہ موجود ھی اور جو غلہ خانگی جانوروں کے لیئے رکھا جاتا ھی غریب غربا کے کام آ سکتا ھی علاوہ اُنکے یہہ ڈھنگ بھی معقول ھی کہ لوازم عیاشی کی جگہہ ضروری چیزیں بیگانے ملکوں سے مگانے لگیں مثلاً شراب کی جگہہ غلہ منگایا کریں *

یہہ بات کہہ سکتے ھیں بلکہ کہا بھی گیا ھی کہ جب تک زمیں کہیں بہت آباد اور کہیں کم آباد اور کہیں کاشت اُسکی زیادہ اور کہیں نہایت کم جیسا کہ اب تک ھی رھے تو نقل مکان اباد قوموں کے لیئے ایسا سہل ذریعہ ھی کہ اُس سے تمام موانع دوراندیشی بیکار رھتے ھیں *

اور یہہ بات پر ظاھر ھی کہ جسقدر سرمایہ اور فن کاشتکاری فلانڈرز کے عمدہ عمدہ حصوں اور اِسکاٹلینڈ کی نشیب کی زمینوں میں صرف ھوتا ھی اگر اُسی حساب سے تمام قابل آبادی دنیا میں صرف کیا جاوے تو ایک ارب لوگوں سے جو بالفعل روی زمین پر موجود ھیں دس گنے بلکہ

سو گنی بلکہ پانسو گنے لوگوں سے زیادہ کی ایسی ہی بلکہ اس سے بہتر
پرورش ممکن اور متصور ہی اور غالب ہی کہ یہہ ہمارا خیال کئی سو
صدیوں میں پورا ہوجاوے مگر تجربوں سے ثابت ہی کہ کوئی ایسی کثیر
و تربیت یافتہ قوم جسکے ہر چہار طرف اور تربیت یافتہ قومیں بستی ہوں
نقل مکان پر ایسا بھروسا نہیں رکھہ سکتی کہ وہ آبادی کا مستقل اور کامل
اصلاح کرنیوالا ہی اور یہہ بات ہم اِسلیئے کہتے ہیں کہ اوسط ایشیا اور
شمالی یورپ کے خانہ بدوش گروہ اور ایسی چھوتی چھوتی بستیوں کے
مناسب آبادی سے زیادہ بسنے والے جیسیکہ قدیم یونان اور فنیشیا کے چھوتے
صوبوں کے باشندے تھے کبھی کبھی اپنے ملک سے نکل جاتے تھے چنانچہ
وہ خانہ بدوش لوگ ہتیار لگاکر پرائے ملکوں پر دھاوے کرتے تھے اور قدیم
یونانی یافنیشیا والے بیگانے ملکوں میں بستیاں بساتے تھے اور اُن امریکا
والوں نے جو یورپ والوں کی آل و اولاد تھے اُس وسیع حصہ زمین یعنی
امریکہ میں جو یورپ کے پس پشت ہے سیکڑوں برس تک اسقدر جگہہ پائی
اور نیز آیندہ کو سیکڑوں برس تک اُنکو اتنی جگہہ ہاتھہ آویگی کہ ایسی
آبادی کے واسطے درکار ہو جو بلا مانع و مزاحم کثرت سے پھیل سکے مگر
یہہ ایسی مثالیں ہیں کہ اُنکی پیروی اہل یورپ اس زمانہ میں کہ وہ
نہایت شایستہ اور آباد ہیں نہیں کرسکتے کیونکہ تمام زمین تصرف میں
آچکی اور بیگانہ ملکوں میں بسنے کے لیئے زور و دعوے ممکن نہیں اور
مسافر زبان و قواعد کے اختلاف اور فنون و مذاہب کے تباین کی وجہہ
سے سفر سے باز رہتا ہی اور جو سفر کہ وہ کرسکتا ہی وہ دریا کا سفر ہی
سو اُسمیں بڑا پھیر پڑتا ہی اور بہت خرچ ہوتا ہی اور بعد سفر کے
اگر کہیں پہونچیگا تو وہ ایسا اُجڑا ملک ہوگا جسکی اب و ہوا خراب
ہوگی یا وہ ایسا ضلع ہوگا جو پہلے سے آباد تھا سو اُس میں بھی کاموں اور
زبانوں اور فنون اور مذاہب کے اختلاف و تباین سے بڑے بڑے ہرج پیش
آوینگے پس جبکہ ایسی ایسی مشکلیں ظہور میں آنی ممکن ہیں تو
نقل مکان کثرت سے پے درپے نہوسکیگا بلکہ ایک ہی سلطنت کے مختلف
حصونکے لوگ اگر اُنمیں اختلاف زبان اور بعد مسافت حایل ہو نقل
مکان بہت کم کرسکتے ہیں چنانچہ آستریا کی سلطنت میں بعض بعض
ایسے مقام ہیں کہ وہ اُوجڑ ہیں اور بعض بعض ایسے ہیں کہ وہ کمال آباد

هین مگر لنبارڈی کے میدانوں میں سے هنگری میں آکر بستیاں آباد نهیں هوتیں لیکن اگر کوئی قوم یورپ کي جو بجاے مانع دور اندیشي کے نقل مکان کو کامل مانع قایم کرسکتي هی وه صرف انگریزوں کي قوم هی چنانچه دنیا کے هر نصف کره میں بڑے بڑے اوجڑ ملکوں پر انگریزوں کا قبض و تصرف هی اور وه لوگ آج اتنے جهاز رکھتی هیں که اینک دیکھي نهیں گئي چنانچه اُن جهازوں میں سوار هوکر اُن مقاموں میں پهنچ سکتي هیں اور نقل مکان کے خرچ اور اخراجات کے واسطی اُسقدر سرمایه موجود هی که اج تک کهیں اکھٹا نهیں هوا اور انگریز ایسے هیں که بڑي بڑي مهموں میں علی الخصوص سفر دریا وغیره میں بهت مشهور و معروف هیں اور سیکڑوں برس سے یهه فائدے اُٹھاتے چلے آتے هیں چنانچه عهدتودرز سے لیکر آج تک ادهر اودهر کے ملک اتنے انگریزوں کے هاتهه آئے که جسقدر یورپ میں اُنکے پاس تھے اُنسے وه بهت زیاده هیں اور باوجود اسقدر دراز عرصه کے نقل مکان نے کیسا تهوڑا سا اثر انگریزوں کي ابادي کي تعداد پر کیا هے چنانچه گروه کے گروه جو ملک سے باهر بهیجے گئے اور اب بهي بهیجے جاتے هیں اُسیقدر اَور اُنکي جگهه بهت جلد قایم هوگئے اور هو جاتے هیں انگریزوں نے ایک شهنشاهي کي بنیاد ڈالے اور غالب یهه هی که بهت سي اور سلطنتوں کي بنیادیں ڈالینگے مگر جب که ایک بستي کهیں قایم هو جاتي هی تو وهانکے لوگوں کي بڑي ترقي اُن تهوڑے لوگوں کے ذریعه سے نهیں هوتي جو اُس بستي والوں کے اصلي ملک سے پهونچتے رهتے هیں بلکه وه ترقي انسان کي قوت بارآوري کی ترکنے سے هوتي هی *

اس کتاب کے کسي اگلے حصه میں بیان اُن سببوں کا مفصل کیا جاویگا جو نقل مکانکی مانع هوتے هیں مگر سر دست یهه بیان کیا جاتا هی که تمام تجربوں سے یهه بات ثابت هی که نقل مکان ایسے ملکونکي آبادي میں رخنه اندازي نهیں کرسکتا جو مثل یورپ و چین هندوستان کے بهت بڑے اور نهایت آباد اور درجه اوسط کے تربیت یافته هیں پس معلوم هوتا هےکه شادي کرنے کے معامله میں دور اندیشي اور بڑي فضول خرچیوں کي عادتیں هي ایسي مستقل مانع هیں که اُنکے باعث سے آبادي اتني بڑه نهیں سکتي که و سائل خوراک کي برابر پهونچے جسکي بدولت مانع

ممتنع الزوال پے درپی ظاهر هوتے هیں اور اسلیئے که دور اندیشي کے خیال تربیت یافته ملکوں میں اور اسرافوں کے طریقے دولتمند ولایتوں میں هي پائے جاتے هیں تو یہه صاف واضح هوتا هي که جسقدر کوئي قوم اُنهیں تربیت اور اسباب دولت میں ترقي کرتي هی اُسیقدر مانع ممکن الزوال مانع ممتنع الزوال پر غالب هوتے جاتے هیں اگر یہه بات سچ هی تو بہت بڑي آبادي کي برائي یعنے ایسي آبادي کي برائي جسکو ضروریات کافي اور با قاعده حاصل نهو سکیں اُس قدر کم هوتي جاویگي جسقدر که علم و دولت کو ترقي هوتي جاویگي چنانچه دولت کي روز بروز ترقي هونے سے جو چیزیں ایک نسل کي نسبت عیاشیاں گني جاتي تهیں اُسکي اولاد کي نسبت تکلفات سمجهي جاوینگي اور عیش و آرام کا صرف مزاهي نهیں زیاده بڑهتا جاتا هی بلکه اُنکا موجود نهونا بیعزتي سمجها جاتا هی محنت کي بارآور قوتوں کے اکثر کاموں میں بڑهنے سے لازم آتا هی که پہلے لوگوں کي نسبت سے لوگ بہت سي راحت پاویں اور جو که یهه بات بہت مفید هی که ترقي خلقت کے ساتهه ساتهه آرام کي بهي زیادتي هووے بلکه ترقي خلقت سے پہلے حاصل هو اور مقتضاے کارخانه قدرت بهي یهي هی که علاج واقعه کا پیش از وقوع هووے *

اگرچه یقین اسبات کا واثق هی که تربیت کي ترقي سے وجهه معاش اوبهرتي جاتي هی اور آبادي کا دباو کم هوتا جاتا هی مگر باوجود اسکے هم یهه بهي انکار نهیں کرتے که تمام اُن ملکوں میں جو مدت سے آباد هیں قلت معاش کا فساد بجز اُن ملکوں کے جهاں نئي نئي بستیاں آباد هوتي رهتي هیں اور وهاں پرانے ملکونکے علم ویران ملکوں پر صرف کیئے جاتے هیں موجود هے اور یقین کامل هی که یورپ کے بہت کم حصے ایسے هیں که اُنکے باشندوں کي تعداد کم هونے پر بهي به نسبت پهلے کي زیاده دولتمند نهوتے اور جس مناسب مقدار سے اُنکي آبادي ترقي پاتي هی اگر وه قایم نرهے تو وه لوگ آینده بهي زیاده دولتمند نهونگے لوگوں کي بهتري کي کوئي تدبیر کامل جب تک نهیں هوسکتي که تحصیل دولت کي ترقي اور خلقت کي ترقي کو اُسکي مناسبت پر روکنے کا کوئي معقول علاج نکیا جاوے اور پهلا مطلب یعنی تحصیل دولت کي ترقي کي تدبیر مقننون کے ذریعه سے هوسکتي هی اور

دوسرا مطلب یعني تعداد خلقت کي ترقي دولت کي ترقي کي برابر نهونے دینے کي تدبیر لوگوں کي دور اندیشي سے ممکن و متصور هی غرض که پہلا مطلب حاکموں پر اور دوسرا مطلب رعایا پر موقوف هی اور یہہ امر واضح رهے که لوگوں کي بهتري کے واسطے پہلے مطلب کي نسبت دوسرا مطلب زیادہ موثر هی چنانچہ هر شخص اُسپر عمل کرسکتا هی یا غافل رہ سکتا هی مگر اُس راے عام کي روشني اور تجارت اور محاصل کي تدبیر مملکت سے جیسے که آج کل یورپ میں مروج و معمول هے یہہ بات واضح هوتي هی که پہلے مطلب پر مستقل رهنے سے بهلائي کي زیادتي متصور هی اور جو منتظم که منجمله ان دونو مقصدوں کے ایک مقصد پر لحاظ کرتا هی اور دوسرے مقصد سے غافل رهتا هی وہ لوگوں کي بهلائي کے صرف ایک حصه کي تدبیر کرتا هی *

اب یہہ بیان کرنا مناسب هی که هماري رائے ایسي راے نهیں هے که تمام لوگ اُسکو تسلیم کرتے هوں بلکه هماري تقریر هرایک اُس مولف کي تقریر سے جس نے مضمون آبادي کو صاف صاف بیان کیا هی کچهه نه کچهه مخالف هی هر ایک مولف علم انتظام کا اپني اپني تحریروں کے اُس حصه میں جسکو اصول آبادي کهتے هیں دو مخالف فریقوں میں سے کسي ایک کي پیروي کرتا هی اور وہ مخالف فریق صرف اپس میں هي مخالف نهیں هیں بلکه اُن مسئلونکے بهي مخالف هیں جنکي همنے چهان بین کي هی چنانچه ایک طرف ایسے لوگ هیں که اُنکے اعتقاد میں یہہ بات بیٹهي هی که تعداد خلقت کي ترقي کے ساتهه قوت بارآوري کي صرف مستقل ترقي هي نهیں هوتي بلکه خلقت کي ترقي کي مناسبت پر اُسکو ترقي لازم هوتي هی اور کثرت آبادي اقبالمندي کا باعث اور محک امتحان هی اگر تمام آدمي جو آفتاب کے تلے بستے هیں تمام قدرتي اور مصنوعي مانعوں سے پاک صاف هوجاویں جو اُنکي ترقي و کثرت کے مانع و مزاحم هیں اور جسقدر که اولاد اُنکي ممکن الوقوع هو وہ جلد پیدا هووے تو بهت سي نسلیں اس سے پہلے گذرجاویں گے که ضروري دباؤ یعني قحط سالي واقع هووے *

اور دوسري طرف ایسے لوگ هیں که اُنکے جیئوں میں یہہ بات سمائي هی که تعداد خلقت کي وجوہ معاش سے زیادہ هونے پر مایل

وهتي هی یا یہہ تقریر کیجاوے کہ وجوہ معاش کیسي هي هوں مگر غالباً آبادي اُنکی غایت تک پہنچیگي بلکہ اُنکي حد و غایت سے باهر نکل جانے پر جدو جہد کریگي اور آبادي کي روکنے والي صرفںا وہ بد بختي اور خرابي هے جو اُسکي حد سے باهر نکلنے کے باعث سے پیدا هوتي هے *

واضح هو کہ هم جو کچھہ اس معاملہ میں گفتگو کرچکے وہ پہلے قسم کے مصنفوں کا جواب تها اعادہ اُسکا قرین مصلحت نہیں مگر دوسري قسم کے مصنفوں کي رائیں ملاحظہ کے قابل هیں چنانچہ مکلک صاحب اور مل صاحب اور مالتھس صاحب کي کتابوں کي عبارات مفصلہ ذیل گذارش کیجاتي هیں *

مکلک صاحب نے کتاب دولت اقوام پر جو عمدہ عمدہ مطالب تحریر کیئے منجملہ اُنکے وہ مطلب نہایت دلچسپ هی جو آبادي سے تعلق رکھتا هی اور مقصود اُسکا یہہ بات ثابت کرنا هی کہ امریکا کے اضلاع متفقہ کي آبادي نے جس حساب سے صدي گذشتہ میں ترقي پائي هے اُسي حساب سے بہت دنوں تک آیندہ کو نہیں بڑہ سکتي اور حقیقت یہہ هے کہ اس عاقبت اندیشي کي صدق و صحت پر همکو یقین کامل حاصل هے باقي خلاصہ مفصلہ ذیل جو هم لکھتے هیں اُس سے یہہ غرض نہیں هے کہ مکلک صاحب کي رایوں سے جو امریکا کي نسبت اُنکي هیں مخالفت کریں بلکہ ساري وجہہ اِسکي یہہ هے کہ جسطریق سے آبادي کے عام مسئلہ کو اُنہوں نے قرار دیا هم طرز اُسکی پسند نہیں کرتے *

مکلک صاحب فرماتے هیں کہ یہہ بات کهي جاسکتي هے کہ جو ترقیاں کہ قیاس کي روسے ترقي خلایق کے زمانہ میں فن کاشتکاري میں واقع هوویں یا کسي آیندہ زمانہ میں جدید اور زیادہ بارآور فصلوں کي قسمیں رواج پاویں اُنکي تاثیروں کي مراعات واجب ولازم هے مگر یہہ بات آساني سے معلوم هوسکتي هے کہ اگر ایسي ترقیاں اور تبدیلیاں بالفرض حاصل بهي هوں تو اُنکا اثر چند روزہ هوگا اور اس اصل کی صدق و تحقق کو اُنکے اثر سے ضرر نہیں پہونچ سکتا کہ انسانوں کے بڑھنے کي قوت وجوہ معاش کے بڑھنے سے بہت زیادہ رهیگي فرض کرو کہ غلہ اور مثل اُسکے اور چیزوں کي مقدار کسي عجیب ترقي کے باعث سے جو انسانوں کي پرورش اور آسایش

کے لیئے گویت برتن میں ہرسال بلاتکلف پیدا ہوتي هے دوچند هو جاوے
جس سے تمام درجوں کے لوگوں کے حالات کو بہت ترقي هونے سے اخلاقي
رکاوٹ یعني دوراندیشي کے دخل و عمل کو بہت کم موقع باقي رهے اور
بہت جلد جلد شادیاں هوا کریں اور ترقي کے قاعدہ کو ایسي قوت
تاثیر هاتهہ آوے کہ تهوڑے دنوں میں تمام آبادي بہر وجوہ معاش کے برابر
پہونچے اور بمقتضاے اُس تبدیلي کے جو لوگوں کي عادتوں میں بمقدمات
شادي اُس زمانہ میں ظاهر هووے جسکا انجام ترقي یافتہ ذخیرہ خوراک
کي برابر آبادي کا پہونچ جانا هے اسبات کي بڑي جوکهوں هوگي کہ شاید
کثرت آبادي حد سے زاید بڑہ جاوے اور اُسکے سبب سے بہت لوگ مرنے
لگیں پس اگرچہ یہہ بات ممکن نہیں کہ ترقي بہبودي کے لیئے کوئي حد
مقرر کریں مگر باوجود اُسکے یہہ امر ظاهر هی کہ وہ ترقي معاش کي ایک
عرصہ دراز تک اُس مناسبت سے جاري رہ نہیں سکتي جس مناسبت
سے آبادي کو ترقي هوگي گو کیسي هی کثرت سے خوراک اُس آبادي کو
بہم پہونچ سکتي هو خلقت کي ترقي میں کم پیداواري کے قابل زمینوں
پر کاشت کرنا جنکي پیداوار عمدہ زمینوں کے برابر حاصل کرنے میں بہت
سي محنت و سرمایہ صرف کیا جاتا هی ایک صریح بات کي دلیل هی
جسکو سب جانتے هیں کہ جسقدر خلایق کي ترقي هوتي جاتي هی
اُسیقدر خوراک کے ترقي کرنے میں روز روز مشکل زیادہ هوتي جاتي هی*

اور مل صاحب نے جو اجرتوں کے باب میں تقریر لکهي هی اُس سے
اُنکي راے واضح هوتي هی چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ اگر † سرمایہ آبادي
سے بہت جلد بڑهنے کي طرف میلان کرے تو لوگوں کا اقبال بنا رهیگا اوراگر
خلاف اسکے آبادي سرمایہ سے زیادہ زیادہ بڑهنے پر مائل هو تو بڑي مشکل
پیش آویگي اسلیئے کہ محنت مزدوري روز روز کم هوتي جاوے گي اور
اُسکي کمي سے لوگونمیں مفلسي پهیلتي جاوے گي اور ساتهہ اُسکے شامت
و بدبختي جو اُسکے لازم نتیجے هیں ظهور پاتے جاوینگے اور جب مفلسي
شایع هوجاوے گي تو آدمي زیادہ مرنے لگیں گے اور نوبت یہانتک پہونچے
گي کہ بہت سے خاندانوں میں سے کچهہ تهوڑے آدمي وجهہ معیشت

---

† مل صاحب لفظ سرمایہ کے معنوں میں محنت کے ذریعے اور اُسکے استعمال
کے لوازم اور محنتي کي خوراک سمجهتے هیں *

کي قلت سے پرورش پاسکیں گے اور جس مناسبت سے که آبادي سرمایه
سے زیاده بڑھیگے اُسي مناسبت سے نئےپیدا هوئي لوگوں میں سے مرینگے
غرضکه خلقت و سرمایه کي ترقي برابر رهے گي اور پهر اجرت زیاده نه
گهٹیگي اور یهه بات که اکثر مقاموں میں سرمایه کي حقیقي ترقي کي
نسبت آبادي جلد جلد بڑهنے پر میلان رکھتي هی اکثر ملکوں کے لوگوں
کي حالت کے ملاحظه سے ایسي ثابت هوئي هی که کوئي اعتراض اُسپر
وارد نهیں هوسکتا چنانچه اکثر ملکوں میں بهت سے لوگ روٹي کپڑےسے
محتاج هیں اور اگر حسبِ اتفاق ایسا هوتا که تعداد خلقت سے
سرمایه زیاده بڑھتا تو یهه بات هرگز واقع نهوتي بلکه مزدوري زیاده هوتي
اور مزدوریکے زیاده بڑه جانے سے مزدور لوگ قلت ضروریات کي مصیبتوں
سے بچے رهتے انسانوں کي شامت و بد بختي کا باعث ان دونوں خیالوں
میں سے ایک هوسکتا هی یعنے خواه یهه هو که تعداد خلقت کا میلان
سرمایه کي نسبت زیاده جلد بڑه جانیکا هی اور خواه یهه که سرمایه
جسقدر بڑھنے کا میلان رکھتا هی اسقدر بڑھنے سے کسي نه کسي باعث سے
باز رهتا هی غرض که یهه تحقیق ایسي هی که بڑے کام آسکتي هی *

مل صاحب اس تحقیق کا نتیجه نکالنے کے طریق پر دوسرے خیال
کے ظهور سے انکار کرتے هیں جس سے ثابت هوتا هی که پهلا خیال اُنکے
نزدیک قایم هی یعني خلقت سرمایه کي نسبت زیاده جلد بڑه جانے
پر مائل هی *

مالتهس صاحب نے جو ایک مدت تک حکمت کے علم و عمل
کي مشاقي کي معلوم هوتا هي که اُس عرصه میں اُنکي رائیں بهت
بدل گئیں چنانچه اُنکي بڑي کتاب کے پهلے نسخه میں کثرت آبادي کو
انسانوں کي دایمي بهبودي کے لیئے مانع مستحکم قرار دیا گیا اور پچھلے
نسخه میں بهي مقامات مفصله ذیل سے وهي معنے مفهوم هوتے هیں *

چنانچه وه فرماتے هیں که ایسے ضلع بهت تهوڑے هیں جنمیں تعداد
خلقت کي طرفسے وجوه معاش سے زیاده هوجانے پر همیشه جدو جهد
نهوتي هو اور اس جد و جهد دایمي سے غریب لوگ همیشه آفت زده
رهتے هیں اور اُسیکے باعث سے اُنکو دایمي بهبودي نصیب نهیں هوتي اور
یهه اثر لوگوں میں اسطرح پیدا هوتے هیں که کسي ملک کي وجهه

معیشت مثلاً ایسی فرض کیجاوے کہ وہاں کے رہنے والوں کی سہل پرورش کے واسطے ٹھیک کافی ہووے اور ترقی آبادی کی جدر جہہ دایمی جو بڑے بڑے گروہوں میں پائے جاتی ہی تعداد خلقت کو اس سے پہلے زیادہ کردیتی ہی کہ وجہہ معیشت کو ترقی ہووے اور حاصل یہہ ہوگا کہ جس خوراک سے ایک کرور دس لاکہہ آدمیوں کی پرورش ہوتی وہ ایک کرور پندرہ لاکہہ میں منقسم ہوگی غرضکہ غریبوں کی مٹی خراب ہوگی اور بہت لوگ آفتوں میں پڑینگے اور مزدوروں کی تعداد اُن کاموں کی تعداد سے زیادہ بڑہ جاویگی جو بازاروں میں ضروری ہونگے اور اسی باعث سے محنت کی اجرت بہت کم ہوگی اور ذخیرہ کی قیمت بہت زیادہ ہوجاویگی اور مزدور لوگوں کا یہہ حال ہوگا کہ جسقدر وہ پہلے کماتے تھے اُسیقدر کمائی کے واسطے بہت زیادہ کام کرینگے اور ایسے بڑے وقتوں میں شادی کرنے سے ہراس اور کنبے پالنے کی فکر اسقدر ہو جاویگی کہ آبادی کی ترقی رک جاویگی اور انہیں دنوں محنتوں کی ارزانی اور مزدوروں کی افراط اور خصوص اِسبات کے لزوم سے کہ پہلے دنوں کی نسبت تھوڑی اُجرت پر بہت محنت کرنے لگے تمام کاشتکار اِسبات پر دلیر ہو جاوینگے کہ اپنی اپنی زمینوں پر بڑی بڑی محنتیں کریں اور تازی مٹی کو لوٹیں پوٹیں اور جو کچہہ بویا ہو اُسکو کہتیانے سے ترقی دیں یہانتک کہ رفتہ رفتہ وجوہ معاش اسقدر ترقی پاویں کہ آبادی کی مناسبت پر ہو جاویں جیسیکہ بحسب فرض پہلے برابر تھیں اور محنتی لوگ روٹی کہانے لگیں اور پہلی حالت پر عود کریں اور موانع آبادی کم ہو جاویں مگر تھوڑے دنوں بعد پھر وہی خرابی پیش آویگی *

اور مالتھس صاحب کا دوسرا قول یہہ ہے کہ اصول آبادی کے موافق نسل اِنسانوں کی غذاؤں کی نسبت بڑھنے چڑھنے پر زیادہ مائل ہی چنانچہ دائمی میلان اُسکا یہہ ہی کہ وہ لوگوں کو وجوہ معاش کی حدوں تک پہونچاتی ہی اور واضح ہو کہ حدود وجہہ معیشت سے وہ نہایت کم مقدار معاش مراد ہی جس سے اُس آبادی کی پرورش ہو سکے جو ایک حد تک قائم رہے اور حد سے آگے نہ بڑھے انتہی *

جب سینیر صاحب نے یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ درصورت نہونے مخل سببونکے وجوہ معاش آبادی سے زیادہ چستی و چالاکی کے ساتھہ بڑھنے کے

قایل ہیں مالتھس صاحب کے روبرو پیش کیا تو صاحب موصوف اپنی باتوں پر جمے رہے مگر اُن نتیجوں سے صاف انکار کیا جو اُنکی تقریروں سے مفہوم ہوتے تھے *

چنانچہ بجواب اُسکے اُنہوں نے یہہ فرمایا کہ جس کلام پر تم اعتراض کرتے ہو یعنی آبادي خوراک کي چیزوں کے بڑھنے کي نسبت بہت زیادہ بڑھتي جاتی ہی معنے اُسکے یہہ ہیں کہ بشرط دور ہو جانے موانع آبادي کے آبادي کي بڑوھتري خوراک کي چیزوں کي بڑوھتري پر غالب رہتي ہی اور جلد بڑھنے پر میلان رکھتي ہی اور اگرچہ یہہ موانع ایسے ہیں کہ آبادي کو خوراک کي پیداواري کي حدود سے آگے بڑھنے نہیں دیتے بلکہ اُن حدوں سے ورے ورے رکھتے ہیں مگر باوجود اُسکے کہ خواہ آبادي خوراک سے زیادہ بڑھتي ہو یا خوراک آبادي پر غالب رہتي ہو یہہ بات سچ ہی کہ باستثناء اُن نئي بستیوں کے جہاں بستي والے تھوڑے اور کھانے پینے کے سامان بہت کثرت سے ہیں ہر جگہہ خوراک کو آبادي دباتي رہتي ہی اور جس طور و طریقے سے کہ خوراکوں کو ترقي ہوتي ہی اُس سے بہت جلد آبادي بڑھنے پر ہمیشہ مستعد رہتي ہی اور سب لوگ اِسبات پر متفق ہیں کہ عقل و دوراندیشي کي حیثیت سے ایسي قوت انسانوں کو عنایت ہوئي ہی کہ اُن خرابیوں کے رفع دفع کے واسطے جو آبادي کے زور سے خوراکوں پر عاید ہوتي ہیں اُس قوت کو شایان و سزاوار سمجھتے ہیں اور اِسبات پر بھي متفق ہیں کہ خلقت میں جسقدر علم و تربیت کي وسعت ہوتي جاتي ہی بلحاظ اُسکے یہہ امر غالب ہی کہ عمل کے زور سے وہ خرابیاں رک جاوینگي اور محنتي لوگوں کي حالت بہتر ہو جاویگي انتہی *

غرضکہ مذکورہ بالا خلاصوں سے یہہ امر بخوبي واضح ہی کہ مالتھس صاحب کي راے مل صاحب اور مکلک صاحب کي تقریر سے مخالف ہی چنانچہ یہہ بیان اُنکا کہ خلقت کے علم و تربیت کي ترقي سے وہ خرابیاں رک جاوینگي جو آبادي کے زور و دباو سے خوراکوں پر عاید ہوتي ہیں مکلک صاحب کے اس بیان سے مخالف ہی کہ اِنسانوں کے بڑھنے کي قوت وجہہ معیشت کے بڑھنے سے ہمیشہ غالب رہیگي اور مل صاحب کي اس تقریر کے خلاف ہی کہ یہہ میلان آبادي کا کہ وہ اکثر مقاموں

میں سرمایه کے بڑھنے سے بہت جلد زیادہ بڑھتي هی چنانچه بنظر حالات خلقت کے دنیا میں اکثر جگهه ایسا پایا گیا که اُسپر بحث و تکرار نہیں هو سکتے مگر آرچ بشپ ویتلائے صاحب اپني رسائي فہم سے مقام مفصله ذیل میں اشتراک ایک لفظ کا دو معنوں میں اختلاف مذکور کا باعث ٹہراتے هیں *

چنانچه وہ کہتے هیں که یهه مختلف فیه مسئله که آبادي وجهه معاش کي نسبت بہت زیادہ ترقي کي آمادہ هی اور اسي وجهه سے تعداد خلقت کا دباؤ خوراکوں کي مقداروں پر هر آینده نسل میں بڑھتا جاویگا یہاں تک که اگر کوئي نئي تدبیر سوچي نجاوے تو اِنسانوں کي بھلائي کم هوتي جاویگي اور اِس مسئله کو بعض لوگ جو برخلاف اِس حقیقت کے قایم کرتے هیں که تمام تربیت یافته ملکوں میں پہلے وقتونکي نسبت في زمانتا دولت زیادہ هوگئي هی وجهه اُسکي مشترک هونا لفظ میلان کا دو معنوں میں هی جو آبادي کي بحث میں ایک مشترک اصطلاح کے طور پر مستعمل هی واضح هو که کسي نتیجه کي طرف میلان سے کبھي ایسے سبب کي موجودگي مراد هوتي هی که بشرط نہونے کسي مانع کے اُسکي تاثیر و عمل سے وہ نتیجه پیدا هو جسکي طرف وہ میلان پایا جاتا هی اور بلحاظ ان معنونکے یهه کہنا راست هی که زمین یا مثل اُسکے کوئي اور جسم جو اپنے مرکز کے گرد پھرتا هی مماس کیطرف بھاگنے کا میلان رکھتا هی معني اُسکے یهه هیں که اگر زمین کو کشش اتصال نروکے جسکے سبب سے وہ سورج سے ایک مقام مناسب پر همیشه رهتي هی تو قوت متنفرالمرکز کے باعث سے وہ مرکز سے گریز کر جاوے اور ایسا هي آدمي کا جسم سیدھا کھڑے رهنے کي نسبت پڑے رهنے پر زیادہ میلان رکھتا هی یعني میلان کي کشش اور مرکز میلان کا سکون ایسي چیزیں هیں که هوا کے تھوڑے صدمه سے وہ آدمي گر سکتا هے مگر قوت اعصاب کے عمل سے وہ گر جانے سے باز رهتا هی خلاصه کلام یهه که معني اس کلام کے که آبادي کي تعداد خوراک کي مقدار سے زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتي یهه هیں که انسانوں میں ایسے خواص هیں که اگر کوئي مانع روک ٹوک اُنکي نکرے تو آبادي معاش سے زیادہ بڑھ جاویگي *

مگر کبھي کسي نتيجه کيطرف ميلان سے ايسے حالات کي هيئت مجموعي مراد هوتي هی جنسے کسي نتيجے کے وقوع کي توقع پڑتي هی غرض که يهه وه دو معني هيں که تقريرات مذکوره بالا ميں يهه لفظ اُنهيں مستعمل هوا اور دوسرے معنوں کي رو سے زمين اپني گردش پر بهاگنے کي نسبت اور آدمي کهڑے هونے پر پڑے رهنے کي نسبت بهت زياده ميلان رکهتا هے اور ايسا هي جب کسي ملک کي تاريخ ميں نهايت وحشي زمانه کو کمال تربيت يافته زمانه سے مقابل کيا جاوے تو يهه بات ثابت هوسکتي هی که خلقت کي علم و تربيت کي ترقي ميں مقدار خوراک آبادي کي نسبت زياده بڑهنے پر ميلان رکهتي هی چنانچه انگلستان ميں باوصف اسکے که پانسو برس پہلے سے آبادي بهت زياده بڑه گئي هی مگر خوراک سے يه نسبت اُسکے بهت کم کي مناسبت رکهتي هی جيسے که پانسو برس پہلے رکهتي تهي يعني اب بهي آبادي کي تعداد خوراک کي مقدار سے بهت کم هی مگر يهه مناسبت بهي خواهش سے زياده هی *

اگر دنيا کي موجوده حالت اُس حال سے مقابله کرنے سے جو نهايت قديم تاريخوں سے ظاهر هوتا هے نهايت خراب و خسته ثابت هووے تو يهه تسليم کرنا چاهيئے که تعداد خلقت کي مقدار خوراک سے زياده بڑهنے پر مائل هی اور اگر يهه ثابت هو که وجوه معيشت باشندوں کي تعداد کي برابر چلي آئي هی تو يهه بات صاف واضح هو جاويگي که خوراک و خلقت کي ترقي برابر هوتي رهي هی اور اگر وجوه معيشت تعداد خلقت سے بهت زياده بڑهتي پائي جاوے تو کذب اُس مسئله کا بخوبي ظاهر هو جاوے جسپر بحث و تکرار کے زور شور رهتے هيں بلکه خلاف اُسکے يهه صحيح ثابت هو جاوے که وجوه معاش آبادي کي نسبت جلد تر بڑهنے پر مائل هيں اب غور کرنا چاهيئے که اُن قوموں کي قديم تاريخوں سے کيا دريافت هوتا هی جو اب تربيت يافته هيں يا اب جو وحشي قوميں هيں اُنکا حال اب کيسا هی حال اُنکا يهه هی که مفلسي اُنکي قديم هی اور قحط سالي کي مار مار رهتي هی اور آبادي اُنکي تهوڑي اور وجوه معاش آبادي سے بهي نهايت تهوڑي هيں يهه همنے مانا اور تسليم کرنے کے قابل هی که تمام ملکوں ميں بهت لوگ ايسے غريب و محتاج هيں که حال اُنکا نهايت شکسته هی پهر بهي اُنکی هميشه بدبختت رهنے سے

بلحاظ اسبات کے کہ اُنکي تعداد کي بڑھتري اُنکي دولت کي بڑھتري کي
نسبت زيادہ میلان رکھتي هی هم کیا نتیجہ نکال سکتے هیں لیکن اگر کوئي
ملک ایسا هو کہ افلاس اُسکا وحشیونکے عام افلاس سے قلیل هو تو وهاں یہہ بات
درست هوگي کہ اُن حالتونکے بموجب جنمیں وہ ملک هوگا وجوہ معاش آبادي
سے زيادہ بڑهنے پر مائل هیں اب یهي حال هر ایک تربیت یافتہ ملک کا
هی اگرچہ ایرلینڈ والے اب بھي غریب اور کثرت سے هیں مگر باوجود
اسي لاکهہ هونے کے بہ نسبت اُس وحشیانہ حالت کے جب کہ وہ لوگ
شکار کھیلنے والے اور مچھلیوں کے مارنیوالے تھے بهت کم تکلیف اُوٹھاتے هیں
انگلستان کي قدیم تاریخ میں بڑي بڑي خشک سالیاں اور کڑي کڑي وبائیں
جو قحط سالي کے نتیجے هیں جابجا مندرج هیں مگر آج کل باوجود
اسبات کے کہ تعداد آبادیکي بہ نسبت پہلے وقتوں کے تگنے چوگنے هوگئي
قحط و وبا کے چرچے سنے بھي نہیں جاتے *

امریکا کے اضلاع متفقہ بڑي محقق مثالیں هیں کہ وهاں خلقت نے بڑي
اور برابر ترقي پائي اور وہ اضلاع ایسے میدان تھے کہ آبادي کي قوتوں نے
وهیں کمال اپنے دکھائے مگر باوصف اسکے کہ وهاں ترقي خلقت نے کمال زور
و شور اپنے دکھائے ترقي خوراک کي برابري نکوسکي پہلے بسنے والے کمال
قلت کے باعث سے مرگئے اور آل و اولاد اُنکي بھي فاقہ کشي اور نہایت
محتاجي سے مرگئي مگر باوجود اسکے معلوم هوتا هے کہ جسقدر اُنکي
تعداد خلقت میں ترقي هوئي اُسیقدر وجوہ معاش بھي بڑهتي گئیں
بلکہ تعداد خلقت سے پہلے خوراک کو ترقي نصیب هوئي اگر یہہ بات
ماني جاوے کہ نسل انسان کي ترک وحشت اور قبول تربیت کي صلاحیت
رکھتي هے اور وحشي قوموں کي نسبت تربیت یافتہ لوگونمیں وجوہ
معیشت زيادہ هوتي هیں اور یہہ باتیں ایسي هیں کہ انسے انکار نہیں
هوسکتا پس یہہ لازم آتا هے کہ خوراک آبادي کي نسبت ترقي کرنے پر
زيادہ میلان رکھتي هے *

اگرچہ خود مالتھس صاحب نے اپنے پہلے مشتہر کیئے هوئے نسخوں
میں کبھي کبھي ایسا مبالغہ کیا جو نئي تحقیق کرنے والونکا خاصہ هے
مگر جو غلطي کہ اُنہوں سے صادر هوئي اُس سے اُن کے عملي نتیجونمیں
کسیطرح کي مضرت نہیں پہونچي جنکي بدولت وہ آدم اسمتھہ کي برابر

انسانوں کے موہبی قرار دیئے گئے یہہ کوئي بڑی بات نہیں ہے کہ کچھہ موانع نہوں تو خوراک خواہ آبادي کمال تیزي سے ترقي پر مائل ہو بشرطیکہ یہہ تسلیم کیا جاوے کہ انسان کي خوشحالي یا تباهي معاش و آبادي کي مناسب مناسب ترقیوں پر محصور و منحصر ہے اور ایسے اسباب انسان کے قابو میں ہیں کہ اُنسے وہ ترقیاں با قاعدہ رہ سکتي ہیں اور یہہ ایسے اصول ہیں کہ مالتھس صاحب نے اُنکو ایسے واقعات اور تقریروں سے مضبوط و مستحکم کیا جو پرانے پرانے تعصبوں کے مخالف تھے اور غوغائي لوگ اُنپر شور و غل مچاتے ہیں بڑے بڑے مقرر لوگ اُن کو تسلیم کرتے ہیں اور وہ لوگ بھي اُنکو مانتے ہیں جو اپني رایوں کو مسلم جانتے ہیں *

باقي اسباب کا بیان کہ معاش و آبادي کي مناسب ترقیوں کے کیا کیا اسباب ہیں وہ ایسے مولف کي بہ نسبت کہ علم انتظام مدن سے ماہر ہووے زیادہتر اُس مؤلف کا کام ہے جو سیاست مدن میں کامل ہو ہاں سردست اتنا بیان گوش گذار کیا جاتا ہے کہ علم اور جان و مال کي نگہباني اور تجارت بیروني اور اندروني کي آزادي اور منصب اور اختیار پر ہرایک کي رسائي وہ مقدم اسباب ہیں جو ایک ہي وقت میں افراط معاش کو ترقي دیتے ہیں اور لوگوں کے عالي حوصلہ کرنے سے تعداد خلایق کو باب ترقي میں سستي بخشتے ہیں اور تجارات اور معاوضات کے موانع اور خصوص ایسے مصنوعي موانع کہ بطفیل اُنکے اکثر لوگوں کو فخر و عزت پیدا کرنے سے محرومي ہوتي ہے اور جان و مال کي جوکھوں اور جہالت ایسے عام اسباب ہیں کہ بدولت اُنکے محنت کي اجرت گہٹتي ہے اور ایسي وحشیانہ حالت پیداہوتي ہے کہ حسب اقتضاے اُسکی خلقت کي ترقي کي قوت بلا مانع دوراندیشي حدود معاش تک پہونچنے میں دوڑدھوپ کرتي ہے اور وہ قوت صرف تباهي اور خستہ حالي سے مغلوب ہوتي ہے اور ان سب باتوں کو عام اسباب اسلیئے کہتے ہیں کہ وہ اسباب اُن میں داخل نہیں جو خاص خاص قوموں سے خصوصیت رکھتے ہیں اور وہ بجاے خود ملحوظ ہونے کے قابل ہیں اور وہ خاص اسباب ایسے ہیں جیسے کہ ملک چین میں اولاد کي لغو خواهش اور وہ ملکي منصوبے جنکي بدولت معافي دار ایرلینڈ میں قایم ہوئي اور انگلستان کے بعض

بعض حصوں میں قوانین پرورش غربا کا رواج مگر قطع نظر خصوصیات مذکورہ کے یہہ بات عموماً بیان هوسکتي هے که جس چیز سے کوئي قوم پست همت هوتي هے اور اُسکي معاش پیدا کرنے کي قوت نقصان پاتي هے وہ چیز معاش کي مناسبت کو تعداد خلقت سے کم کرتي هے جس چیز سے لوگوں کي همتیں بڑهتي هیں اور اُنکي معاش پیدا کرنے کي قوت زیادہ هو تو وہ چیز تعداد خلقت کي مناسبت کو مقدار معاش سے کم کرتي هے یعني وجوہ معاش زاید هو جاتي هیں حاصل کلام یہہ که وجوہ معاش سے آبادي کا جلد جلد بڑهنا کمال بد انتظامي کي علامت هے اور اسباب کي دلیل هے که اُس سے اور بهي نہایت بڑي بڑي برائیاں موجود هوں جنکے نتیجوں میں سے بد انتظامي بهي ایک نتیجه هے *

باوجود اُن قولوں کے جو همنے اوپر لکهے همکو یقین هے که مل صاحب اور مکلک صاحب کي بهي یهي رائیں هیں اور یقین واثق هے که منجمله اِن مشهور مصنفوں کے کسي مصنف کو اسبات میں شک شبهه نهیں که یورپ کے رهنے والوں کي حالت پانسو برس کے عرصه سے روز بروز ترقي پر هے اور کسي مصنف کو یہہ خیال بهي نهیں هے که وہ ترقي غایت کو پهونچ گئي یا کوئي حد اُسکي معین هے اور جب که وہ لوگ انسانوں کي اُس حالت کا جو غالباً شدني هے حال بیان کرتے هیں تو اُنکا بیان همارے بیان کے مطابق هوتا هے اور جهاں که صرف مضمون آبادي کي علیحدہ گفتگو کي تو وهاں ایسي تقریر کا استعمال کیا که کم ناکام اُسپر اعتراض کرنے کي دلیري هووے اور یہہ بات یقیني هے که اُنهوں نے اُس تقریر کا استعمال اس طرح سے کیاکه اُس سے وہ خود گمراہ نهوئے اور اس اپنے گمراہ نهونے کي وجهه سے اُنهوں نے یہہ معلوم نکیا که اور لوگ اسکے پڑهنے سے خراب و گمراہ هوں گے مگر اسبات سے انکار نهیں هوسکتا که تعلیم یافته لوگوں میں سے بہت اشخاص جو اس علم سے سرسري واقف هیں وہ اُسي طرز تقریر سے گمراهي میں پڑے هیں جسمیں وہ آبادي کا مسئله بیان کیا گیا هے اور جب که ایسے لوگوں سے یہہ بات کهي جاوے که انسانوں کي نسلیں وجوہ معاش سے زیادہ جلد بڑهنے اور ملک کي آبادي کو وجوہ معاش کي حدوں تک پهونچانے پر میلان رکهتي هیں تو وہ لوگ یہہ نتیجه نکالتے هیں که جو شے هونے والي هے وہ ضرور واقع هوگي اور اسلیئے که

خلقت کي تعداد کي ترقي سے افلاس کي طغياني ممکن هے تو وہ لوگ سمجھتے هيں که مفلسي ضرور آويگي اور اِس ليئے که تعداد اُن لوگوں کي بقدر وجوہ معاش بڑہ جاتي هے اور آخر کار بحسب زعم اُنکے وجوہ معاش کي قوت غالب نرهيگي تو وہ يهه سمجھتے هيں که عدم غلبه ضرور واقع هوگا اور بهت لوگ خود کام اور ايسي شامت مارے هيں که وہ اس مسئله کو کمال اذعان و اعتقاد سے قبول کرتے هيں جس سے نهايت تکليف و هرج سے بھاگنے کا حيله اُنکے هاتهه آتا هے جو تجويز بيهودگي کو لازم هے علاوہ اُسکے وہ لوگ يهه سوال بھي کرتے هيں که نقل مکان کو وسعت دينے سے کيا فائدہ متصور هے اِسليئے که جسقدر دنيا خالي هے وہ آبادي کي ضرور هونے والي ترقي سے پوري هوجاوے گي اور † قوانين اناج کي تبديل کي کيا حاجت هے اسليئے که اگرچه معاش ايک عرصه دراز تک کثرت سے اور وسعت سے رهے تو تھوڑے عرصه ميں معاش اور آبادي پھر برابر هو جاويگي اور هم لوگ ايسے خراب رهينگے جيسے که پهلے تباہ تھے *

منجمله اُن لوگوں کي جو عقل و فهم کي نسبت زيادہ نفسانيت سے تقريريں کرتے هيں بهت سے ايسے لوگ هيں که ان مسئلوں کے سمجھنے کي قابليت نهيں رکھتے اور باوجود اسکے اُنکو علم انتظام کے اُن مسئلوں ميں سے سمجھتے هيں جو مسلم و مقرر هيں اور حقيقت اُنکي يهه هي که وہ لوگ اس تمام علم کو تقريروں کا ملونا اور باتوں کا بلونا جانتے هيں اور بجاے اُسکے که تقريروں کي درستي کو ٹھيک ٹھاک کريں اُن مدارج کي تحقيق سے انکار کرتے هيں جو ايسے ايسے برے نتيجوں کے مخرج و منشاء هيں *

واضح هو که اسقدر رد و بدل اور اتنے طول کلام کا باعث يهه هوا که ايسے غلط فهميوں کي پھيلاوٹ ديکھي گئي اگرچه يهه رد و بدل ايسي هے که بعض لوگ اُسکو ايسي تقرير سمجھتے هيں جو لفظ ميلان کے استعمال سے تعلق رکھتي هے اور بعضے لوگ ايسا خيال کرينگے که ايسي حقيقت کے ثبوت ميں گفتگو کي گئي جو صاف صاف واضح تھي *

---

† قوانين اناج گريٹ برٹن ميں کے اُن قوانين کو کهتے هيں جنميں غير ملکوں کے اناج کي اُس ملک ميں آنے کي ممانعت هے باستثناے اُن روزوں کے جنميں قيمت معين مقدار سے زيادہ هو جاوے يهه قوانين سنه ۱۸۴۶ ع ميں منسوخ هو گئے *

تیسري اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني ھے کہ محنت اور باقي اورتمام ذریعونکي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل ھوتي ھی اسطرح بیحد و غایت بڑہ سکتي ھیں کہ اُن ذریعوں کے حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ تھراویں

تحصیل دولت کا بیان

لفظ دولت کے معني اور مسئلہ ابادي کے حالات بیانکرکے اُن و سائل دولت سے بحث کرتے ھیں جن سے دولت حاصل ھوتي ھی مگر سب سے پہلے بیان اُن اصطلاحوں کا ضروري ھی جو مصدر تحصیل اور اسم پیداوار کے نام سے بولي جاتي ھیں *

پیداوار کا بیان

واضح ھو کہ جہانتک علم انتظام کو سروکار ھی وھانتک اجزاء مادیہ کي تبدیل و تغیر کو پیدا کرنا کہتے ھیں اور بعد اُن تبدیلات کے جو چیز حاصل ھوتي ھی اُسکو پیداوار بولتے ھیں غرضکہ نفس تبدیل کو پیدا کرنا اور حاصل تبدیل کو پیداوار کہتے ھیں اور یہہ بات یاد رھے کہ پڑھنے والوں کو یہہ بات یاد دلانا کچھہ ضرور نہیں کہ خود مادہ نقصان و زیادت کے قابل نہیں اور جو تغیر کہ آدمي اور اور آزمودہ وسیلوں کے باعث سے اُس میں آتا ھی وہ صرف اتني بات ھی کہ اُسکي صورت بدلي جاتي ھی اور اسلیئے کہ اس فن خاص میں عوارض دولت سے بحث کیجاتي ھی اور منجملہ تبدیلیوں کے اُن تبدیلیوں کا بیان کیا جاتا ھی جو دولت کے

مخارج گنی جاتی هیں باقی اور کل تبدیلیوں کو قسم پیداوار سے خارج
کیا گیا واضح هو کہ جیسے ایک لڑکا دریا کے کنارے سے ریت اوٹھاکر قلعہ
بناتا هی اور دوسرا لڑکا اُسکو لات مار کر گرا دیتاهے اور وہ دونو لڑکے اپنا اپنا
کام دکھاتے هیں ایسا هي ایک آدمي محل بناتا هی اور دوسرا اُسکو ڈھا
دیتا هی مگر فرق اتنا هي کہ آدمي اجرت کا مستحق هوتا هی اور لڑکونکا
کام ضایع جاتا هے اور اسي لیئے آدمي کي نسبت یہہ بات کہنی مناسب هے
کہ اُسنے ایک چیز اپنے زور بازو سے پیدا کي اور اُسکے کام کے نتیجے کو
پیداوار کہنا عین صواب هی عام اس سے کہ وہ ویرانہ کے بسانے پر مرتب
هو یا آبادي کے اوجاڑنے کا نتیجہ هو *

بیان اسبات کا کہ کل پیداوار اجناس اور خدمات میں منحصر هی

واضح هو کہ کل پیداوار کو مادي اور غیر مادي قسموں پر تقسیم کیا جاوے
یا یوں بیان کیا جاوے کہ کل پیداوار اجناس اور خدمات میں منحصر
هی اور ظاهر یہہ معلوم هوتا هی کہ یہہ تقسیم آدم اسمتھہ صاحب کي اُس
تقسیم سے ماخوذ هی جسمیں کل محنتوں کو بارآوراور غیر بارآور قسمونمیں
منحصر کیا هی غرضکہ جن لوگوں نے تقسیم آدم اسمتھہ صاحب کو کمال
افضل سمجھا تو اُنہوں نے ساتھہ اُسکے یہہ بھي کیا کہ ایسي محنت کو غیر
بارآور کہنا مناسب نسمجھا کہ بدوں اُسکے تمام محنتیں پوري نہوں
چنانچہ اُنہوں نے حاصلات اُس محنت کے ظاهر کرنے چاهے اور مادي اور
غیر مادي خدمات کي اصطلاحیں نکالیں *

لیکن معلوم هوتا هی کہ بارآور اور غیر بارآور محنتوں یا مادي اور غیر
مادي پیداواروں کے پیدا کرنے والوں اور خود جنسوں اور خدمتوں
کے درمیان میں جن جن تمیزوں کا ارادہ کیا تو وہ تمیزیں ایسے اختلافوں
پر منحصر هیں جو خود اُن چیزوں میں پائے نہیں جاتے جنسے بحث
کیجاتي هی بلکہ جن جن طریقوں سے وہ چیزیں همکو متوجهہ کرتے هیں
وہ اختلاف اُنمیں موجود هیں اور جن حالتوں میں کہ خصوص تبدیلپر هم
ملتفت نہیں هوتي بلکہ حاصل تبدیل منظور نظر هوتا هے تو ایسي حالتوں
میں علماے انتظام مدن اُس شخص کوجو تبدیل کا مرتکب هُوا بار آور محنتي

یا کسي جنس یا مادي پیداوار کا پیدا کرنے والا نام رکھتے ھیں برخلاف اُسکے جب کہ حاصل تبدیل سے قطع نظر کیجاوے بلکہ صرف تبدیل ھي تبدیل پر التفات ھووے تو علماے انتظام اُس تبدیل کرنیوالے کو غیر بارآور محنتي اور اُسکي محنتوں کو خدمات یا غیر مادے پیداوار قرار دیتے ھیں جیسے کہ ایک چمار چمڑے اور دھاگے اور موم سے جوتے کا جوڑا بناتا ھی اور سیاھي پھیرنے والا اُنکو پاک صاف کرتا ھی منجملہ اُن دو صورتوں کے پہلي صورت کا یہہ حال ھی کہ نظر ھماري حاصل فعل یعني صرف جوتي پر متعین ھی اسلیئے یہہ کہتے ھیں کہ چمار نے جوتي بنائي اور دوسري صورت کي یہہ صورت ھی کہ یہاں نفس فعل ملحوظ ھی حاصل فعل سے کچھہ علاقہ نہیں اور یھي باعث ھی کہ اس شخص کي نسبت یہہ بات کہہ نہیں سکتے کہ اسنے جوتي بنائی یا صاف کي بلکہ یہہ صاف کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے صاف کرنے کي خدمت پوري کي مگر یہہ بات یاد رھے کہ ھر حالت میں فعل اور حاصل فعل ھوتا ھی مگر فرق اتنا ھی کہ کبھي نفس فعل ملحوظ ھوتا ھی اور کبھي حاصل فعل پر نظر ھوتي ھی *

منجملہ اُن سببوں کے کہ اُنکے باعث سے کبھي نفس فعل پر نظر ھوتي ھی اور کبھي حاصل فعل ملحوظ ھوتا ھی پہلا سبب اُس تبدیلي کي کمي بیشي ھی جو ظہور میں آتي ھی اور دوسرا سبب وہ طریقہ معلوم ھوتا ھی جس طریقہ سے تبدیلي کے فائدہ کو اُس تبدیلي کا فائدہ اُٹھانے والا خرید کرے *

جہاں کہیں کہ تہوڑي سي تبدیل واقع ھوتي ھی اور خصوص ایسي صورت میں کہ شے تبدیل یافتہ تبدیل کے بعد بھي جوں کي توں اُسي نام سے باقي رھي تو التفات اپنا فعل پر مائل ھوتا ھی اور نظر بریں یہہ نہیں کہہ سکتے کہ باورچي نے گوشت بنایا بلکہ یہہ کہتے ھیں کہ اُسنے اُسکو پکایا مگر یہہ کہہ سکتے ھیں کہ گلگلے اُسنے بنائے اِسلیئے کہ تبدیل اُسمیں بہت واقع ھوئي غرضکہ تبدیل کے بعد نام کا بدل جانا شرط ھی چنانچہ درزي کي نسبت یہہ کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے کپڑیکا کرتہ بنایا اور رنگریز کي نسبت یہہ نہیں کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے رنگین کپڑا بنایا اگرچہ تبدیل اسکي درزي کي تبدیل سے زیادہ ھی مگر فرق اتنا ھی کہ جب

کپڑا درزي کے ھاتھہ سے نکلتا ھی تو نام اُسکا بدل جاتا ھی اور رنگریز کے پاس رصف اُسکا بدل گیا باقي نام اُسکا نہیں بدلا اور کوئي چیز اُسمیں پیدا نہیں ھوئي *

دوسرا بڑا سبب وہ طرز ھی جس طرز پر قیمت ادا کیجاتي ھی چنانچہ کبھي کبھي ایسا ھوتا ھی کہ نہ پیدا کرنے والا اپني محنت کي فروخت کا عادي ھوتا ھی اور نہ ھم لوگ اُسکي خرید کے عادي ھوتے ھیں بلکہ حقیقت میں اُس شئے کي بیع و شرا کے عادي ھوتے ھیں جسپر وہ محنت صرف ھوتي جیسے کہ جب دواکي ڈبیا خرید تے ھیں تو اُسوقت وہ دوا ملحوظ ھوتي ھی اور کبھي کبھي جو چیز ھم خرید تے ھیں وہ خود ملحوظ نہیں ھوتي بلکہ اُسکے تبدیل کي محنت خرید کي جاتي ھی جیسے کہ ھم فصاد یا طبیب کو نوکر رکھتے ھیں واضح ھو کہ ان تمام صورتوں میں توجہہ کي اصل خاصیت یہہ ھی کہ وہ آپ کو اُس چیز پر مائل کرتي ھی کہ جسکي بیع و شراکي عادت ھی اور جسقدر کہ ھمکو محنت کي خرید اور نیز اُس چیز کي خرید کي عادت ھی جو صرف محنت سے حاصل ھوتي ھی اُسیقدر ھم لوگ اُس جنس یا خدمت کو حاصل محنت سمجھتے ھیں چنانچہ مصوري اور بازیگري وہ کام ھیں کہ دونوں کا حاصل وہ خوشي ھی جو نقل و بازي کرنے سے حاصل ھوتي ھی اور جو وسیلے کہ مصور اور بازیگر اختیار کرتے ھیں وہ ایک ھي قسم کے ھوتے ھیں چنانچہ دونوں آلات جسمانیہ سے کام لیتے ھیں مگر نقاش اُن آلات جسمانیہ سے روغني کپڑوں پر رنگ آمیزي کرتا ھی اور بازیگر اُنہیں آلات جسمانیہ سے بازیاں دیکھاتا ھی اور اچھي اچھي باتیں بناتا ھی اور نفس محنت کو بیچتا ھی اور نقاش اُس حاصل محنت کو فروخت کرتا ھی جسپر محنت صرف کرتا ھی محنتي لوگوں اور ادنے خدمتگاروں میں فرق اتنا ھی کہ خاص خاص طرز پر اُنکي خدمتیں بکتي ھیں چنانچہ وہ خدمتگار جو تہہ‌خانہ سے کوئیلہ نکالکر کسي کمرے میں لیجاتا ھی وہ ویسا ھی کام کرتا ھی جیسے کہ کہان کہودنے والا آدمي کوئیلہ کو غار سے نکالکر اوپر تک لاتا ھی مگر جب کہ کوئیلے کہان سے باھر نکل کر کوئیلہ والوں کے تہہ‌خانہ تک پہنچ جاتے ھیں تو وہ کوئیلوں کي قیمت اداکرتا ھے اور نوکر کو لانے کي تنخواہ دیتا ھے

اور یہي باعث ہے کہ کہان کھودنے والے آدمي کي نسبت یہہ بات کہتے ہیں کہ اُسنے جنس مادي یعني کوئیلوں کو پیدا کیا اور نوکر کي نسبت یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اُسنے پیداوار غیر مادي یعنے نفس خدمت کو پیدا کیا اور اصل یہہ ہے کہ وہ دونوں شخص ایک ہي شے کو پیدا کرتے ہیں یعني مادہ میں تبدیل و تغیر پیدا کرتے ہیں مگر ہمارے التفات کي یہہ صورت ہی کہ ایک حالت میں نفس فعل پر اور دوسري حالت میں حاصل فعل پر مائل ہوتا ہی *

جب کہ لوگ از بس جاہل ہوتے ہیں تو تمام چیزیں اپنے ہي گھروں میں بناتے ہیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جس زمانہ میں سپہگري اور دلاوري کے چرچے رہتے تھے ساري بیگمات اور شاہزادیوں کا یہہ عالم تہا کہ اپني لونڈي باندیوں کي کارگذاري میں بحسب مقتضاے رسم وعادت کے شریک ہو جاتي تہیں مگر تقسیم محنت نے وہ کام کیا کہ چرخہ اور تانا تک گھروں سے نکالکر کارخانوں تک پہنچایا اور اگر وہ گفتگو جو نزاع و بحث کا محل ہی راست اور درست ہو تو یہہ کہنا مناسب ہی کہ تقسیم محنت کے طفیل سے کاتنے والے اور بنے والے غیر باراور محنتیوں سے بار اور محنتي ہو گئے اور غیر مادي خدمتوں کے پیدا کرنے سے مادي جنسوں کے پیدا کرنیوالے بنگئے *

جنس و خدمت میں امتیاز کرنے کا بیان

اگرچہ ہم ایسي اصل و اصطلاح پر اعتراض کرتے ہیں کہ اُسکي رو سے تمام پیدا کرنیوالے بحسب اپني پیداواروں کے خواص کے خدمات و اجناس کے پیدا کرنیوالوں میں منقسم ہوتے ہیں مگر باوجود اُسکے خدمات و اجناس کي تمیز و تفریق کے فائدوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ساتھہ اسکے یہہ بھي مانتے ہیں کہ خدمت کو بلفظ تبدیل اور جنس کو بلفظ شے مبدل تعبیر کریں اور لفظ پیداوار کا دونوں کو شامل رہے *

جب تک کہ کوئي شخص ایجاد شے میں مصروف نہووے تو حسب دستور اُسکو یہہ نہیں کہہ سکتے کہ اُسنے اُسکو پیدا کیا چنانچہ مچھلي پکڑنیوالا اگر اِتفاق سے ایسي مچھلي یعنے سیپي پکڑے کہ اُسمیں موتي پایا جاوے تو اُسکو یہہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا ہی بلکہ اُسکو موتي کا اتفاق سے پانے والا کہینگے برخلاف اُسکے اگر جزیرہ لنکا یعنے سیلون

کا مچھلي پکڑنیوالا جو موتي والي مچھلیوں یعنے سیپیوں کو پکڑتا رھتا ھے موتي والي مچھلیوں کو پکڑے یعنے صدف نکالے تو أسکي نسبت یہہ بات کہہ سکتے ھیں کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا ھے اور کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ دونوں صورتوں میں موتي کا وجود بذریعہ قدرت کے ھی اور أسکے قیمتي ھونیکا باعث وھي مچھلي والا ھی جسنے أسکو مقام بیقدري سے نکالا اور جوھریوں تک پہونچایا مگر فرق إتنا ھی کہ ایک صورت میں بیقصد ھاتھہ آیا اور دوسرے صورت میں قصداً ھاتھہ لگا خلاصہ کلام یہہ ھی کہ ایک صورت میں ھماري توجہہ مچھلي یعنے سیپي پکڑنیوالے کی ذریعہ پر ھوتي ھے اور إس سبب سے أسکو موتي کا پیدا کرنیوالا کہتے ھیں اور دوسري حالت میں قدرت کے ذریعہ پر توجہہ ھوتي ھی اور اسي باعث سے أسکو صرف قبضہ کرنیوالا کہتے ھیں مگر إس علم کي رو سے یہہ بات اچھي معلوم ھوتي ھی کہ أن دونو کو پیدا کرنیوالا کہنا چاھیئے *

خرچ کي تعریف

علماء إنتظام کا یہہ دستور ھی کہ تحصیل کے مقابلہ میں لفظ خرچ کا استعمال کرتے ھیں اور مراد أس سے یہہ لیتے ھیں کہ وہ دولت کے کسیقدر حصہ کا پورا یا تھوڑا ضایع کرنا ھوتا ھے اور ھر تحصیل کا مقصود بالذات أسکو سمجھتے ھیں *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ھیں کہ تمام تحصیلوں کا بڑا مقصود خرچ ھے اور مکلک صاحب کہتے ھیں کہ خرچ کے معنوں سے أن وصفوں کا معدوم ھونا مراد ھی جنکے ذریعہ سے تمام اجناس مفید اور قابل خواھش ھو جاتي ھیں اور فن و محنت کي پیداوارونکا خرچ کرنا أس مادہ کي فنا ھوتي ھی جسکي امداد اور اعانت سے وہ پیداواریں مفید و نافع ھو جاتي ھیں اور اس مادہ کے فنا ھونے سے أن چیزوں کي قابل معاوضہ قیمت ضایع ھو جاتي ھی جو صرف محنت سے أنمیں پیدا ھوئي تھي اور حقیقت یہہ ھی کہ صرف آدمي کي سعي و محنت کا مقصود اور نتیجہ خرچ ھی اسي نظر سے اگر کوئي جنس استعمال کے قابل ھووے اور خرچ أسکا ملتوي رکھا جاوے تو نقصان واقع ھوتا ھی انتہی *

اگرچہ یہہ بات تسلیم کے قابل ھی کہ جو چیزیں پیدا ھوتي ھیں وہ

فنا هوتي هيں مگر يهہ امر مسلم نهيں كه وہ فنا كرنے كے ليئے پيدا هوتي هيں بلكه برتاؤ كے واسطے پيدا كيجاتي هيں مگر معدوم هونا اُنكا استعمال سے لازم هى اور كوئي شخص اُنكو جان كر معدوم نهيں كرتا بلكه حتى الامكان اُنكے حفظ و صيانت ميں كوشش كرتا هى اور حقيقت يهہ هے كه بعض بعض ايسي چيزيں هيں كه باستثناء اتفاقي نقصانوں كے معدوم هونيكي صلاحيت نهيں ركهتيں چنانچه عجائب خانوں ميں بت اور جواهر خانوں ميں طغما اور جواهر سيكڑوں برس تك رهتے هيں اور كسي طرح كا نقصان نهيں هوتا اور بعض بعض ايسي چيزيں بهي هيں كه وہ استعمال كے ساتهہ فنا هوجاتي هيں جيسے كه كهانے اور جلانے كي چيزيں كه وہ برتاؤ كے ساتهہ معدوم هوجاني هيں اور اسليئے كه وہ جنسيں نهايت ضروري ولابدي هيں تو لفظ خرچ كا استعمال عام اسطرح پر كيا گيا كه اُس سے هر چيز كا برتاؤ سمجها جاتا هے مگر بهت سي جنسيں ايسي هيں كه اُن ذريعوں كے باعث سے معدوم هوجاتي هيں جنكے مجموعه كا نام وقت و زمانه قرار ديا گيا هى اور اُسكے روك تهام ميں نهايت كوشش كرتے هيں اگر يهہ بات صحيح هووے كه تمام تحصيلوں كا اصلي مقصود خرچ هى تو هر مكان كے بسنے والے كو خرچ كرنے والا كهنا چاهيئے نه يهہ كه اُسكو برباد كرنے والا كهيں كيونكه اگر وہ مكان اباد نرهے تو اور زيادہ جلد برباد هوگا اگر بجاے لفظ خرچ كے لفظ استعمال كا برتا جاوے تو انتظام مدن كي بحث ميں ترقي متصور هووے مگر مقررہ اصطلاحوں كے بدلنے ميں ايسي مشكل هى كه هم چارناچار خرچ كا استعمال برابر كرينگے مگر معلوم رهے كه هماري مراد اُس سے كسي شى كا استعمال هے اور استعمال اُسكا وہ برتاؤ هى جس سے وہ شى اكثر فنا هوتي هى مگر يهہ فنا هونا لازمي نهيں *

هر ايك ملك كي دولت كا حصر اس سوال پر اكثر هوتا هى كه ملك والوں كے شوق ذوق اُنكو ايسي چيزوں كي طرف مايل كريں جو بتدريج معدوم هوتي هيں يا ايسے جنسوں پر رجوع كريں جو بهت جلد معدوم هوتي هيں *

مگر حصر دولت كا باشندوں كے خرچ بارآور يا غير بارآور كي ترجيح پر بهت زيادہ هوگا *

خرچ بارآور اور غیر بارآور کا بیان

واضح ہو کہ خرچ بارآور وہ کسي شے کا استعمال هی کہ آیندہ کو پیداوار اُس سے حاصل هووے اور خرچ غیر بارآور وہ کسي شے کا استعمال هی جس سے آیندہ کوئي پیداوار حاصل نهووے خرچ غیر بارآور کي یہہ علامت هے کہ خرچ کرنے والے کے سوا کسی کو لطف اُسکا حاصل نهو باقي اور تمام خلایق میں تاثیر اُسکي یہہ هوتي هی کہ جو اجناس اُنکے برتاؤ کے لیئے موجود هوتي هیں اُنمیں کمي آجاتي هے *

بعض بعض ایسي چیزیں هیں کہ بجز خرچ غیر بارآور کے صرف خرچ بارآور کي صلاحیت نهیں رکھتیں جیسے کہ فیتوں اور زردوزیکے کام اور اقسام زیور اور اصناف جواهرات جو صرف آراستگي کے کام میں آتے هیں اور جاڑے گرمي کي روک تهام اُنسے نهیں هوتي اور تماکو اور هلاس اور سارے نشے اسي قسم میں داخل کیئے جاتے هیں جنکي نسبت غایت سے غایت یہہ بات کہہ سکتے هیں کہ وہ مضرت سے خالي هیں اور بهت سي چیزیں ایسی هیں کہ وہ صرف خرچ بارآور سے پیدا کي جاتي هیں اور دیدہ و دانستہ خرچ غیر بارآور میں برتاؤ اُنکا نهیں هوتا اور یہہ وہ قسم هی کہ بیلچہ سے دخاني کل تک تمام آلات اور اوزار اور بڑا جهاز اس قسم میں داخل هیں مگر اکثر جنسوں کا استعمال خرچ بارآور یا خرچ غیر بارآور کے طریق سے مالک کي مرضي کے موافق هوسکتا هی یعنے بجاے اُس چیز کے جو خرچ میں آوے کوئي اور چیز قایم هوجاوے یا بجز حال کي خوشي کے اور کوئي بات اُس کا نتیجہ نهووے جس شے کي امداد و اعانت سے انسان کي حیات قایم رہ سکتي هی استعمال اُسکا خواہ اُن لوگوں کي خاص پرورش میں هووے جو خود اُسکو پیدا کرتے هیں یا وہ اُن لوگوں کے خرچ میں آوے جو اُسکے پیدا کرنے والے نهیں مگر فرق یہہ هی کہ پہلي صورت میں استعمال بطور خرچ بارآور کے هوتا هے اور دوسرے صورت میں بطریق خرچ غیر بارآور کے هوتا هی *

بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں امتیاز ایسا نهیں هوتا جیسا کہ خرچ بارآور اور غیر بارآور میں هوتا هے اور یهي باعث هے کہ لوگوں کي تقسیم بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں صحیح و سالم

نہیں ہوتي اس لیئے کہ ایسی لوگ بہت کم ہیں کہ بعض بعض باتوں کي رو سے دونو قسموں میں داخل نہوں چنانچہ ایک هي آدمي بقدر اُس خرچ ضروري کے جو اُسکے آیندہ کمانے کے لیئے ضروري ہووے بارآور خرچ کرنے والوں میں داخل هے اور وهي آدمي بحسب اخراجات غیر ضروریہ کے غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں شامل هے اور محض غیر بارآور خرچ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو بیہودہ خرچ کرتے ہیں اور اُس خرچ کے عوض میں آیندہ کچھہ پیدا نہیں کرتے اور بارآور خرچ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اسرافات بیہودہ سے پاک صاف ہیں *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي اول قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جو بذریعہ اپني پہلي محنتوں یا ارث و هبہ کے زرکافي پاس اپنے رکھتے ہیں اور فرصت اوقات اور آمد جایداد کو عیش و عشرت میں اوڑاتے ہیں مگر یہہ لوگ بہت کم ہیں اور جو لوگ بسبب جہالت کے مفلس ہوتے ہیں اُن میں ایسے بہت کم ہوتے ہیں کہ اپنے پیٹ پالنے کا ایسا وسیلہ رکھتے ہوں جو اُنکے زور بازو سے متعلق نہو برخلاف اُسکے تربیت یافتہ قوموں میں مال و دولت اور جاہ و حشمت اور محنت و مشقت کي تمنا اور لوگونکو فائدے پہنچانے کي آرزو ہوتي هی ان هي باتونکا شوق هماري خلقي کاهلي اور سستي عیش و آرام کے مخالف همکو مستعد رکھتا هے اور جسقدر مال زیادہ محفوظ ہوتا هے اور تحصیل جاہ و حشمت کي جسقدر راهیں کہلتي جاتي ہیں اور جسقدر کہ لیاقت اور دولت کي قدر و منزلت علو خاندان کے مقابلہ میں لوگونکے نزدیک ترقي پکڑتي جاتي هے اور جسقدر کہ وہ وحشیانہ تعصب جو محنت و مشقت کو بہت بڑا جانتا هے کم ہوتا جاتا هے اور جسقدر کہ پکا مذهب لوگوں کو یہہ بات سکھاتا هے کہ انسانوں کو بہ نسبت خود غرضي اور ذاتي خوشي یا بیفائدہ رنج کے عمدہ اور بہتر مطلبوں کے لیئے پیدا کیا گیا هی غرضکہ جسقدر تربیت کي ترقي ہوتي جاتي هی اُسیقدر وہ تمام اسباب جنکی طفیل آدمي دیدہ و دانستہ محنت و مشقت پر راضي ہوتا هی زور و قوت پاتے جاتے ہیں اگرچہ تعداد اُن لوگوں کي جو اوقات اپني سستي اور کاهلي میں کاٹتے ہیں بجاے خود بڑهتي هی مگر پہر بهي اُن بدبختوں کي مناسبت مستعد لوگوں سے کم ہوتي جاتي هی *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کی دوسری قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جو لوٹ کھسوٹ یا مانگ تانگ سے اوقات اپنی بسر کرتے ہیں اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جو لوگ لوٹ کھسوٹ سے اپنی بسر کرتے ہیں تعداد اُنکی ترقی تربیت کے باعث سے کم ہوتی جاتی ہی مگر منگتے فقیروں کی نسبت گونہ شک ہی کہ تعداد اُنکی کم ہووے اسلیئے کہ فضول دولت اُنکی موجودگی کا ضروری سبب معلوم ہوتی ہی اور یہی ظن غالب ہے کہ فضول خرچوں کے ساتھہ اُنکی تعداد بھی بڑھتی جاویگی اور یہہ بات اپنے تجربوں سے دریافت ہوئی کہ ایسے قانونوں کے سبب سے جو بناء معقول پر مبنی نہیں یا اُنکی عمل درآمد اچھی طرح نہیں ہوتی تعداد اُنکی بڑھنی ممکن و متصور ہی مگر یہہ بات شک و شبہہ کے قابل نہیں کہ اجراے تجارت اور شہروں کے انتظام اور عمدہ عمدہ قانونوں کے ذریعہ سے ھتے کتے گداگروں کی تعداد اسقدر کم ہو جانی ممکن ہی کہ وہ نہایت خفیف سمجھی جاوے *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کی تیسری قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جو ضعف و ناتوانی اور کبرسنی کے باعث سے ہمیشہ کمانے کے قابل نرہیں اور ہمیشہ کے لیئے اسلیئے کہتے ہیں کہ لڑکے اور ایسے لوگ اس قید سے خارج ہوویں جو بسبب ضعف و نقاہت مرض کے کمانے کے قابل نہیں اس لیئے کہ اگرچہ بچے اور بیمار بالفعل نہیں کما سکتے مگر پرورش اُنکی اسلیئے ضروری ہی کہ وہ آیندہ کما وینگے اور یہہ لوگ یعنی بوڑھے اور ضعیف غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں بہت کثرت سے ہوتے ہیں اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ اُنکی کثرت تعداد میں تعداد آبادی کی مناسبت سے کمی نہوگی اسلیئے کہ جو سبب بیماری اور نقصان صحت کے دور کرنے والے ہوتےہیں جہاں کہیں اُنسے وہ بیماری اور نقصان بالکل علاج پذیر نہیں ہوتا وہاں وہ طول حیات کے باعث ہوتے ہیں یعنے ایک مدت تک بیمار کو مرنے نہیں دیتے مگر جو علم و آگاہی کہ انگلستان کی مجلس عام کی پانچویں جولائی سنہ ۱۸۲۵ ع کی اُس رپورٹ میں ہی جو درباب اُن سوسیئٹیوں کے لکھی گئی جو ناتوانوں کے لیئے مقرر ہوئیں اُس سے یہہ امر واضح ہوتا ہی کہ اِس قسم کے لوگ انگلستان میں تمام خلقت کا چالیسواں حصہ یا فی صدی اڑھائی آدمی کے قریب ہیں *

مطلق بارآور خرچ کرنے والونکي تعداد یعنے اُن لوگونکي تعداد جو پھر کمانے کي غرض سے خرچ کرتے ھیں نہایت تھوڑي ھے کوئي ایسا ملک بھي ھے جو قید غلامي اور قوانین غلامي سے آزاد ھووے اور پھر اُسمیں مطلق بار اور خرچ کرنیوالے پائے جاویں اسلیئے کہ ادنیٰ مزدور بھي ایسا خرچ رکھتے ھیں کہ وہ اُنکے تاب و طاقت اور صحت و قوت کے واسطے ضروري اور لابدي نہیں علاوہ اُسکے ھم لوگ اپنے پلے ھوئے جانوروں کے لیئے یہہ کوشش کرتے ھیں کہ جو چیز اُنکے لیئے ضروري ھے اُس سے زیادہ ندیں اور جن ملکوں میں کہ آدمي پلاؤ جانور سمجھے جاتے ھیں وھاں یہہ گمان ھو سکتا ھے کہ غلاموں کا خرچ بھي ایساھي محدود و معین ھوگا یعني ضروریات سے زیادہ نہوگا لیکن عموماً غلام بھي ایسے ھو جاتے ھیں کہ کسیقدر اُنکي حاجتوں سے زیادہ پرورش اُنکي کي جاتي ھی *

تقسیم مذکورہ بالا یعني تقسیم خرچ بارآور اور خرچ غیربارآور سے دریافت ھوا کہ قریبا سب لوگ ایسے ھیں کہ کسي ایک قسم سے خصوصیت نہیں رکھتے بلکہ اپنے خرچ خاص کے حساب سے جو کسي وقت خاص میں واقع ھووے ایک نہ ایک قسم میں داخل ھو سکتے ھیں اور جسقدر کہ کاشتکار آدمي سیدھي سادھي خوراک اپنے مطلب کے لیئے کھاتا ھی اور موٹا جھوٹا کپڑا پہنتا ھی اور ایسے مکان میں رھتا ھی کہ جاڑے گرمي کے لیئے کافي وافي ھووے تو اُسقدر وہ بارآور خرچ کرنیوالا کہلاتا ھی باقي حقہ اور جین شراب سے لیکر بیر شراب تک اور مکان و بدن کي زیب و ارایش اُسکا غیربارآور خرچ ھی *

واضح ھو کہ مراد اِس بحث سے یہہ نہیں کہ علاوہ ضروریات کے تمام ذاتي خرچ غیربارآور ھیں اِسلیئے کہ جو لوگ بڑے بڑے عہدوں پر مقرر ھیں بات اُنکي اُسوقت تک ٹھیک ٹھاک نہیں ھوتي ھی کہ مال و دولت کي نمایش اور شان و شوکت کي آرایش سے رعب داب اپنا لوگوں کے دلوں پر نہ بٹھاویں چنانچہ ایک جج یا کسي بادشاہ والا جاہ کے ایلچي کو اپنے منصب کے موافق ایسا عملہ رکھنے کي ضرورت پڑے جسکا خرچ سالانہ بیس ھزار روپئے ھووے اور وہ بجاے اُسکے چالیس ھزار روپیہ خرچ کرے تو نصف خرچ اسکا بارآور ھوگا اور دوسرا نصف خرچ غیربارآور ھوگا مگر یہہ سمجھنا نچاھیئے کہ اُسکي گاڑي کے پیچھے وہ تیسرا پیادہ کہ

بوجھہ اُسکا گھوڑوں پر محض بے فائدہ ھی وہ بھي غيربارآور خرچ کرنيوالا ھی
کيونکہ جو کچھہ وہ خرچ کرتا ھی وہ اُسکے خدمت کي اُجرت ھی اور
جسقدر کہ وہ غريب اِسليئے خرچ کرتا ھی کہ اداے خدمت کے قابل رھے
وہ اُسکا خرچ بارآور ھی البتہ اُسکے خدمتيں غيربارآور طوروں سے اُسکا آقا
خرچ کرتا ھی اور يہہ بھي نسمجھنا چاھيئے کہ پيدا کرنيوالے لوگوں کے
تمام خرچ بلکہ خرچ ضروري بھي بارآور ھيں اِسليئے کہ وہ بيچارہ محنتي
جسکو آدھي مزدوري ملي اور سالانہ مزدوري اُسکي سو روپيہ اور خرچ
اُسکا دو سو روپيہ هوويں تو وہ سو روپيہ غيربارآور طور سے خرچ کرتا ھی *

تحصيل دولت کے وسيلوں کا بيان

تحصيل اور خرچ کے بيان کے بعد اُن ذريعوں کا بيان مناسب متصور
هوا جنکے برتاؤ سے تحصيل هوتي ھی *

اول ذريعہ محنت

مقدم وسيلہ تحصيل کا محنت ھی اور وہ قدرتي وسيلے ھيں کہ اُنسے
بدون امداد اِنسانوں کے همکو مدد حاصل هوتي ھی *

اور محنت وہ جسماني يا نفساني حرکت ھی جو تحصيل مطلوب
کے واسطے قصداً کيجاتي ھی اور حقيقت يہہ ھی کہ بيان ايسي اصطلاح
کا چنداں ضروري نہيں جو بجاے خود درست اور نہايت عام فہم هووے
مگر بلحاظ اسباب قيمت کے خاص خاص قيمتوں کے باعث سے بعض
بعض اِنتظام مدن کے عالموں نے لفظ محنت کو ايسے مختلف معنوں
ميں اِستعمال کيا کہ تھوڑے دنوں تک اِستعمال اِس لفظ کا جب تک کہ
تشريح اُسکے نہوگے تردد سے خالي نرهيگا اور تعين مراد کي حاجت رهيگي
پہلے بيان هو چکا کہ بہت سے علماے اِنتظام نے يہہ سمجھا کہ قيمت
صرف محنت پر منحصر ھی اور جب کہ ايسے لوگوں سے جواب اِس
سوال کا پوچھا گيا کہ مٹکوں ميں شراب پڑي پڑي پراني هو جاتي ھی
اور چھوٹے درخت بڑے هو جاتے ھيں اور باوصف اُسکے کہ کوئي محنت
نہيں هوتي مگر قيمت ميں دونوں بڑہ جاتے ھيں تو جواب اُسکا يہہ ديا
کہ شراب کي ترقي اور درختوں کي نشو و نما کو هم يہہ سمجھتے ھيں کہ کسيقدر

اُنپر محنت صرف ہوئي مگر یہہ وہ جواب ہی کہ معني؟ اُسکے سمجھہ سے خارج ہیں محنت کے معنے اس اندیشہ سے بیان کیئے گئے تا کہ یہہ بات نہ سمجھیں کہ وہ قدرتي عمل جو بدون امداد و اعانت انسانوں کے ظہور میں آتے ہیں مفہوم محنت میں داخل ہیں علاوہ اسکے پڑھنے والوں کو یہہ بات یاد رہے کہ مفہوم محنت سے وہ سب کام خارج ہیں جو بذات خود یا بذریعہ اپنے پیداواروں کے معاوضہ کے قصد سے نکیئے جاویں چنانچہ ایک اجرت پر نامہ پہونچانے والا اور دوسرا تماشائي جو دل بہلانیکے لیئے سیر و تماشا کرتا پھرتا ہی اور شکاري جواري اور جلسوں میں اپني خوشي سے ناچنے والي میمیں اور ہندوستان کي ناچنی والیاں جو طوایف کہلاتي ہیں غرض کہ یہہ تمام لوگ اپنے اپنے موافق ایکسي محنتیں اوٹھاتے ہیں مگر بحسب دستور اُن لوگوں کو محنتي سمجھنا جو صرف اپني دل لگي اور تفریح طبع کے لیئے محنت اُوٹھاتے ہیں کمال خطا اور نہایت بیجا ہی

دوسرے قدرتي ذریعے

جو ذریعے کہ قدرت سے ہمکو حاصل ہوتے ہیں اور جنکو ہم قدرتي ذریعہ کہتے ہیں اُنمیں ہر بارآور ذریعہ داخل ہی جو بدون امداد انسانوں کے تاثیر و عمل کي قوت رکھتا ہی *

اگرچہ قدرتي ذریعہ کي اصطلاح اچھي اصطلاح نہیں مگر ہمنے اس لیئے اُسکو اختیار کیا کہ اچھے اچھے مشہور مصنفوں نے استعمال اُسکا اسي معنوں میں کیا اور علاوہ اُسکے یہہ بھي ایک وجہہ ہی کہ سوا‌ے اُسکے کوئي لفظ ایسا ہاتھہ نہ آیا کہ وہ بہت سا مورد اعتراض نہو واضح ہو کہ منجملہ قدرتي ذریعوں کے مقدم ذریعہ زمین ہی اور زمین میں تمام کہانیں اور دریا اور جنگل اور جنگلي جانور غرضکہ جو کچھہ اُسپر ہی اور جو صرف قدرت سے اُسپر پیدا ہوتا ہی سمجھنا چاہیئے اور مناسب یہہ ہی کہ اشیاء مذکورہ پر سمندر اور ہوا اور روشني اور گرمي اور علم طبعي کے قواعد مثل کشش ثقل اور قوت برقیہ جنکے ذریعہ سے طرح طرح کي چیزیں پیدا کرتے ہیں بے تکلف بڑھاویں اور یہہ تمام بارآور ذریعے زمین کے نام سے پکارے جاویں زمین کے اعتبار کي عام وجہہ یہہ ہی کہ ان سب ذریعوں

میں سے جو دخل و تصرف کے قابل هیں زمیں منفعت کا بڑا مخرج هونے کے سبب سے نہایت بڑا پایه رکھتی هی اور خاص وجهه یهه هی که زمیں کے قبضه سے اکثر اشیاء مذکوره پر بهی قبضه هو جاتا هی واضح هو که قدرتی ذریعے مادوں کی بہم پہونچانے کے لیئے جنپر تحصیل کے اور ذریعوں سے کام لیا جاوے ضروری و لابدی هیں مگر وہ قدرتی ذریعے آپ اُس حالت میں قیمت کا باعث نہیں هوتے که اُنپر عام دسترس هووے اسلیئے که هم بیان کرچکے هیں که محدودیت مقدار حصول قیمت کا رکن اعظم هی اور جو شے که عموماً حصول کے قابل هی وہ مقدار حصول میں محدود نہیں *

تیسرا ذریعه اجتناب

اگرچه انسان کی محنت کا ذریعه اور قدرت کا وہ وسیله جو بلا اعانت انسانوں کے حاصل هوتا هے نہایت بارآور قوتیں هیں مگر انضمام ایک اور تیسری اصل کا ساتهه اُنکے اس لیئے ضروری هے که وہ قوتیں تمام و کامل هو جاویں چنانچه اگر فرض کیا جاوے که محنتی لوگ بڑے زرخیز ملکوں کے رهنے والے تمام اپنی محنتوں کو ایسی باتوں کی تحصیل میں صرف کریں که سود اُنکا سردست هووے اور جوں جوں که آمدنی پیدا هوتی جاوے وہ بے تکلف صرف کرتے جاویں تو وہ لوگ اپنی غایت سعی و محنت کو ضروریات کے پیدا کرنے میں بهی ناکافی پاوینگے *

واضح هو که اس تیسرے ذریعه کو جسکے بغیر وہ دونو پورے نہیں هوتے اجتناب کے نام سے پکارتے هیں اور اِس اصطلاح سے ایک شخص کی ایسی چال چلن مراد هے که جو کچهه اُسکے پاس موجود هو اُسکے غیر بارآور خرچ سے پرهیز کرے یا حاصلات بالفعل کی نسبت حاصلات مستقبل کو قصداً ترجیح دے *

جب که همنے اس اصل کو قایم کیا تها که محنت اور باقی اور تمام ذریعوں کی قوتیں جنکی بدولت دولت حاصل هوتی هے اسطرح بیحد و غایت بڑہ سکتی هیں که اُن ذریعوں کی حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعه ٹهراویں تو همنے تحصیل دولت کے اسی تیسرے ذریعه کی تاثیروں کی طرف اشارہ کیا تها واضح هو که لفظ اجتناب کی بحث جوهم

آیندہ کرینگے اس اصل کي تشریح ھے اور وہ ایسي واضح ھے کہ اُسکو دلیل اور برھان کي حاجت نہیں *

وسایل تحصیل کي تقسیم اُن تین قسموں میں علماے انتظام مدن کو بہت دنوں سے معلوم ھے جنکو محنت اور زمین اور سرمایہ کے نام سے نامي کرتے ھیں اگرچہ اس تقسیم کي دوسري اور تیسري قسم کے لیئے مختلف مختلف اصطلاحیں ھمنے مقرر کیں مگر اس تقسیم کي بنیاد کي نسبت ھمکو گفتگو نہیں چنانچہ زمین کي جگہہ قدرتي ذریعوں کا لفظ وضع کیا تاکہ تمام جنس کو ایک فرد کے نام سے نہ پکاریں اس لیئے کہ زمین ایک فرد خاص ھے اور قدرتي ذریعہ اُسکي جنس ھے اور جنس کو اُسکي ایک قسم کے نام سے پکارنا ایک ایسي بات ھے کہ اُسکے سبب سے باقي اقسام اُس جنس کي غیر مشہور ھو جاتي ھیں اور بجاے لفظ سرمایہ کے لفظ اجتناب کے قایم کرنیکي چند وجوہ مختلف ھیں *

لفظ سرمایہ کا اسطرح مختلف معنوں میں برتا گیا ھے جس سے اُسکے عام تسلیم شدہ معنے ھونے پر شک ھوتا ھے البتہ یہہ ایک عام پسند معنے سمجھہ میں آتے ھیں جنکو علماے انتظام مدن بھي بایں شرط تسلیم کرینگے کہ معني مجوزہ اُنکے اُنکو جتائے نجاویں اور وہ یہہ ھیں کہ لفظ سرمایہ سے وہ دولت کي چیزیں مراد ھیں جو انسان کي سعي و محنت کا ثمرہ ھوتي ھیں اور دولت کي تحصیل و تقسیم میں لگائي جاتي ھیں اور سرمایہ کو انسانوں کي سعي و محنت کا ثمرہ اسلیئے کہتے ھیں کہ وہ بارآور ذریعے اُس سے مستثنی رھیں جنکو قدرتي ذریعوں کے نام سے نامي کیا گیا اور جنسے اس علم کي اصطلاح کے موافق منافع حاصل نہیں ھوتا بلکہ کرایہ حاصل ھوتا ھے *

جب کہ سرمایہ کے یہہ معني بیان کیئے گئے تو ظاھر ھے کہ سرمایہ تنہا کوئي بارآور ذریعہ نہیں ھوسکتا بلکہ اکثر صورتوں میں تینوں ذریعوں کے مجموعہ کا نتیجہ ھوتا ھے اس لیئے کہ قدرتي ذریعہ سے مادي اشیاء بہم پہنچتي ھیں اور اُنکے خرچ کرنے میں توقف کرنے سے وہ غیر بارآور خرچ سے محفوظ رھتي ھیں اور کسیقدر محنت اُنکي تبدیل صورت کرنے اور اُنکے قایم رکھنے میں ھوتي ھے غرضکہ تینوں باتوں سے سرمایہ بن جاتا ھے لفظ اجتناب سے وہ ذریعہ مراد ھے جو قدرتي ذریعہ و محنت سے علحدہ ھے

اور اتفاق اسکا اُنسے وجود سرمایہ کے لیئے نہایت لابدی هے اور جیسے کہ
اجرت کو محنت سے واسطہ هے ویساهي منافع کو سرمایہ سے علاقہ هے یہہ
بات بہت واضح هے کہ معمولي معنوں کی نسبت لفظ اجتناب کے نہایت
وسیع معني لیئے گئے اور حقیقت یہہ هے کہ صرف اجتناب پر توجہہ
اُسوقت هوتي هے کہ مفہوم اُسکا مفہوم محنت سے علحدہ هووے چنانچہ
اجتناب ایسے آدمي کي چال ڈھال سے بخوبي واضح هوتا هی جو کسي
درخت یا کسي پلاؤ جانور کو پورے قدون تک پہونچنے دیتا هی مگر اُسوقت کم
واضح هوتا هی کہ وہ درخت لگاتا هی یا اناج بوتا هے اور دیکھنے والوں کو اُسوقت
اُسکي محنت پر نظر هوتي هی اور وہ جو آیندہ مقصود کامل حاصل هونے کي
توقع پر اپني طبیعت کو مارتا هی اُسکا خیال نہیں هوتا جسکو هم اجتناب
کہتے هیں اور اس لفظ کے اختیار کرنے کي یہہ وجہہ نہیں کہ کوئي اعتراض
اُسپر وارد نہیں هوتا بلکہ صرف یہہ باعث هی کہ کوئي لفظ ایسا هاتھہ نہ
آیا کہ وہ اس لفظ سے زیادہ اعتراض کے قابل نہو چنانچہ ایک مرتبہ اتفاق
ایسا هوا کہ لفظ عاقبت اندیشي کا تجویز کیا مگر نقصان اتنا پایا کہ اس
لفظ کے مفہوم سے نفس کشي اور منافع سے کوئي ضروري تعلق واضح نہیں
هوتا مثلاً چھتري لگانا ایک طرح کي عاقبت اندیشي هی مگر جسکو اصل
منافع کہتے هیں وہ اُس سے حاصل نہیں هوتا بعد اُسکے لفظ کفایت شعاري
کا تجویز کیا گیا مگر اس لفظ میں یہہ خرابي پائي کہ تهوڑي احتیاط و
محنت اُس سے مفہوم هوتي هی اور یہہ تسلیم کیا کہ اجتناب استعمال
و رواج کي رو سے تهوڑي محنتوں سے منفک نہیں هوتا مگر باوصف اسکے
وسائل تحصیل کي ترتیب میں محنت سے اُسکو الگ سمجھنا ضروری
هی *

اور یہہ بهي مانا گیا کہ یہہ اعتراض اجتناب پر هوسکتا هی کہ صرف
اجتناب سے جسکے معنی کسي فعل سے پرهیز کرنا هی یہہ نہیں سمجھا
جاتا کہ ایک کام سے پرهیز کرکے کسي دوسرے کام کا کرنا بهي مراد هی اور
علی هذالقیاس بیباکي اور آزادي پر بهي یهي اعتراض وارد هوسکتا هی مگر
آج تک کوئي شخص اسپر معترض نہیں هوا کہ وہ ایسے الفاظ کے برابر نہیں
هیں جنسے کاموںکا کرنا صریح ظاهر هوتا هی جو لطف و لذت هم اُٹھاسکتے
هیں اُس سے پرهیز کرنا یا حاصلات بالفعل کو چھوڑ کر حاصلات مستقبل کا

طالب ہونا ایسي کوششیں ہیں کہ اُنمیں انسان کو بہت سا غم و غصہ کھانا پڑتا ہی اور یہہ کوششیں خلقت کے ہر گروہ میں باستثناء ادنی درجہ کے لوگوں کے ہوتي ہیں بلکہ اُنمیں بھي ہوتي ہیں اگر یہہ بات نہوتي تو خلقت کي حالت کو ہرگز ترقي نہوتي مگر جب خوب چھانا بینا تو منجملہ اُن ذریعوں کے جنسے چار آدمیوں میں بڑائي حاصل ہوتي ہی ذریعہ اجتناب کو نہایت موثر پایا اور باب ترقي میں تاثیر اُسکي پہلے پہل تھوڑي تھوڑي ہوتي ہی اور اخر کار اُسکو نہایت وسعت ہوجاتي ہی قوموں میں سے نہایت کم تربیت یافتہ قومیں بلکہ ایک ہي قوم کے مختلف گروہوں میں سے وہ گروہ جو نہایت کم تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ہمیشہ نا عاقبت اندیش اور نہایت کم اجتناب کرنیوالے پائے جاتے ہیں *

سرمایہ کا بیان

ہم ابھي بیان کرچکے ہیں کہ سرمایہ وہ دولت کي چیزیں ہیں جو آدمي کي سعي و محنت کا ثمرہ ہوتي ہیں اور دولت کي تقسیم و تحصیل میں کام آتي ہیں اور ہر چیز سرمایہ کي اجتناب و محنت اور قدرتي ذریعوں کے اجتماع کا نتیجہ ہوتي ہی جو تحصیل دولت کے مقدم ذریعے ہیں *

بیان اُن مختلف طوروں کا جنمیں سرمایہ خرچ ہوتا ہی

جب کہ کسي آدمي کے پاس کوئي چیز دولت کي موجود ہو اور وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ نکرے کہ کچھہ لطف اور مزہ اُٹھے بلکہ بطور سرمایہ کے بایں نظر خرچ کرے کہ وہ دوبارہ تحصیل و تقسیم دولت کے ذریعہ کے طور و طریقے پر کام آوے تو اُسکے آٹھہ طریقہ ہیں کہ اِرادہ اُسکا اُنمیں پورا ہووے *

اول یہہ کہ وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ کرے کہ جو اثار اُسکے خرچ کرنے پر مرتب ہوتے ہیں وہ بلا واسطہ اُسي شی سے حاصل ہوویں جیسکہ سرنگوں میں بارود اور دخاني کلوں میں کوئیلے خرچ ہوتے ہیں اور جو خوراک کہ کمانے والے کو حفظ تاب و طاقت کے

کے لیئے ضروري هووے جسکي بدولت وہ کمانے جوگا هو وہ اسي طرح خرچ هوتي هی *

دوسرے یہہ کہ وہ اُس چیز کو رکھہ چھوڑے اور ایسے کاموں میں لگائے جنمیں بتدریج فنا هونا اُسکا ذاتي خاصہ هی اگرچہ وہ ارادتاً اور ضروري نهووے چنانچہ تمام اوزار اور کلیں ایسي هي طرح کام آتي هیں *

تیسرے یہہ کہ اُس کي صورت بدل دے جیسیکہ مادي اشیاء کي صورت پلٹ کر کوئي کامل جنس طیار کیجاتي هی *

چوتھے یہہ کہ وہ شخص اُسکو اُسوقت تک پاس اپنے رکھے کہ اُن تبدیلیوں کے باعث سے مول تول اسکا بڑہ جاوے جو زمانہ کے گذر نے پر خواہ مخواہ واقع هوتي هیں یا بازار کے بھاؤ تاؤ بدل جانے سے بھاؤ تاؤ اُسکا بدل جاوے جیسے کہ انگوروں والا بھاري فصل هونیکے ساتھہ اپني شراب اس لیئے روک لیتا هی کہ یہہ دونو فائدے اُسکو حاصل هوویں *

پانچویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو خریداروں کي رفع حاجت کے لیئے فروخت کے واسطے مہیا رکھے جیسے کہ دوکانداروں کي کامل طیار چیزیں یا تجارت کے ذخیرے کام آتے هیں *

چھتے یہہ کہ وہ شخص اُس کو بعوض استعمال کسي قدرتي ذریعہ کے اُس ذریعہ کے مالک کے حوالہ کرے جیسے کہ کاشتکار اپنے زمیندار کو زمین کا محصول دیتا هے *

ساتویں یہہ کہ وہ کسي مزدور کو اُسکي محنتوں کے بدلہ میں دے یعني اجرت کا مول ادا کرے *

آتھویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو کسي ایسي چیز سے مبادلہ کرے جسکو سرمایہ کے طور پر کام میں لاوے یعني اُس سے تجارت کرے *

چنانچہ جو سرمایہ والے کہ آتھوں گانتھہ پورے هوتے هیں وہ اپنے سرمایوں کو ان آتھوں طریقوں سے کام میں لاتے هیں اگر هم کسي کلال شراب بیچنے والے کے اُس علم کو جو اُسنے اپنے کام میں حاصل کیا اور اُس ذخیرے خانوں اور کلونکو جو اُسکي تجارت کے لیئے ضروري هیں اور جنسوں کے اُس ذخیرے کو جو اُسکے خرچ روز مرہ کے واسطے درکار هیں اور نیز ایک سو شراب کے پیپوں کو اور بوتلوں کو غرض کہ جملہ اشیاء مذکورہ بالا کو سرمایہ اُسکا قرار دیں تو همکو یہہ امر بخوبي واضح هوگا

کہ علم وآلات اور جملہ ضروریات اُسکي اسطرح خرچ هوتي هیں کہ بلاواسطہ
کسي اور شے کے اُنکا معاوضہ حاصل نہیں هوتا هاں فرق اتنا هی کہ علم
اُسکا اُسکے مرتے دم تک یا اُسوقت تک خراب نہوگا کہ وہ اپنا پیشہ
نچھوڑے اس لیئے کہ پیشہ چھوڑنے پر علم اُس پیشہ کا خراب هوجاتا هے
اور آلات اور مکان اور پوشاک اور خوراک غرض کہ جملہ اسباب اُسکے برابر
خرچ هوتے اور قایم هوتے چلے جاتے هیں مگر خوراک کي بربادي صرف
بالفعل هے اور باقي اشیاء کا خرچ آهستہ آهستہ هوتا هے اور وهي شخص
اپني شراب کا ایک حصہ اُسوقت تک باقي رکھتا هی کہ تھوڑے دنوں
بعد اُسکي ترقي هوجاوے اور تھوڑي شراب اس لیئے موجود رکھتا هے کہ
گاهک اُسکے خالي نہ پھریں اور دوکان اُسکي کھوٹي نہو یہانتک کہ آخر
کار اُسکو بیچ کھونچ برابر کرتاهی اور بعد اُسکے قیمت اُسکي یوں خرچ
کرتا هی کہ کسیقدر اُس زمین کا کرایہ دیتا هی جس پر مکانات اُسنے
بنائے اور کسیقدر اپنے ملازموں کي تنخواہ میں ادا کرتا هی اور کسیقدر
اپنے مکانوں اور کلوں کي حفاظت اور مرمت میں لگاتا هی اور کسیقدر
دوبارہ میکشي اور نیز اس کے سامانوں کي درستي میں صرف کرتا هی
تاکہ دوکان اُسکي ذخیرہ سے خالي نرهے اور جو کچھہ کہ شراب کي
قیمت میں سے باقي رهتا هی اور باقي رهنے میں کوئي شک شبہہ نہیں
ورنہ حال اُسکا مثل اُسکے مزدوروں کي هوجاوے تو اُس بقیہ کو فائدہ
کہتے هیں اور اُس بقیہ کي یہہ صورت هی کہ منجملہ اُس کے کسیقدر اُن
جنسوں کے دوبارہ بہم پہونچانے میں صرف کرتا هی جو اُسکي تاب و
طاقت کو بنائے رکھیں اور بقاے صحت کے لیئے ضروري و لابدي هیں اور
باقي کو کہاتا اوڑاتا هے جو غیر بارآور خرچ هے یا اپنے سرمایہ کي ترقي میں
یا کسي اور کا سرمایہ قایم کرنے میں مثل اپني اولاد کي تعلیم و تربیت کے
خرچ کرتا هے اور یہہ خرچ بارآور هے *

دایر اور قایم سرمایونکا بیان

واضح هو کہ آدم اسمتھہ صاحب نے سرمایہ کو اقسام قایم و دایر
میں تقسیم کیا چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ صرف دو طریقوں میں سرمایہ
اسطرح خرچ هوسکتا هی کہ اُس سے امدني یا منافع حاصل هووے *

چنانچہ پہلا طریقہ یہہ ہی کہ اسبابوں کے پیدا کرنے یا تیار کرنے یا خرید نے میں سرمایہ صرف کیا جاوے اور پہر اُنکو فایدے سے بیچا جاوے اور جو سرمایہ کہ اس طرح پر استعمال میں آوے اُس سے جب تک کوئی آمدنی یا منافع حاصل نہیں ہوتا کہ وہ مالک کے قبضہ میں اپنی شکل و شمایل پر موجود رہے چنانچہ سوداگری کی چیزیں سوداگر کو جب تک مفید و نافع نہیں ہوتیں کہ وہ روپئے کے بدلہ بیچی نہیں جاتیں اور روپئے سے جب تک فائدہ متصور نہیں ہوتا کہ وہ اُسکو متاع و اسباب کے بدلہ صرف نکرے غرضکہ سرمایہ اُسکا نئی نئی صورتیں بدلتا رہے اور شک نہیں کہ تسلسل تبدلات سے اُسکو فائدہ حاصل ہوگا اور ایسے سرمایوں کو سرمایہ دائر کہتے ہیں *

اور دوسرا طریقہ یہہ ہی کہ وہ سرمایہ زمین کی ترقی اور مفید کلوں اور آلات کی خرید غرضکہ ایسی ایسی چیزوں میں خرچ کیا جاوے جنسے آمدنی یا منافع بغیر اسبات کے کہ ایک شخص کے پاس سے دوسرے کے پاس مبادلہ میں آویں جاویں حاصل ہو ایسے سرمایوں کا قائم سرمایہ نام رکھتے ہیں *

سوداگروں کے سرمائے تمام دائر ہوتے ہیں اور جو آلات اور کلیں کہ پیشوں میں کام آتی ہیں سوداگروں کو اُس وقت تک اُنسے کام نہیں پڑتا جب تک کہ اُنکی دوکانوں یا ذخیرہ خانوں کو کارخانہ نہ سمجھا جاوے اور کاریگروں اور کار خانہ والوں کے تھوڑے تھوڑے سرمایہ اُنکے آلات و اوزاروں کی صورتوں میں قائم رہتے ہیں مگر بعضوں کے لیئے یہہ آلات بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور بعضوں کے پاس بہت کثرت سے پائے جاتے ہیں چنانچہ درزی کو سوئیوں کے سوا کوئی آلہ درکار نہیں اور جوتی بنانے والے کو کسیقدر زیادہ چاہتے ہیں اور بعض کاموں کے لیئے زیادہ زیادہ قائم سرمائے درکار ہوتے ہیں مثلاً لوہے کے بڑے کارخانوں میں گلانے اور ڈھالنے کی بھٹیاں اور لوہے کے کاٹنے کے اوزار ایسے آلات و اسباب ہیں کہ بہت سے خرچ کرنے پر تیار ہوسکتے ہیں اور کاشتکاروں کے سرمایہ کا وہ حصہ جو کشتکاری کے اوزاروں میں صرف ہوتا ہی قائم سرمایہ ہی اور جو حصہ کہ ہالی اور کمیروں کی پرورش اور مزدوری میں خرچ ہوتا ہی وہ دائر سرمایہ ہی پس کاشتکار اپنے سرمایہ کے ایک جزء کے رکھنے اور دوسرے جزء کے علیحدہ کرنے سے فائدہ

اُتھاتے ہیں مویشیوں کا ریوڑ جسکو اِس غرض سے خریدا جاتا ہی کہ انکے دودھ سے اور اُنکو موٹا تازہ کر کے بیچنے سے فائدہ حاصل کریں قائم سرمایہ ہی کہ اُنکے رکھنے سے منافعے حاصل ہوتے ہیں اور جو کچھہ کہ مویشیوں کے پرورش میں خرچ ہوتا ہی وہ دایر سرمایہ ہی جسکے علحدہ کرنے سے فائدہ ہوتا ہی انتہیٰ مولف کہتا ہی کہ ہمکو یہہ امر دریافت نہیں کہ آدم اسمتھہ صاحب کے قاعدہ تقسیم پر کوئی صاف اعتراض وارد ہوا ہاں شاید اسمیں کوئی شک شبہہ ہو کہ قایم اور دایر سرمایوں کی اصطلاح بہت اچھی ہی یا نہیں مگر آدم اسمتھہ صاحب نے ایسی تشریح و توضیح سے اُن اصطلاحوں کے معنی بیان کیئے کہ وہ اُن معنونکا بالکل مصداق ہو گئیں اور جب سے وہی معنے معمول و مروج رہے مگر رکارڈو صاحب نے معمولی استعمالوں کی حفظ و مراعات نکی اور یہی باعث ہوا کہ اُنکی تحریرونکا افادہ کم ہوگیا چنانچہ دائر و قایم سرمایوں کی اصطلاحوں سے ایسے معنی مراد لیئے کہ وہ معمولی معنوں کے بالکل مخالف ہیں اور مل صاحب بھی اُنکے قدم بقدم چلے اور دائیں بائیں کا ملاحظہ نکیا اور اس لیئے کہ ان دونوں مصنفوں نے یہہ بیان نہیں کیا کہ جو معنی اُنہوں نے اختیار کیئے وہ عام و شایع نہیں تو جو تفاوت کہ اسمتھہ صاحب اور اُن دونوں کے درمیان میں واقع ہے بیان اُسکا مناسب متصور ہوا *

رکارڈو صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے سرمایہ کو دایر سرمایہ کہتے ہیں کہ معدوم ہونا اُسکا جلد جلد ممکن ہو اور اکثر پیدا ہوتا رھنا اُسکا نہایت ضروری ہووے اور اُس سرمایہ کو قایم سرمایہ بولتے ہیں جو آھستہ آھستہ خرچ ہووے مگر یہہ تقسیم اس لیئے معقول نہیں کہ اُسکی قسموں میں تمیز کامل حاصل نہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک ایسا بوزہ بنانے والا جسکے آلات و مکانات اچھے قیمتی اور بڑے پایدار ہوویں اپنے قایم سرمایہ کا بہت سا حصہ کام میں لگائے رکھتا ہی اور برخلاف اُسکے اُس جوتی بنانے والے کا سرمایہ دایر گنا جاتا ہی جو اپنے سرمایہ کو ملازموں کی اجرتوں میں دیتا ہی اور وہ اجرتیں خوراک اور پوشاک وغیرہ میں صرف ہوتی ہیں جو ایسی جنسیں ہیں کہ آلات و مکانات مذکورہ کی نسبت معدوم ہونیکے بہت زیادہ قابل ہیں انتہیٰ واضح ہو کہ یہہ قول رکارڈو صاحب کا کہ سرمایہ کے قسموں میں فرق و امتیاز کامل حاصل نہیں ہاں

جسطرح که اُنھوں نے اُس تقسیم کي توضیح کي ھے اُسکي نسبت راست اور درست ھے اسلیئے که آھسته آھسته اور جلد جلد کي اصطلاحیں جو اختیار کي گئیں اُنسے زیادہ کوئي اصطلاح بیجا اور بیھودہ نھوگي مگر عجب یہه ھے که خود اُنھوں نے اور نیز مل صاحب نے یہه تصور کیا که تقسیم اُنکي آدم اسمتھه صاحب کي تقسیم سے مطابق ھے مگر ظاھر ھے که تقسیم اُنکي بجاي خود نادرست ھے اور تقسیم مذکور کے برعکس ھے اسلیئے که درزي کي سوئیاں جو آدم اسمتھه صاحب کے نزدیک اس لیئے قایم سرمایه ھیں که اُسکے پاس وہ بہت دنوں تک رھتي ھیں اور وھي بقول رکارڈو صاحب کے جلد معدوم ھونیکے قابل یعني دایر سرمایه قرار پاوینگي اور عکس اُسکا یہه ھے که لوھا ڈھالنے*والونکي لوھے وغیرہ کي ڈھلي ھوئي چیزیں آدم اسمتھه صاحب کے نزدیک دایر اور رکارڈو صاحب کے نزدیک قایم سرمایه ھے *

قایم اور دایر سرمایه کي جو اور قسمیں آدم اسمتھه صاحب نے بیان کیں اُنکی نقل کرنے سے اُنکي درست فہمي اور سرمایه کي حقیقت زیادہ تر واضح ھوتي ھی *

وہ فرماتے ھیں که قایم سرمایه میں چار قسم کي چیزیں داخل ھیں *

اول وہ آلات اور اوزار جو پیشوں میں کام آتے ھیں اور بطفیل اُنکے محنت آسان اور کم ھو جاتي ھے *

دوسرے وہ عمارتیں جو مثل دو کانوں اور ذخیرہ خانوں وغیرہ کے تجارت یا کارخانوں کي غرض سے بنائي جاتي ھیں اور حقیقت یہه ھے که یہه تمام اشیاء مذکورہ بھي تجارت اور پیشوں میں کام آنے کے واسطے ایک قسم کے آلات ھیں اور اُنکو آلات ھي سمجھنا چاھیئے *

تیسرے زمینوں کي ترقي اور وہ کام جو زمینوں کے سکھانے بنانے اور کمانے کھتیانے میں منافع و محاصل کي نظر سے کیئے جاتے ھیں پس ترقي یافته کھیتوں کو بھی ایساھي سمجھا چاوے که گویا وہ بھي اوزار ھیں جنسے محنتوں میں تخفیف اور آساني ھو جاتي ھے *

چوتھے وہ مفید استعدادیں جنکو لوگ حاصل کرتے ھیں اسلیئے که طالبان علم و ھنر کي پرورش میں جب که وہ تعلیم پاتے ھیں یا کوئي پیشه سیکھتے ھیں جو کچھه خرچ ھوتا ھے وہ ایسا سمجھا جاتا ھے که گویا اُنکي ذاتوں میں قایم سرمایه ھے غرضکه کاریگروں کي چستي چالاکي کو ایسا

خیال کرنا مناسب ہے کہ وہ تجارت کی ایک ایسی کل ہے کہ اسکے ذریعہ سے محنت نہایت آسان اور کم ہو جاتی ہے *

اور اسیطرح دایر سرمایہ کے بھی چار رکن ہیں *

اول روپیہ جسکی بدولت باقی ارکان اس سرمایہ کے اُن لوگوں میں دایر و منقسم ہوتے ہیں جو لوگ اُنکو خرچ کرتے ہیں *

دوسرے وہ گلے گاے بیل بھیڑ بکریوں وغیرہ کے جو قصابوں اور چرواہوں وغیرہ کے پاس فروخت کے واسطے موجود رہتے ہیں *

تیسرے کپڑوں اور میز چوکی وغیرہ اور تعمیروں کی وہ مادی اشیاء جو پوری نہوئی ہوں اور کارخانہ والوں اور کاشتکاروں اور سوداگروں کے قبضہ میں باقی ہوں *

چوتھے وہ کام جو بنکر تیار تو ہو گئے ہوں مگر کارخانہ والوں اور سوداگروں کے ہاتوں میں ہوں جیسے کہ لوہاروں اور سناروں اور سادہ کاروں کے کام مرتب ہوویں اور اُنکے کارخانوں سے باہر نجاویں غرضکہ دایر سرمایہ میں تمام قسموں کے ذخیرے اور مصالح اور وہ پورے پورے کام جو بیپاریوں کے قبض و تصرف میں ہوتے ہیں اور وہ روپیہ پیسہ جو اشیاء مذکورہ بالا کو اُنکے خرچ کرنے والوں تک پہنچاتا ہے داخل ہے انتہی *

ہاں یہہ احتمال باقی ہے کہ ان قسموں میں دو مناسب باتیں چھوٹ گئیں اور بعضی بیفائدہ داخل ہیں مگر عموم نظر سے یعنی تمام اقسام مذکورہ کے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہی کہ سرمایہ کی قسموں کو عمدہ بیان کیا گیا اور وہ مناسب باتیں جو چھوٹ گئیں اُن میں سے پہلے وہ حیات کی ضروری چیزیں ہیں جنکو مزدور اور سرمایہ والے دونو اپنی پرورش میں صرف کرتے ہیں اور دوسرے وہ مکانات و اجناس جو آہستہ آہستہ ضایع ہوتی ہیں اور مالک اُنکا کرایہ پر اُنکو چلاتا ہے *

ہم یہہ بات نہیں کہہ سکتے کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اُن ضروری چیزونکو جو مزدور لوگ اپنے پاس آمادہ رکھتے ہیں اقسام سرمایہ سے خارج کرنے کی کوئی وجہہ بیان کی ہے وہ صرف اتنا بیان کرتے ہیں کہ حتی الامکان محنتی کمال کفایت شعاری سے خرچ کرتا ہے اور صرف اُسکی محنت سے اُسکو آمدنی ہوتی ہے غرضکہ وہ صاحب ضروریات کو سرمایہ نہیں ٹھہراتے بلکہ محنت کو سرمایہ سمجھتے ہیں اور جب کہ

مالتھس صاحب نے اس مقدمہ میں توجہہ فرمائي تو آدم اسمتھہ صاحب سے متفق ہوئے *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ہیں کہ صرف بارآور وہ خرچ ہی کہ سرمایہ والی دوبارہ پیدا کرنے کي نظر سے عمل میں لاتے ہیں اور یہي امر ہے کہ بحسب اُسکے خرچ بارآور اور غیر بارآور میں تمیز کامل ہوسکتي ہے وہ کاریگر جسکو کوئي سرمایہ والا نوکر رکھتا ہے اپني مزدوریکا جو حصہ وہ جمع نہیں کرتا وہ پیٹ پالنے یا مزے اوڑانے میں اپني آمدني خرچ کرتا ہے بطور سرمایہ کے اِسلیئے خرچ نہیں کرتا کہ آیندہ کو کوئي فائدہ اُس سے حاصل کرے انتہی *

یقین کامل ہی کہ مالتھس صاحب یہہ بات تسلیم کرینگے کہ دخاني کل کي بھٹي میں جو کوئیلے جلائے جاتے ہیں وہ بطور خرچ بارآور کے خرچ ہوتے ہیں اِسلیئے کہ کل کے کام کے لیئے جلانا اُنکا نہایت ضروري ہی پس اُس خرچ میں جو مزدور آدمي اپنے کھانے پینے میں اُوتھاتا ہی اُس صرف ضروري سے جو دخاني کلوں سے تعلق رکھتا ہی بجز اِسبات کے کیا فرق ہی کہ مزدور آدمي حظ نفس اُتھاتا ہی اور دخاني کل کو کچھہ مزا نہیں آتا اگر کوئي مزدور ایسا ہوتا کہ کھانے پینے سے اُسکو سیري ہوتي اور کچھہ لذت نپاتا اور خوراک کي یاد اُسکو صرف اِسلیئے ہوتے کہ نہ کھانے سے کمزوري ہوگي تو خوراک اُسکي جو اِس صرف کے لیئے کھائي جاتي کہ ناتواني زور نہ پکڑے اور محنت کي قابلیت باقي رہے کیا بطور بارآور خرچ کے خرچ نہوتي قادر مطلق نے کمال حکمت سے بھوک پیاس کے غلبہ اور ذایقہ کے لذت سے کھانے پینے کو ایک روز مرہ کا ضروري ولابدي کام مقرر فرمایا مگر اِس سے کیا یہہ لازم آتا ہی کہ کھانے پینے کي بارآوري ضائع ہوجاوے ہل جوتنے والوں کا کھانا پینا اُنکي محنتوں کا ذریعہ ہوتا ہی مگر وہ اس نظر سے کم نہیں ہو جاتا کہ وہ لوگ اُسکو اپني محنتوں کا ثمرہ سمجھتے ہیں اور اِس میں کچھہ شک ہی کہ کام کے مویشیوں کي خوراک اچھي بارآوري سے صرف ہوتي ہی امریکا والے جاگیردار جو اپنے غلاموں کو رسدیں بھیجتے ہیں کیا وہ اُن رسدوں کو ایسا سرمایہ نہیں سمجھتے ہیں کہ وہ خرچ بارآور ہی *

آدم اسمتھ صاحب نے مکانات اور ایسي چیزوں کو جو مالکوں کي طرف سے کرایہ پر چلتي هیں اصطلاح سرمایہ سے خارج کرنے کي وجوهات تفصیل وار بیان فرمائیں چنانچہ بیان اُنکا یہہ هی کہ لوگوں کے مال و چیزوں کا ایک حصہ خرچ بالفعل کے واسطے لگا رهتا هی اور نشان اُسکا یہہ هي کہ اُس سے کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں هوتا اور اِس حصہ میں وہ تمام مکان داخل هیں جو رهني کي نظر سے بنائے جاتے هیں اگر کوئي مکان جو خود کچھہ پیدا کرنیکی حیثیت نہیں رکھتا هی کرایہدار کو دیا جاوے تو اُس کرایہدار کو کرایہ اُسکا ایسي آمدني سے دینا پڑتا هی کہ وہ محنت و مال یا زمین کي آمدني سے حاصل هوتي هی چنانچہ جہاں کہیں نقلیں اور سوانگ هوتی هیں تو وهاں ایک دو رات کے واسطے عمدہ عمدہ پوشاکیں کرایہ دي جاتي هیں اور سوداگر مہینے یا سال بھر کے لیئے اسباب اپنا کرایہ پر دیتے هیں مگر جو محاصل کہ ایسي ایسي چیزوں سے حاصل هوتا هی وہ همیشہ کسي اور آمدني سے پیدا هوتا هی کپڑوں کے ذخیرے کئي برس تک اور میز اور چوکي کے سامان سو پچاس برس تک باقي رہ سکتے هیں اور بہت سے ایسے مکان جو بہت اچھي طرح بنائے گئے هوں اور حفظ و مراعات اُنکي بخوبي هوتي رهے سیکڑوں برس تک بنے بنائے رہ سکتے هیں اگرچہ اُنکے تمام هونیکا زمانہ دور و دراز معلوم هوتا هی مگر حقیقت یہہ هی کہ ایسے ذخیرہ جو مثل کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ کي هوویں خرچ بالفعل کے لیئے رکھي جاتي هیں اِنتہیٰ *

اگر آدم اِسمتھ صاحب نے مثل اور متاخرین کے اصطلاح سرمایہ کو آیندہ خرچ هونیوالي چیزوں پر محصور رکھا هوتا تو اُنکي تقریر میں تناقض اور اختلاف واقع نہوتا مگر یہہ بات دریافت هوچکي کہ وہ ایسي چیزوں کو جو خرچ بارآور کي صلاحیت نہیں رکھتیں اُسوقت تک سرمایہ میں داخل سمجھتے هیں جب تک کہ اُن لوگوں کے هاتھہ میں نہ پہونچیں جو آخر کار اُنکا برتاؤ کریں مثلاً جب کے ایک الماس کا جگنو جب تک جوهري کي دوکان پر رکھا هی سرمایہ هی جیسکہ آدم اسمتھ صاحب نے اِقرار اُسکا علانیہ کیا تو ایک مکان جسکو ابھي کسي نے تجارت کي نظر سے بنایا هو سرمایہ سے کیوں خارج هو گیا یہہ بات معلوم کرني مشکل هی

کہ آدم اسمتھہ صاحب نے ان چیزوں کے فنا ہونے پر کیوں زور مارا ھی فناء اور استحکام ایسي صفتیں نہیں ہیں کہ اُنسے ایسي شی میں جسکو صحیح سرمایہ کہہ سکتے ہیں اُس شی سے جسکو صحیح سرمایہ نہیں کہہ سکتے کوئي امتیاز ہوسکے چنانچہ بہت سي ایسي چیزیں ہیں کہ بطور بارآور خرچ ہوتي ہیں مگر عمر اُنکي بہت تھوڑي ہوتي ھے جیسے کہ گاس جسکي روشني سے گھر میں چاندنا ہو جاتا ھی اور برخلاف اُسکے ایک امیر خاندان کے جواہرات سرمایہ نہیں ہوسکتے اگرچہ اُنکي پایداري کي کوئي حد معین نہیں ہاں یہہ امر قریب قیاس ھی کہ ایک مکان ایسا تعمیر کیا جاوے کہ وہ مرمت کا محتاج نہو مگر اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ وہ سرمایہ نہ تھہرے بلکہ حقیقت یہہ ھی کہ ان چیزوں کا فاني ہونا آدم اسمتھہ صاحب کي راے کو توڑتا ھی اسلیئے کہ وہ فاني ہونا اُنکو ایسي چیزوں سے مشابہہ کرتا ھی جنکو آدم اسمتھہ صاحب نے سرمایہ قرار دیا مثلاً کلال کي دوکان میں جو شراب کے حوض ہوتے ہیں وہ آدم اسمتھہ صاحب کے نزدیک دایر سرمایہ کي تیسري قسم میں داخل ہیں اور جب کہ وہ حوض آہستہ آہستہ یہاں تک خالي ہو جاتے ہیں کہ اُنمیں سے اخیر بوتل بھي پي جاتي ھی تو وہ سرمایہ تمام ہو جاتا ھی ایک مکان جو ساز و سامان سے درست ہووے اور کرایہ پر دیا جاتا ہو یا ایسا کتب‌خانہ جسکي کتابیں لوگوں کے کام آتي ہوویں یا سیر کي گاڑي یا منزل کي گاڑي یا ڈاک کي دخاني کشتي اور شراب کے حوض میں صرف فرق اتنا ھی کہ ان چیزوں کا خرچ ہوتا رہنا شراب کے خرچ سے بہت کم اندازہ کرنے کے قابل ھی چنانچہ جب کبھي استعمال اُسکا ہوتا ھی تو کوئي نہ کوئي جز اُسکا فاني ہو جاتا ھی اور کرایہ پر لینے والے اُس جز کو ایسي ھي خوبي سے خریدتے اور خرچ کرتے ہیں جیسے کہ شراب کے حوض میں سے بوتل کو لیتے ہیں یہہ بات راست ھی کہ گاڑي اور مثل اُسکے اور چیزیں جو بطور غیر بارآور خرچ ہوویں اور کرایہ‌دار اُنکا کرایہ دوسري آمدني سے ادا کرے جیسے کہ یہہ امر ہر ایسي شے کي قیمت میں پیش آتا ھی جسکا خرچ بطور غیر بارآور ہوتا ھی مگر جب تک کہ گاڑي اور مکان و اسباب کے اجزاء بالکل خرچ نہیں ہوتے اُنکي مالکوں کے حق میں وہ ایسا ھي سرمایہ ھی جیسے کہ آدم اسمتھہ صاحب نے شراب

باقیماندہ کو کلال کا سرمایہ تجویز کیا *

سرمایہ کي تقسیم ثاني کا بیان

واضح ہو کہ جن چیزوں کا استعمال اس نظر سے کیا جاتا ہی کہ ہمجنس اُنکے پیدا ہوویں تو اُن چیزوں کو مکرر بارآور سرمایہ کہتے ہیں چنانچہ کاشتکاري کے تمام ساز و سامان مکرر بارآور سرمایہ ہیں اور زندگي کي ضروریات بھي اسي قسم میں داخل ہیں چنانچہ ضروریات کا وہ حصہ جسکو مزدور اور سرمایہ والے جو رات دن ضروریات کے پیدا کرنے میں دھنسي پھنسي رہتے ہیں کھانے پینے میں صرف کرتے ہیں منجملہ اُن ذریعوں کے ایک ذریعہ ہی جنکي بدولت متدار حصول برابر قایم رہتي ہی اور دخاني کل کي بھٹي کے کوئلے جو کوئیلوں کي کھان کے کھودنے اور لوہے کے آلات جو لوہے کے کارخانہ میں کام آویں اور ایسے ہي وہ جہاز جو لکري ڈنگري اور بحري چیزوں سے لادا جاوے تمام ایسے سرمایہ ہیں کہ اُنکو مکرر بارآور کہہ سکتے ہیں اسلیئے کہ وہ اشیاء ہمجنس کے پیدا کرنے میں صرف کیئے گئے *

دولت کي وہ چیزیں جو بجاے خود تحصیل کے تو ذریعہ ہیں مگر ہمجنسوں کے پیدا کرنے میں صرف نہیں کیجاتیں بارآور سرمایہ کے نام سے پکاري جاتي ہیں چنانچہ پیمک بنانیکے کل اسلیئے بارآور سرمایہ ہی کہ وہ پیمک بناتي ہی مگر اُس پیمک سے کوئي نئي کل نہیں بناسکتے اور ایسے ہي تمام آلات اور کلیں جو ایسي ایسي چیزوں کے بنانے میں سرگرم رہتے ہیں جنکا خرچ بطور بارآور سرمایہ کے نہیں ہوتا وہ خود بارآور سرمایہ ہیں *

غیر بارآور یا تقسیم کرنے والا سرمایہ اُن چیزوں کو بولتے ہیں کہ وہ غیر بارآور برتاو کے لیئے موضوع و مقرر ہیں مگر اب تک اُن لوگوں کے قبض و تصرف میں نہیں آئیں جو آخرکار اُنکو صرف کرتے ہیں اور ایسي چیزیں جو ترقي یافتہ ملکوں میں بنائي جاتي ہیں اُنکي تیاري کے آغاز و ابتدا میں اُنکا بہت بڑا حصہ اور اُنکي قیمت کا بھي بہت بڑا حصہ غیر بارآور سرمایہ میں داخل گنا جاتا ہی *

هم دریافت کرچکے که دنیا کے لوگوں میں بالکل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد تهوڑي اور بالکل بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد اُس سے بهي تهوڑي هے مگر جسقدر دولت کي ترقي هوتي جاتي هی اُسيقدر هر شخص اپنے خرچ غیر بارآور کو بڑهانا جاتا هے یهانتک که غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد بارآور خرچ کرنے والوں کي کل تعداد سے بڑه جاني ممکن هی اور اکثر اوقات زیاده هوجاتي هی چنانچه جب کسي شهر دولتمند کي دوکانوں کا ملاحظه کیا جاوے تو یهه امر بخوبي واضح هوگا که قیمت اُن چیزوں کي جو لطف و لذت کے لیئے بنائي گئیں اُن چیزوں کي قیمت سے بهت زیاده هوگي جو آینده تحصیل دولت کے لیئے تیار کي گئیں *

آدم اسمتهه صاحب کے بعد کے بعض بعض لوگوں نے اُن چیزوں کو مفهوم سرمایه سے خارج کیا جنپر هم گفتگو کر رهی هیں مگر همنے جو اُنکو مفهوم سرمایه میں داخل کیا تو اُنکے داخل کرنے میں اُن دو وجهوں سے آدم اسمتهه کي پیروي کي اول یهه که خارج کرنا اُنکا معمولي زبان سے بلا ضرورت تجاوز کرنا هی چنانچه یهه کهنا که ایک ایسا جوهري جسکي دوکان میں پانچ لاکهه روپئے کے جواهرات موجود هیں سرمایه نهیں رکهتا ایک ایسي بات هی که اُسکو دوچار سمجهنے والے هي سمجهه سکتے هیں دوسرے یهه که اگر اس علم کے واسطے نئي نئي اصطلاحوں کا مقرر کرنا ممکن بهي هوتا جسکي ضرورت شدید هی تو بهي سرمایه کي اصطلاح میں ان چیزوں کو داخل کرتے جو معرض بحث میں واقع هیں تمام عالمان انتظام اس اصطلاح میں اُن لوازمات اور آلات کو داخل کرتے هیں جن سے یهه چیزیں بنائي جاتي هیں جو خرچ غیر بارآور میں کام آتي هیں چنانچه وه کهردرا هیرا اور وه سونا جسمیں وه جڑا جاتا هی اگر الگ الگ سرمایه تهریں تو یهه بات کمال مشکل سے دریافت هوسکتي هے که ایسي اصطلاحوں میں جنکي روسے بعد امتزاج و ترکیب کے سرمایه میں داخل نرهیں کیا فائده هاتهه آتا هی اور کیا آرام ملتا هی علاوه اسکے کسي عالم کو اسبات میں کوئي شک و شبهه نهیں که جن دنوں سرمایه والا ان چیزوں کو پاس اپنے رکهتا هی تو اُس عرصه کي مناسبت سے کچهه نکچهه اُسکو فایده حاصل هونا هی باقي یهه بات که یهه فائده کیوں هاتهه

آنا هی هم پهر ثابت کرینگے مگر یهه امر که هاتهه آنا اُسکا ضرور هی قبول و تسلیم کے قابل هی پس تمام علماے علم انتظام مدن کا اسپر اتفاق هی که جس شے سے کسي طرح کا منافع حاصل هووے وه سرمایه میں داخل هی *

بیان اُن فائدوں کا جو سرمایه کے استعمال سے حاصل هوتے هیں

واضح هو که جو مقدم فائدے اجتناب سے یاسہل طریق پر یوں کہو که سرمایه کے استعمال سے حاصل هوتے هیں وه دوفائدے هیں اول آلات کا استعمال دوسرے محنت کي تقسیم *

بیان فائدے اول یعني استعمال آلات کا

جمله آلات دو قسموں پر منقسم هوتي هیں ایک وه که قوت پیدا کرتے هیں اور دوسرے وه که قوت پهونچاتے هیں چنانچه پہلي قسم میں وه کلیں داخل هیں جو بدوں امداد انسانوں کے حرکت پیدا کرتي هیں جیسے وه کلیں که هوا یا پاني یا بهاپ کي قوت سے چلتي هیں اور دوسري قسم میں وه تمام آلات داخل هیں جنکو اوزار بولتے هیں جیسے چهوري برما بیلچا بسولا جنسے کاریگروں کي قوت کو اعانت پهونچتي هی یا وقت اُنکا کم صرف هوتا هے مگر کاریگروں کے هاتهوں سے اُنکو زور پهونچتا هے *

ان دونو قسموں پر ایک اور قسم زیاده کرني مناسب هی جسمیں وه تمام آلات داخل هیں جن سے پیدا هونا قوت کا یا ایصال قوت غرض نهیں هوتي اور اس قسم میں ایسي چیزیں داخل هیں که اوزار یا آلات یا کل کے نام سے عموماً اُنکو پکارا نهیں جاتا جیسے وه زمیں کا ٹکڑا جو کاشت کے واسطے کمایا جاوے اور وه اناج که اُس زمیں میں بویا جاوے یهه دونو ایسے آلات هیں که اُنکے اِستعمال سے اناج پیدا هوتا هی اور تمام کتابیں اور اور سارے قلمي نسخے ایسے اوزار هیں که آرک رائیٹ یا برونل صاحب کے ایجاد کرده اوزاروں سے زیاده بارآور هیں اور باوصف اسکے اوزاروں کا اِطلاق ان پر متعارف نهیں علاوه اُنکے بهت سي چیزیں هیں که اُنکو آلات کے نام

سے بالاتفاق پکارا جاتا هی جیسے دوربین که اُسکو حرکت سے کچھه واسطه نهیں اور مثل اُسکے زنجیر یا لنگر بلکه هر شی ایسی جس سے ایصال قوت اور ایجاد حرکت مقصود نهو بلکه برعکس اُسکے حرکت کا انسداد مقصود هو *

جو آلات که آدمي کام لینے والے کے هلانے جلانے سے هلتے جلتے هیں وه نهایت سیدهے سادهے هوتے هیں اور کچھه پیچیده نهیں هوتے یهانتک که بعضے الات اُنمیں سے نهایت کندہ ناتراش لوگوں میں پائے جاتے هیں جیسے که قدرت سے وحشي لوگوں کو ابتداء میں غذا ملتي هی وه وه حیوانات هوتے هیں جو اُنکے آس پاس رهتے هیں مگر علاوہ قدرتي آلات کے قدرت کے انعام کا فائدہ اُوتھانیکے واسطے وحشیوں کو بعض بعض هتیار ضروري و لابدي هیں *

یهه بات معلوم رهے که هم تمام الات کے استعمال سے عمل اجتناب کي مشاقي مراد رکھتے هیں جسکے معني ایسے وسیع و فراخ هیں که بحسب لحاظ اُنکے حال کے فائدوں پر آیندہ کے فائدوں کو ترجیح دیتے هیں چنانچه تربیت یافته لوگوں میں یهي امر معمول و مروج هی یعني استقبال کو حال پر ترجیح دیتے هیں اور اُن تمام آلات و لوازمات کي نسبت بهي یهي بات راست آتي هی جنکو حال کي لذت یا آیندہ کي پیداوار کے لیئے اپني مرضي کے موافق استعمال میں لاسکتے هیں جیسے که کشتکاروں کے سامانوں میں سے اکثر سامان ایسی هي هوتے هیں اور نیز اُن تمام آلات کے بنانے میں یهه بات درست بیتھتي هی جنکا برتاو غیر بارآور طریقوں میں ممکن نهیں جیسے اوزار اور کلیں که استعمال اُنکا همیشه بارآور هوتا هی ترقي یافته لوگوں میں نهایت عام اوزار پهلے برسوں بلکه پهلي صدیوں کي محنتوں کے ثمرے معلوم هوتے هیں چنانچه بڑهئي کے اوزار نهایت سیدهے سادهے معلوم هوتے هیں مگر اُس سرمایه والے نے جسنے کهان کو پهلے پهل کهودا جس سے بڑهئي کي کیلیں اور برمی حاصل هوئے حال کے مزہ کو کسقدر هاتهه سے دیا هوگا یعني آیندہ کے فائدوں کي توقع پر روپیه صرف کیا هوگا اور اُن لوگوں نے جنهوں نے ایسے ایسے آلے بنائے که اُنکے ذریعه سے کهانیں کهودي گئیں آیندہ کے فائدوں کي توقع پر کسقدر محنت و مشقت کي هوگي اور حقیقت یهه هے که جب تمام اوزاروں پر غور کي جاتي هے

تو باستثناے انگهڑ آلات اکهڑ لوگوں کے تمام اوزار پہلے اوزاروں کے ثمرے پائے جاتے هیں اور اس سے هم یهه نتیجه نکال سکتے هیں که منجمله اُن لاکهوں کیلوں کے جو بلاد انگلستان میں هر سال بنائي جاتي هیں کوئي کیل ایسي نهیں جو کسیقدر ایسي محنت کا ثمرہ نهووے که وہ ثمرات آیندہ کي تحصیل کے واسطے یا هماري اصطلاح کے موافق ایسے اجتناب کا نتیجه نهو جو فراسیسوں کي فتح انگلستان سے پہلے بلکه اُس عهد سے پیشتر عمل میں نه آیا هو جب که انگلستان میں سات بادشاهتیں قایم تهیں *

یهه راے که کل فائدے اجتناب کے ثمرے هوتے هیں ایسي پوري استعدادوں سے بهي منسوب هے جنکو آدم اسمتهه صاحب نے ایسا سرمایه قرار دیا که اُن کے موصوفوں کي ذاتوں میں وہ قایم و برقرار هی بهت سي صورتوں میں یهه استعدادیں ایک عرصه دراز کي ایسي سعي و محنت اور خرچ و اخراجات کا ثمرہ هوتي هیں که موصوف اُن کے اُنکو بلا تکلف اُٹهاتے هیں اور وہ ایسي محنتیں اور خرچ هوتے هیں که وہ لذت بالفعل کي تحصیل کے لیئے صرف هوسکتے تهی مگر حقیقت میں منافع استقبال کي امید پر اُٹهائے گئے اور تمام حالتوں میں استعدادوں کے ملاحظه سے یهه معلوم هوتا هی که مربیوں اور نگهبانوں کا بهت سا خرچ یعني لذت بالفعل کا نقصان هوتا هی آٹهه یا نو برس کي عمر تک لڑکے کي پرورش ایک ایسا بوجهه هی که وہ هرگز تل نهیں سکتا پس اسکو لذت بالفعل کا ضایع کرنا نهیں کهه سکتے مگر جو کچهه که بعد اُس زمانه کے خرچ هوتا هی وہ تمام دیدہ و دانسته کیا جاتا هی یهاں تک که وہ لڑکا نو دس برس کي عمر میں کشتکاري کے پیشه سے اوقات اپني بسر کرسکتا هی اور اگر کارخانوں میں کام کرنے لگے تو اوقات بسري سے زیادہ کما سکتا هی اور اکیس برس کي عمر میں ایسي مزدوري کرنے لگتا هے که اُس سے زیادہ عمدہ بعد اُسکے حاصل نهیں کرسکتا اور جب خرچ کرنے والیکا خیال کیا جاوے تو یهه ظاهر هی که ادنی سے ادنی درجه کا هنر بلا صرف کثیر حاصل نهیں هوسکتا چنانچه ڈیرهه سو دو سو روپئے ادنی شاگردي کي فیس میں دیئے جاتے هیں اور وہ فیس کاشتکاروں کي سالانه اوسط آمدني کي تخمیناً آدهي هوتي هی هنر کے کام کي اُجرت کا بهت سا حصه اُس اجتناب کا صله هوتا هی جو اُس هنرمند کي تعلیم کے صرف کثیر میں سمجها جاتا هی *

ہمکو یہہ ماننا چاھیئے کہ یہہ تقریر ایسے لوگوں سے متعلق نہیں کہ وہ ایسی کامل وحشیانہ حالت میں ھیں جو اِس علم کي منشاء سے خارج ھی چنانچہ وحشي اپنے تیرو کمان کے بنانے میں وہ وقت صرف نہیں کرتے جو حظ بالفعل کے کسب و تحصیل میں صرف کرسکتے ھیں اگرچہ وہ لوگ دور اندیشي اور محنت کرتے ھیں مگر اجتناب یعني استعمال سرمایہ سے اجتناب رکھتے ھیں اُنکي ترقي کے پہلے درجہ میں جب وہ شکار کرنے اور مچھلي پکڑنے سے ترقي کر کے ایسي حالت کو پہونچتے ھیں کہ اوقات اُنکي دودھہ و دھي سے بسر ھونے لگے اجتناب کا استعمال سمجھا جاتا ھی اور مویشیوں کے دودھہ گوشت سے گذر کر کشتکاري کي حالت میں آني کے لیئے اُس سے بہت زیادہ اجتناب کا اِستعمال درکار ھی اور کارخانوں اور تجارتوں کي ترقي کے واسطے بہت زیادہ ھي اجتناب نہیں بلکہ ایسا اجتناب درکار ھوتا ھی کہ اُسکو روز بروز ترقي ھوتي رھے جس ملک میں صرف کشتکاري اوقات گذاري کا ذریعہ ھو وہ ملک اپني حالت پر قائم رھتا ھی اور جہاں طرح طرح کے کارخانہ اور بڑي بڑي تجارتیں معمول و مروج ھوں وہ ملک ایک طرح پر قائم نہیں رھتا چنانچہ وہ سرمایہ جس سے پچاس برس پہلے انگلستان والے تاجروں اور کارخانہ داروں میں اول درجہ کے گنے جاتے تھے اُس بڑے اور کارآمدني سرمایہ سے جو آج فرانس کو حاصل ھی بلکہ اُس گران سرمایہ سے جو نیدرلینڈز کي بادشاھت میں جو اب قائم نہیں ھی موجود تھا بہت تھوڑا اور کم کارآمد تھا اگر اِنگلستان والوں کا سرمایہ اُسي حالت پر رھتا تو یہہ لوگ اور ملک والوں سے دوسري یا تیسرے درجہ پر پہونچ جاتے اب اگر حسب اِتفاق تجارت اُنکي بند ھو جاوے یا کسي طول طویل لڑائي کے سبب سے اُنکے سرمایوں کي ترقي تنزل پاوے اور انکے حریفوں کے سرمایہ روز بروز بڑھتے جاویں تو پھر وھي نتیجہ پیدا ھو سکتا ھی *

واضح ھو کہ اجتناب اور آلات کے استعمال کے باھمي تعلق بیان کرنے کے بعد اُن فائدوں کا بیان کرنا مناسب متصور ھوا جو استعمال آلات پر مرتب ھوتے ھیں مگر یہہ مطلب کچھہ تو اس وجہہ سے مختصر بیان کیا جاویگا کہ اُسکا مفصل بیان گو کیساھي اختصار سے کیا جاوے

هماري اس کتاب کے حدوں سے باهر نکل جاویگا اور دوسرے یهه که جهاں کاریگروں اور مصنوعي چیزوں پر بحث کي گئي وهاں اسمضمون کي تحقیق بخوبي هوئي اور کچهه اس وجهه سے که هم بخوبي واقف هیں که هماري کتاب کے پڑهنے والے یهه بات اچهي طرح جانتے هیں که انسانوں کي قوتیں آلات کے استعمال سے بهت زیادہ بڑہ جاتي هیں اگرچه غالب یهه هے که کسي آدمي نے قواے انساني اور استعمال آلات کے تعلق اور نتیجے تفصیل وار نهیں سمجهے اور نه آیندہ کو کوئي آدمي سمجهے گا تاکه اُسکے ذریعه سے زیادت قوت کا اندازہ کرسکے یهاں جو کچهه هم بیان کرنا مناسب سمجهتے هیں وہ صرف اُن آلات کے چند حالات هیں جو حرکت پیدا کرتے هیں جسکو علمي اصطلاح میں قوت کهتے هیں *

زمانه حال کي پیداوار کو زمانه قدیم کي پیداوار پر اسلیئے فضل و تفوق هے که آج کل استعمال کلونکا هوتا هی چنانچه همکو شبهه هے که اگر قدیم رومي سلطنت کے تمام باشندوں کے جان و مال کپڑا طیار کرنے پرصرف هوتی تو ایک پوري نسل سے اتنا کپڑا تیار هوتا جو صرف ضلع لنک شائر کے تهوڑے لوگ ایک برس میں تیار کرتے هیں بلکه یقین کامل هی که جو کپڑا وهاں تیار هوتا وہ اس کپڑے سے نهایت خراب هوتا جن متحرک قوتونکا رومي یا یوناني استعمال کرتے تهے وہ صرف چهوتے قد کے جانور اور پاني اور هوا تهیں اور ان قوتوں کو بهي بهت کم کام میں لاتے تهے چنانچه هوا سے صرف اتنا کام لیتے تهے که کشتیوں کو دهشت کے مارے کنارے کنارے لیجاتے تهے اور دریا کا برتاؤ آنے جانیکے واسطے کرتے تهے اور اُسپر بهي کمال حسن و خوبي سے نکیا بلکه جیسا پایا ویسا برتا دریاؤں کو نهروں کے ذریعه سے نه ملایا اور گهوڑوں کو صرف بوجهه اُتهانے اور گاڑي کهچوانے میں برتا تسپر بهي تسموں سے مدد لینا نسوجها اور استعمال اس قوي کل کا جسکو هم † چکي کهتے هیں بهت کم کیا جسکے ایک چرخه سے جو هوا یا پاني یا بهاپ یا کسي حیوان کي قوت سے پهرتا هے ایک لڑکے کے قبضه میں ایسي قوت کا استعمال هوجاتا هے جو بعض وقتوں میں هزار کاریگروں کے برابر هوتي هے *

---

† چکي اُن تمام کلوں کا نام تهرایا گیا جنمیں پهیه اور چرخیوں وغیرہ سے کام هوتا هی

انسانوں کی قوت ایک پورے بادبانوں کے جنگی جہاز سے جسپر ستر بہتر توپیں لگی ہوتی ہیں نہایت عمدگی سے ظاہر ہوتی ہے مگر بات یہہ ہے کہ اگر مادوں پر حکومت کرنے اور بیجان چیزوں سے کام لینے اور اُسکے ساتھہ بہت بڑی ہولناک قوت پیدا کرنے اور نہایت نازک نازک کام اُسکے ذریعہ سے لینے کو انسان کی قوت کی کسوٹی قرار دیں تو انسان کی قوت و حکومت کا ظہور ایسی حیرت و تعجب سے اور جگہہ نہوگا جیسے کہ روئی کے بڑے کارخانہ میں ہوتا ہی چنانچہ بہت بڑا کارخانہ روئی کا جو ہمارے دیکھنے میں آیا وہ کارخانہ ہے جسکو مارزلینڈ صاحب نے ستاک پورٹ میں درست و مرمت کیا اور اسلیئے کہ اُس کارخانہ کے مشاہدہ سے کلونکی قوت اور نیز اسبات کی حقیقت کہ وہ کلیں قابو میں آنیکے قابل ہیں کمال وضوح سے واضح ہوتی ہی بیاں اُس کارخانہ کا مختصر مختصر مناسب سمجھا جیسے کہ ہمنے اُس کو سنہ ۱۸۲۵ ع میں مشاہدہ کیا *

واضح ہو کہ مارزلینڈ صاحب ایک میل دریاے مرسی اور ایک ایسے ٹکڑے زمین کے مالک تھے جو پانی کی دوشاخوں کے زمین میں گھس آنے سے زبان کی صورت جزیرہ نما بنگیا تھا اُس جزیرہ نما کی خاکنائے میں اُن صاحب نے زمین کے اندر اندر اتنا کشادہ ایک راستہ کیا کہ بڑے بڑے قطر کے ساتھہ پہیہ اُسمیں آجاویں اور اُسقدر پانی کو اُسمیں راہ ملے کہ وہ اُنکے گھومانیکے لیئے کافی وافی ہووے چنانچہ ان پہیوں سے عمودنما چرخوں میں حرکت دوری پہونچتی تھی اور اُن چرخوں سے وہی دوری حرکت اُن بہت سے افق نما چرخوں میں آتی تھی جو عمود کے چرخوں سے چھوٹے چھوٹے دندانہ دار پہیوں کے ذریعہ سے ملے جلے تھے اور ہر ایک افق نما چرخ ایک ایک کارخانہ کے کمرے کی چھت کے نیچے پھرتا تھا جو سو فٹ سے زیادہ زیادہ طول طویل تھا اور جو پہیئے کہ دریا کے پانی سے چلتے تھے وہ تمام ایسی ایسی عمارتوں سے متصل تھے جو چھہ چھہ بلکہ سات سات منزل کی تھیں اور ہر منزل میں الگ الگ افق نما چرخے تھے اور افق نما چرخوں سے چھوٹے چھوٹے ٹھوس پہیوں کے وسیلہ سے جنکو ڈھول کہتے ہیں اور وہ ہر کل کے بڑے چرخ سے علاقہ رکھتے تھے اور تسموں کے ذریعہ سے سب سے بڑے افق نما چرخ سے ملے ہوئے تھے وہ دورے حرکت جاری رہتی تھی اور منجملہ ان کمروں کے

بہت سے کپڑے صاحب کے کام میں نہیں رہتے تھے چنانچہ وہ صاحب فی گھنٹہ یا فی روز یا فی ہفتہ کے واسطے ایک کمرے کے تھوڑے بہت صحن کو بطور کرایہ دیتے تھے اور افق‌نما چرخ کے کسیقدر حصہ کے برتاو کی اجازت دیتے تھے اور کرایہ‌دار اپنی کلونکو صحن خانہ میں قایم کرکے ڈھول اپنا اُس چرخ سے ملاتا تھا جو تیزی سے اُوپر گھومتا ہوتا تھا اور فی‌الفور اپنی چھوٹی کلوں کو چلتا پھرتا دیکھتا تھا چنانچہ اُسکی کل کے تمام پہیئے اور بیلن اور تکلے کمال تیزی سے چلنے لگتے تھے اور وہ تمام ایسی تیزی اور درستی اور استقلال سے حرکت کرتے تھے کہ آدمی کی کوششوں سے بہت زیادہ ہوتی تھی کلونکے کام میں قوت مادہ کیطرح ترقی فراواں اور تقسیم بے پایاں کے قابل ہی بعض کاموں میں وہ کلیں نہایت زور و شور سے چلتی تھیں اور بعض کاموں میں ایسی چلتی تھیں کہ تمام اصوات و حرکات انکی معلوم ہوتی تھیں کل اُس روئی کو پکڑکر جس سے گلوبند بنانے منظور تھے پاک صاف کردیتی تھی اور اُسکے ریشوں کا جنوبا شمالا سوت طیار کرتی اور اُسکو بل‌دیکر مضبوط دھاگے بناتی تھی اور آخرکار اُن دھاگوں سے ململ بنتی تھی بعد اُسکے جس اون سے کرتیاں بنانی منظور تہیں اُسکو اُسنے دبوچا اور اُس اون کا روئی کی نسبت بہت سی زیادہ ترکیبوں سے سوت طیار کیا اور رفتہ رفتہ کپڑا بن لیا فی‌الحقیقت جب سے دریاے مرسی بہتا ہی جسپر ہزاروں سال گذرے مارزلینڈ صاحب کے زمانہ تک جنھوں نے اُسکے پانی سے یہہ عمدہ کام لیا اُسکی تمام قوت بیفائدہ گئی جو ایسی اطاعت سے کام دینیکے قابل ہی *

کلوں میں یہہ بات عجیب ہی کہ ترقی بےپایاں کی قابلیت رکھتی ہیں اور جو حالات اُس کمیٹی نے جمع کیئے جو سنہ ۱۸۳۴ع میں کلوں اور کاریگروں کی تحقیق کے لیئے مقرر ہوئی تھی اُنکے ملاحظہ سے دریافت ہوگا کہ کوئی بات اس بات سے زیادہ منقوش خاطر نہیں ہوئی کہ تمام کلیں ترقی بےپایاں کے قابل ہیں جنکے سبب سے تھوڑے برسوں بعد ایسی ایجادیں بیکار ہوجاتی ہیں جنکو ایک زمانہ میں بڑے بڑے کام سمجھا کرتے ہیں *

ہولڈس ورتھ صاحب جو مقام گلاسگو کے سوت کاتنے والے اور کل بنانے والے ہیں یہہ فرماتے ہیں کہ گلاسگو کی نہایت عمدہ عمدہ چکیاں

مینچسٹر کی اچھی اچھی چکیوں کی برابر ہیں جو تین چار برس پہلے بنائی گئیں تھیں ان صاحب کی کارروائی کی تاریخ سے ہماری راے مذکورہ بالا یعنی کلوں کی قوت میں قابلیت تقسیم و ترقی بے پایان بخوبی ثابت ہوتی ہی *

کمیٹی نے صاحب موصوف سے یہہ سوال کیا کہ جب آپ نے اپنا کام شروع کیا تھا تو یہہ چکیاں کہاں سے حاصل کی تھیں مینچسٹر سے یا کہیں اور سے اُنھوں نے یہہ جواب ارشاد فرمایا کہ میں نے وہ کلیں مینچسٹر سے حاصل نہیں کیں بلکہ آپ اپنے ہاتھوں سے اُنکا بنانا چاہا مگر اچھے کاریگروں کے ہاتھہ آنے میں اتنی دقت پیش آئی اور ہزاروں کا خرچ اِتنا معلوم ہوا کہ وہ اِرادہ پورا نہوا اور اُنکے بنانے سے باز رہا بعد اُسکے ایک قابل جوان اچھے کاریگر کو منتخب کیا اور اُسکے ہاتھوں بنوانا ٹھہرایا چنانچہ اُسکے آگے نقشے اور نمونے پیش کیئے اُس چابک دست اُستاد نے کمال سلیقہ شعاری سے وہ کلیں بنائیں جو پہلی چکی کے لیئے درکار تھیں پھر دو برس بعد میں نے دوسری چکی بنائی جسکی کلیں اُسی کاریگر نے تیار کیں اور پھر دو برس کے بعد تیسری چکی بہت بڑی تیار کی مگر اُسکی کلیں خاص اپنے ہاتھوں سے بنائیں *

اُنسے پوچھا گیا کہ تیسری چکی کی کلیں آپ نے اپنے ہاتھہ سے کیوں بنائیں جواب دیا کہ اُس کاریگر کو فرصت نتھی اور علاوہ اسکے یہہ بات بھی تھی کہ کل بنانے والے اپنے نقشوں کی تبدیل پر راضی نہیں ہوتے چنانچہ میں اُس کاریگر کو اِسبات پر قائم نکر سکا کہ وہ اُن ترقیوں کو پورا کرے جو مینچسٹر میں واقع ہوئی تھیں انتھی *

ڈن لاپ صاحب سے یہہ بات پوچھی جاتی ہی کہ وہ امریکا کے کارخانوں کو گلاسگو کے کارخانوں سے کسیقدر پیچھے سمجھتے ہیں چنانچہ وہ جواب دیتے ہیں کہ تیس برس کے قریب قریب پیچھے سمجھتا ہوں مگر امریکا کے کارخانہ روز روز ترقی روز افزوں پر چڑھتے چلے جاتے ہیں اور وہاں کے لوگ بہت چالاک اور جفاکش ہیں بعد اُسکے اُنسے پوچھا گیا کہ اگر انگریزی کلیں انگریزی مہتمم سمیت امریکا کو روانہ کیجاویں تو آپ کے نزدیک امریکا والے اپنے کارخانونمیں ایسا کام کرنا سیکھہ جاوینگے جیسے کہ اس ملک کے لوگ کرتے ہیں جواب دیا کہ یہہ امر مسلم ہے

که امریکا والے بھي ویسا هي کام کرنے لگینگے مگر پہلے اس سے که وہ لوگ اسبابت کو حاصل کریں انگریز لوگ از بس مشاق هو جاوینگے اور واضح هو که یہه تقریر انگلستان اور اسکات لینڈ کے حالات کے مقابله سے کیجاتي هے چنانچه روئي کاتنی کا کام اسکات لینڈ والوں یعني همارے بھائي بندوں نے انگلستان والوں کے بعد شروع کیا اور هم لوگ اُن سے همیشه پیچھے رهے هیں اور کبھي اُنکے برابر نهوسکے اور یقین واثق هی که آینده کو بھي برابر نهونگی *

ایک قوم کي تاریخ میں ساٹھه برس کا عرصه بہت تھوڑا هوتا هے مگر باوجود اس تھوڑے عرصه کے دخاني کلوں اور روئي کي کلوں سے انگلستان میں اور اسکات لینڈ کے جنوبي حصوں میں کیا کیا تبدیل و تغیر واقع هوئي چنانچه اُن کلوں کي بدولت آبادي دوگني اور محنت کي اجرت دوچند سے زیاده زیاده هوگئي اور زمین کا کرایه تگنے کے قریب قریب پہنچا اور اُسي باعث سے انگریز ایسی عام قرض کے متحمل هوگئے جو تگنے سے زیاده هوگیا اور اُس محصول کي برداشت کرسکے جو چوگنے سے زیاده هوا اگرچه یہه باتیں گونه تکلیف سے خالي نہیں اور اُنہیں کي بدولت انگریز اپنے ملک سے اسباب باهر لیجانے کے عوض غیر ملکوں سے † کچے مصالح لانے لگے اور اسي سبب سے یہه صورت پیش آئي که اناجوں کے قانون بدل گئی چنانچه پہلے باهر کو غله لیجاتے تھے اور محصول ادا کرتے تھے مگر اب باهر لیجانا موقوف کیا بلکه باهر سے لینابھي کچھه کچھه موقوف هوگیا اور اُن کلوں نے باریک اور گرم کپڑوں سے تمام دنیا کو پوشاک پہنائي اور کپڑے کو ایسا ارزاں کیا که اُسکے لطف و آسایش سے کامل اطلاع تک نہیں هوتي *

جبکه انگریزوں کي تجارت کے جلسوں میں اسبابت کي وجهه معقول هاتھه نه آوے تو یہه تسلیم نہیں هوسکتا که آینده ساٹھه برس کي ترقیاں گذشته ساٹھه برس کي ترقیوں کے برابر نهونگي روئي کي کلیں ابتک کمال بلوغ سے فہایت بعید هیں اس لیئے که حالات مذکورہ بالا سے یہه صاف واضح هوتا هی که روئي کي کلیں روز روز ترقي پاتي جاتي هیں اور دخاني

---

† کچے مصالحوں سے همیشه ایسي چیزیں مراد هونگي جنسے اور چیزیں طیار هوسکیں جیسے روئي چمڑہ لوهے وغیرہ سے کپڑہ اور جوتیاں اور آلات وغیرہ بنتے هیں

کل عہد طفولیت میں ہے چنانچہ ہماري یاد کي بات ہی کہ پہلي پہل
استعمال اُسکا کشتیوں میں ہوا اور گاڑیوں میں اُسکا برتاؤ حال میں ہي
شروع ہوا اور ظن غالب ہے کہ بہت سي ایسي قوتیں قدرت کے کارخانہ
میں مخفي پڑي ہیں اور اگر معلوم بھي ہوئي ہیں تو وہ ابتک برتي
نہیں گئیں اور حقیقت یہہ ہے کہ اسوقت بیشمار بارآور آلات کا حال معلوم
ہے مگر دیدہ و دانستہ اسلیئے اغماض اُنسے کیا جاتا ہی کہ وہ الگ الگ
کام نہیں دیتے اور مجموعہ کي تاثیر ابتک دریافت نہیں ہوئي مثلاً چھاپے
کا فن اور کاغذ یہہ دونو پہلے وقتوں کے ایجاد ہیں چنانچہ غالب ہی کہ
چھاپے کا فن یونانیوں کو معلوم تھا اور رومیوں نے بیشک استعمال اُسکا کیا
اس لیئے کہ شہر پومپے میں ایسي ایسي روتیاں پائي گئیں کہ نان بائي
کے نام کے شروع کے حروف اونپر اچھي طرح نقش کیئے ہوئے تھے اور کاغذ
اتني مدت سے ملک چین میں مروج تھا کہ تاریخ اُسکي معلوم نہیں
ہوتي مگر یہہ دونوں الگ الگ ہونے کي حالت میں کم قیمت تھے اور
جبکہ اُسوقت میں بلبلي چمڑا سي بھاري قیمتي چیز جسپر رومي
مصري لکھتے تھے اور پیپرس سي نازک چیز جو مصر کے ایک درخت
کي چھال تھي لکھنے لکھانے کے واسطے عمدہ لوازم سمجھي جاتے تھے تو
اسقدر بہت سے نسخوں کے بکنے کا یقین کامل نہ تھا کہ مول اُنکا چھاپے کے
خرچ کو کافي ہوتا البتہ کاغذ چھاپے بدون زیادہ مفید تھا بہ نسبت اسکے
کہ چھاپا بدون کاغذ کے مگر صرف اجرت ہي اُس محنت کي جو نقل
و نسخ کے لیئے ضروري ہوتي بلا لحاظ اُن لوازم و مصالح کے جنکي امداد
و اعانت سے لکھا جاتا ہے اسقدر گراں ہوتي کہ منجملہ عیاشي کي قیمتي
چیزونکے کتابیں بھي سمجھي جاتیں مگر جبکہ یہہ دونو جو تنہا تنہا چنداں
مفید نہ تھي باہم ملے تو اُنکا ملنا نہایت بڑي ایجاد انسانوں کي تاریخ
میں سمجھا جاتا ہی *

بیان فائدے دوم یعني تقسیم محنت کا

واضح ہو کہ منجملہ اُن دو بڑے بڑے فائدوں کے جو اجتناب یعني
استعمال سرمایہ سے حاصل ہوتے ہیں دوسرا فائدہ تقسیم محنت ہے *

ہم پہلے بیان کرچکے کہ تقسیم محنت کي نسبت تقسیم تحصیل
اچھي اصطلاح ہے مگر آدم اسمتھہ صاحب کي سند سے تقسیم محنت کي

اصطلاح نے ایسا رواج پایا کہ هم بهي استعمال اُسکا کرینگے مگر یہہ بات یاد رہے کہ استعمال اُسکا ایسے وسیع معنوں میں کرینگے جو معنے آدم اسمتهہ صاحب کي مراد معلوم هوتے هیں اور معلوم هونیکي وجهہ یہہ هے کہ اگرچہ آدم اسمتهہ صاحب نے بحسب اپني عادت کے کہ وہ اصطلاحي معنوں کے بیان پر توجهہ نفرماتے تهے اُس اصطلاح کے معنے جیسیکہ مناسب تهے بیان نهیں کیئے مگر وہ اپني کتاب کے پهلے باب کے پچهلے حصہ میں اُن فائدوں کو جو ملکوں کي اندروني بیروني تجارت سے حاصل هوتے هیں منجملہ اُن فائدوں کے شمار کرتے هیں جو تقسیم محنت پر مرتب هوتے هیں اور اس سے یہہ بات صاف واضح هوتي هے کہ تقسیم محنت سے اُنکي مراد تقسیم تحصیل هی یا یہہ کہا جاوے کہ اُس سے اُنکي مراد هر ایک شخص کا یا شخصوں کا جو کسي کام کے کرنے سے کچهہ پیدا کرتا هی یا کچهہ پیدا کرتے هیں ایک ایک قسم کے کاموں میں مصروف رکهنا هی *

جو جو فائدے کہ تقسیم محنت سے حاصل هوتے هیں آدم اسمتهہ صاحب نے اُنکو تین مختلف سببوں سے منسوب کیا هی پهلے هرکاریگر کي چستي و چالاکي کي ترقي دوسرے مراعات اُسوقت کي جو عموماً ایک کام چهوڑکر دوسرے کام میں مصروف هونے سے ضایع هوجاتا هی تیسرے بہت سي کلوں کا ایجاد هونا جو محنت کو آسان و مختصر کرتي هیں اور اُنکي بدولت ایک آدمي بہت سے آدمیوں کا کام دے سکتا هی *

آدم اسمتهہ صاحب هي سب سے پهلے مولف هیں جنهوں نے تقسیم محنت کي بہت سي تاکید فرمائي چنانچہ اُن مثالوں کي قوت اور گوناگوني کے سبب سے جن مثالوں سے اُنهوں نے تقسیم محنت کي تشریح کي هی اُنکي کتاب کا پهلا باب نہایت دلچسپ اور نہایت مشهور هی مگر کهیں کهیں مثل اُن لوگوں کے جو نئے نئے اصول دریافت کرتے هیں تقسیم محنت کے فائدوں کي تعریف بہت مبالغہ سے کي اور کهیں کهیں بیان شافي سے کوتاهي هوتي اور یہہ کلام اُنکا کہ اُن تمام آلات کا ایجاد هونا جنکے ذریعہ سے محنتیں آسان و مختصر هوجاتي هیں تقسیم محنت کي بدولت ظهور میں آیا نہایت عام هی یعنی یہہ ظاهر هوتا هی کہ کاریگروں نے هي انکو ایجاد کیا اور حال یہہ هی کہ منجملہ همارے عمدہ عمدہ آلات کے بہت سے آلات ایسے لوگوں نے ایجاد کیئے کہ وہ پیشہ ور

کاریگر تھے اور کبھی اُن کاموں میں مصروف نہیں رہے جو کام اُن اوزاروں
کی بدولت سہل اور آسان ہوجاتے ہیں چنانچہ یہہ بات بخوبی ثابت
ہی کہ ارکرائیٹ صاحب ذات کے نائی تھے اور کپڑا بنی کی کل
کو ایک پادری صاحب نے ایجاد کیا لیکن اگر ہم یہہ بات کہیں کہ کلوں
کے استعمال سے محنت کی تقسیم ظہور میں آئی یعنی بہت سے کاریگر
ہوگئے تو شاید زیادہ راست درست آوے ہر آدمی کے پاس اکھڑ لوگوں
میں ہر قسم کا آلہ ہوتا ہی اور ہر شخص اُس آلہ سے کام کرسکتا ہی اور
جب کہ ترقی یافتہ لوگوں میں وحشیانہ حالت کے سیدھے سادھے چند
اوزاروں پر عمدہ عمدہ کلیں اور طرح طرح کے اوزار سبقت لیجاویں تو
صرف وہی لوگ آپ کو بڑے بڑے کارخانوں میں مصروف کرسکتے ہیں
جو کلوں کی امداد و اعانت سے کام چلاسکتے ہیں اور اُن اوزاروں کے برتاؤ
میں تعلیم یافتہ ہیں جنکے ذریعہ سے کارخانوں کے کام آسان ہو جاتے ہیں
اور محنت کی تقسیم اُنکا ضروری نتیجہ ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ
اوزارونکا استعمال اور محنت کی تقسیم ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ کر اسطرح
پر عمل کرتے ہیں کہ اُنکے اثر علحدہ نہیں ہوسکتے یعنی وہ باہم لازم اور
ملزوم ہیں چنانچہ ہر بڑی کل کی ایجاد کے بعد محنت کی تقسیم
بہت کثرت سے ظاہر ہوتی ہی اور ہر تقسیم محنت کی کثرت کے بعد
نئی نئی کلیں ایجاد کیجاتی ہیں *

واضح ہو کہ کاریگروں کی بڑھی ہوئی چالاکی اور اُن کے وقتوں کا ضایع
نہونا جو ایسے ضایع ہوتے ہیں کہ ایک کام کو ادھورا چھوڑکر دوسرے کام
میں مصروف ہو جاتے ہیں دونوں باتیں اُسیقدر توجہہ اور التفات کے
شایاں اور سزاوار ہیں جتنی کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اُن پر توجہہ فرمائی
اور یہہ دونوں باتیں تقسیم محنت کے نتیجے ہیں اور منجملہ اُن کے
کاریگروں کی چالاکی بڑا نتیجہ ہی مگر آدم اسمتھہ صاحب نے تقسیم
محنت کے اور ایسے فائدوں کے بیان میں کوتاہی کی جو مذکورہ بالا
فائدوں سے نہایت عمدہ ہیں *

ان فائدوں میں ایک بڑا فائدہ اس بات سے حاصل ہوتا ہی کہ
جسقدر سعی و محنت ایک معین نتیجہ حاصل کرنے کے لیئے ضروری
درکار ہی اُسقدر دوڑ دھوپ ویسا ہی سیکڑوں ہزاروں نتیجوں کے لیئے

کافي وافي هوسکتي هي چنانچه ڈاک اس فائده کے ثبوت کے لیئے مشهور مثال هے اسلیئے که جسقدر محنت مقام فالموتهه سے مقام نیویارک تک صرف ایک چٹهي پهونچانے کے واسطے ضروري هوتي هی اُسیقدر محنت پچاس چٹهیوں کے لیئے اور قریب قریب اُسي محنت کے دس هزار چٹهیوں کے لیئے بهي کافي هوسکتي هی یهانتک که اگر هرشخص اپنے اپنے خطوں کے پهونچانے میں کوشش کرے تو ایک بڑے سوداگر کي تمام عمر سفر میں هي بسر هوجاوے اور وه اپنے اُن تمام خطوںکو پهنچانسکے جو ڈاک کے ذریعه سے ایکدن میں پهونچ سکتے هیں غرضکه چند آدمیونکي محنت سے جو صرف چٹهیات کے پهونچانے میں باهم مصروف هوتے هیں ایسے نتیجے ظهور میں آتے هیں که اگر تمام یورپ کے لوگ تنها تنها کوشش کریں تو وه اُنسے هرگز پیدا نهو سکیں *

اور گورنمنٹ کي فائده رساني بهي اسي اصل پر موقوف هی بڑے اکهڑ لوگوں میں هر شخص اپني جان و مال کے بچاؤ کے واسطے خاص اپني جان پر بهروسا رکهتا هی چنانچه بلحاظ اُن مطلبوں کے همیشه اُس کو هوشیار و مسلح رهنا پڑتا هی اور جو مال که اُس کے پاس هوتا هی منقوله هونا اُس کا اِسلیئے ضروري سمجهتا هی که وه مال اپنے مالک سے علیحده نرهے اور تمام خیالات اوراوقات اُس کے پناه ڈهونڈنے اور دشمن سے بهاگنے میں صرف هوتے هیں اور باوصف اُن جانکاهیوں کے یهه مدعا اُسکا پورا پورا حاصل نهیں هوتا چنانچه ایک اِبیسنیا کے گرد نواح کے باشندے نے بروس صاحب سیاح سے یهه عرض کیا که اگر کوئي بڑا بوڑها آدمي یهاں تمهاري نظر پڑے تو آپ یهه سمجهیں که یهه شخص اور کهیں کا رهنیوالا آدمي هی یهاں کا رهنیوالا نهیں اِسلیئے که یهاں کے رهنیوالے عین جواني میں برچهي سے مر جاتے هیں یعني امن و امان اُنکو نصیب نهیں هوتي *

مگر جو محنت که هر ایسا شخص اُٹهاتا هی جو اپني حفاظت اپني جان پر منحصر رکهتا هی وهي محنت چند آدمیوں کي اپني حفاظت بلکه گروه کثیر کي نگهباني کے واسطے قدر کافي سے زیاده هوتي هے اور اُسي اصل محکم پر حکومت کي اصل قائم کیجاتي هی معلوم هوتا هے که هر حکومت کا مدار ایسا بیدار مغز - آدمي هوا هوگا که اُسنے اطاعت کي

عوض میں خلق کي حراست منظور کي هوگي حاکم اور أسکے رفيقوں اور
اور ملازموں پر واجب و لازم هوتا هی که غريبوں کو ظلم و تعدي سے بچاوين
اور مکر و فريب سے محفوظ رکهيں اور بلحاظ ملک کے اندر کے ظلم و تعدي
کے جسکا خوف تربيت يافته لوگوں کو دامنگير رهتا هی يهه حيرت هوتي
هی که کيسے تهوڑے سے آدمي لاکهوں کي پاسباني کرسکتے هيں جيسے که
پندره هزار جنگي اور پندره هزار سے کم چوکيدار اور حاکم گريت برتن
کے ايک کرور ستر لاکهه باشندوں کي جان و مال کي حفاظت کرتے هيں اور
کوئي تجارت ايسي نہيں که جسميں أن آدميوں کي نسبت جو اس بڑے
کام ميں مصروف و مشغول رهتے هيں بهت سے لوگ سرگرم نهوں*

مگر يهه بات ظاهر هی که محنت کي تقسيم جو حکومت کي اصل
و اصول تسليم کي گئي کچهه کچهه برائيوں پر بهي مشتمل هی چنانچه
جو لوگ حفاظت ملک کي کرتے هيں أنکو اختيار و حکومت تفويض
هوني ضرور هی اور جو لوگ اپني حفاظت کا بهروسا اوروں پر رکهتے هيں
وه اپنے وسائل حفاظت کو ضايع کر ديتے هيں اور حفاظت کے اراده اور
همت کو کهوديتے هيں يعني آرام طلب هو جاتے هيں اور ايسي صورتوں ميں
حکام و رعايا کا لين دين ايسي أصول پر نہيں هوتا که جنکي رو سے اور
معمولي معاوضے هوتے هيں چنانچه حکام اپني خدمتوں کا معاوضه تهيک
تهيک اپني رعايا سے نهيں ليتے بلکه جو کچهه که جبر و هيبت سے حاصل
هوسکتا هی وه اسطرح پر چهين ليتے هيں که رعايا کے صرف آينده
پيداوار کي قوتوں کو کچهه نقصان و مضرت نہيں پهونچتي اور حقيقت يهه
هی که حکام اکثر زياده ليتے هيں اسليئے که اگر هم دنيا پر نظر ڈاليں تو
يهه امر دريافت هوگا که ايسي حکومتيں تهوڑي سي هيں جنکے ظلم و تعدي
سے رعايا کے اقبال و دولت کو بهت ضرر نهيں پهونچتا چنانچه جب هم
لوگ افريقه اور ايشيا کے ظلموں کے حالات پڑهتے هيں جهاں لاکهوں آدمي
اپنے عيش عشرت کو اپنے ظالم حاکموں کے توهمات کے مقابله ميں خاک
سياه سمجهتے هيں تو بري حکومت کي برائيوں کو غايت درجه کي برائياں
تصور کرتے هيں جو انسانوں پر عايد هو سکتي هيں مگر يهه برائياں أن
برائيوں کے مقابله ميں محض ناچيز هيں جو عدم حکومت کي صورت
ميں پيش آتي هيں چنانچه مصر اور ايران اور برهما کے باشندے با أنسے

کھتکو‡ دھومي اور اشنتي کے رهنے والے نیوزیلنڈ کے غیر محکوم باشندوں کے مقابلہ میں حفظ و سلامت کے مزے اُٹھاتے هیں عدم حکومت کي قباحت لوگوں کو استدر شدید معلوم هوتي هی که وه هر قسم کا ظلم اسلیئے خوشي سے اُٹھاتے هیں که عدم حکومت کي مضرتوں سے محفوظ رهیں وه مختلف تفاوت جو انسانوں کي قوموں میں پائي جاتي هیں باعث اُنکا اُن مدارج کي رو سے قایم کیا جا سکتا هی جن جن درجوں میں وه عمده عمده حکومتوں کے محکوم هیں اور وه تفاوت ایسے بڑے تفاوت هیں که بعض بعض اوقات هم بھول جاتے هیں که تمام انسان ایک هي نسل سے هیں اگر بري سے بري حکومت عدم حکومت سے بهتر پائي جاوے تو یهه بات لازم آتي هی که نهایت عمده حکومت کے فائدے بے نهایت هونگے نهایت عمده حکومتیں جو دنیا میں هوئیں وه گریٹ برٹن اور ان ملکوں کي حکومتیں هیں جو گریٹ برٹن کے اصول و قواعد سے نکالي گئیں مگر ابهي تک اُس کمال سے بهت دور پڑي هیں جسکے وه قابل معلوم هوتي هیں ان حکومتوں میں چھوٹے چھوٹے کاموں کو ایسے لوگ انجام دیتے هیں جو خاص اُنهیں کے لیئے تعلیم پاتے هیں اور بڑے بڑے کام اُنکے قبضه قدرت سے خارج هیں اور اس باعث سے یهه خیال کیا جاتا هی که علم سیاست مدن کي تحصیل و تکمیل جو نهایت وسیع اور دشوار علم هی بڑے پایه کے لوگونسے قدرتي تعلق رکھتي هی یا وه علم ایسے وقتوں میں حاصل هوسکتا هی جو محنت کي دوڑ دھوپ کے بکھیڑوں سے محفوظ هوویں جهاں کهیں که حاکم ظالم هوتے هیں اور تمام کاموںکا مدار اُنپر هوتا هے تو وهاں بڑي بڑي برائیاں کچھه تو اُنکي جهل و حماقت سے اور کچھه اُنکے غیظ و غضب سے پیدا هوتي هیں اور جهاں کهیں که لوگوں کو حکومت میں دخل و شرکت هوتي هی اگر وهاں برائیاں پیدا هوں تو اُن کا خاص باعث یهه هوتا هی که وه حکومت فضل و هنر سے عاري هوتي هی مگر اُمید قوي هوتي هی که تقسیم محنت کي کثرت استعمال سے جو ایک ایسے اصل محکم هی جسپر حکومتونکي بنیاد قایم هی اُن لوگوں کے بهت عمده تعلیم کے اهتمام کي بدولت جو امورات سلطنت کو انجام دیتے هیں

---

‡ دھومي اور اشنتي یهه دونوں سلطنتیں افریقه کے مغربي حصه میں هیں اور باشندے وهاں کے نهایت بیرحم اور وحشي هیں *

هم غریب حاکموں کي جہل و نا تجربہ‌کاري سے بھي ایسے هي محفوظ رهینگے جیسے که آج اُنکے ظلم و نا انصافي سے مامون رهتي هیں *

تقسیم محنت کا دوسرا نتیجه جسکو آدم اِسمتهه صاحب نے تصریح و توضیح سے نهیں بیان کیا وہ قوت هی جسکے ذریعه سے هر ایک تجارت کرنیوالي قوم علاوہ اپنے ملک کے فائدوں کے دنیا کے اُن حصوں سے جنمیں تجارت هوتي هی قدرتي اور کسبي فائدوں کو حاصل کرتي هی کرنل ٹارنز صاحب نے جو اول مولف هیں غیر ملک کي تجارتوں کو تقسیم محنت میں شامل کیا هی چنانچه اُنهوں نے قوموں کي باهمي تجارتوں کو ملکي تقسیم محنت کا خطاب دیا *

معلوم هوتا هی که خدا کي قدرت نے یهه اِرادہ کیا که ایک کو دوسرے سے ربط و تعلق هونے سے تمام دنیا کے باشندے تجارات و معاملات کے ذریعه سے ایک خاندان والوں کي طرح باهم منوط و مربوط رهیں چنانچه بلحاظ اس بڑے مطلب کے هر ملک و ولایت بلکه هر ضلع اور پرگنه میں پیداواروں کو طرح طرح سے مختلف کیا اور اسي مطلب کے واسطے مختلف نسلوں کي حاجتوں اور اُنکے حاصل اور پیداواروں کي قوتوں کو جدا جدا کیا اگلے لوگوں کي دولت پر جو زمانه حال کي دولت سبقت لیگئي سارا باعث اُسکا یهه هی که هم لوگ اگلے لوگوں کي نسبت طرح طرح کي چیزوں کا برتاؤ کرتے هیں چنانچه هر سال اِنگلستان میں تخمیناً تین کروڑ پونڈ چائے بیگانه لوگوں سے لیتے هیں اور مقدار مذکور کے خریدنے اور لانے میں دو کروڑ پچیس لاکهه روپئے کے قریب قریب خرچ هوتے هیں یعني في پونڈ بارہ آنے صرف هوتے هیں اور یهه اتنا روپیه هی که پینتالیس هزار آدمیوں کي اُجرت کي برابر هوتا هی جبکه هر آدمي کي مزدوري في سال پانسو روپیه قرار دیئے جاویں اور انگریز لوگ کاشتکاري کے ذریعه اور کوئیلے کي کهانوں کے وسیلے سے اور بجاے بارہ آنه في پونڈ کے بیس روپیه في پونڈ خرچ کرنے سے یعني بجاے پینتالیس هزار آدمیونکي اُجرت کے بارہ لاکهه آدمیونکي اُجرت کے لگانے سے عمدہ سے عمدہ چائے تیار کر کر چین کے محتاج نرهنے کا فخر حاصل کر سکتے هیں مگر بارہ لاکهه آدمي اُن آدمیوں کے برابر هیں جو بلاد اِنگلستان میں کهیت کیا کرتے هیں مگر ایک هي تجارت سے که وہ بهي کچهه بڑي تجارت نهیں اُنکي

چائے حاصل ہو جاتي ہی اور غالب یہہ ہی کہ یہہ چائے اُس چائے سے بہتر ہوتي ہی جو اِنگلستان کے باغوں اور سارے کھیتوں میں بونے سے حاصل ہوسکتي *

چین اور اِنگلستان کي آب و ہوا میں اختلاف ہونے کے سبب سے چائے کے بونے اور تیار کرنے کي نسبت انگریزوں کو خریدنے میں بڑا فائدہ متصور ہی مگر بہت سے فائدہ کا باعث محنت کي اُجرت کا اِختلاف ہی جو دونوں ملکوں میں معمول و مروج ہی چائے کے بونے اور اُس کے پتوں کي تیاري میں بہت سا وقت ضائع ہوتا ہی اور بہت سے توجہہ درکار ہوتي ہی بلاد چین میں اسقدر اجرت کم ہی کہ ایسے ایسے کاموں یعني پتوں کي تیاري سے چائے کي لاگت کچھہ بہت زیادہ نہیں ہوجاتي اور انگلستان میں اتنا خرچ پڑتا ہی کہ وہ گوارا نہیں ہوسکتا اور جبکہ ایسي قوم جسکي پیداوار کي قوتیں اور اُن قوتوں کے باعث سے محنتوں کي اجرتیں بہت بڑي ہیں اپنے لوگوں کو ایسے کاموں کا منصرم کرے جو کم تربیت یافتہ لوگوں کي سستي محنتوں سے انجام پاسکتے ہیں تو وہ قوم ایسي جہل و حماقت میں مبتلا ہے جیسے کہ کاشتکار آدمي گہڑدوڑ کے گہوڑوں سے ہل چلاوے *

تقسیم محنت کا ایک اور بڑا نتیجہ خوردہ فروشي ہی اور خوردہ فروش وہ لوگ کہلاتے ہیں کہ کچي یا پکي جنسوں کے پیدا کرنے میں بذات خود مصروف نہیں ہوتے بلکہ وہ اُن جنسونکو اُنکے آخری خریداروں تک ایسے وقتوں اور مقداروں میں پہنچاتے ہیں جنمیں اُنکو مطلوب ہوتي ہیں اور آرام و راحت حاصل ہوتي ہے جب کہ ہم لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب کے نقشوں پر نظر کریں اور یہہ بات سوچیں کہ اس نہایت آباد صوبہ میں تمام انگلستان کے باشندوں کے دسویں حصہ سے زیادہ زیادہ لوگ آباد ہیں اور جسقدر روپیہ کہ تمام انگلستان میں صرف ہوتا ہے اُسکا پانچواں حصہ اُسمیں صرف ہوتا ہے اور جو کچھہ کہ صرف اُس صوبہ کا ہی وہ صرف اُسکے ذریعوں سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ تمام تربیت یافتہ دنیا کے وسیلوں سے حاصل ہوتا ہی تو یہہ بات عجیب اور غریب معلوم ہوتي ہی کہ اتنے لوگوں کي خوراک وغیرہ جو روزمرہ اُنکي حاجتوں کو پورا کرے کہاں سے آتي ہی مگر خوردہ فروشوں کے ذریعہ سے

یہہ امر دشوار اسلیئے حل ہوجاتا ہے کہ خوردہ فروش جو اپنے اپنے خریداروں کے دایرہ کا مرکز ہوتا ہے اُنکی حاجات ضروریہ کی اوسط تعداد ازروے تجربہ جانتا ہے اور تہوک بیپاری جو جنسوں کے پیدا کرنے والے اور خوردہ فروشوں کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہے اپنے خریداروں یعنی خوردہ فروشوں کی مانگ کی اوسط مقدار ازروے تجربہ بخوبی سمجھتا ہی اور اسی انداز کے موافق پیدا کرنے والوں سے خرید کرتا ہے اور بیپاریوں کے خرید کی اوسط مقدار سے وہ اصول حاصل ہوتے ہیں کہ حسب لحاظ اُنکے پیدا کرنے والے بڑی بڑی رسدونکا انتظام کرلیتے ہیں خوردہ فروشوں کے ذخیروں کی آمادگی اور تقسیم پر تقسیم سے جو فائدے ہوتے ہیں اُنکے شرح و بیان کی ضرورت نہیں چنانچہ بجاے اُسکے کہ کسی چرواہے سے ایک بیل پورا خریدیں قصائی سے ایک ٹکڑے کے خریدنے میں فائدہ ہے اور یہہ وہی فائدے ہیں کہ پہلے اُنپر اشارہ کیا گیا کہ خوردہ فروش اُس اوسط وقت کی مناسبت سے منافع حاصل کرتے ہیں جسمیں سوداگری کے ذخیرے اُنکے قبض و تصرف میں رہتے ہیں *

اب اسباب کے ثبوت پر بحث کرتے ہیں کہ محنت کی تقسیم اجتناب یعنی استعمال سرمایہ پر زیادہ تر منحصر ہے چنانچہ آدم اسمتہہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے اکہڑ لوگوں میں جہاں محنت کی تقسیم کا نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا اور مبادلے بہت کم ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنے لیئے سازو سامان درست کرتا ہی یہہ بات ضرور نہیں کہ لوگوں کے کام جاری رہنے کے واسطے ذخیرے پہلے سے جمع رکھے جاویں اور ہر شخص اپنی دوڑدھوپ سے اپنی حاجتوں کے پورا کرنے میں سعی و محنت کرتا ہی چنانچہ جب وہ بہوکا ہوتا ہی تو جنگل کو شکار کے لیئے جاتا ہی اور جب کہ کرتا اُسکا پہٹا پورانا ہوجاتا ہی تو کسی جانور کی کہال سے وہ ملبوس بناتا ہی اور جب کہ گہر اُسکا کنڈہر ہونے لگتا ہے تو وہ درختوں اور اُنکے آس پاس کی مٹی سے بحسب اپنی تاب طاقت کی مرمت کرتا ہے لیکن جب کہ تقسیم محنت بخوبی رواج پا جاتے ہے تو ایک آدمی کی پیداوار اُسکی حاجتوں کے تہوڑے حصہ کے لیئے کافی وافی ہوسکتی ہے اور اُن حاجتوں کا بہت سا حصہ اور آدمیوں کی محنتوں سے انجام پاتا ہی جنکی پیداوار کو اپنی پیداوار یا اپنی پیداوار کی

قیمت سے خرید کرتا ھی لیکن خرید اُسکی اُسوقت تک ممکن نہیں کہ
پیداوار اُسکی تمام ھوکر فروخت نہوجاوے اسلیئے یہہ بات ضرور ھی کہ
مختلف مختلف اسبابوں کے ذخیرے کسی جگہہ جمع ھونے چاھیئیں
جو اُسکی پرورش کے واسطے کافی ھوویں اور اُسکے کام کے لوازم اور آلات
کو اُسوقت تک بہم پہونچاسکیں کہ کام اُسکا پورا ھوکر فروخت ھوجاوے
چنانچہ جولاھا اپنے کام کاج پر جب تک مصروف نہیں ھوسکتا کہ اُسکی
مصروفیت سے پیشتر کسی نہ کسی جگہہ خواہ اُسکے قبضہ میں یا کسی
اور آدمی کے قبضہ میں ایسے ذخیرے جمع نہوویں کہ اُسکی پرورش کے
واسطے اور نیز اُسکے اتمام کام کے واسطے اُسوقت تک کافی وافی ھوں کہ
اُسکا تانا بانا تمام ھوکر فروخت ھوجاوے غرض کہ موجود ھونا ایسے
ذخیرونکا پیشتر اس سے ضروری و لابدی ھی کہ وہ ایک مدت تک کام
میں مصروف رھی انتہی *

گمان غالب ھے کہ امر مذکورہ بالا غلط بیان کیا گیا اسلیئے کہ بہت
سے حال ایسے ھیں کہ پیدا ھونا اور بکنا اُنمیں برابر ھوتا ھی محنت
کی نہایت عمدہ تقسیمیں وہ ھیں کہ اُنکی روسے چند آدمیوں کو باقی
آدمیوں کی حفاظت اور تعلیم کا کام تفویض کیا جاتا ھی لیکن خدمات
اُنکی جب پوری ھوجاتی ھیں تب بکتی ھیں اور یہی بات اُن
سب پیداواروں پر صادق آتی ھی جنکو خدمات کے نام سے پکارتے ھیں
باقی اور کسی صورت میں ضروری نہیں جیسے کہ آدم اسمتھہ صاحب کے
لفظونسے مستفاد ھوتا ھی کہ تحصیل کے کسی کام میں آدمی کے مصروف
ھونے سے پہلے پہلے ذخیرونکا جمع ھونا چاھیئے تا کہ خوراک اور اوازمات
اُسکو اُسوقت تک بہم پہونچیں کہ اُسکا کام پورا ھوکر فروخت ھوجاوے
ھاں یہہ بات مسلم ھی کہ وہ اسباب اُسکو بہم پہونچتی رھیں مگر پہلے
اس سے کہ وہ کام اپنا شروع کرے جمع ھونا اُنکا ضروری نہیں اسلیئے کہ
وہ چیزیں اُس زمانہ میں پیدا ھوسکتی ھیں جب کہ اُسکا کام جاری ھے
چنانچہ ایک تصویر کے شروع ھونے اور بکنے میں برس گذر جاتے ھیں
لیکن مصور کا کام شروع ھونے سے پہلے اُسکی معاش اور تمام اوزار و لوازم
بابت اُن برسونکی خرچ کے جو درمیان میں گذرے شمار و قطار میں
نہیں آتے بلکہ اُسکی محنت کے زمانہ میں وقتاً فوقتاً پیدا ھوتے رھتے

هیں مگر غالب یہہ هی کہ آدم اسمتھہ صاحب کی یہہ مراد نہیں کہ اُس قسم کی امداد مناسب جو کام کے زمانہ میں درکار هووے انصرام اُسکا پہلے اس سے هونا چاهیئے کہ وہ کام شروع هووے جسکو اُس امداد واعانت کی ضرورت هو بلکہ مراد اُنکی یہہ هی کہ جب کام شروع هووے تو ایک ایسا ذخیرہ یا مخرج موجود رهے جس سے وہ مددیں حاصل هوتی رهیں جو اُسکے لیئے درکار هوتی جاویں اور اُس ذخیرہ میں بعض بعض چیزیں بشکل روپیہ کے موجود رهیں چنانچہ مصور کے پاس چربہ کا هونا اور جولاهے کے پاس کوچ ونر اور اَور لوازمات کا اتنا کافی هونا ضروری نہیں کہ کام اُنکا پورا هوجاوے بلکہ اتنا ضروری هے کہ وہ کام اپنا شروع کرسکیں بعد اُسکے بلحاظ اُن جنسوں کے جو کاریگر کو ایندہ درکار هوتی هیں بارآور هونا اُس ذخیرہ کا کافی وافی هی جسپر وہ کاریگر بهروسہ رکهتا هی تاکہ اُسکی حاجتوں کو پورا کرتا رهے *

اب اگر کسی کاریگر کو کسی کام میں مصروف رهنے کے واسطے سرمایہ کا استعمال شرط ضروری هی تو یہہ امر نہایت واضح هی کہ پیدا کرنیوالوں کے گروهوں کو بذریعہ اپنے علیحدہ علیحدہ محنت کے ایک کام میں متفق هونیکے واسطے بہت سا سرمایہ درکار هوگا اور ایسی صورتوں میں طیار شدہ جنسوں کی قیمت کا مختلف پیدا کرنیوالوں میں هر شخص کی محنت کی مناسبت سے تقسیم هونے کے واسطے بہت بڑے سرمایہ کا مدت تک استعمال میں رهنا ضرور هے یا یہہ کہا جاوے کہ بہت بڑے اجتناب کی ضرورت پڑتی هی قدرت کی رو سے هر شخص اپنی اپنی ذاتی محنت کی پیداوار کا مالک هوتا هی مگر جہاں کہیں بہت سی تقسیم محنت هوتی هی تو وهاں کل پیداوار کا مالک ایک آدمی نہیں هوسکتا چنانچہ هم اُن لوگوں کی تعداد اگر شمار کریں جو صرف ایک گلوبند یا لیس یعنے فیطوں یا فیتہ کے تهان کی طیاری میں مصروف هوتے هیں تو وہ کئی هزار آدمی هونگے بلکہ کبهی دس هزار هونگی اور جب کہ تعداد اُنکی کثیر وافر هی تو یہہ بات صاف هی کہ اگر یہہ لوگ اُسکی طیاری میں حقوق اپنے دریافت بهی کر سکیں توبهی آپ کو مالک نہ سمجهینگے اور سب اپنے حق رسی کے واسطے فروخت اُسکی نکرسکینگے *

لیکن یہہ مشکل محنت کرنیوالوں میں سے اُن لوگوں کے تمیز کرلینے سے حل ہو جاتي هی جو جنس کی تیاري میں پیشگي سرمایہ سے امداد و اعانت کرتے ہیں اور یہہ امتیاز اُن لوگوں کا اکثر کارخانہ دار اور کاریگر مزدور کي اصطلاح سے هوتا هی اور اس مشکل کے حل هونے کے واسطے یہہ بهي ضرور هی کہ مختلف سرمایہ والوں اور کاریگروں کو جو الگ الگ کاموں میں مصروف هوتے هیں الگ الگ گروهوں میں ترتیب دیا جاوے اور هر سرمایہ والے کي یہہ صورت هوني چاهیئے کہ جب وہ جنس سے کنارہ کرے یعني اِس جنس کو دوسرے شخص کے هاتهہ بیچ‌کی کهونچی تو وہ اپنے خریدار قائم‌مقام سے اپنے سرمایہ اور اپنے کاریگروں کي محنت کي قیمت لیوے رنگین گلوبند یا لیس یعنے فیتہ کے تهان کي تیاري کا حال ایسا دلچسپ هی کہ وہ بیان کے قابل هی چنانچہ بیان اُسکا یہہ هی فرض کرو کہ جس روئي سے وہ بنایا جاتا هی اُسکو کسي ٹنسسي یا لوئیزیانہ کے زمیندار نے بویا اور اُسکے بونے کے واسطے زمین کے بنانے اور درختوں کے لگانے اور اُنکي نگهباني کرانے میں برس روز سے زیادہ زیادہ پهولنے پهلنے سے پہلے پہلے مزدور لگائے اور جب کهیتي پک پکاکر طیار هوئي تو بہت عمدہ کلوں کي مدد سے بنولہ روئي سے نکالنے میں بہت محنت صرف هوئے اور جب روئي صاف پاک هوکر طیار هوئي تو اُسکو دریاے مس‌سس‌سپي سے شہر نیوآرلینز کو لادہ باندہ کر لیگئے اور وهاں جاکر روئي نے بیپاري کو وہ روئي دي اور جس قیمت سے وہ بکي وہ اسقدر کافي تهي کہ اول تو زمیندار کي وہ اُجرتیں ادا هوئیں جو اُسنے اُن مزدوروں کو دي تهیں جنکو اُسنے روئي کے پیدا کرنے اور بهجوانے میں مصروف رکها تها اور دوسرے اُسکو اُس قیمت سے وہ منفعت حاصل هوئي جو اُسوقت سے مناسبت رکهتي تهي جو مزدوروں کے دینے اور روئي کے کے بیچنے میں صرف هوا یا یوں کہیں کہ جو اجتناب اُسنے اپنے روپیہ کے اِستعمال سے مدت تک کیا اُسکي عوض میں اُسکو منافع حاصل هوا یا اُس خوشي کا بدلا سمجها جاوے جو اُسکو جب حاصل هوتي کہ وہ شخص اپنے کاریگروں کو روئي بونیکے جگہہ عیش و نشاط بالفعل کے لیئے مصروف رکهتا بعد اُسکے نیوآرلینز کے بیپاري نے اُس روئي کو پانچ چهہ مهینے رکهکر لورپول کے سوداگر کے هاتهہ فروخت کیا اگرچہ نیوآرلینز میں

اُسپر کچھہ محنت صرف نہوئي اور کوئي ایسا امر اِتفاقي پیش نہ آیا جسکے ذریعہ سے قیمت اُسکي بڑہ جاتي مگر قیمت اُسکي صرف بیپاري کے منافع کے سبب سے بڑہ گئي اور وہ منافع اُس اجتناب کا عوض ہوتا هی جو اُسنے اُس حظ نفساني کي روک تھام میں پانچ چھہ مہینے کیا جو ایسي صورت میں وہ حاصل کرتا کہ وہ اُس قیمت کو جو زمیندار کو اُسنے ادا کي اپني ذات پر صرف کرتا بعد اُسکے لورپول کے سوداگر نے انگلستان میں لاکر مینچسٹر کے کاتنے والونکے هاتھہ بیچا اور اس سوداگر نے اُسکو ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ پہلے تو اُسکو وہ قیمت حاصل هوئي جو اُسنے نیوآرلینز کے بیپاري کو خرید کے وقت ادا کي تھي اور دوسرے وہ کرایہ جہاز کا هاتھہ آیا جو نیوآرلینز سے لورپول تک لیجانے میں صرف هوا اور اُس کرایہ میں ملاحوں کي مزدوري اور نیز اُن لوگوں کي اجرت جنہوں نے کشتي بنائي تھي اور اُن لوگوں کے منافع جنہوں نے کشتي کے پورے هونے سے پہلے پہلے بنانے والوں کو سرمایہ اجرت میں دیا اور اُن لوگوں کي اجرت و منفعت جو کشتي کے لوازم لائے اور اُنکے ذریعہ سے کشتي تیار هوئي شامل هیں اور حقیقت یہہ هی کہ اجرتوں اور منافعوں کا سلسلہ ایک ایسا مسلسل هی کہ شروع اُسکا وہ زمانہ هی جب نہ تربیت اور بیدار مغزي آغاز هوئي تیسرے لورپول کے سوداگر کي منفعت اُس زمانہ کے بابت وصول هوئي جسکے بعد اُسنے روئي کے کاتنے والے کے هاتھہ اُسکو فروخت کیا *

بعد اُسکے کاتنے والے نے اپنے کاریگروں کے حوالہ کیا اور کلوں سے کام لیا یہاں تک کہ اُسنے کسیقدر ململ کے قابل سوت کاتا اور کسیقدر ایسا باریک کاتا کہ اُس سے فیتہ بنا جاوے بعد اُسکے اُسنے اُس سوت کو ململ‌باف اور فیتہ‌ساز کے هاتھہ ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ علاوہ اُس قیمت کے جو اُسنے لورپول کے سوداگر کو ادا کي تھي پہلے تو کاریگروں کي مزدوري جو اُسکي تیاري میں مصروف رہے تھے اور دوسرے اُن تمام لوگوں کي اجرت و منفعت وصول کي جنہوں نے پہلے برسوں کي محنت سے کارخانہ اور کلیں بہم پہونچائیں اور تیسرے کاتنے والے یعني اپني ذات کا منافع وصول کیا اور یہہ بیان کرنا کمال دشوار هی کہ وہ سوت جولاہے کے پاس سے دھوبي کے پاس اور اُسکے پاس سے چھاپنے والے کے پاس اور اُسکے پاس سے تھوک بیپاري

کے پاس اور اُسکے پاس سے خوردہ فروشون کے پاس اور اُنکے پاس سے اخري خريدار کے پاس آيا - اور علي‌ھذالقياس اُس سوت کي تھوڑي گردش کا حال فيتہ کي صورت مين بھي دقت سے خالي نہين فيتہ‌ساز کے پاس سے سوزن‌کار کے پاس اور وھان سے آخر خريدار کے پاس اتا ھي غرضکہ کہ ھر درجہ پر ايک تازہ سرمايہ والا تمام گذشتہ سرمايون کو ادا کرتا ھي جو پہلے ادا کيئے گئے يہانتک کہ اگر جنس ناتمام ھوتي ھي تو اُسکي تکميل کے درپے ھوتا ھي اور اُن لوگون کو پيشگي اجرت دينا ھي جو آيندہ طياري مين مصروف ھوويں اور جو سرمايہ کہ وہ پيشگي لگاتا ھي اور جسقدر فائدہ کہ اُس عرصہ کي مناسبت سے متصور ھوتا ھي جسمين اُسنے اُس سرمايہ کو ايسے صرف بيہودہ مين صرف نکيا جس سے کچھہ فائدہ متصور نہوتا يہہ تمام اُسکو دوسرے سرمايہ والے سے حاصل ھو جاتا ھي جو اُس سے خريد کرتا ھي *

يہہ امر واضح ھي کہ ھمنے اس سلسلہ مين وہ محصول بيان نہين کيا جو ايک جگہہ سے دوسري جگہہ ليجانے مين سرکار کو دينا پڑتا ھي اور نيز وہ کرايہ بھي محسوب نکيا جو مختلف مقبوضہ قدرتي ذريعون کے استعمال کي عوض مين ادا کيا جاتا ھي جنکي خدمتين مطلوب ھوتي ھين کرايہ کا بيان اسليئے چھوڑا گيا کہ اُسکي تعداد اکثر اتفاق پر اسقدر منحصر ھوتي ھے کہ اُسکي طرف اشارہ کرنے سے مضمون زيادہ پيچيدہ ھو جاتا اور خصوص محصول کا ذکر اسليئے نہين کيا کہ وہ اُن خرچون مين داخل ھے جنکا ذکر ھوچکا جو روپيہ کہ بطور محصول حاصل کيا جاتا ھي وہ اُن لوگون کي اجرت و منفعت مين صرف ھوتا ھي جو بذات خود يا اورونکے ذريعہ سے نہايت عمدہ عمدہ خدمتون کا انجام ديتے ھين يعني لوگون کو ظلم و فريب سے بچاتے ھين اور يہہ لوگ کارخانہ‌دارون اور سوداگرون کے ايسے کام آتے ھين جيسے کہ گھر کا چوکيدار کام آتا ھي جو ذخيرہ خانون کا محافظ ھوتا ھي يا جيسے کہ لوھار کام آتا ھي جو ذخيرہ خانون کو لوھے کي جھڑون اور قفلون سے مضبوط و مستحکم کرتا ھي *

جب سے کہ درياے مس‌سس‌سپي کے کنارون پر روئي جمع کي گئي ايک پونڈ روئي کي قيمت مين جو کچھہ بتدريج ترقي اُس زمانہ تک ھوئي جبکہ وہ بازار مين آنے کے واسطے محصول گھر کے دروازہ پر ليس

کي صورت ميں ظاهر هوئي اُس ترقي کے حالات دريافت کرنے کا قصد اِس کتاب ميں اسليئے نهيں کيا که يهه ايک چهوٹاسا رساله هے اگر يهه بات کهيں که سب سے پچهلا مول اُس پونڈ کا پهلے مول سے هزار گونه زياده هوا تو اس سے صرف اختلاف اول اور آخر قيمت کا معلوم هوا يهه بات ظاهر نهوئي که قيمت کي ترقي کسطرح درجه بدرجه هوئي جب که عمده عمده روئي کهيت سے نکلتي هی تو اُسکی ايک پونڈ کا مول ايک روپيه سے کم هوتا هي اور عمده سے عمده سوتي ليس کی ايک پونڈ کا مول سو اشرفيوں سے زياده هوتا هی پس سرمايه والے کے کاموں کو مزدوروں کے کاموں سے علحده کرنے اور ايک سرمايه والے سے دوسرے سرمايه والے کو سرمايه ادا هونيکے علاوه اور کوئي ذريعه ايسا نهيں که وه انتے هزار کمانے والوں کو ايک کام کي طرف مايل کرے اور ايک مدت اُنکو اُس ميں مصروف رکهے اور اُنکي خاص خاص جانکاهيوں کا عوض مناسب کرسکے *

چوتهي اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني هے که جبکه کاشتکاريکا فن يکسان اور مستقل رهے تو هر ضلع کي زمين ميں کثرت محنت سے پيداوار اتني هوتي هے که مناسبت اُسکي محنت سے کم هوتي هے

واضح هو که جب کارخانوں ميں محنت زياده صرف کيجاتي هے تو وهاں محنت کا اثر زياده هوتا هے اور خلاف اُسکے جهاں زمين پر زياده محنت هوتي هی تو وهاں اثر اُسکا اُسکي مناسبت سے کم هوتا هی *

تفصيل کے مقدمه سے کناره کرنے سے پهلے يهه بيان کرنا ضروري هے که بارآور ذريعوں کو جب که زمين کي کاشت ميں برتا جاوے اور جب که اُنهيں ذريعوں کو کچهے مصالحوں سے جو کاشتکاري سے حاصل هوتے هيں

آدمي کے کام کے واسطے طرح طرح کي چيزيں طيار کرنے ميں برتا جاوے تو اِن دونوں صورتوں ميں اُن ذريعوں کے فعل و تاثير ميں ايک بڑا فرق ہو جاتا ھے غرض که کاشتکاري اور کارخانوں کي محنتوں کي تاثيروں کا فرق اور تفاوت بيان کرنا ضروري ھے اور اسي بحث ميں منجملہ اُن چار اصلوں مذکورہ بالا کے جنہيں ہمارے نزديک اس علم کي بنياد ھي چوتھي اصل کو بيان کرتے ھيں *

کاشتکاري اور کارخانوں کي محنت کي تاثيروں ميں جو فرق و تفاوت پايا جاتا ھے وہ صرف اسبات ميں پايا جاتا ھے که کاشتکاري کي محنت اوازمات کي ايک معين مقدار سے زيادہ پيدا کرنے کي قوت رکھتي ھے اور کارخانوں کي محنت زيادہ پيداوار کي طاقت نہيں رکھتي ھم معلوم کرچکے ھيں که اوزاروں کے استعمال اور محنت کي تقسيم سے آدمي کي سعي اور محنت کو اتني اعانت ھوتي ھے که سردست اُسکا حساب نہيں ھوسکتا اور بحسب ظاھر وہ اعانت بيحد و حساب بڑھنے کي قابليت رکھتي ھے اگرچہ کلوں کي خوبي اور ترقي سے ايک آدمي سيکڑوں بلکه ھزاروں آدميوں کا کام کرسکتا ھے اور ترقيوں کے باعث سے معمولي لوازم اور مصالح پر معمولي محنتوں کے ھونے سے زيادہ زيادہ مفيد جنسيں طيار ھوسکتي ھيں مگر اُسيقدر محنت بلکه زيادہ محنت سے بھي جو لوازمات کي معمولي مقدار پر صرف کيجاوے به نسبت پہلے کے اُسي قسم کي کامل جنسيں بہت زيادہ طيار نہيں ھوسکتيں اگر وہ محنت جو آج انگلستان ميں روئي کے کارخانوں پر صرف کي جاتي ھے دوگني ھو جاوے اور کچے مصالح کي مقدار معمولي طور پر قايم رھے تو طيار جنسوں کي مقداروں ميں ترقي محسوس نہوگي اور يہه ممکن ھي که اس پيداوار کي قيمت پہلے کي نسبت زيادہ ھوجاوے اور زيادہ باريک اور بہتر ھو يعني عرض اور طول اُسکا بڑہ جاوے مگر قطع نظر اُسکي صفت کي تبديلي کے مقدار اُسکي بجز اس صورت کے نہيں بڑہ سکتي که وہ تھوڑاسا کچا مصالحہ جو اُسکي طياري ميں ضايع جاتا ھي محفوظ رکھا جاوے *

مگر کاشتکاري کا حال اس حال سے مختلف ھي ھاں ايسي ولايتوں ميں ترقيوں کے قابل نہيں ھوتي جو ايسي حدود ميں واقع ھيں جنميں ھميشه برف رھتا ھي يا زمين اُنکي کنکريلي يا ريتلي يا پتھريلي ھوتي ھي

مگر علاوہ اُنکے اور ہر وسیع ضلع کی پیداوار ایسی محنتوں کے ذریعہ سے جو روز روز عروج و ترقی پاتی ہیں ترقیات بیشمار کے قابل معلوم ہوتی ہی علاوہ ایسی وسیع دلدل کے جسمیں جگہہ جگہہ گڑھے گڑھولے پانی سے بھرے رھتے ہیں اور سرکنڈے اور نرسل اُسمیں پیدا ہوتے ہیں کوئی زمین ایسی سخت بنجر نہیں ہوتی مگر جذب رطوبت کے عمل اور اُس چونہ کے پتھر کو جلادینے سے جسپر دلدل قائم ہوتی ہی جیسے کہ ایرلنڈ میں مشاھدہ کیا جاتا ھے اور اُس زمین میں کے پتیری کے ریشوں کو بذریعہ چونہ کے نباتی ریشوں سے بدلنے سے وہ زمین قابل پیداوار بلکہ نہایت زرخیز ہوجاتی ہی چنانچہ بلاد انگلستان اور ویلز میں تین کرور ستر لاکھہ ایکڑ زمین کے قریب ہی اور اُسمیں پچاسی ہزار ایکڑ زمیں بلکہ حقیقت میں کل کے چوتھے حصہ سے کچھہ کم بہت اچھی کاشت کی حالت میں ہی چنانچہ اُسپر باغ لگائے جاتے ہیں اور ترکاریاں پھلواریاں بوئی جاتی ہیں اور کوئی پچاس لاکھہ ایکڑ زمین اوجڑ پڑی ہی اور جسقدر آباد ہی اس سے پیداوار لیجاتی ہی مگر وہ پیداوار اُس پیداوار کی تعداد سے بہت ہی تھوڑی مناسبت رکھتی ہی جو غیر محدود محنت اور بیشمار سرمایہ کے استعمال سے اس زمین سے حاصل ہونی ممکن ہی اگر چونہ اور مارل جو چکنی متی اور کھریا متی سے مرکب ہوتی ھے اور علاوہ اُنکے اور کھاں کی چیزوں کی کھاتوں کا استعمال اچھی طرح سے ہوسکے اور جذب رطوبات فاسدہ اور آب رسانی کے عمل سے کسی جگہہ پانی کی کمی بیشی باقی نرکھی جاوے اور جتنی زمینیں کہ ویران اور خراب پڑی ہیں اُنمیں درخت لگائی جاویں اور احاطہ بندیاں کیجاویں اور جو زمینیں کہ زیر کاشت ہیں اُنکی کمائی بجاے ہل سے کھودنے کے آدمیوں کی محنت و مشقت سے مکرر سہ کرر بخوبی کیجاوے اور بیجوں اور جڑوں کے منتخب کرنے اور لگانے جمانے اور ناکارہ درختوں کے اوکھاڑنے اور کھودنے میں بڑی محنت اور کمال احتیاط کیجاوے اور مویشیوں کی خوراک بجاے چرانے کے کاٹ کاٹ کر اُنکے آگے ڈالی جاوے غرض کہ جسقدر محنت ایک امیر آدمی بستی کے آس پاس کے اپنے باغیچوں پر صرف کرتا ہی اُسیقدر محنت تمام شہر و دیہات کی اراضیات پر جی توڑکر کیجاوے تو تمام ملک کی پیداوار مقدار حال سے دس گنے بلکہ

اُس سے بھي زيادہ زيادہ بڑہ سکتي ھی روئی کے ايک پونڈ سے طيار ھونا
ايک پونڈ سے زيادہ کام کا کسي بڑي محنت يا عمدہ کل سے ممکن نہیں
معلوم ھونا مگر ايک بشل بیج سے ايک ھي روڈ زمين ميں جو ايک
ايکڑ سے بہت کم ھونا ھے بحسب اُس فن و محنت کے جو اُسپر صرف
کيا جاوے چار بشل بلکہ آٹھہ بشل بلکہ سولہ بشل پيدا ھوسکتے ھيں *

اگرچہ انگلستان ميں زمين ايسي صلاحيت رکھتي ھی کہ مقدار حال
کی نسبت دس گنا بلکہ دس گنے سے زيادہ پيدا کرسکے مگر غالب يہہ ھے
کہ مقدار موجودہ کبھي چوگني اور يقين ھے کہ کاھی دس گني نہوگي *

برخلاف اُسکے اگر کسي لڑائي کے باعث يا ايسے قوانين کے جاري
رھنے يا جاري ھونے کے سبب سے جو انگريزوں کے کار خانوں کي ترقي کے
مخالف ھوں کارخانے اُنکے بند نہو جاويں تو پيداوار اُنکي آيندہ صدي
ميں بمناسبت پہلي صدي کے ترقي کرسکتي ھے بلکہ اُس سے بھي زيادہ
ھوسکتي ھے شايد چوگني ھوجاوے يا اُس سے بھي زيادہ *

جو فائدہ کہ زمين ميں دوام ترقي پيداوار کا زيادہ محنت کي عوض
ميں موجود ھے گو وہ زيادہ محنت معمولي لوازموں پر کي جاوے وہ اُس
کمي کي مناسبت سے جو ترقي پيداوار کو ترقي محنت سے عموماً ھوتي
ھے گھٹ جاتا ھے يعني مزدوروں کي کثرت محنت و اجرت کے باعث
سے پيداوار کي ترقي کم سمجھي جاتي ھی اور کارخانوں ميں يہہ نقصان
ھی کہ جسقدر پيداواروں ميں ترقي کرنا منظور ھو اُسيقدر لوازمات مصالحے
زيادہ خرچ ھونے چاھيئيں مگر وہ نقصان اُس ھميشہ کي زيادہ ھونے
والي آساني سے پورا ھوجاتا ھے بلکہ بہت سا مفيد ھوجاتا ھی جس سے
مقدار کثير چيزوں کي طيار کيجاتي ھی *

۱۰۰ سوبرس گذرے کہ گريٹ برٹن ميں جو مقدار روئي کي ھر سال غير
ملکوں سے آتي تھي بارہ لاکھہ پونڈ کے قريب ھوتي تھي اور جسقدر کہ
ھر برس گريٹ برٹن ميں روئي کے کام اب طيار ھوتے ھيں وہ چوبيس کروڑ
پونڈ روئي سے زيادہ زيادہ کے ھوتے ھيں اور اگرچہ وہ مصالحے جنسے آج کل
چيزيں طيار کي جاتے ھيں مقدار ميں دوسوگني زيادہ ھوگئي مگر يہہ
بات ظاھر ھی کہ اُنکي طياري ميں جو محنت صرف ھوتي ھی وہ دوسو
گني ابتک نہيں ھوئي بلکہ اُسکي تيس گني ھونے ميں بھي شبہہ

هی گریت برٹن میں تمام خاندان اُن خاندانوں کے علاوہ جو کھیت کیاری کا کام کرتے هیں سنہ ۱۸۳۱ع کی مردم شماری میں چوبیس لاکھہ ترپن هزار اکتالیس خاندان تھے اب اگر یہہ فرض کریں کہ منجملہ اُنکے آٹھویں حصہ کے یعنے قریب تین لاکھہ خاندانوں کے روئی کے کپڑے بنانے اور بیچنے اور کہیں کہیں لیجانے میں مصروف هیں تو یہہ سمجھنا چاهیئے کہ تھوڑے لوگ اُس کام کے واسطے قرار نہیں دیئے جاتے بلکہ حقیقت میں بہت هیں لیکن سو برس گذرے کہ جب انگریزوں کی کلیں ایسے کام کی نہ تھیں تو بارہ لاکھہ پونڈ روئی کی سالانہ طیاری میں جو اُن کلوں سے ممکن و متصور تھی دس هزار خاندانوں کی سالانہ محنت سے کم کی ضرورت نہ پڑی هوگی بلکہ غالب هی کہ زیادہ کی ضرورت هوئی هوگی غرضکہ اب یہہ نتیجہ هاتھہ آیا کہ اگرچہ سو برس پہلے جسقدر کچے مصالحے همکو درکار هوتے تھے اُس سے دو سو گنے زیادہ درکار هوتے هیں اور اِس زیادہ مقدار کے زمین سے حاصل هونے میں بہ نسبت سابق کی محنت کے جو کم مقدار کے حاصل کرنے میں خرچ هوتی تھی دو سو گنی محنت سے زیادہ خرچ هوتی هوگی مگر باوجود اُسکے اُس محنت کی کمی کے باعث سے جو ایک مقدار معین سے پارچہ کی طیاری کے لیئے ضروری هوتی هی چیزس طیار شدہ کی قیمت همیشہ کم هوتی رهی هی اور وہ ایسی قیمت هی کہ اُس سے اُس محنت کی مقدار جو مصالح حاصل کرنے اور اُن سے پارچہ طیار کرنے کے واسطے ضروری هوتی ظاهر هوتی هی اور جب کہ سنہ ۱۷۸۶ع میں اُن کے دو کرور پونڈ غیر ملکوں سے سالانہ آتے تھے تو قیمت سو نمبر کے یارم کپڑے کی جو ایک پشمینہ کی قسم هی اُونیس روپیہ فی پونڈ تھی اور بعد اُسکے جب سنہ ۱۷۹۲ع میں آمدنی سالانہ تین کرور چالیس لاکھہ پونڈ کے قریب قریب هو گئے تو اُسی یارم کی قیمت فی پونڈ آٹھہ روپیہ هوگئی یہاں تک کہ ۱۸۰۶ع میں جب آمدنی اُون کی چھہ کروڑ هوگئی تو مول اُسکا فی پونڈ تین روپیہ نو آنہ چار پائی هو گیا اور جب کہ مقدار اُسکی اور بڑہ گئی جیسیکہ آج کل طیار هوتا هی تو مول اُسکا ڈیڑہ روپیہ فی پونڈ هو گیا غرضکہ جسقدر اُس مقدار میں زیادتی هوئی جسکے پارچہ طیار هوتے هیں اُسیقدر ترقیاں کلوں میں بھی هوتی گئیں اور تقسیم محنت بھی زیادہ هوتی گئی اور ان دونوں کے اثر

اُس ترقي کے مقابلہ میں جو اُس محنت میں ظاہر ہوئي جس سے کچھ لوازم کي تحصیل بقدر ترقي مقدار پارچون کے ضروري و لابدي طور میں آئي بہت زیادہ رہے *

واضح ہو کہ ثبوت اس اصل کا صرف ایک مثال پر توجہہ کرنے سے بخوبي واضح ہوگا کہ کاشتکاري میں کثرت محنت سے عموماً یہہ بات حاصل ہوتي ہی کہ پیداوار محنت سے بہت کم ہوتي ہی یعني مثلاً بیس آدمي جو کسي ضلع معین کي زمین پر کاشت کرتے ہیں اگرچہ پیداوار اُنکي محنت کي دس آدمیوں کي محنت کي نسبت سے زیادہ ہوگي مگر دس آدمیوں کي محنت سے دو چند زیادہ پیدا ہونا ایک اتفاقي امر ہی کچھہ اعتبار کے قابل نہیں *

چنانچہ ہم ایک کھیت ایسا فرض کرتے ہیں کہ اُسمیں ہزار ایکڑ زمین کے ہوں اور منجملہ اُنکے دو سو ایکڑ نہایت عمدہ اور تین سو ایکڑ بیچ کي راس کے اور باقي کل بنجر ہوویں اور ان بنجر ایکڑوں میں بھیڑیں چرا کریں اور وہ اُنکي چرائي کے واسطے مقرر کیئے گئے ہوں بعد اُسکے اب یہہ فرض کرو کہ اُس کھیت کے بونے والے نے بیس آدمي اُسپر لگائے اور چھہ سو کوارٹر گیہوں کے اوسط پیداوار سالانہ حاصل کي بعد اُسکے یہہ فرض کرو کہ اُسنے مزدوروں کي تعداد دوگني کي اور اب دیکھو کہ پیداوار اُسکي پہلے کي نسبت دوچند ہوئي یا نہیں تو صورت اُسکي یہہ ہی کہ بیس آدمي جو زیادہ ہوے اگر اُنکو بنجر زمین کي کاشت میں مصروف کیا تو جو پہلے بیس آدمیوں کي محنت سے پہلے زمین پر پیدا ہوا تھا اُس پیداوار سے یہہ پیداوار بنجر زمین کي بلاشبہہ کمتر ہوگي اسلیئے کہ یہہ بنجر زمین اُس پہلي زمین کي نسبت خراب اور اُفتادہ تھي اور اگر ان بیس آدمیوں کو اُس زمین پر لگایا جو پہلے سے زیر کاشت تھي تو یہہ بات صاف ہی کہ جسقدر پہلے محنت سے پیداوار حاصل ہوئي تھي اس محنت کي پیداوار بلاشبہہ کم ہوگي یعني اگرچہ زمین کي پیداوار زیادہ ہوگي مگر دوچند اسلیئے نہوگي کہ اگر دوچند ہوجاتي تو عمدہ زمینوں کے سوا باقي اور زمینوں کي کاشت کبھي نہوتي *

اسلیئے اگر کاشتکار اُس زمین پر جو بالفعل اُسکي کاشت میں ہے اسطرح زیادہ محنت صرف کرسکتا کہ جسقدر محنت زیادہ کرتا جاوے اُسکي

بمناسبت سے پیداوار بھي زیادہ هوتي جاوے تو یہہ امر صاف هی کہ کیتر
بزمین کے تین سو ایکڑوں پر هرگز کاشت نکرتا اور حقیقت یہہ هی کہ اگر
حال ایسا هوتا یعني کاشتکاري پر زیادہ محنت صرف کرنے کا معاوضہ بقدر
محنت هوتا تو کاشتکار ایک ایکڑ بلکہ ایک هي روڈ کي کاشت کیا کرتا
اور یہہ بھي فرض کیا کہ منجملہ بڑھی هوئے محنتیوں کے اُس کاشتکار نے
تھوڑے مزدوروں کو کسیقدر بنجر کے چیر نے پھاڑ نے میں مصروف کیا اور
تھوڑوں کو اپنے زمین کامل کي کاشت میں لگایا جو زیر کاشت تھي اور
جب کہ وہ مزدور اسطرح کام پر لگائے گئے تو چار سو یا پانسو اور نہایت
ساڑے پانسو کوارٹر اناج کے پہلے کي نسبت زیادہ پیدا هونگے مگر یہہ بات
تحقیق هی کہ کل پیداوار چھہ سو کوارٹر کي برابر نهوگي جیسے کہ پہلے
سے پیدا هوتي تھي خلاصہ یہہ کہ پیداوار بڑھیگي مگر دوچند نهوگي *

واضح هو کہ یہہ فرضي کھیت تمام انگلستان کي سلطنت کا ایک
چھوٹا سا کبنڈا هی چنانچہ انگلستان میں بہت ضلع خراب اور افتادہ
هیں اور هر قسم کي زرخیز اراضیات بھي زیر کاشت هیں جنمیں سے بعض
بعض ایسي زمینیں هیں کہ في ایکڑ چالیس بشل گیہونکے پیدا کرتي هیں
اور بعض بعض ایسي هیں کہ في ایکڑ بارہ تیرہ بشل اُن میں پیدا هوتے
هیں اور اُن پر بھي وهي محنتیں صرف کیجاتي هیں جو اچھي زمینوں
پر صرف هوتي هیں اب اگر پیداوار کي ترقي منظور هووے تو تدبیر اُسکي
عموماً یہہ هوسکتي هی کہ اُس زمین کو بوئیں جوتیں جو بنجر هونے کے
باعث سے بوئي جوتي نگئي تھي یا اُس زمین پر زیادہ محنت کریں جو
همیشہ سے زیر کاشت اپنے تھي مگر هر صورت میں جو پیداوار زیادہ هوگي
وہ اُس محنت سے جو زیادہ کي گئي مناسبت نرکھیگي بلکہ بلاشبہ کم
هوگي اور یہہ بات انگلستان کي تمام سلطنت سے ایسي واضح هوتي هی
جیسے کہ ایک کھیت فرضي کي مثال سے واضح هوئي *

اگرچہ یہہ اصل محکم جسکي توضیح اور تشریح میں هم مصروف
هیں کثیرالوقوع هی مگر عام و شایع نہیں اسلیئے کہ یہہ چند امور اُس سے
مستثنی هیں اول یہہ کہ کاشتکار یا زمیندار کي جہل اور غفلت
اور نیز ملکیت کے هرجوں کے سبب سے اکثر اوقات مدت تک اُس اوسط
درجہ کي محنت بعضي زمینوں پر نہیں هوتي جو ویسي هي اور زمینوں

پر کي جاتي هی اور جب کہ ايسي زمين پر زيادہ محنت کي جاوے تو اسبابکي بخوبي توقع هوسکتي هے کہ جسقدر کاشتکاري کي اوسط محنت بارآور هوتي هی اُسيقدر يہہ محنت بهي جو اس زمين پر کي گئي بارآور بلکہ اُس سے زيادہ بارآور هوگي اس قسم کے فائدے گيلي زمينوں کي رطوبت جذب کرنے اور احاطہ بندي کے جاري کرنے سے حاصل هوئي مگر بڑے منافعوں کي اميد پر زمين کی هرج مرج کي طرفسے لوگ ايسے اندهے هو جاتے هيں کہ اس قسم کے کام ايسے وقتوں ميں اُٹهاتے هيں کہ ابهي وقت اُنکا نهيں هوا اور اکثر اوقات اُس وقت تک اُن کاموںکو ملتوي نهيں رکهتے کہ اُن کے اختيار کرنے سے پہلے کچهے مصالحوں کي مانگ هووے جس سے اُن کاموں کے کرنے کا اچها موقع هاتهہ آوے اور جو کام ملکيت کے هرجوں کے باعث سے ملتوي رهے وہ کام اکثر زيادہ بارآور هوتے چنانچہ ايک عام آدمي کے احاطہ ميں هل کے نيچے اکثر اوقات ايسي زمين آجاتي هے کہ پہلے بارآور نهونا اُسکا کچهہ کم زرخيز هونے کے سبب سے نتها اور اسي قسم کے اثار اکثر ايسي جائدادوں ميں ظاهر هوتے هيں کہ وہ جائدادين بعد اُس زمانہ کے بے قيد هو جاتي هيں جس زمانہ ميں ايک عرصہ تک حق کاشتکاري کي يہہ صورت رهي هو کہ کاشتکار اپنے پٹوں کي ميعاد يا اُسکے دوبارہ حاصل کرنے پر بهروسا نرکهہ سکا هو غرض کہ ايسي صورتوں ميں تهوڑي سي محنت زيادہ کرنے پر بهت سي پيداوار کي توقع هوسکتي هی *

ليکن عام قاعدہ کا نهايت بڑا اختلاف جب واقع هونا هی کہ ازدياد محنت کے ساتهہ ازدياد فن کا بهي مخلوط هووے چنانچہ عمدہ آلات اور فصلوں کی اچهے دور اور محنت کي زيادہ تقسيم غرض کہ فن کاشتکاري کي ترقيان عموماً کاشتکاري کي محنت کي ترقي کے ساتهہ ساتهہ اُسوقت هوتي هيں کہ ترقي محنت کے ساتهہ ترقي سرمايہ اور ترقي ابادي بهي هو جاوے اور زمين کے ضعف و ناتواني پر فن کشتکاري کي ترقياں هميشہ غالب آتي هيں يعني جو کمي کہ ضعف و قوت کے باعث سے پيداوار ميں آتي هی اُسکو پورا کرتي هيں بلکہ زيادہ بارآور کرديتي هيں *

گذري هوئي صدي ميں گريٹ برٹن کي کل پيداوار سالانہ دوچند سے بهت زيادہ هو گئي مگر يہہ بات غالبا نهيں کہ سالانہ محنت کي تعداد

بھي دوچند هوگي جو اُسپر صرف کي گئي تهي اور يہہ نہيں سمجھا جاتا که اُس زمانه میں گریٹ برٹن کي آبادي دو چند سے زيادہ هوگئي اور مقدم ترقي آبادي کي جو اب تک هوئي هی وہ صرف اُن ضلعوں میں هوئي هی جنمیں بڑے بڑے کارخانے هیں مگر وہ گذشته صدي باوجود اپني بد اقباليوں کے انگريزوں کي تاريخ کا کمال اقبالمند زمانه هی اسليئے که اسي زمانه میں لاکھوں ايکڑ زمین کے گھیرے کيئے جو پہلے وقتوں میں ناکارہ پڑے تھے اور جسقدر فن کشتکاري که وہ انگريزوں کو آج آتا هی اُسي زمانه میں مرتب هوا اور اُسي زمانه کي بدولت وہ تمام نہریں اور سڑکیں هوئیں جنکے ذريعه سے آفات اتفاقيه روکي تهامي جاتي هیں اور تمام سلطنت میں زمین کي حيثيت کے موافق محنت هوسکتي هی اور يہہ بات ممکن هی اگرچہ غالب نہیں که صدي آینده میں انگريزوں کي ترقي اسيقدر زيادہ هوگي اگرچه وہ ترقي غير معين هی مگر غير محدود نہیں اور يہہ بات ممکن نہیں که کسي ضلع کي پیداوار اسطرح هميشه بڑھتي رهے جيسيکه علم حساب میں عدد عمل ضرب سے بڑہ جاتے هیں اگرچه اُسپر غايت سے غايت محنت کيجاوے *

برخلاف اُسکے اگر کارخانه کے مزدورں میں جسقدر زيادتي کيجاوے تو اُسکي مناسبت سے هي قوت پیداوار کي زيادتي نہیں هوتي بلکه اُسکي مناسبت سے بہت زيادہ بڑہ جاتي هی مثلاً اگر تین لاکھہ خاندان گریٹ برٹن میں چوبیس کرور پونڈ روئي کے کپڑے طيار کرنے اور ايدھر اودھر ليجانے میں اب مصروف هیں تو يہہ بات ثابت هی که چھہ لاکھہ خاندان اڑتاليس کرور پونڈ روئي کے کپڑے بلاشبهہ طيار کرسکينگے اور ايدھر اودھر ليجا سکينگے بلکه يقين واثق هی که وہ لوگ اس سے زيادہ بهي کرسکينگے يعني بهتر کرور پونڈ روئي کا کپڑا طيار کرکے ايدھر اودھر ليجا سکينگے اور جس هرج کے لحاظ سے هم يہہ پيش گوئي کرسکتے هیں که وہ هرج انگريزوں کے کارخانوں کي ترقيات آینده کا مانع و مزاحم هووے وہ صرف يہہ هی که لوازمات اور خوراک وغيرہ کے حاصل کرنے میں غير ملکوں سے روز بروز مشکل بڑھتي جاتي هے اور اگر کچي پیداوار يعني کچے مصالحے چیزیں طيار کرنے کي بڑي قوت کے ساتھہ قدم بقدم چل سکیں تو دولت و آبادي کي ترقيوں کي کوئي حد باقي نرهے *

تقسیم دولت کا بیان

واضح ہو کہ منجملہ تین بڑے رکنوں علم انتظام کے ماہیت دولت اور تحصیل دولت اور تقسیم دولت میں سے پہلی دو قسموں کا بیان ہو چکا اور اب قسم ثالث یعني تقسیم دولت کا بیان کیا جاتا هی یعني بیان اُن قاعدوں کا کیا جاتا هی جنکي رو سے کل پیداوار اخیر خرچ کرنیوالوں میں تقسیم هوتي هی انسان کے جن گروهوں سے علم انتظام مدن تعلق رکھتا هی اُن میں تقسیم مذکورہ بالا خصوصاً مبادلہ کے ذریعہ سے هوتي هی هاں انسانوں کا ایسا گروہ خیال کرسکتے هیں کہ اُنمیں دولت کي تقسیم مبادلہ بدون ممکن هو مگر ایسا گروہ تحقیقات علمیہ کا محتاج اور مستحق نہیں علم انتظام انسانوں کي اُس حالت ترقي یافتہ سے تعلق رکھتا هی جسکو انسانوں کي قدرتي حالت کہہ سکتے هیں اسلیئے کہ اُنکو اُس حالت کي طرف قوانین قدرت سے ترغیب هوتي هی اور هر شخص اُس حالت میں جو کچھہ چیزیں خرچ کرتا هی یعني استعمال میں لاتا هی اُنمیں اکثر بلکہ کل کے حاصل هونیکا بھروسہ اپنے همجنسوں پر رکھتا هی اپني حاجتوں کو بالکل ایسے مبادلوں کے ذریعہ سے پورا کرتا هی جن سے اپنے همجنسوں کي حاجتوں کو بھي رفع کرتا هی *

واضح هو کہ تحصیل و مبادلہ کے الفاظ کو هم معمولي رواج کے نسبت نہایت وسیع معنوں میں اِستعمال کرتے هیں چنانچہ اِس امر کا ذکر اُوپر آچکا کہ مفہوم تحصیل میں هم زیادہ‌تر تصرف یعنے قبضہ کرنے کو سمجھتے هیں اور مبادلہ میں محصول سرکار کو داخل کرتے هیں اسلیئے کہ هماري راے میں جو کچھہ منتظمان سلطنت پاتے هیں وہ اُنکو اسبات کے عوض میں دیا جاتا هے کہ وہ لوگ یہہ خدمتگذاري کرتے هیں کہ لوگوں کو اپنے ملک والوں اور بیگانہ ملک والوں کے مکر و فریب اور غصب و تعدي سے تھوڑا بہت بحسب اپنے مقدور کے بچاتے هیں هاں یہہ ضرور هی کہ اس قسم کے مبادلہ کا کام خاص خاص اصلوں پر مبني هوتا هي چنانچہ جس سلطنت میں خود جمہور یا اُنکے مختار حکومت نہیں کرتے تو وهاں حکام اپني مقدار یافتني کو آپ مقرر کرتے هیں اور جہانتک کہ اپني عام

رعایا سے بزور و تعدي لے سکیں وهاں تک تشخیص اُس مقدار کي کرتے هیں اور جن ملکوں میں که جمهور آپ یا اُنکے مختار حکم راني کرتے هیں تو کوئي رهنیوالا خراج عام سے بقدر اپنے حصه کے پاک صاف نهیں رہ سکتا گو کوئي شخص حفظ عام کے فائدہ اُٹهانے سے اِنکار کرے اور باوصف اُسکے که یهه معامله یعني اداے خراج سرکاري کا اکثر ناخوشي اور بے اِنصافي سے واقع هوتا هی مگر پهر بهي ایک قسم کا مبادله هی اور بهرحال یهه مبادله نهایت مفید هی اِسلیئے که بڑي سے بڑي سلطنت میں بهي رعایا کو کمال ارزاني اور نهایت تکمیل کے ساتهه بمقابله اُس حالت کے حراست نصیب هوتي هی جسمیں هر شخص کو اپني اپني ذاتي کوششوں سے بلا اعانت و امداد دوسرے کے حفظ و حراست کي صورت پیدا کرني پڑے *

جن قاعدوں کي رو سے مبادلوں کا اِنتظام هوتا هی اُنکي دو بڑي بڑي قسمیں هو سکتي هیں چنانچه ایک قسم میں وہ قاعدے داخل هیں جو عموماً جمیع مبادلات سے متعلق هیں اور دوسري قسم میں وہ اصول داخل هیں جو خاص خاص مبادلوں سے تعلق رکهتي هیں اور اُن مبادلوں میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے مالک اُن وسیلوں کي پیداوار کو آپس میں خاص خاص طوروں پر ادلا بدلي کرتے هیں *

پهلي قسم میں اُن عام قاعدوں کا بیان هوگا جنکي رو سے مبادلے هوتے هیں اور دوسري قسم میں اِس امر کا مذکور هوگا که قواعد مذکورہ کي بدولت تمام اِنسانوں کے مختلف گروہ کس کس مناسبت سے فائدہ اُٹهاتے هیں یعنے پهلي قسم میں اشیاء مبادله سے بحث کیجاویگي اور دوسرے قسم میں مبادله کرنیوالوں کا مذکور هوگا *

جن متفرقه مسئلوں سے که علم اِنتظام مرکب هی اُنکے باهم دیگر تعلق رکهنے سے مصنفوں کو یهه بڑي دقت پیش آتي هی که جب تک کئي اور مسائل کا حواله ندیا جاوے تب تک توضیح ایک مسئله کي بهي بخوبي نهیں هوسکتي اور یهه امر تقسیم دولت سے زیادہ خصوصیت رکهتا هی چنانچه بدون اِسکے که مبادله کے عام قواعد کا حواله ندیا جاوے توضیح اِس امر کي ممکن نهیں که اِنسانوں کے مختلف گروہ اشیاء پیداوار سے کس کس مناسبت سے پانیکے مستحق هیں اور علی هذالقیاس بدون اسباب کے که همیشه مبادله کرنیوالوں کا حواله ندیا

جاوے یہہ بات منصور نہیں کہ مبادلہ کے عام قاعدوں سے بحث ہو سکے چنانچہ یہہ بات تسلیم کرکے کہ کوئي ترتیب اعتراض سے خالي نہین تقسیم دولت کے بیان کا یہہ طریقہ نہایت کم قابل اعتراض سمجھتے ہیں کہ آغاز بحث میں عام ترتیب اُن شخصوں کي کیجاوے جنکے درمیان میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے حاصلات کي تقسیم عمل مین آتي هی اور بعد اُسکے مبادلہ کے عام قاعدوں کا بیان کیا جاوے اور انجام کار اُن حالتوں کا بیان ہووے جنکے ذریعہ سے تنقیح اِس امر کي واضح ہوتي هی کہ اِنسانوں کے مختلف گروہ تقسیم عام میں کس کس مناسبت سے شریک ہوتے ہیں *

بیان اِسبات کا کہ تمام اِنسان تین گروہوں میں منقسم ہیں یعنے محنتي اور سرمایہ والي اور قدرتي ذریعوں کے مالک

علمائے علم انتظام کے بیان کي بموجب محنت اور سرمایہ اور زمین تین وسیلے تحصیل کے ہیں اور اسیطرح پیدا کرنیوالوں کے بھي تین گروہ ہیں یعنے محنتي اور سرمایہ والے اور زمیندار اور کل پیداوار تین حصوں یعني اُجرت اور منافع اور زر لگان پر منقسم ہوتي هی اور منجملہ اُنکي اُجرت محنتي کے حصہ کا نام هی اور منافع سرمایہ والے کے حصہ کو کہتے ہیں اور زر لگان زمیندار کے حصہ کا نام هی *

واضح ہو کہ جن اصلوں پر ترتیب مذکورہ بالا مبني هی وہ جملہ حالات کي نظر سے پسند کے قابل ہیں مگر جن لفظوں میں ترتیب مذکور کا عموماً بیان ہوا کرتا هی تبدیل اُنکي بمجبوري کرني پڑي چنانچہ چند اصطلاحیں جدید زیادہ کي گئیں اور بعض بعض لفظوں کي مراد و مقصود کي وسعت میں کمي بیشي کي گئي *

بنظر اِسبات کے کہ ترتیب مذکورہ بالا کا بطرز معقول انکشاف ہوجاوے بارہ لفظ اصطلاحي الگ الگ قائم ہونے ضروري ہوئي اِسلیئے کہ منجملہ مرقومۃ الصدر گروہوں کے ہر گروہ کے لیئے یہہ امر مناسب هی کہ ایک ایک لفظ اُن وسیلوں کے واسطے مقرر کیا جاوے جو عمل میں آتے ہیں اور

ایک ایک اُن لوگوں کے گروہ کے واسطے چاهیئے جو اُن وسیلوں کو عمل میں لاتے هیں اور ایک ایک لفظ ایسا معین کیا جاوے کہ عمل میں لانا اُن وسیلوں کا اُس سے ظاهر هووے اور ایک ایک لفظ اُس حصہ پیداوار کے لیئے چاهیئے جو عمل میں لانیوالیکو ملتا هی مگر هر گروہ کي کیفیت کے علیحدہ بیانسے معلوم هوگا کہ منجملہ ان مطلوبہ اصطلاحوں کے اُنکے نصف سے زیادہ استعمال میں نہیں هیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو گروہ اولی یعني محنتیوں سے متعلق هیں

جاننا چاهیئے کہ پہلے گروہ کےواسطے یہہ لفظ استعمال میں هیں یعني محنت کرنا اور محنتي اور اجرت یہہ بات یاد رهے کہ منجملہ ان لفظوں کے کوئي لفظ ایسا نہیں کہ اُس سے تحصیل کے ذریعے سمجھے جاویں چنانچہ محنت اور محنت کرنے سے صرف فعل ظاهر هوتا هی اور محنتي وہ شخص هی جو محنت مزدوري کرتا هی اور اجرت اُس محنت کا نتیجہ هی مگر یہہ پوچھا جاتا هی کہ وہ کیا شي هی جسکے ذریعہ سے محنتي محنت کرتا هی جواب اُسکا یہہ هی وہ شي اُس محنتي کے قواے نفساني یا جسماني هیں واضح هو کہ اس اصطلاح کے زیادہ هونے سے پہلے گروہ کي اصطلاحیں پوري هوجاتي هیں یعني محنت کرنا تحصیل کي غرض سے قواے جسماني یا نفساني کو عمل میں لانا هی اور جو شخص ایسا کام کرتا هی اُسکو محنتي اور محنت کرنیوالا کہتے هیں اور جو کچھہ اُس محنت کي عوض میں اُس شخص کو ملتا هی اُسکو اجرت بولتے هیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو دوسرے گروہ یعني سرمایہ والوں سے متعلق هیں

اس گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والا اور منافع استعمال میں هیں اور ان اصطلاحوں سے وسیلہ اور وہ شخص جو اُس وسیلہ سے کام لیتا هی اور اُس کا معاوضہ ظاهر هوتا هی مگر کوئي لفظ اُس فعل یا عمل کے واسطے موضوع نہیں جسکا بدلا منافع هے اور وہ منافع کے ساتھہ ایسي نسبت رکھتا هے جیسے

کہ محنت اجرت کے ساتھ رکھتي هی هم اس عمل کو اجتناب کے نام سے نامي کرچکے اور اس لفظ کے زیادہ هونے سے دوسرے گروہ کي اصطلاحیں پوري هو جاتي هیں اور واضح هو کہ سرمایہ دولت کا ایک ایسا جز هی کہ وہ آدمي کي اُس سعي و محنت سے پیدا هوتا هی جو دولت کي تحصیل و تقسیم میں کي جاتي هی اور اصطلاح اجتناب سے یہہ غرض هی کہ سرمایہ کے غیر بارآور استعمالوں سے پرهیز کیا جاوے اور اسي اجتناب سے اُس شخص کا فعل بھي مراد هی جو اپني محنت کو حاصلات بالفعل پر صرف کرنے کي جگہہ تحصیل آیندہ پر خرچ کرتا هے اور جو آدمي کہ اسطرح پر عمل کرتا هے وہ سرمایہ والا کہلاتا هے اور اُس کے اس عمل کے عوض کو منافع کہتے هیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو تیسرے گروہ یعني قدرتي ذریعوں کے مالکوں سے متعلق هیں

معمولی اصطلاحوں کا نقص اس تیسرے گروہ کے بیان میں بخوبي واضح هوتا هے جاننا چاهیئے کہ اجرت اور منافع کے حصول کا باعث آدمي هوتا هے چنانچہ جب وہ راحت کو چھوڑتا هے تو اجرت اُسکو حاصل هوتي هے اور جب وہ بالفعل کے حظوظ نفساني کي روک تھام کرتا هی تو منافع اُسکو ملتا هی مگر هر ایک ملک میں بہت سي پیداواریں ایسي بھي هوتي هیں کہ وہ بلامشقت هاتھہ آتي هیں اور جو لوگ ایسي پیداوار کو پاتے هیں نہ محنت کرتے هیں اور نہ اجتناب کرتے هیں بلکہ صرف وہ اوروں کي پیشکشوں کے قبول کرنے کے واسطے هاتھہ اپنا پھیلاتے هیں *

اجتناب اور محنت کي انسانوں کو مشق رهنے کے واسطے موجود هونا قدرتي قوتوں کا ضروري هے جنمیں انساني قوتوں کو داخل نہ سمجھنا چاهیئے منجملہ اُن قدرتي قوتوں کے بعض بعض قوتیں کثرت سے موجود هونے اور اُن کے برتنے کے طریقوں کے مشہور هونے کے سبب سے خاص تصرف کے قابل نہیں اگرچہ وہ بجاے خود مفید و سود مند هیں مگر اس باعث سے کہ وہ سب کو کمال آساني سے هاتھہ آجاتي هیں انکي کچھہ قیمت نہیں هوتي اور جو پیداوار کہ قدرتي قوتوں کے ذریعہ سے حاصل هوسکتي هی جہانتک

اُسمیں اجتناب و محنت کا دخل ہوتا ہی وہانتک اُس پیداوار کی قیمت ہوتی ہی نظر بریں پیداوار مذکور اُس قیمت سے فروخت ہوتی ہی جو اجرت اور منافع کی تعداد سے زیادہ نہیں بلکہ برابر ہوتی ہی اور اگر جاری رہنا اُس پیداوار کا منظور ہوتا ہی تو اُسیقدر قیمت ملنی رہنی چاہیئے چنانچہ انگلستان اور ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑی پیدا ہونے کے لیئے قدرتی قوتوں کے موجود رہنے کی ضرورت برابر ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑی کی مقدار حصول بیحد ہی چنانچہ ایک ایرکینیڈا کے رہنے والے کے جھونپڑے میں اُس لکڑی کی قیمت جو اُس جھونپڑے میں لگی ہوئی ہی ان قدرتی ذریعوں نے سبب سے جنسے وہ پیدا ہوتی ہی نہیں لگائی جاتی کیونکہ چیڑ کا درخت جب تک جنگل میں کھڑا رہتا ہی اُسکی کوئی قیمت نہیں ہوتی بلکہ خریدار اُس لکڑی کا صرف اُس اجتناب و محنت کی وہ قیمت دیتا ہے جو لکڑی کے کاٹنے بنانے میں ضروری ہوتے ہیں *

مگر کسی مقبوضہ قدرتی ذریعہ کی مدد سے کسی پیداوار کا بہ نسبت اُس حالت کے زیادہ قیمتی ہوجانا ممکن ہی جس حالت میں وہ بلا اعانت قدرتی ذریعہ کے صرف اجتناب اور محنت کے سبب سے قیمتی ہوتی اور وہ پیداوار مذکورہ ایسی قیمت پر فروخت ہوتی ہے جو منافع اور اجرت کی تعداد سے کسیقدر زیادہ ہوتی ہے اور اُس قیمت میں سے منافع اور اجرت کو محنتی اور سرمایہ والا لیتا ہی باقی جو کچھہ بچتا ہی وہ اُس قدرتی ذریعہ کے مالک کا حق ہوتا ہی اور مالک کو وصول ہونے کا یہہ باعث نہیں کہ اُسنے محنت کی یا اجتناب کو عمل میں لایا بلکہ یہہ باعث ہی کہ اُس شے کے برتے جانے میں وہ مالک مزاحم نہوا جسکا وہ مزاحم ہوسکتا تھا یعنی اُسنے مملوکہ قدرتی ذریعہ کے استعمال کی اجازت دی *

اگر انگریزی بلوط کے درخت کی قیمت میں سے پودہ لگانے والے کی اجرت اور اُن لوگوں کے اجتناب کا منافع جنہوں نے سو برس تک اُس پیڑ کو پالا منہا کیا جاوے تو باوجود اِسکے بھی کسی نہ کسی قدر حق استعمال زمین کا جسپر درخت نے پرورش پائی دیا جاتا ہی اور یہہ حق انسان کی کارکردگی کا نہیں بلکہ قدرتی ذریعہ کی قیمت ہی *

منجملہ قدرتي ذريعوں کے زمين اپنے درياؤں اور بندروں اور کھانوں سميت ايک بڑا ذريعہ هی اور جن شاذ و نادر حالتوں ميں کار آمدني زمين کي مقدار غير محدود هوتي هے وہ ايسي حالتيں هوتي هيں جيسے کہ پہلے پہل بودباش آدمي کي کسي ملک نو آباد ميں هوتي هی تو هرفرد بشر کو زمين هاتهہ آجاتي هی اور اس باعث سے کہ اُس زمين کے استعمال کے عوض ميں کسي کو کچھہ دينا نہيں پڑتا کل پيداوار کا مالک صرف کاشتکار هوتا هی اور تقسيم اُسکي منافع اور اُجرت کے نام سے سرمايہ والوں اور محنت کرنيوالوں ميں هو جاتي هی جنکے اجتناب و محنت کا نتيجہ هوتي هی *

مگر تمام پرانے ملکوں بلکہ آباديوں ميں بهي اُنکے بسنے پر تهوڑا عرصہ گذرنے ميں بعض بعض ايسي ايسي زمينيں پائي جاتي هيں کہ اُنسے خواہ قسم زمين يا اُسکے موقع کي عمدگي سے ايسا محاصل حاصل هوتا هی جو سرمايہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے زايد هوتا هی اور ايسي زمينوں کو اگر زميندار آپ کاشت کرے تو اُسکو مزدوروں کي مزدوري اور اپني سرمايہ کے منافع کے وضع کرنے کے بعد کچھہ بچت هووے اور اگر آپ کاشت نکرے اور کسي اور سرمايہ والي کو لگنتہ پر دے تو بهي وہ بچت اُسکو مليگي اور زمين مذکور کا کاشتکار ايسي صورت ميں اپنا منافع اور محنتني اپني اجرت اسطرح پاوينگے کہ گويا اُس زمين ميں سرمايہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے کچھہ زيادہ نہوا کيونکہ جو کچھہ فاضل رها وہ زميندار کا حق هی اور اس صورت ميں کل پيداوار کے بجاے دو حصوں کے تين حصے هوجاتے هيں يعني زرلگان اور منافع اور اجرت اور اگر زميندار هي اپنا سرمايہ لگاوے يعني اُس زمين کو آپ بووے تو اُن حصونميں سے دو حصے يعني لگان اور منافع پاتا هی اور اگر غير شخص کے سرمايہ سے کاشت هونے ديتا هی تو وہ صرف لگان پاتا هی مگر يہہ بات ضرور هی کہ زمين کا مالک زرلگان پاتا هی خواہ وہ منافع سميت پاوے خواہ بلا منافع پاوے اور جب کہ تمام ملک ميں خاص خاص ملکيتيں قايم هوجاتے هيں تو گو يہہ امر صحيح هی کہ پيداوار ميں سے تهوڑي سي پيداوار کچھہ زيادہ سرمايہ لگانے کے باعث سے بدون ادا کرنے زيادہ زرلگان کے حاصل هوتي هی اور اسي سبب سے اُس پيداوار کو لاخراجي

کہتے ہیں مگر باوجود اسکے یہہ بات بھی ایسی واضح ہی کہ کوئی بیگھہ بسوہ جو زیر کاشت ہوتا ہی زرلگان سے خالی نہیں ہوتا اور یہہ زرلگان قسم زمین اور حالت اور موقع کے بموجب کم و بیش ہوتا ہے مگر مقدار اراضی کی محدودیت اور قوت پیداوار کی موجودگی کے باعث سے زرلگان کا ہونا ضروری و لابدی ہی *

اگرچہ یہہ بات ظاہر ہی کہ اراضی بڑا قدرتی ذریعہ ہی مگر صرف یہی قدرتی ذریعہ قابل قبضہ کے نہیں بلکہ علاوہ اُسکے اور بھی قدرتی ذریعے موجود ہیں چنانچہ قدرتی افعال کے علم ہی سے اُس علم کے حاصل کرنیوالیکو جب تک کہ عمل اُس علم کا مخفی رہتا ہی یا قانوں کے ذریعہ سے محدود و محصور رکھاجاتا ہے ایسا محاصل ملتا ہی جیسے کہ زمین کا لگان ہوتا ہی ایک گنوار نائی کو یہہ ترکیب سوجھی تھی کہ وہ بیلنوں کی کل کے ذریعہ سے روئی کا سوت کاتتا تھا چنانچہ تھوڑے دنوں کے بعد اُسکو بدولت اُس ترکیب کے اسقدر دولت ہاتھہ آئی کہ بڑے بڑے دولتمندونکو بھی نصیب نہوئی تھی اور اُس دولت سے زیادہ ڈاکٹر جنر صاحب کو دولت ہاتھہ آجانی ممکن تھی اگر وہ صاحب اسباتکو قبول کرتے کہ وہ اُس § علم ایجاد کردہ اپنے کو اوروںکے ہاتھوں سے الگ تھلگ رکھہ کر صرف اپنے قبض و تصرف میں رکھتے جس سے لوگوں کو بڑا فائدہ پہونچا *

جب کسی شے مفید کا موجد اُس کو خود عمل میں لاتا ہی تو وہ شخص اُس مالک کی مانند ہوتا ہے جو اپنی زمین پر خود کاشت کرتا ہے اور اُس شے کی پیداوار سے بعد اداے اوسط اجرت محنت اور اوسط منافع سرمایہ صرف شدہ کے تھوڑا بہت محاصل باقی رہتا ہے اور یہہ سرمایہ اور محنت کا ثمرہ نہیں ہوتا بلکہ اُس ایجاد کا ثمرہ ہوتا ہی جو انسان کی پیدا کی ہوئی نہیں ہی بلکہ وہ قدرتی پیدایش ہی اگر وہ شخص آپ اُس شے نو ایجاد کو عمل میں نہ لاوے بلکہ دوسرے شخص کو اختیار اُسکے برتنے کا دے تو اُس شخص موجد کو وہ فاضل روپیہ ایسے حاصل ہوتا ہی جیسے کہ مالک اراضی کو زر لگان اُسکا ملتا ہی یہانتک

§ اس علم سے مراد ٹیکا لگانے کی ترکیب ہی جو چیچک کا علاج ہی اس ترکیب کو ڈاکٹر جنر صاحب نے سنہ ۱۷۹۸ ع میں ایجاد کیا تھا *

کہ بلاد انگلستان میں اُس روپئے کو بھي زر لگان اکثر کہتے ھیں چنانچہ جب کسي نئي ترکیب نکالنے والیکو اُس ترکیب کي‡ سند سرکار دولت مدار پادشاہ سے عنایت ہوتي ھی تو جو روپیہ اُس استاد سند یافتہ کو کسي کارخانہ دار سے بمراد استعمال اُس ترکیب کے ملتا ھی اُسکو بھي انگلستان کے تجار اپني اصطلاح میں زرلگان کہتے ھیں اور علی ہذالقیاس تمام خاص خوبیاں جو کسي حالت اور توسل سے تعلق رکھتي ھیں اور سارے عجیب عجیب اوصاف جسماني اور نفساني قدرتي ذریعوں میں شمار کرنے چاھیئیں اور جو کچھہ کہ بعد اداے اوسط اجرت اور منافع کے ان خوبیوں سے حاصل ھوتا ھے اُسکي تحصیل میں کچھہ اور خرچ نہیں ھوتا زمیندار اور اُن خوبیوں کے مالک میں صرف اتنا فرق ھے کہ مالک مذکور اُن خوبیوں کو اور لوگوں کو استعمال کے واسطے بطور ٹھیکہ نہیں دے سکتا ھے بلکہ یا آپ عمل میں لاویگا یا معطل رہنے دیگا اور اسي لیئے کام ناکام اپنے سرمایہ اور محنت کو اُن پر صرف کرتا رھیگا اور علاوہ زرلگان کے اجرت اور منافع بھي حاصل کریگا اور جب کہ اسصورت میں تقسیم مذکورہ بالا قایم رکھي جاوے یعني پیداوار میں لگان اور منافع اور اجرت تین قسمیں قایم کي جاویں تو یہہ ترتیب اچھي معلوم ھوتي ھی اور اگر خاص خاص تردد اور تکلیفوں کا معاوضہ اجرت اور منافع یعني محنت کا عوض اجرت اور اجتناب کا بدلا منافع تصور کیا جاوے تو یہہ صاف ظاھر ھی کہ لگان کي اصطلاح میں وہ جز پیداوار کا داخل ھونا چاھیئے جو بلا تردد حاصل ھوتا ھے یعني وہ سب اسمیں شامل ھی جو سرمایہ و محنت کے معاوضہ سے زیادہ قدرت یا خوش نصیبي کي بدولت ھاتھہ آوے اور حاصل ھونے والیکو کچھہ کوشش نکرني پڑے *

جسقدر وسعت کہ مراتب مذکورہ میں لگان کے معنوں کو دي گئي اگرچہ وہ کسي اعتراض کي مورد نہیں ھوسکتي مگر زمین اور زمیندار کے معنونمیں وہ وسعت دیني نہایت دشوار ھی اسلیئے کہ ان لفظوں کے معنوں میں کسي قسم کي گنجایش نہیں اُنکے معنے کمال وضاحت سے

---

‡ کسي موجد کو جو سند ملتي ھی وہ اس مضمون کي ھوتي ھي کہ اسقدر مدت تک بدون اجازت اس شخص کے کوئي اُسکي ایجاد کي ھوئي ترکیب کا استعمال نکرے یہہ حکم بموجب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع اور ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۹ع کے ھندوستان بھي جاري ھی

معین اور محدود هیں پس اُنکو ایک ایسي انوکھي اصطلاح ٹھہرانا که زمین
کے مفہوم میں تمام قدرتي ذریعے جو خاص خاص ملک هونیکے قابل هوں
اور زمیندار کے معنوں میں وہ هر شخص جو اُن ذریعوں کا مالک هو داخل
کیا جاوے محض بیجا هی اور اسي وجهه سے یهه ضرورت پیش آئي که
بجاے الفاظ مذکورہ کے قدرتي ذریعے اور قدرتي ذریعوں کے مالک کي
اصطلاحیں قرار دي جاویں پس تیسرے گروہ میں ایک اصطلاح تحصیل
کے ذریعوں کے واسطے اور ایک اصطلاح اُن ذریعوں کے مالک کے واسطے اور
ایک اُس حصه پیداوار کے لیئے جو وہ مالک پاتا هی قایم هو جاوینگے
جیسیکه پہلے گروہ میں قواے جسماني اور نفساني اور محنتي اور اُجرت
کي اصطلاحیں مقرر کي گئیں اور دوسرے گروہ میں سرمایه اور سرمایه والے
اور منافع کي اصطلاحیں هیں مگر اب بهي احتیاج ایک اصطلاح کي باقي
رهي جو اصطلاح محنت اور اصطلاح اجتناب کے مقابله میں واقع هووے
یعني جس لفظ سے که وہ عمل سمجھا جاوے جسکے ذریعه سے قدرتي
ذریعوں کا مالک لگان حاصل کرتا هی اور کوئي تکلیف اور خرچ اُسمیں
اُٹھانا نہیں پڑتا اور وہ عمل صرف اتنا هی که وہ شخص اپنے مملوکه ذریعه کو
بیکار و معطل رهنے ندے اسلیئے یهه بات ضرور نہیں که اُس عمل کے لیئے
کوئي خاص نام مقرر کیا جاوے جب کوئي شخص اپنے قبض و تصرف
میں کوئي ملکیت رکھتا هی تو یهه فرض کیا جاتا هی که وہ شخص اُس
ملکیت کو بیکار نہیں چھوڑتا بلکه وہ اُسکو خود استعمال کرتا هی یا کسي
کرایه‌دار کو دیتا هی اور یهه معمول و مروج هی که لگان کا پانا لفظ مالکیت
سے مفہوم هوتا هی اور جب که لفظ قبضه کے معنے قدرتي ذریعوں کے مالک
کي نسبت اسطرح استعمال کیئے جاویں که اُس سے اُس ذریعه کے فائدہ
کا وصول هونا یعنے زر لگان کا حاصل هونا سمجھا جاوے تو کچھه قباحت
لازم نہیں آتي هاں اکثر اوقات ایسا هوتا هی که آدمي کي استعداد ذاتي
کاهلي کے باعث سے محض بیکار پڑي رهتي هی لیکن ایسي صورت میں
علم اِنتظام مدن کي رو سے وہ اِستعداد اُسکے قبضه سے خارج سمجھني
چاهیئے اور حقیقت بهي یهي هی که جب لیاقت کا اِستعمال نه کیا جاوے
تو وہ لیاقت مفید نہیں هوتي *

اگرچه کل پیداوار کي تقسیم تین حصوں پر منحصر هوتي هی یعني

ایک، وہ حصہ جسکو سرمایہ والا لیتا ہی اور دوسرا وہ جسکو محنتی پاتا
ہی اور تیسرا وہ جسکو مالک اُن قدرتی ذریعوں کا وصول کرتا ہی جو
پیداوار کے پیدا کرنے میں شریک ہوتے ہیں مگر یہہ اتفاق بہت
کم ہوتا ہی کہ کسی ایک کام یا شی کی پیداوار کی تقسیم اقسام
مذکورہ پر حقیقت میں واقع ہووے قاعدہ مذکورہ کے قریب قریب اُن
صورتوں میں تقسیم ہوتی ہی کہ مختلف گروہوں کے پیدا کرنے والے باہم
شریک و سہیم ہو جاتے ہیں اور اُسپر اتفاق کرتے ہیں کہ مشترک کوششوں
کی پیداوار فروخت ہوکر زر ثمن اُسکا باہم تقسیم ہوگا اور یہہ نوع شراکت
اکثر اوقات ارباب محنت اور مالکان سرمایہ میں جب واقع ہوتی ہی
کہ کام کی درستی محنت کرنیوالوں کے جان لڑانے پر منحصر ہوتی ہی
اور سرمایہ والے اُن لوگوں کے کار و بار کی نگرانی نہیں کر سکتے اور یہہ
حال مچھلی کے اُس شکار کا ہی جو مقام † گرینلینڈ میں واقع ہوتا ہی
چنانچہ اُس شکار میں محنت کرنے والوں کو وہ اُجرت بہت کم ملتی
ہی جو پہلے سے مشخص ہو جاتی ہی بلکہ جب دریا کا سفر پورا ہوتا
ہی تو ویل وغیرہ مچھلیوں کی چربی فروخت ہوکر زر ثمن اُسکا جہازی
لوگوں اور مالکوں میں تقسیم ہو جاتا ہی اور یہی کام اُن لوگوں میں ہوتا
ہی جو دشمنوں کے جہازوں کو اپنے ذاتی خرچ سے جہاز بناکر اپنے
گورنمنٹ کی استعانت کے واسطے لوٹتے ہیں اور باقی اور دریائی کاموں
میں جو فائدہ کے واسطے کیئے جاتے ہیں ایساہی ہوتا ہی اور وہ طریقہ
بھی اِسی طریقہ کے لگ بھگ ہی جسمیں اراضیات کو بٹائی پر دیا جاتا
ہی اور بلاد یورپ میں وہ دستور مروج ہی اور یہہ امر ممکن ہی کہ
اِنسانوں کے بعض بعض گروہوں میں یہہ دستور ہمیشہ جاری رہے اور حقیقت
اُسکی یہہ ہی کہ زمیندار کاشتکار کو زمین اور سرمایہ دیتا ہے اور آدھی پیداوار
اُس سے بانٹ لیتا ہے اور نصف باقی کاشتکار کی محنت اُسکے مزدوروں کی
مزدوری میں محسوب ہوتی ہے مگر یہہ ایسی مستثنی باتیں ہیں جو
خاص خاص ضرورتوں کی وجہہ سے کرنی پڑتی ہیں یا ناکامل تربیت
یافتہ انسانوں کے افلاس و جہالت کے باعث سے ہوتی ہیں اور معمول اور
مروج یہہ ہے کہ ایک شخص کی نسبت یہہ تصور کیا جاتا ہی کہ وہ

† یہہ ایک ملک امریکہ کے شمال میں واقع ہی اور ویل مچھلی اُسکے قریب ملتی ہی

کل پیداوار کے پانے کا مستحق هی اور باقی لوگونکو اُنکی محنت مزدوریکا مول دیتا هی اور جو کوئی کل پیداوار کا مستحق هی وهی سرمایہ والا هی اور جسقدر روپیہ اجرت اور لگان کی وجہہ سے دیتا هی وہ محنتیوں کی خدمتوں اور قدرتی ذریعہ کے استعمال کا مول هوتا هی *

اکثر اوقات ایسا واقع هوتا هی کہ جب پہلے پہل قدرتی ذریعہ بڑھتا جاتا هی اور مزدوروں سے کام لیا جاتا هے تو شروع کام سے تکمیل پیداوار تک بہت عرصہ گذر جاتا هے چنانچہ انگلستان میں ایسا اتفاق بہت کم هوتا هے کہ بونے کے بعد ایک برس گذرنے پر کہیتی نکتے اور مویشی کی طیاری کو اس سے زیادہ دن لگتے هیں اور گہوڑے کے طیار هونے پر اُس سے بهی زیادہ عرصہ گذر جاتا هی اور درختوں کے بونے سے لکڑی کے قابل فروخت هونے تک ساتھہ ستر برس کا عرصہ گذر جاتا هی پس یہہ امر ظاهر هی کہ زمیندار اور محنتی زرمعاوضہ کا انتظار اتنی مدت نہیں کرسکتا اور حقیقت یہہ هی کہ ایسا انتظار بعید ایک امر اجتنابی هی یعنی زمین اور محنت اسواسطے صرف میں آئی کہ بعد ایک مدت کے فائدہ هاتهہ آئے غرض کہ جو سرمایہ والا هوتا هی وہ زمین و محنت کے خرچ ادا کرتا هی اور اُسکو عوض مناسب یعنی منافع حاصل هوتا هے اور وہ سرمایہ والا زمیندار اور محنتی اور اکثر کسی پہلے سرمایہ والے کی امداد و اعانتونکا مول پیشگی ادا کرنا هی یعنی زمین و سرمایہ کا کرایہ ایک کو اور طاقت جسمانی اور نفسانی کا کرایہ دوسرے کو دیتا هی اور کل پیداوار کے پانیکا مستحق هوتا هی بلحاظ اُس نسبت کے جو پیداوار کی مقدار زر پیشگی کی مقدار سے رکہتی هی اور نیز اُس مدت کے لحاظ سے جسکے واسطے زر پیشگی دیا جاتا هی سرمایہ والوں کے کام کی درستی هوتی هی اسلیئے کہ اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگی سے کم هوتی هے تو سرمایہ والا نقصان اوٹهاتا هے اور اگر دونوں برابر هوویں تو بهی اُسکو نقصان پہونچتا هے اسلیئے کہ اُسکو اجتناب کا فائدہ نہ پہونچا یعنی اُسکو سرمایہ پر سود نملا اور اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگی سے اتنی زیادہ نہیں هوتی کہ حسب دستور معمولی نرخ منافع کے اُس مدت کی بابت هونی چاهیئے جسمیں وہ زرپیشگی لگا رها تو بهی سرمایہ والے کو ضرر پہونچتا هی غرض کہ ان سب صورتوں میں پیداوار اُس قیمت سے فروخت هوتی هے

جو سرمایہ والے کے حق میں لاگت سے کم ہوتی ہی پس سرمایہ کا لگانا
ایک امر موہوم کي توقع پر ہوتا ہی یعني حقیقت میں وہ ایک بارآور
قوت کي معین مقدار کا خریدنا ہوتا ہی جس سے معاوضہ کا حاصل ہوتا
ممکن بھي ہی اور غیر ممکن بھي ہی *

پس یہہ عام کلام علم انتظام مدن والونکا کہ زمیندار اور سرمایہ والا اور
محنتي لوگ پیداوار کے باہم تقسیم کرنے والےہوتے ہیں قابل سماعت نہیں
اس لیئے کہ اکثر صورتوں میں پہلے پہل تمام پیداوار سرمایہ والے کي ہوتي
ہے اور وہ اُسکو پہلے لگان اور اجرت ادا کرکے اور پھر اجتناب اختیار کرکےیا
کسي دوسرےسرمایہ والے کے اجتناب کي قیمت ادا کرکے خریدتا ہے اور جبکہ
پیداوار کو سرمایہ والا پاتا ہی تو کچھہ جزو اُسکا اپنے صرف میں لاتا ہی
اور باقي بیچ ڈالتا ہی یہانتک کہ اگر وہ چاہے تو کل زر قیمت پیداوار کو
اپنے عیش و نشاط کے سامانوں کي خرید میں صرف کرے مگر وہ شخص
اُس قیمت کا کوئي جزو زمین و محنت کے کرایہ میں بایں نظر صرف
نکرے کہ اُسکي اعانت سے پیداواري کا کام باقي چلتا رہی یا پھر شروع
کرے تو وہ سرمایہ والا نرھیگا اور ایسا اتفاق اکثر ہوتا ہی کہ جب تک
وہ شخص اُسیقدر زمین اور محنت کے کرایہ پر لینے میں جسقدر کہ اُسنے
پہلے لي تھي کافي سرمایہ نہ لگاوے تو پورا منصب اُسکا سرمایہ والوں کے
طریقوں پر قایم نہیں رہتا اور اگر وہ چاہی کہ دنیا میں بڑا آدمي کہلائے
تو اُسکو عموماً یہہ مناسب ہی کہ بارآور قوت کي خریداري میں جسقدر
وہ روپیہ صرف کرتا ہی اُسکو ایک ہي مقدار پر قایم نرکھے بلکہ اُسکو
بڑھاتا جاوے جیسے کہ ایک آدمي نے ایک برس کے واسطے دس ہزار
روپیہ کے کرایہ پر ایک زمین اجارہ لي اور محنت کرنے والوں کو اجرت کي
بابت بیس ہزار روپیہ دیئےاور اور سرمایہ والونسے کشاورزي کے اسباب خرید
نے میں دس ہزارروپئے صرف کیئے اور آخیر سال پر کل پیداوار کو چوالیس
ہزار روپئے کوفروخت کیا تو اُسکو اختیار حاصل ہے کہ کل روپئے کو اپنے عیش
و نشاط میں صرف کرے یا صرف چار ہزار روپیونکو عیش و نشاط میں خرچ
کرے اور باقي روپیونکو زمین کے کرایہ اور محنت کرنیوالوں کي اجرت
اور اسباب زراعت کي خرید میں خرچ کرے یا صرف دوہزار روپئے اپنے
عیش و عشرت میں صرف کرے اور چالیس ہزار روپیوں کي جگہہ

بیالیس هزار روپیه زمین کے کرایه اور زیاده محنتیوں کي اجرت اور زیاده اسباب زراعت کي خرید میں لگاوے اور اس طرح سے سرمایه و منافع کي بیشي حاصل کرے غرض که جس طور سے چاهی وه اُس چوالیس هزار روپیه کو خرچ کرے مگر اُسکو یهه امر ضروري هی که مالکان اراضي جنمیں تمام قدرتي ذریعوں کے مالک شامل سمجھے جاتے هیں اور محنت کرنیوالوں اور سرمایه والوں کو وه روپیه دیوے *

اصطلاحات مذکوره بالا پر یهه اعتراض کیا گیا که وه اصطلاحیں ناکامل هیں اسلیئے که لگان اور منافع اور اجرت سے وه جزو پیداوار سالانه کے مفهوم هوتی هیں جنکو پیدا کرنے والے اپنی حظ نفساني کے سامانوں میں صرف کرتے هیں اور وه ایک قوم کي امدني هوتي هی اور علاوه اسکے پیداوار مذکوره کا ایک بڑا جز سرمایه کے طور پر نه امدني کے طور پر ایسا چاهیئے که اُسکے استعمال سے یهه غرض نهو که زمینداروں اور محنتیوں اور سرمایه والوں کي حاجتیں پوري هوویں اور عیش و عشرت کے سازوسامان مهیا کیئے جاویں بلکه صرف اتني غرض هووے که پیداوار کے وسیله قایم رهیں چنانچه منجمله کل آمدني اُس سرمایه والے کے جسکي امدني چوالیس هزار روپیه فرض کیئے گئے یهه متصور هوسکتا هی که دوهزار روپیه کا غله قایم کرکے زمین میں بیج ڈالا جاوے اور دوهزار روپیوں کو مویشیوں کي خوراک میں خرچ کیا جاوے تو یهه اعتراض وارد هوسکتا هی که بیج اور خوراک اُنکے لگان اور منافع اور اجرت میں شامل نهیں *

جواب اس اعتراض کا یهه هی که مویشیوں کی خوراک اور بیج اجتناب اور اراضي اور محنت کا نتیجه هی اور اسي نظر سے جب بیج اور مویشیوں کي خوراک پیدا هوئی تو لگان یا اجرت یا منافع میں گنی گئی اور اس بات سے که اُنکو حظوظ بالفعل میں خرچ نهیں کیا گیا پیداوار آینده میں صرف هوئے اُنکي خاصیت نهیں بدلتي جب بیج اور خوراک پیدا هوئے تو وه امدني میں شامل تهی اور اُنکا سرمایه هوجانا ایک ایسي بات هی که وه بعد کو واقع هوئي کوئي شخص اس کلام پر اعتراض نهیں کرسکتا که فلاں محنتي نے اپني اجرت سے کوئي جزو بچاکر اپنے باغ کے سامان کي درستي میں صرف کیا اگر لفظ آمدني سے صرف یهه سمجها جاوے که مقدار آمدني کي صرف اُسیقدر هوتي هی جو رفع

حاجات اور خرید سامان حظوظ نفسانی میں صرف ہوا کرتی ہی تو پہہ عام کلام کہ وہ آدمی اپنی آمدنی سے کم خرچ کرتا ہی غلط ہوجاتا ہی *

شاید امر مرقومہ بالا سرمایہ کے حال قدیم کی چھان بین سے واضح ہوگا پہلے زمانہ میں پیداوار کے وسیلہ ایک محنت اور باقی وہ بارآور ذریعے تھے جو خود قدرت سے مہیا ہوتے ہیں اور زمین کے پہلے رہنے والوں کو صرف لگان اور اجرت حاصل ہوتی تھی مگر بعد اُسکے جب وحشی آدمیوں نے جانوروں کو قید کرکے اس غرض سے پالا کہ اُنسے اور جانور پیدا ہوویں اور تہوڑے تہوڑے دانے غلہ کے بیج کی نظر سے رکھہ چھوڑے تو اُنہوں نے سرمایہ کی بنیاد ڈالی اور جانوروں اور اُس بیج سے جو پیداوار ہوئی اُسمیں کچھہ لگان اور کچھہ اجرت اور کچھہ سرمایہ شامل تھی اگرچہ اُنہوں نے اُس تمام پیداوار کو حظوظ بالفعل میں صرف نہیں کیا تب بھی اُس پیداوار کی وہی حالت رہی *

ہاں یہہ بات تسلیم کرنی چاہیئے کہ منجملہ پیداوار سالانہ کے جو جزو جاندار اور غیر جاندار سرمایہ کے قایم رکھنے میں صرف ہوتا ہی اور اس جزو کو لگان یا اجرت یا منافع کے نام سے پکارنا معمول اور رواج کے خلاف ہی اور حقیقت میں کوئی خاص نام بھی اُسکا نہیں ہی مگر ہمکو یہہ نہایت عمدہ ترتیب معلوم ہوتی ہی کہ اُس جزو کے استعمال آیندہ سے قطع نظر کرکے اُس کو اُسکے مالک کے لحاظ سے لگان یا محنتانہ یا منافع میں تصور کریں *

مبادلہ کا بیان

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا میں عام ترتیب اُن شخصوں کی مذکور ہو چکی جنمیں وسایل تحصیل کے مختلف نتیجوں کی تقسیم ہوتی ہی اور اب ذکر اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکی رو سے یہہ انتظام ظہور میں اتا ہی کہ مبادلہ میں ایک پیداوار کی کس مقدار کے بدلہ میں دوسری پیداوار کی کتنی مقدار حاصل ہوتی ہے اس معاملہ کا اُس موقع پر کچھہ کچھہ لحاظ کیا گیا جہاں مالیت کی بحث ہمنے کی ہی مگر اس لیئے کہ جب تک الفاظ تحصیل اور اجرت اور منافع اور

لگان کي توضيح اچھي طرح نہوئي تھي تو مسائل مفصله ذيل کے علاوہ کوئي تحرير اُسوقت نہوسکي *

پہلے يہہ که وھي چيزيں مبادله کے قابل هيں جو انتقال کي صلاحيت رکھتي هيں اور مقدار حصول اُن کي محدود هی اور راحتوں کے پونہچانے اور تکليفوں کے روکنے کي قابليت يا واسطه يا بلا واسطه رکھتي هيں اور اس قابليت کو افاده کہتے هيں دوسرے يہه که اُن دو چيزوں کي باهمي قيمتيں جنسے يہه غرض هوتي هی که منجمله اُن کے ايک چيز کي کسقدر مقدار کا مبادله دوسري چيز کي کسقدر مقدار سے هوسکتا هی اُن دو قسم کے سببوں پر منحصر هيں ايک وه جنکے ذريعه سے ايک چيز کا افاده اور مقدار حصول کي محدوديت ظهور ميں آتي هی اور دوسرے وه جنکے وسيله سے دوسري چيز کا افاده اور مقدار حصول کي محدوديت قايم هوتي هی چنانچه جن سببوں سے کسي جنس ياخدمت کي مقدار حصول کي محدوديت اور افاده ظهور ميں آتا هی اُنکا نام همنے اُس جنس يا خدمت کي ماليت کے اسباب اصلي رکھا هی اور اسي نام سے پکارے جاتے هيں اور جن سببوں سے اُن جنسوں يا خدمتوں کي مقدار حصول کي محدوديت اور افاده ظاهر هوتا هی جنسے جنس يا خدمت مذکوره بالا کا مبادله هوسکتا هی اُنکا نام همنے اُس جنس يا خدمت کي ماليت کے اسباب خارجي رکھا هی تيسرے يہه که ماليت قائم هونے کے واسطے مقدار حصول کي محدوديت جسکو عام محاوره ميں قلت اضافي هين اگرچه بالکل کافي وافي نہيں هوتي مگر تقرر ماليت کے لئے ايک جزو اعظم سمجھي جاتي هی اور اُسپر افاده کا جسکو مانگ بھي کہسکتے هين حصر هوتا هی جب که ماليت کي بحث هوئي تھي تو مقدار حصول کے ذريعوں کا مذکور نہيں هوا تھا مگر اب يہه بيان کرکے که اجتناب اور محنت اور قدرتي ذريعے تين وسيله پيداوار کے هيں توضيح اسباب کي کيجاتي هی که کس کس مانع سے پيداوار کي مقدار حصول محدود هوتي هی اور کس کس طريق سے تاثير اُن موانع کي اشياء مبادله کي باهمي ماليتوں پر هوتي هی *

قیمت کا بیان

واضح هو که اگلي بحث میں لفظ عام مالیت کي جگہہ لفظ قیمت کا عموماً استعمال کیا جاویگا جس سے مالیت کے معني روپیہ کي صورت میں سمجھے جاوینگے *

واضح هو که کسي شی کي مالیت عامہ جس سے وہ مقدار اور سب اشیاء کي مراد هوتي هی جو شی مذکور کي ایک مقدار مفروض کے معاوضہ میں حاصل هوسکتي هی دریافت نہیں هو سکتي مگر خاص مالیت اُس شی کي دوسري شی کي صورت میں مبادله کے ذریعہ سے تحقیق هو سکتي هی اور هر مبادله کرنیوالے کو یہہ خواهش رهتي هی که تهوڑا دیوے اور بہت سا لیوے تو حتی‌الامکان اُسکو کمال صحت سے یہہ تحقیق کرني پڑتي هی که تمام اشیاء مبادله کي مالیت کے کون کون سے اصلي سبب هیں مگر یہہ کام بڑا دشوار هی چنانچہ ایسے مبادله کا رواج گهٹانے کے واسطے جس میں هر شی کے اصلي سبب تحقیق کرنے پڑیں بڑي بڑي تدبیریں عمل میں آئیں نہایت عمدہ تدبیر یہہ هاتهہ آئي که اب ایک مبادله یا چند مبادلوں کا ایک متوسط اندازہ اُسي قسم کے آیندہ مبادلوں کے واسطے۔ نمونہ قرار پاتا هی اور اُسي تدبیر کے پهیلانے سے هر قسم کے مبادلوں کے واسطے وهي نمونہ قائم هو سکتا هی چنانچہ اگر تجربہ کي رو سے یہہ امر دریافت هو که جب مختلف دو چیزوں کي مفروض مقداریں تیسري چیز کي مقدار مفروض سے مبادلہ هوتي هیں تو اُن دو چیزوں کي مالیت کي مناسبت حاصل هو جاتي هی یعنے اُنکي مالیت کي مقدار تیسري شی کے حساب کرنے سے دریافت هوجاتي هی یہاں تک که اگر ایک چیز بلکہ ایک نوع کي کئي چیزیں جنمیں هر چیز ایکسي صفتیں رکهتي هو منتخب کي جاویں جنکے ذریعہ سے هر طرح کا مبادله عمل میں آوے تو یہہ امر صاف ظاهر هی که انتخاب مذکور سے بہت سے فائدے متصور هیں چنانچہ ایک فائدہ یہہ هی که سب لوگ اصلي سببوں کو جنکے ذریعہ سے شی منتخب مالیت والي هوتي هی کمال تحقیق و تصحیح سے دریافت کرسکتے هیں اور مبادله کي دقت و دشواري آدهي رهجاتي هی اور دوسرا فائدہ یہہ هی که اگر دو چیزوں میں مبادلہ کرنا منظور هو تو تیسري چیز کي ایک مقدار مفروضہ

کے عوض میں اُن دونوں چیزوں کی وہ مقدار جسکا مبادلہ جسطرح معمول و مروج هو دریافت هوسکتی هے اور دونوں چیزوں کی مالیت کی مناسبت معلوم هوجاتی هی اور جو چیز که مبادله کے واسطے عام وسیله تهرائی گئی خواہ وہ نمک هو جیسے که ایبسنیا میں مروج هے یا وہ کوڑی هو جیسے که ملک گنی کے کناروں پر جو افریقه کی جانب غرب میں واقع هی معمول هے یا قیمتی دهاتیں جیسے که یورپ کے ملکوں میں رایج هی وهی چیز زر یا روپیه پیسه کہلاتی هی اور جبکه اُس شے کا عمل درآمد قایم هو جاتا هے تو روپیه کی صورت کی مالیت هی یعنی قیمت ایسی مالیت هوتی هے جس سے سب واقف هوتے هیں اور اسلیئے که سونا چاندی جنکو تمام شایسته قومیں روپیه کی صورت میں استعمال کرتی هیں نهایت کمیاب اور پایدار هیں اُنکے اصلی اسباب کی جهت سے اُنکی مالیت میں تبدیل نہیں هوتی نظر بوجوہ مرقومه بالا یهه بهتر سمجها جاتا هے که اگلی بحث میں مالیت عامه کے بجاے قیمت کا استعمال کیا جاوے اور روپیه کی مالیت جہانتک اصلی سببوں پر منحصر هی غیر مبدل تصور کی جاوے *

اس امر کی توضیح سے پہلے که جن سببوں سے مقدار حصول محدود هوتی هے اُنکی تاثیر قیمت پر کیا هوتی هے یهه بات مناسب متصور هوئی که تحریر اس مسئله کی جو صاف بدیهی هی اور اُسکو همیشه یاد رکھنا چاهیئے قرین صواب اور عین مصلحت هی یعنی جهاں کہیں صرف ایسے قدرتی ذریعے جنکی مقدار حصول اس باعث سے محدود نہیں هوتی که وہ هر شخص کے هاتهه آجاتے هیں برتے جاتے هیں تو اُس جگهه ضرور هے که پیداوار کا افادہ یعنے پیداوار کی وہ قوت جسکے ذریعه سے بواسطه یا بلاواسطه راحتوں کا ایصال اور تکلیفوں کا انسداد ظهور میں آتا هی اُس تکلیف اور خرچ کے موافق هو جس سے وہ پیداوار ایسی حالت میں حاصل هوئی هو که پیدا کرنے والے نے اپنی کوششوں کا استعمال بیجا نکیا هو اسلیئے که کوئی آدمی ایک شی کے پیدا کرنے میں ایک معین محنت و اجتناب دیدہ و دانسته صرف نکریگا جب که وہ شخص اُسیقدر محنت و اجتناب کے ذریعه سے دوسری شی پیدا کرکے زیادہ آرام و راحت حاصل کرسکتا هوگا *

اب هم اُن سببوں کی طرف متوجهه هوتے هیں جنسے مقدار حصول

محدود ہوتي هى واضح هو كه بعض بعض جنسيں ايسے ذريعوں كا ثمرہ هوتي هيں جو بالفعل موجود نہيں اور بعضي ايسے ذريعوں كے نتيجے هيں جنكي تاثير ايك غير محقق عرصه دراز كے بعد هوتي هى ايسي جنسوں كي مقدار حصول نہيں بڑہ سكتي اور نه اُسكے بڑهنے كي توقع هوسكتي هى وہ چيزيں جو قديم زمانه كي هوويں اور اگلے لوگوں كي يادگار باقي رهي هوويں وہ پہلي قسم ميں شامل هيں اور نہايت كم ياب قدرتي يا مصنوعي تمام چيزيں جيسے كه بڑا هيرا يا كوئي عمدہ تصوير يا لاثاني مورت دوسري قسم ميں داخل هيں اور ايسي چيزوں كي قيمت كسي قاعدہ كي روسے قرار نہيں پاسكتي بلكه لوگوں كے شوق و دولت پر منحصر هوتي هى اور حقيقت يہہ كه ايسي چيزوں كي قيمت صرف وهمي هوتي هى اسليئے كه جيسے لوگوں كے وهم و خيال هوتے هيں وہ مول اُنپر منحصر هوتا هى چنانچه كئي برس گذرے كه بك كاك سيبو بيس هزار روپيه كو فروخت هوا اور دو برس بعد سات هزار روپيه كو فروخت هوا اور يہہ امر ممكن هى كه پچاس برس كے بعد وهي آٹهه آنه كو بكے اور نويں صدي ميں اگلے زمانوں كي يادگار چيزيں ايسي گراں قيمت تهيں كه مول اُنكا معين نہوسكتا تها اور اب وهي اپني بيكاري كے باعث سے كسي مول كے قابل نرهيں مقصود يہہ هى كه بحث آيندہ ميں اشياء مرقومه بالا سے كچهه بحث نہوگي بلكه لحاظ اُن چيزوں كا كيا جاويگا جنكا حصول ازدياد كے قابل يا كسي قاعدہ مقررہ كے مطابق هو يا اسقدر قاعدہ سے مناسبت ركهے جو حساب ميں آسكتا هو *

جو جنسيں محنت و اجتناب اور قدرت كي ايسي مدد سے پيدا هوتي هيں جو هر فردبشر كو نصيب هوسكتي هى اُنكي مقدار حصول كا مانع اجتناب اور محنت كرنے والونكا نہونا هى كيونكه اُنكے پيدا هونے ميں اجتناب و محنت ضروري هيں يعني اُن جنسوں كي مقدار حصول اُس لاگت كے سبب سے محدود هوتي هى جو اُنكے پيدا كرنے ميں لگتي هے *

استحصال كي لاگت يعني كسي چيز كے پيدا كرنے كي لاگت كا بيان

وہ لوگ جو آج كل كے علماے انتظام مدن كي تصنيفات سے واقفيت

رکہتے ہیں وہ استحصال کي لاگت کي اصطلاح سے خوب واقف ہونگے اگرچہ یہہ اصطلاح علم انتظام مدن کي اور اصطلاحوں کي مانند عموماً مستعمل ہی مگر تعریف اُسکي کبہي صحت سے نہیں ہوئي اور یہہ بات غیر ممکن معلوم ہوتي ہی کہ تعریف اُسکي بدون امداد اصطلاح اجتناب یا ایسي ہي کسي دوسري اصطلاح کے ہوسکتی *

رکارڈو صاحب جنہوں نے استحصال کي لاگت کي اصطلاح کو سب سے پہلے استعمال کیا مراد اُسکي یوں بیان کرتے ہیں کہ وہ محنت کي وہ مقدار ہی جو کسي جنس کے پیدا کرنے میں صرف کي گئي اور معلوم ہوتا ہے کہ مل صاحب بھي اپني کتاب کے تیسرے باب کي دوسري فصل میں استحصال کي لاگت سے یہي محنت مراد رکہتے ہیں اور مالتہس صاحب تعریف اُسکي اسطرح کرتے ہیں کہ سابق اور حال کی محنت کي وہ مقدار جسکي ضرورت استحصال کے واسطے ہوتي ہی اور جس مدت تک وہ محنت صرف کیجاوے اُس مدت کي بابت اُس محنت کي اجرت کے فیصدی پر معمولي منافع استحصال کي لاگت ہیں *

رکارڈو صاحب اپني کتاب مطبوعہ بارثالث کے چہالیسویں صفحہ میں یہہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ منافع بھي استحصال کي لاگت کا جزو ہی اور مل صاحب اپنے لفظوں کو اتني وسعت دیکر جسکي مناسبت پر ہمکو اتفاق نہیں منافع کو بھي مفہوم محنت میں داخل کرتے ہیں اور اسلیئے ظاہر ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب استحصال کي لاگت کي تعریف میں متفق ہیں اور اُنکي اور مالتہس صاحب کي تعریف میں صرف اتنا فرق ہی کہ مالتہس صاحب کے نزدیک وہ محنت مقصود نہیں جو صرف ہوچکي بلکہ وہ محنت مراد ہی جسکا استعمال استحصال کے قایم رکہنے کے لیئے ضروري و لابدي ہی اور اسمیں کچہہ شک نہیں کہ اسمقدمہ میں مالتہس صاحب کا قول اسلیئے درست ہے کہ کسي جنس مفروض کے استحصال یعنے پیدا کرنے پر جو خرچ اور تکلیفیں اوٹھائي گئیں کوئي تاثیر اُنکي جنس مذکور کي مالیت میں نہیں ہوتي اس لیئے کہ خریدار اُن تکلیفوں اور اخراجات پر نظر رکھتا ہے جو مبادلہ کے وقت اُس جنس کے پیدا کرنے کے واسطے ضروري ہوتي ہیں چنانچہ اگر ایک جوڑے جراب کے استحصال کي لاگت اتفاقاً نصف

رهجاوے یاتبوز هي هوجاوے تو اُس سے یہہ نتیجہ حاصل هوگا کہ تمام موجود جرابوں کي مالیت میں باوجود اسباب کے کہ جو محنت اُنپر صرف هوچکي اور تبدیل اُسکي ممکن نہیں کسي بیشي آجاویگي اور جب کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب یہہ بات لکھتے هیں کہ جس جنس میں محنت لگ چکتي هے تو تاثیر اُس محنت کي جنس مذکور کي مالیت پر هوتي هی تو اُنکي غرض یہہ سمجھي جاتي هی کہ استحصال کے حالات مبدل نہیں هوتے *

کرنل ٹارنز صاحب نے استحصال کي لاگت کے معني یہہ بیان کیئے هیں کہ وہ وہ سرمایہ هی جو استحصال میں صرف هوتا هی غرض کہ وہ صاحب منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو نہیں ٹھہراتے اور اُنکي رایوں سے اس مضمون کي نہایت وضاحت هوتي هی اسلیئے همکو اُنکا خلاصہ لکھنا ضرور هوا*

چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ جو مصنف بازار کي قیمت اور اصلي قیمت کو برابر ٹھہراتے هیں وہ لوگ معمولي منافع کو اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت میں داخل کرتے هیں مگر یہہ ترتیب غلط هی حکیمانہ نہیں کیونکہ ذخیروں کے منافع استحصال کي لاگت کے جزو نہیں هوتے بلکہ وہ ایک نئي چیز هے جو اُس لاگت کے سبب سے پیدا هوتي هے مثلا ایک کاشتکار اپني اراضي کے بونے میں ‡ سو کوارٹر غلہ صرف کرتا هے اور بعوض اُسکے ایک سو بیس کوارٹر غلہ پیدا کرتا هی اس صورت میں بیس کوارٹر غلہ جو لاگت سے زیادہ پیدا هوا اُس کاشتکار کا منافع گنا جاتا هی مگر اس مقدار زاید یعني منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو قرار دینا محض بیجا هی اس لیئے کہ استحصال کي لاگت سوکوارٹر تھي اور اُسکے معاوضہ میں بیس کوارٹر فاضل هاتھہ آیا اور اب اگر یہہ ممکن نہیں کہ بعد منہائي مقدار خرچ کے جو فاضل بچتا هی وہ بھي ایک جزو اُس خرچ کا قرار دیا جاوے اور ایکسو بیس کوارٹر برابر سوکوارٹر کے هوں تو یہہ بھي ممکن نہیں کہ بازاري قیمت اصلي قیمت کي برابر هووے اگر فرض کیا جاوے کہ تیس روپیہ في کوارٹر کي شرح سے غلہ فروخت هوتا هے تو مثال مذکورہ بالا میں اُس کاشتکار کي پیداوار کي وہ اصلي قیمت یا

‡ ایک کوارٹر برابر چھہ من سولہہ سیر کے هوتا هی في سیر اسي روپیہ بھر

سو کوارٹر غلہ جو استحصال میں صرف ہوا تین ہزار روپئے ہونگے اور وہ ایکسو بیس کوارٹر غلہ کے جو خرچ مذکور کے معاوضہ میں حاصل ہوئی مول اُنکا تین ہزار چھہ سو روپئے ہونگے غرضکہ جسقدر بازاري قیمت اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت پر زیادہ هی وهي منافع هی پس یہہ بات قرار دیني که استحصال کي لاگت میں منافع شامل هی گویا یہہ کہنا هی که سو کوارٹر غلہ یا تین هزار روپئے جو کاشت میں صرف ہوئے اُن ایکسو بیس کوارٹر یا تین هزار چھہ سو روپئے کي برابر هیں جو اُس زراعت سے پیدا ہوئے *

کارخانہ داري اور کاشتکاري کي محنتوں میں ذخیروں کا منافع اُنکے استحصال کي لاگت سے علیحدہ شی هی چنانچہ کار خانہوالا ایک مقدار مصالح اور آلات تجارت اور مزدوروں کي خوراک کي خرچ کرتا هی اور اُسکے معاوضہ میں ایک مقدار طیار مال کي پاتا هی اور یہہ امر ضروري هے که آلات و مصالح اور خوراک مذکورہ کے خرچ کي نسبت جنکي پیشگي لگانے سے وہ مال حاصل ہوا مول اُس مال کا زیادہ ہو ورنہ کارخانہ دار کو اِجراے کام کي رغبت باقي نرهیگي یہاں تک که اگر مقدار حاصل مقدار خرچ شدہ سے زیادہ نہوگي تو کارخانہ داري یکقلم موقوف ہو جاویگي غرض که مصالح و آلات اور خوراک خرچ شدہ کي مالیت سے جسقدر مال طیار شدہ کي مالیت زائد ہوتي هی وهي مقدار زائد کارخانہ والے کا منافع ہوتا هی اور یہہ بات نہیں کہہ سکتے که کار خانہ دار کے ذخیرہ کا منافع اِستحصال کي لاگت میں داخل هی اِسلیئے که اگر ایسا کہا جاوے تو یہہ لغو بات سچي ہوئي جاتي هی که جو کچھہ خرچ سے بچتا هی وہ بھي خرچ کا جزء ہوتا هی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے که آلات اور خوراک و مصالح میں تین هزار روپئے کا خرچ پڑا اور مال طیار شدہ تین هزار چھہ سو روپئے کي مالیت کا هی تو فرق ان دو نوں رقموں کا وہ روپئے کي مقدار هی جو مالک کو بطور منافع هاتھہ آیا خلاصہ یہہ که بدون اس لغو بات کے تسلیم کرنے کے که تین هزار روپیہ تین هزارچھہ سو روپیہ کي برابر هیں یہہبات درست نہیں ہوسکتي که سالانہ منافع استحصال کے لاگت کي مقدار میں داخل ہوتا هی *

ذخیرہ کا منافع بجاے اُسکے که وہ استحصال کے لاگت کا جزء ٹھہرے

ایک ایسي مقدار فاضل هی که بعد وضع کل خرچ کے بچتا هی اور کاشتکار اور کارخانه‌دار اپني منافعوں کو اجراے کام میں صرف نهیں کرتے بلکه اُس منافع کو پیدا کرتے هیں اور جو کچهه وه پیشگي لگاتے هیں منافع کوئي جزء اُسکا نهیں هوتا بلکه جو محاصل که اُس سے حاصل هوتا هی منافع جزء اُسکا هوتا هی اور منافع اجراے کام میں صرف اِسلیئے نهیں کیا جاتا که اختتام کام تک وه خود موجود نهیں هوتا پس استحصال کي لاگت یعني پیشگي سرمایه منها هوکر جو کچهه فاضل رهتا هے وهی زر منافع گنا جاتا هی اور لاگت سے علیحده ایک نئي چیز هوتا هی نظر بوجوه مذکوره بالا یهه توقع پڑتي هی که تحریر مرفوم‌الصدر اِسبات کے اثبات کے لیئے کافي وافي هوگي که علماء اِنتظام جنکا یهه مقوله هی که مال و متاع کا منافع استحصال کي لاگت میں شامل هوتا هی اور اصلي قیمت اور بازاري قیمت دونوں برابر هوتي هیں صاف غلطي کرتے هیں اِسلیئے که بازاري قیمت وه کهلاتي هی جو بازار میں مبادله کے ذریعه سے کوئي شی حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اصلي قیمت وه هی جو قدرت کے بڑے ذخیره میں سے کوئي چیز حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اُس میں سرمایه کي وه متعدد چیزیں شامل هیں جو کسی شی کے پیدا کرنیکے واسطے صرف کي جاویں اور یهه امر ممکن نهیں که اس اصلي قیمت میں وه زر فاضل داخل هووے جسکو منافع کهتے هیں اور وجود اُسکا استحصال کے مدارج کے ساتهه هوتا جاتا هے *

* کرنل ٹارنز صاحب کي رائیں وهاں تک واجبي هیں جهانتک وه اُن باتوں سے تعلق رکهتي هیں جن کي وه چهان بین کرتے هیں اِسلیئے که نفع ایک وسیله نهیں بلکه وه ایک نتیجه هی که بدون اُسکي امید کے استحصال کا کام جاري نهیں رہ سکتا کیونکه بجز اس امید کے کوئي کارخانه‌دار یا کاشتکار اپنے سرمایه کے غیر بارآور خرچ کرنے سے اجتناب نهیں کرسکتا اور اسیطرح اگر کهانیکي چیزیں بهي ضروري اور مزه‌دار نهوتیں تو کوئي شخص اُنکو حاصل نکرتا فصل پیدا کرنے کي لاگت کا کوئي جز منافع اس سے زیاده نهیں هو سکتا جیسا که غذا پیدا کرنے کي لاگت کا جزپیٹ بهرنا هی یا پوشاک پیدا کرنے کي لاگت کا جز سردي سے محفوظ رهنا هی * مالتهس صاحب سے بسبب نهونے اصطلاح اجتناب یا کسي اور ایسي

هي اصطلاح کی تقریر درست اور صحیح نہیں هوسکي معلوم هوتا هی کہ
اُن صاحب کے دل میں یہہ بات هوگی کہ محنت کے علاوہ کچھہ اور
بھي استحصال کے واسطے ضروري هی چنانچہ اُنہوں نے خیال کیا هوگا کہ
اکیلي محنت سے ایک کفدست میدان قیمتی لکڑي کا جنگل نہیں هوسکتا
یعني جو آدمي کہ درخت لگاتا هی اگرچہ وہ پودونکے لگانے اور حفاظت
کرنے میں محنت صرف کرتا هی مگر علاوہ اُسکے حاصلات بعید کي توقع پر
تکلیف و تردد بھي سہتا هی اور بعد اُسکے جو وارث اُسکے هوتے هیں وہ
لوگ اُن چھوٹے درختوں کو فروخت هونے کے قابل هونے تک پہونچنے
دیتے هیں چنانچہ وہ بھي اپنے فائدہ چھوڑ چھاڑکر اپنے وارثوں کے واسطے
چھوڑ جاتے هیں پس معلوم هوتا هی کہ مالتھس صاحب نے یہہ امر
سمجھا کہ لکڑي کے استحصال کي لاگت میں یہہ تمام جانکاهیاں بھي
داخل هیں اور جب اُنکے اظہار و تعبیر کے واسطے کوئي لفظ نہ پایا تو
اُنکے لیئے وہ نام مقرر کیا جو اُنکے نتیجے کا نام هی یعني لفظ منافع کا قرار
دیا اور جب کہ اُنہوں نے لفظ منافع کو استحصال کي لاگت کا ایک جز
قرار دیا تو معلوم هوتا هی کہ لفظ منافع سے منافع کے معني مقصود نتھے
بلکہ مراد اُنکي وہ کام کاج تھے جنکے معاوضہ میں منافع ملتا هی اور اسیطرح
کي غلطي وہ لوگ بھي کرتے هیں جو اجرت کو استحصال کي لاگت کا
جز قرار دیتے هیں اور حال یہہ هی کہ مراد اُنکي اجرت نہیں بلکہ خود
محنت مراد هی جسکے معاوضہ میں اجرت هاتھہ آتي هی *

باقي کرنل‌ٹارنز صاحب کي غلطي کا یہہ منشا هی کہ اُنہوں نے
ایک امر لازمي کو ترک کیا اسلیئے کہ اگرچہ اُنہوں نے منافع کو استحصال
کي لاگت کا جز قرار ندیا مگر بجاے اُسکے لفظ اجتناب یا کوئي اور لفظ
اُسکے مثل استعمال نکیا اور باوصف اسکے کہ وہ صاحب یہہ تسلیم کرتے
هیں کہ جہاں کہیں مساوي مقدار کے سرمائے برتے جاتے هیں تو وهاں
اگر ایک پیداوار دوسري پیداوار سے زیادہ جلد بازار میں پہونچے تو اُن
پیداواروں کي مالیت میں کمي بیشي کا فرق هو جاتا هی مگر وہ اُس
اصل کو بیان نہیں کرتے جسپر وہ فرق و تفاوت منحصر هے اور وہ اصل یہہ
هےکہ اگرچہ کمي بیشي کي صورتوں میں محنت برابر هوتي هی مگر ایک
صورت میں اجتناب تھوڑا عمل میں آتا هی اور دوسري صورت میں بہت سا
برتا جاتا هی *

استحصال کي لاگت کي تعريف

واضح هو که استحصال کي لاگت سے وہ مقدار محنت و اجتناب کا مجموعہ مراد هی جسکي ضرورت استحصال کے واسطے هوتي هی اور يہہ استحصال کي لاگت جسکي تعريف اِس مقام پر قلمبند هوئي دو قسموں پر منقسم هی ايک وہ لاگت جو پيدا کرنے والے يا بيچنے والے کي طرف سے لگتي هی اور دوسرے وہ که خرچ کرنوالے يا خريدار کي جانب سے لگتي هی پہلي قسم ميں اجتناب اور محنت هی جسکو ايسا شخص جو کسي قسم کا مال يا کسيطرح کي خدمت فروخت کرتا هی اِس غرض سے گوارا کرتا هی که اِستحصال کو جاري رکھے اور دوسري قسم ميں وہ اجتناب و محنت هي جسکو ايسے لوگ جو کسي مال يا خدمت کو مول ليني هيں اُٹهاتے هيں اگر وہ سب يا اُن ميں سے بعضے بجاے خريدنے کے خود پيدا کرتے پہلي قسم کي لاگت نہايت تهوڑي قيمت کي اور دوسري قسم کي لاگت نہايت بڑي قيمت کي دليل هوتي هی کوئي شخص اُس چيز کا پيدا کرنا فروخت کي غرض سے جاري نرکهيگا جسکي قيمت لاگت سے کم مليگي اور برخلاف اُسکے خريدار لوگ اُس چيز کو خريد نکرينگے جسکو تهوڑے خرچ کرنے پر سب کے سب آپ يا اُسميں سے بعضے سب کے ليئے پيدا کر سکتے هوں اُن جنسوں کي بلکه اُنکے اُن جزوں اور وصفوں کي ماليت کي نسبت جنکے استحصال پر سب لوگ همت کر سکتے هيں اور اُنکو مساوي فائدہ کے ساتھہ پيدا کر سکتے هيں پيدا کرنيوالے اور خرچ کرنيوالے کي لاگت برابر هوتي هي اِسليئے اُن کي قيمت محنت و اجتناب کا وہ مجموعہ هی جو اُنکي استحصال کے ليئے ضروري هی اگر اُنکي قيمت گهٹ جاني هی تو اُجرت يا منافع اُن لوگوں کا جو اُنکے پيدا کرنے ميں مصروف هوتے هيں اُس محنت و اجتنات کے زر اوسط معاوضہ سے گهٹ جاتا هی جسکا اِستعمال اِجراے اِستحصال کے واسطے ضروري و لابدي هی اور اسي ليئے انجام کار ايسا هوتا هی که اُن جنسوں کا استحصال اُسوقت تک يک لخت موقوف هو جاتا هے يا گهٹ جاتا هے که مقدار حصول کے کم هونے سے اُنکي ماليت پهر ترقي پکڑتي هے اگر استحصال کے لاگت سے قيمت اُنکي زيادہ هوجاتي هے تو پيدا کرنيوالے اپنے محنتوں اور تکليفوں کے اوسط معاوضہ سے زيادہ معاوضہ پيدا کرتے هيں اِس خبر کے پهيلنے هي اُس کام کرنيکي طرف

جسمیں بڑے فائدہ کا احتمال غالب ہوتا ہی سرمایہ و محنت کي مار مار ہوتي ہی یہانتک کہ جو لوگ پہلے خریداري کرتے تھے وہ پیدا کرنیوالے ہو جاتے ہیں اور جب تک کہ زیادتي مقدار حصول سے استحصال کي لاگت قیمت کے مساوي نہیں ہوجاتي تب تک وہ جوش خروش کم نہیں ہوتا *

کئي برس گذرے کہ لندن والونکا یہہ حال ہوا کہ نیوریور کمپني کے ذریعہ سے پاني اُنکو ہاتھہ اتا تھا اور مقدار اُس پاني کي جسکو وہ لوگ پہونچاتے تھے اتني تھے کہ مکانوں کے بڑھنے کے ساتھہ اُسکي قیمت بھي بڑھي اور انجام کار وہ قیمت استحصال کي لاگت سے اتني بڑہ گئي کہ پانے کے بعض خرچ کرنیوالوں کو پانے کے پیدا کرنے والے ہو جانے کي ترغیب ہوئي چنانچہ نئے نئے اور گروہ اب رساني کے واسطے قایم ہوئے اور جوں جوں پاني کي مقدار حصول زیادہ ہوتي گئي اُسیقدر قیمت بھي گھٹتي گئي یہانتک کہ نیوریور کمپني کے حصوں کي مالیت پہلے کي نسبت قریب ایک چہارم کے رہگئي یعني ایک لاکھہ پچاس ہزار روپئے سے گھٹتے گھٹتے چالیس ہزار روپئے تک باقي رہگئے اور یقین یہہ ہی کہ اگر لندن کي ترقي ایسي ہي ہوتي رہیگي تو ایسے ایسے معاملے مکرر وقوع میں آرینگے اور پانے کا مول بڑھتا جاویگا اور اُسکي لاگت سے قیمت زیادہ ہو جاویگي پھر نئے نئے گروہ پیدا ہونگے اور جو دقت آج کل لوگوں کو پیش آتي ہی اگر کوئی امر اُس سے زیادہ پاني کي مقدار حصول میں پیش نہوگا تو پاني کي قیمت پھر پھراکر پہلي حالت پر آجاویگي *

اگرچہ ہر قسم کے کام اختیار کرنے کي آزادي ہر ایک کو حاصل ہونے میں استحصال کي لاگت سے قیمت قایم ہوتي ہی مگر بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ استحصال کي لاگت کے اثر میں بہت سا خلل پڑتا ہی اور جب کہ یہہ امر تصور کیا جاتا ہی کہ کوئي مخل سبب موجود نرہے اور سرمایہ و محنت ایک کام سے دوسرے کام میں بلا ضرر و نقصان یکبارگي منتقل ہوسکیں اور ہر پیدا کرنے والے کو ہر طرح کے استحصال کے منافعونکا بخوبي علم ہووے تو انہیں صورتوں میں استحصال کي لاگت کا اثر پورا ہوسکتا ہی مگر یہہ امر واضح ہی کہ بہہ سارے تصور اسلیئے راست نہیں آتے کہ جو سرمایہ استحصال کے واسطے ضروري ہی اُسکا بڑا حصہ بہہ

چیزیں ہیں یعني مکان اور کلیں اور اور آلات جو بڑي محنتوں اور وقتوں کے نتیجے ہوتے ہیں اور علاوہ خاص کاموں کے دوسرے کاموں میں کم برتے جاتے ہیں اور اس سے بھي بڑا رکن سرمایہ کا علم اور لیاقت ظاهري اور باطني هوتي هی اور یہہ تمام اوصاف صرف اُنہیں کاموں میں مستعمل هوتے ہیں جنکے واسطے وہ اصل میں حاصل کیئے جاتے ہیں اور علاوہ اُسکے کسي معین کام کا فائدہ بالکل اُس عقل و هوشیاري پر منحصر ہے جسکي امداد و اعانت سے وہ کام جاري رهتا هی کیونکہ ایسے سرمایہ والے بہت تھوڑے هونگے جو اپنے منافع کا اندازہ سواے چند سال کے اوسط منافع کے نکال سکیں اور ایسے لوگ اس سے بھي کمتر هونگے جو اپنے پاس پڑوس والوں کے منافع کا تخمینہ کرسکیں نظر بریں جن سببوں کے ذریعہ سے کارخانے پہلے قایم هوتے ہیں اُنکے گذر جانے کے بعد بھي وہ جاري رہ سکتے ہیں مگر اور کارخانوں کي نسبت جوں جوں اُنکا بیفائدہ هونا واضح هوتا جاتا هی وہ کارخانے بتدریج نیست و نابود هو جاتے ہیں محنت اور سرمایہ جو اُن کارخانوں میں لگا هوتا هی وہ ایسا ضایع جاتا ہے کہ کوئي عوض اُسکا حاصل نہیں هوسکتا اسي وجہہ سے جن کارخانوں میں سرمایہ اور محنت کي گنجایش فائدہ سے هوسکتي هی اُن میں سرمایہ اور محنت خاطر خواہ اُنکے نہیں پہونچتي اور اس عرصہ میں ایک کارخانہ کي پیداوار استحصال کي لاگت کي نسبت تھوڑے مولوں اور دوسرے کارخانہ کي پیداوار مہنگے مولوں بکتي هی غرضکہ یہہ بات واضح رہے کہ علم انتظام کا علاقہ خاص خاص صورتوں سے نہیں بلکہ عام سے هی اور جبکہ یہہ بیان کیا جاتا هی کہ استحصال کي لاگت ایسي صورتوں میں قیمت قایم کرنے کا باعث هوتي هی کہ سب کو کسي کارخانہ کے کرنے میں ایک سا اختیار حاصل هو تو یہہ مقصود اُس سے هوتا هی کہ استحصال کي لاگت کے ساتھہ قیمت مستقل نہیں لگي رهتي بلکہ وہ ایک مرکز هی کہ اُسکي طرف قیمتوں کا جھکاؤ لگاؤ همیشہ رهتا هی *

مراتب مذکورہ بالا میں یہہ بیان هوچکا کہ هرکام میں سب کو ایکسا اختیار حاصل هونے کي صورتوں میں یعني جبکہ سب لوگ برابر فائدوں کے ساتھہ پیدا کرنے والے هوسکتے ہیں تو پیدا کرنے والے یعني بیچنے والے اور خرچ کرنیوالے یعني خرید نےوالے کے استحصال کي لاگت مساوي المقدار

هوتي هى اور جو جنس استحال ميں پيدا هوتي هى فروخت اُسكي استحصال كي لاگت پر هوتي هى يعني اُس قيمت پر هوتي هى جو مقدار محنت اور اجتناب كے مجموعۂ كے مساوي هوتي هى اور بحسب رواج عام كے وہ قيمت اُس سرمايه اور اجرت كے برابر هوتي هے جسكا ادا هونا اس غرض سے ضرور هوتا هى كه پيدا كرنے والا اپنے كاربار كو جاري ركھے تهوڑے دنوں سے يهه راے عام هى كه هركام ميں سب كو ايك سا اختيار حاصل هونے كي صورتوں ميں بهت سي جنسيں پيدا هوتي هيں چنانچه ركارڈو صاحب نے اپني كتاب موسومۂ اصول علم دولت و محصول كے تيسرے صفحه ميں لكها هى كه جن اسبابوں كي خواهش لوگوں كو رهتي هى منجمله اُنكے اكثر محنت سے پيدا هوتے هيں اور اگو اُنكے پيدا كرنے ميں محنت اچهي طرحسے كي جاوے تو وہ اسباب اتنے زيادہ پيدا هوتے هيں كه بيحد و حساب هو جاتے هيں اور جب كبهي ذكر اُن اسبابوں كا اور اُن كي قيمت كے مبادله اور اُن قاعدوں كا جنكي روسے اُنكي باهمي قيمت قايم هوتي هى كيا جاتا هى تو وہ اسباب مراد هوتے هيں جنكي مقدار انسانوں كي محنت سے بڑہ سكتي هى اور اُنكے استحصال ميں سب كو ايك سا اختيار حاصل هوتا هى انتهىٰ *

اب يهه بات ظاهر هى كه جس استحصال ميں كسي خاص مملوكه قدرتي ذريعه كي شركت نهيں رهتي وهي استحصال ايسا هى جو هر كام ميں سب كو ايك سا اختيار حاصل هونے كي حالت ميں هوتا هى اور ايسي جنسيں بهت تهوڑي هيں جنكي استحصال كے كسي درجه ميں زمين و موقع يا جسماني اور نفساني بڑي بڑي لياقتوں كي خوبيوں يا اُن تركيبوں سے جو بهت لوگوں پر مخفي هيں يا جنكي تقليد ازروے قانون ممنوع هى امداد و اعانت نهيں پهونچتي اور جب اُمداد ان ذريعوں كي حاصل هوتي هى جنكا نام همنے قدرتي ذريعے ركها هى تو بمقابله اُس نتيجه كے جو بدون امداد مذكورہ صرف اجتناب و محنت سے هاتهه آتا هى نهايت عمدہ نتيجه حاصل هوتا هى اور وہ جنس جو اسطرح پيدا هوتي هے وہ انحصار تجارت كا مفهوم هوتي هى اور وہ شخص جسكا كوئي قدرتي ذريعه مملوك هوتا هى وہ منحصر تجارت كهلاتا هى *

انحصار تجارت کا بیان

واضح ہو کہ انحصار تجارت کي چار قسمیں ہیں *

پہلي قسم

یہہ وہ قسم ہےکہ محاصر کو پیدا کرنیکا کل اختیار تو حاصل نہیں مگر پیدا کرنے کے چند ایسے خاص طریقوں پر اختیار اُسکو حاصل ہوتا ہی جنسے وہ اپني مقدار پیداوار کو ایسي آساني سے بڑھا سکتا ہی کہ اُس میں کمي نہیں ہوتي بلکہ روز روز ترقي ہوسکتي ہے جو جنس کہ حالات مذکورہ میں پیدا ہوتي ہے مالیت اُسکي انحصار تجارت کي اور جنسوں کي نسبت بیچنے والے کے استحصال کي لاگت سے زیادہ تر قریب ہوتي ہی اور ظاہر ہی کہ جنس مذکور الصدر کي قیمت پیدا کرنے والے کے خرچ و تکلیف کي قیمت سے کبھي ہمیشہ کے لیئے کم نہیں ہوسکتي اور خرچ کرنے والوں کے ایسے خرچ و تکلیف کي قیمت سے زیادہ نہیں ہوسکتي کہ وہ آپ یا اُنکي طرف سے تھوڑے لوگ پیدا کرنے والے ہوجاویں تو اُنکو اُٹھاني پڑے چنانچہ آرکرائیٹ صاحب کا یارن کپڑا اُس مساوي صفت کے یارن کپڑہ سے زیادہ قیمت پر فروخت نہیں ہوسکتا تھا جو بلااعانت سندي کل کے طیار ہوتاتھا اورجو اجتناب و محنت کہ ارکرائیٹ صاحب یارن کپڑہ میں لگاتے تھے وہ اُس لاگت سے کم قیمت پر بھي فروخت نہیں کرتے تھي پہلي قیمت خرچ کرنے والے کے استحصال کي لاگت تھي اور دوسري قیمت پیدا کرنیوالے کے استحصال کي لاگت تھي اور اِن دونوں قیمتوں میں بڑا فرق تھا چنانچہ ارک رائیٹ صاحب کي لاگت اُس لاگت کا پانچواں حصہ بھي نہ تھي جو اُنکي خریداروں کو پڑتي تھے *

ارک رائیٹ صاحب کي ایجاد کي ہوئي کلوں سے بڑي مقدار کپڑہ کي طیار ہوسکتي تھي مگر بڑي عمدہ صفت کا کپڑہ طیار نہیں ہوتا تھا جو لطف و لطافت آدمیوں کي اُنگلیوں سے حاصل ہوسکتي ہی وہ بیلنوں کي کسي ترتیب سے ہاتھہ نہیں آتي چنانچہ جو ململ کے تھان

هندوستاني ‡ لوگ اپني محنت سے کلوں کے بدون طیار کرتے هیں وہ
تھان انگلستان کے بڑے بڑے کارخانوں کي پیداواروں سے زیادہ باریک اور
پائیدار هوتي هیں غرضکہ آرک رائیٹ صاحب جو قیمت حاصل کرسکتے
تھے وہ اور پیدا کرنے والے آلات کي همسري سے محدود تھي اگرچہ یہہ
اور آلات زیادہ خرچ کے طلبگار تھے مگر اُنسے کار براري مساوي درجہ کي
هوتي تھي اور ارک رائیٹ صاحب جو قیمت لیتے تھے وہ زیادہ تر محدود
اِس وجہہ سے تھي کہ صاحب ممدوح اپنے فائدہ کیطرف بھي نظر رکھتے
تھے اُنھوں نے ایسي کل ایجاد کي تھي کہ تاب وتواں اُسکي بجاے تنزل
کي روز بروز ترقي کرتي تھي کل کا کارخانہ اسلیئے بنانا کہ سو یا هزار پونڈ
روئي کا سوت ایک سال میں طیار هووے ایک فعل عبث هی اسلیئے
کہ جو خرچ ایک هزار پونڈ کے سوت بنانے میں پڑتا هی اُس سے کچھہ
تھوڑا زیادہ دس هزار پونڈ کے بنانے میں لگتا هی اور جو خرچ کہ دس
هزار پونڈ کے بنانے میں پڑتا هے اُسکے دوگنے سے کچھہ کم چالیس هزار پونڈ
کي طیاري میں لگتا هی غرض جسقدر مقدار کچي مصالحہ کي طیاري کے
واسطے زیادہ هو اسیقدر استحصال کي لاگت کم هوجاتي هی چنانچہ دس
هزار پونڈ یارن اگر ایک لاکھہ کو بکتا اور ارک رائیٹ صاحب کو پچاس
هزار روپئے کا نفع هوتا تو اُسیطرح لاکھہ پونڈ یارن کے بکنے پر پانچ لاکھہ روپئے
کا فائدہ هوسکتا اور دس لاکھہ پونڈ کے بکنے پر پچاس لاکھہ روپئے کا فائدہ
متصور هوتا مگر ظاهر هی کہ ایسا واقع هونا اسلیئے ممکن نہیں کہ جب
محدودیت مقدار حصول پر مالیت منحصر هی تو وہ صاحب زیادہ
مقدار مال کي بغیر اسماث کے فرخت نہین کرسکتے کہ قیمت میں
تخفیف کرکے خریداروں کے دلمیں غبطہ پیدا کریں اور اگر تخفیف
قیمت نکرتے تو بدون اِسکے کہ بہت سا مال اُنکا باقي رہ جاتا فروخت
اُسکي نکرسکتے پس فروخت هونے مال کي دوام ترقي کے واسطے
ارک رائیٹ صاحب کا صرف یہہ طریق تھا کہ همیشہ قیمت کي اسقدر
تخفیف هوتي رهنے پر راضي رهتے تھے کہ اُسکے ذریعہ سے تعداد اُن لوگوں
کي همیشہ بڑھني رهي جو خرید پر آمادہ اور خریداري کے قابل هوویں

‡ جیسیکہ هندوستان میں ڈھاکہ کي ململ طیار هوتي هی اُس خوبي کي
ململ کلوں سے طیار نہیں هوسکتي *

اور جیسا کہ همیشہ دستور ہی فائدہ اُن صاحب کا خریداروں کے فائدوں
سے اتفاق رکھتا تھا اور اسي وجہہ سے وہ صاحب ایسي قیمت کو قبول کرتے
تھے کہ اُنکے استحصال کي لاگت سے تو بہت زیادہ هوتي تھي مگر خریداروں
کے استحصال کي لاگت سے زیادہ کم هوتي تھي غرضکہ ارک رائیٹ صاحب
کي انحصار تجارت نہایت محدود تھي یعنے اُنکی معاوضہ لینی کي
ایک حد معین تھي اور فائدہ اُنکا یہہ تقاضا کرتا تھا کہ اُس حد تک
بھي نوبت نہ پہونچے *

دوسري قسم

واضح هو کہ یہہ قسم انحصار تجارت کي قسم مذکورہ بالا کي نقیض
هی وجود اُسکا اُس حالت میں پایا جاتا هی کہ پیدا کرنیوالیکے خوف
و رجا سے قیمت رک نہیں سکتي اور اور پیدا کرنیوالوں کے یکساں اختیار
حاصل هونے کا ڈر نہیں رهتا اور مقدار حصول کي زیادتي نہیں
هوسکتي بعض انگور والوں کو یہہ انحصار تجارت حاصل هوتا هی چنانچہ
کانستینشیا شراب کي خوش مزگي کئي بیگھہ زمین کے اثر سے حاصل هی
یہانتک کہ اگر اُس زمین سے بہت سي شراب لینی کي نظر سے زیادہ
انگور لگائے جاویں تو وہ بات پھیکي پڑ جاوے اور جب کہ کانستینشیا
کھیت کے مالک کے سوا کوئي شخص اُس شراب کا پیداکرنے والا نہیں
هوسکتا تو خریدار خرچ کرنےوالے کي لاگت استحصال کي جهت سے شراب
مذکور کي قیمت میں کمي نہیں آسکتي بلکہ اگر وہ مالک چاهے کہ اُس
شراب کے خرچ مین زیادتي هو تو اُس سے تخفیف قیمت نہیں هوتي
اِسلیئے کہ یہہ پیداوار زیادہ هونے کے قابل نہیں اور اسي نظر سے اُسکا خرچ بھي
زیادہ نہیں هو سکتا اور لاگت استحصال سے قیمت بھي کم نہیں هوسکتي بلکہ
لاگت سے بیحد زیادہ هوسکتي هے اور حد اُسکي صرف خرچ کرنیوالوں کي
رغبت اور قابل خریداري هونے سے معین و قائم هو سکتي هی اور اگر دولتمند
لوگوں میں رواج اور وضعداري کي وجہہ سے شراب مذکور کي کمال خواهش
پائي جاوے تو اُسکے ایک پیپہ کي قیمت دو لاکھہ روپئے هو سکتے هیں
جسکي لاگت استحصال صرف دو سو روپیہ هونگے *

تیسري قسم

یہہ تیسري قسم انحصار تجارت کي زیادہ مروج اور دو قسموں مذکورہ بالا کے بین بین ھی یعنی قسم دویم کي طرح سخت اور قسم اول کي مثل نرم نہیں اور یہہ قسم ثالث اُن حالات پر مشتمل ھی کہ محاصر تجارت کل پیداوار پیدا کرنیوالا ھي نہیں ھونا بلکہ زیادہ محنت اور اجتناب کے اِستعمال سے اپني پیداوار کو بھي بیحد بڑھا سکتا ھی تمثیل اُسکي کتابوں کي تجارت ھی چنانچہ جب کسي کتاب کي حفاظت بذریعہ حق مصنفي ھوتي ھی تو کوئي شخص اُسکے حق کے مالک کے علاوہ نسخے اُس کتاب کي چھاپ نہیں سکتا اور وہ مالک زیادہ محنت و اجتناب کے ذریعہ سے کتاب مذکور کے نسخے بیحد بڑھا سکتا ھی اور ایسي صورت میں خریدار کي طرف سے کوئي لاگت استحصال قائم نہیں ھو سکتي اِسلیئے کہ وہ اُسکو چھپوا نہیں سکتا اور جسقدر اُسکي قیمت کے محدود کرنے سے خریدار کو تعلق ھوتا ھی وہ صرف یہہ ھي کہ اُسکي رغبت اور مقدور سے قیمت قائم ھوتي ھی اور بخوبي محدود ھونا قیمت کا چھپوانے والے کے فائدہ سے علاقہ رکھتا ھی جیسا کہ کارخانوں کي اور مصنوعي چیزوں کا عموماً حال ھوتا ھی اسیطرح سے جسقدر کتابوں کے چھپنے کي تعداد زیادہ ھوتي ھی اُسیقدر چھپوائي کے خرچ میں تخفیف ھوتي ھی چھپوانے والے کا فائدہ اِسبات میں منحصر ھی کہ اِستحصال کي لاگت سے جسمیں پیداوار کے زیادہ ھونے سے کمي ھوتي جاتي ھی کچھہ تھوڑي قیمت زائد مقرر کر کے کتاب کے زیادہ بکنے کي فکر کرے چنانچہ شاید کتاب † ویورلي کي سو نسخے بحساب في نسخہ دس اشرفي کے بکے ھوں مگر اسمیں کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ دس ھزار نسخے جو بحساب في نسخہ تہرہ اشرفي کے فروخت ھوئے تو بہت زیادہ منافع حاصل ھوا *

چوتھي قسم

یہہ آخر قسم انحصار تجارت کي اُس صورت میں پائي جاتي ھی

† یہہ ایک قصہ کي کتاب مشہور ھی

کہ جب اِستحصال کے لیئے ایسے قدرتي ذریعوں کي مدد ضرور هوتي هی جو تعداد میں محدود اور قوت پیداوار میں مختلف هوں اور جسقدر کہ محنت و اجتناب میں ترقي کیجاتي هی بہ نسبت اُس ترقي کے قدرتي ذریعوں کي امداد و اعانت کم هوتي هی اُن هي صورتوں میں اُس خام پیداوار کا بہت سا حصہ پیدا هوتا هی جو هر ملک والوں کي خوراک معمولي هوتي هی جیسیکہ ایرلنڈ میں آلو اور اِنگلستان میں میں گیہوں اور هندستان‡ میں چاول هیں *

اور حقیقت میں یہہ چوتھي قسم انحصار تجارت کي زمین کي انحصار تجارت هی اور جب کہ ایسے جنسیں بہت کم هیں کہ اُنکے مقدار حصول کي محدودیت اُس اراضي کي مقدار محدودہ کے باعث سے نہیں هوتي جو اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں کسي ترکیب کے واسطے ضروري اور کار آمد هیں تو اِسلیئے جب تک وہ عام قاعدے دریافت نہ کیئے جاویں جنکي رو سے امداد اراضي کي مالیت قرار پاتي هے تب تک اصول مالیت میں بیشک غلطیاں هونگي نظر برین قواعد مذکورہ کي تفصیل تھوڑي بہت مناسب متصور هوئي *

.. ، زمین واضح هو کہ هر وسیع ضلع کي زمین مختلف درجوں کي زرخیزي اور موقع کي خوبي رکھتي هی اور هر درجہ کي زمینوں سے ایسے علیحدہ علیحدہ قسم کے قدرتي ذریعے قایم هوتے هیں جنسے مختلف مقدار کي امدادیں کاشتکار کو پہونچتي هیں جبکہ هم دریافت کرچکے هیں کہ هر خطہ زمین سے گو وہ کیسي هي زر خیز هو کاشتکاري کے فن یکساں اور مستقل رهنے کي حالت میں اُس محنت و اجتناب کا عوض جو اسکي کاشت پر زیادہ کیا جاوے همیشہ کم حاصل هوتا هی تو یہہ کہہ سکتے هیں کہ هر خطہ زمین میں مختلف قوتوں کے متعدد قدرتي ذریعے شامل هیں اور مختلف قسموں کے قدرتي ذریعوں کا برتاؤ اُنکے اثروں کي مناسبت سے ایک دوسرے کے بعد هوتا هی چنانچہ جب تک بہتر درجہ کي قسم کے ذریعے دستیاب هو سکتے هیں تو کم درجہ کي قسم

‡ اِسمقام پر هندوستان سے بنگالہ مراد هی اگرچہ هندوستان میں اکثر جگہہ چاول پیدا هوتے هیں مگر بنگالہ میں بہت کثرت سے پیدا هوتے هیں اور وهاں کے لوگوں کي خوراک اکثر چاول هی

کے ذریعوں کي طرف میلان نہیں ہوتا اور جب تک کہ ہر قسم کے ذریعے
ملک خاص نہیں ہوجاتي تب تک مقدار حصول اُنکي غیر محدود
سمجھني چاہیئے اِسلیئے کہ وہ سبکے ہاتھہ آسکتے ہیں باقي تنقیح اس امر
کي کہ سب سے بدتر کونسا قدرتي ذریعہ اِستعمال کے لائق ہی یعني کس
حد تک ناقص زمینیں بوئي جا سکتي ہیں یا کہانتک اجتناب و محنت
زائد کا اِستعمال عمدہ زمین کي کاشتکاري میں غیر مناسب عوض کے ساتھہ
ہو سکتا ہی لوگوں کي دولت و حاجت سے ہمیشہ متعلق ہی یعني تنقیح
اس امر سے ہوگي کہ کس مقدار تک کہیتي کي پیداوار کي خرید کي طاقت
و رغبت لوگوں میں پائي جاتي ہی اور جب کہ نہایت زرخیز اور عمدہ
اراضي کے صرف ایک خطہ کي خفیف زراعت سے حاجتیں پوري
ہو سکتي ہیں تو وہ زمین مالیت کا کوئي مستقل ذریعہ نہیں ہو سکتي
اگرچہ وہ اراضي نہایت سیر حاصل ہو یہانتک کہ محنت و اجتناب کي
نسبت اُس سے بھي زیادہ بارآور ہو جیسیکہ وہ آیندہ اس سبب سے ہوسکے
کہ اُسکي خوب کاشت کیجاوے اِسلیئے کہ صورت مذکورہ میں وہ زمین
ایسا قدرتي ذریعہ ہی کہ سب کو ہاتھہ آسکتا ہی اور اُسکي پیداوار کا
مبادلہ زیادہ پیدا ہونے پر بھي صرف اُس محنت و اجتناب کي مالیت
کي عوض پر ہوگا جو اُس پر خرچ ہوئي غرض کہ حالت مرقومہ بالا
میں پیدا کرنے والے اور خرچ کرنے والے دونوں کے استحصال کي لاگت کي
مساوي‌المقدار ہوتي ہی چنانچہ یہي حال اُن بعض اضلاع زرخیز اور
کم آبان کا ہی جو خط استوا کے قریب کے گرم ملکوں میں واقع ہیں جیسے
کہ ملک میکسیکیو کے اضلاع تائیراکالینٹ کے بڑے حصہ کے رہنیوالے
اُس زرخیز جنگل سے جسپر وہ پھیلے ہوئے ہیں اپني مرضي کے موافق
تھوڑي تھوڑي زمین اپنے اپنے قبض و تصرف میں لاتے ہیں اور اُن چھوٹے
ٹکڑوں سے رہنے سہنے اور کھانے پہننے کا ساز سامان مہیا کرتے ہیں سنا ہی
کہ اُن ضلعوں میں ایک ہفتہ کي محنت سے ایک برس کا کھانا پینا
طیار ہو جاتا ہی مگر جب تک وہاں کي زمینوں کي امداد و اعانت
غیر محدود رہیگي تب تک اُس قوت پیداوار کي کثرت کے باعث سے گو
کیسي ہي ترقي اُس قوت میں کیجاوے امداد مذکورہ کي مالیت قرار
نہیں پا سکتي *

مگر زمین لوگوں کي حالت کي ترقي شروع هوتي هی محدود هو جاتي هے اور اِسبات کے اسباب و نتایج ایک نوآباد بستي کي مثال سے واضح هو جاوینگے *

جب کسي ملک کے رهنیوالے ملک اپنا چھوڑ چھاڑ کر ویران ملک میں جاتے هیں تو پہلا کام اُنکا یہہ هوتا هی که ایک مقام اپني دارالحکومت کے واسطے مقرر کرتے هیں تاکه وهاں اُنکے اِنتظام حکومت اور بیروني تجارت اور قانون اور اُن کارخانوں کي جگہه جهاں محنت کرنے والوں کے اجتماع کي ضرورت هوتي هی قائم و دایم رهیں اور فرض کیا که اُن لوگوں کي تعداد اسقدر هے که موقع کي خوبي سے اُنکو یہه بات حاصل هے که هر کاشتکار جسقدر زر خیز زمیں بونا چاهے اُسیقدر زمین بستي سے اتنے فاصله پر اپنے قبضه میں لاوے که اُسکو کهیت کے آنے جانے میں نهایت تهوڑا خرچ پڑے اور جو پیداوار اس حالت میں هوگي تو مول اُسکا پیدا کرنے والے کے استحصال کي لاگت کي برابر هوگا اِسلیئے که هر خرچ کرنیوالا بهي جب جي چاهے اُنهیں فائدوں کے ساتهه پیدا کرنیوالا هو سکتا هے جو پہلے پیدا کرنیوالوں کو هوتے هیں اور اس وجہہسے خرچ کرنے والا پیدا کرنے والے کي محنت و اجتناب کا ایسا عوض دینے پر راضي نهوگا جو اُسکي اُسیقدر محنت و اجتناب کے عوض سے زیاده هو یہه بستي تعداد اور دولت میں جلد جلد ترقي پکڑیگي اور اس ترقي کے ساتهه زراعت کي پیداوار کے خریدنے کي خواهش اور مقدور بهي بڑهیگا اور اگر خام پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي نهو تو لاگت استحصال سے ضرور قیمت زیاده هو جاویگي مگر جب که شهر سے ایک فاصله مقرره کے اندر نهایت زر خیز زمینیں قبضه میں آ چکیں تو پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي صرف تین طریقوں پر هو سکتي هی پهلا طریق یہه که شهر سے زیاده فاصله کي زرخیز زمینیں بوئي جاویں دوسرا طریق یہه که بستي کے پاس پڑوس کي ناقص زمین پر زراعت کیجاوے تیسرا طریق یہه که جو زمینیں بالفعل قبضه میں آچکیں اُنپر اجتناب و محنت کا اِستعمال زیاده عمل میں آوے غرضکه منجمله ان طریقوں کے کوئي طریقه عمل میں آوے اور غالب یہه هی که تینوں طریقوں پر عمل کیا جاوے گا تو یہه نتیجه حاصل هوگا که زیاده پیداوار زیاده خرچ سے حاصل هوگي یعني پہلے طریقه میں بار برداري کا

خرچ بڑھیگا اور یہہ امر ظاہر ہی کہ ناقص زمین کی کاشت کرنے یا
عمدہ زمین کی ترقي دینے میں اجتناب و محنت کي مناسبت سے
معاوضہ کم ہوگا *

پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي ہوتے ہي فوراً قیمت میں کمي
آویگي مگر وہ قیمت اُس مناسبت سے کم نہوگي جس نسبت سے پہلے
بڑھي تھي اور یہہ زیادہ مقدار حصول سبکو یکساں اختیار حاصل ہونے
کي صورت میں ہوتي ہی اسلیئے کہ ہر خرچ کرنے والے کو یہہ اختیار
حاصل ہي کہ دور کي زمین یا ناقص زمین کو اپنے قبضہ میں لاکر خود
کاشت اُسکي کرے اور اس اختیار حاصل ہونے کي وجہہ سے پیداوار مذکور
پیدا کرنے والی کی استحصال کي لاگت پر فروخت ہوتي ہی مگر ایک
ہي قسم کي جنسیں ایک ہي بازار میں کئي کئي بہاؤ سے نہیں بک
سکتیں اسلیئے کہ جو شخص ایک من گیہوں مول لیتا ہی تو وہ تحقیق
اس امر کي نہیں کرتا کہ وہ گیہوں بازار سے ایک کوس کي مسافت
یا دس کوس کے فاصلہ پر پیدا ہوا تھا اور اسي وجہہ سے بازار کی آس
پاس والي زرخیز زمینوں کي پیداوار بھي اُسي قیمت سے بکتي ہی جس
قیمت سے دور کي یا ناقص زمین کي پیداوار بکتي ہی *

اور جب کہ وہ مول اُس پیداوار کے استحصال کي لاگت کے مساوي
ہوتا ہی جسکی پیدا کرنے میں نہایت خرچ پڑا تھا تو اُس پیداوار کے
استحصال کي لاگت سے جو نہایت تھوڑے خرچ سے پیدا ہوئي وہ مول
زیادہ ہوتا ہی اور اچھي زر خیز زمین کا مالک اُس قیمت سے کوڑي کم
نہ لیگا اسلیئے کہ کسي کل وغیرہ کی سند یافتہ موجد کي طرح مالک
مذکور اپني پیداوار کي مقدار بڑھا نہیں سکتا اور مساوي فائدہ کے ساتھہ
ہمیشہ پیدا بھي نہیں کرسکتا باقي خریدار بھي کم قیمت دینیکا اختیار
اسلیئے نہیں رکھتا کہ وہ بغیر گوارا کرنے اُن نقصانوں کے جنسے استحصال کي
لاگت اور قیمت رایج الوقت برابر ہوجاوے پیدا کرنے والا نہیں بن سکتا *

جوں جوں ترقیاں اُس نو آباد بستي کو نصیب ہوتي جاتي ہیں
اور بدولت اُنکے وہ لوگ ایک خاص قوم ہوجاتي ہیں اور وہانکي سلطنت
مضبوطي پکڑتي ہی مذکورہ بالا ترکیبوں کا ادل بدل ہوتا رہتا ہی یعنے
رہنے والوں کي ترقي دولت و تعداد کے ساتھہ پیداوار خام کي قیمت بھي

بڑھتي جاتي هی اور قیمت کے بڑھنے سے پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي هوتي رهتي هی جو پہلے کي نسبت زیادہ خرچ سے پیدا هوتي هی اور مقدار حصول کے زیادہ هونے سے قیمت میں کمي آجاتي هی مگر وہ قیمت اتني کم نہیں هوتي کہ اپني پہلي حد پر پہونچ جاے اسلیئے کہ منجملہ اُس کل پیداوار کے جو بازار میں آتي هی ایک جزء پر استحصال کی لاگت بہت زیادہ لگتي هے *

مراتب مذکورہ بالا میں جس اثر کا حال بیان کیا گیا وہ سب جگہہ برابر هوگا خواہ وہ بڑا ملک هو یا کوئي جزیرہ هو یا کوئي ضلع ایسا هو کہ وهاں هر قسم کي زمین زر خیز موجود هو یا زرخیزي میں برابر هو چنانچہ امریکہ والے انگریزوں نے اپني حاجات روز افزوں کو اسطرح پورا کیا کہ اپنے ملک کے ایک بیحد وسیع مغربي ضلع میں پھیلتے چلے گئے اور باستثناے اُن زمینوں کے جو اُنکي بستیوں کے پاس پروس واقع تھیں کسي ناقص زمین کو اپنے قبض و تصرف میں نہ لائے اور نہ زیادہ کوشش و تردد سے چمن و تردد کیا چنانچہ ایلینوئیس میں ایک میل مربع کي کاشت میں اتني محنت نہیں لگتي جو جزیرہ مالٹا میں ایک ایکڑ پر صرف هوتي هی مگر جس غرض سے مالٹا کے رهنے والے پہاڑوں پر مٹي پات کر باغ باغچہ بناتے هیں اُسي غرض سے امریکہ کے باشندے دریاے مسوري کے پاس جنگلوں کو صاف کرکے قابل آبادي کرتے هیں *

انسانوں کي ترقي کا حال جو اوپر بیاں هوچکا اُس سے یہہ خیال هوسکتا هی کہ همارے وهم و خیال میں ترقي تعداد باشندوں سے پیداوار خام کي دستیابي میں بھي دشواري زیادہ هوتي جاتي هی اور حقیقت یہہ هی کہ درصورت نہونے اُسکے علاجوں کے یہي حال هوتا هی مگر یہہ علاج ایسے قوي هیں کہ اگر قانون اُنکي مزاحمت نکرے تو بہت سي صورتوں میں اُس دشواریکي زیادتیوں کا مقابلہ کرسکتے هیں جنکي بحث درپیش هی ایک نو آباد بستي میں وہ علاج صرف ایک مدت تک غالب رهتے هیں اور اُس مدت کي میعاد غیرباراور زر خیز زمین کي مقدار پر جو بستي کے قرب‌وجوار میں هوتي هی کسیقدر منحصر هی چنانچہ جب کہ مقبوضہ زمین کي مقدار بڑھتي جاتي هی اور خرچ کرنیوالوں کو خرچ اُن چیزوں کا زیادہ ناگوار هونا جاتا هی جو کھانے پینے سے علاقہ رکھتي هیں

تو اُنکو اشیاء مذکورہ کے حاصل کرنے کي کوشش اور پیروي هوتي هی
جیسا کہ اُس نو آباد بستي کے رهنیوالے جو دارالحکومت هو جاتي هی
تھوڑے تھوڑے اطراف و جوانب کو نکلتے جاتے هیں یہاں تک کہ تمام
ضلعوں میں زراعت بقدر اوسط پھیل جاتي هی علاوہ اُسکے جب هر ملک
کے بسنے والوں کي تعداد اور دولت میں ترقي هوتي هی تو فن زراعت
میں بھي ترقي هوتي هی اور آمد رفت کي سبیل بھي ترقي پکڑتي هی
چنانچہ استعمال آلات اور تقسیم محنت اور علم طبیعات سے کاشتکاروں کو
بڑي مدد پہونچتي هی اگرچہ اُس درجہ کي سحر کار قوت بخشنیوالي
مدد نہیں پہونچتي جیسے تمام کلوں کے کاریگروں کو پہونچتي هے اور
آمدورفت کي سبیل کي ترقي اور بھي بڑہ کر هوتي هی جو مقدار محنت
کي کسي زمین پر بیس برس تک صرف کي جاوے تو آج کل بلاد
انگلستان میں اُس مقدار محنت سے اِتني پیداوار هوتي هی کہ پیداوار
ایام فتح † اِنگلستان سے غالباً چوگني پچگني زیادہ سمجھي جاتي هی
مگر اب جتني محنت سے پچاس کوس پر پیداوار کو لیجاتے هیں وہ
مقدار محنت ایام فتح مذکورہ کي محنت باربرداري سے ننانوہ درجہ
کم هوگئي چنانچہ اگلے زمانہ کے انگریزوں کے لادو گھوڑوں اور بري راهوں
کي جگہہ جنمیں وہ بڑے دقتیں اُٹھاتے تھے گاڑیاں اور پکي سڑکیں اور نہریں
کشتیوں کے آنے جانے کي ندیاں اور ریل گاري قایم هونا ایسي ترقیاں هیں کہ
اُنکي مانند کاشتکاري کے آلات اور جانوروں کی طیاري اور فصلوں کي دور
میں نہیں هوئیں پہلے زمانہ میں یہہ حال تھا کہ اگر کوئي پہاڑ یا دلدل
کہیں حائل هوتي تھي تو اُسکے ایک جانب کے غلہ کي قیمت دوسري
طرف کي قیمت سے دوگني هو جاتي تھي اور لنڈن کے لوگ اضلاع ملحقہ
کي پیداوار کے اِتنے محتاج تھے کہ جب مفصلات کي سڑکیں طیار هوئیں
تو اضلاع ملحقہ کے زمینداروں نے یہہ درخواست گذراني کہ سڑکیں طیار
نہونے پاویں اِسلیئے کہ سڑکوں کي طیاري سے اُنکے اُن حقوق میں خلل
آتا تھا جو لنڈن کي رسد رساني میں بطور انحصار تجارت کے حاصل تھے
مگر وہ درخواست اِسلیئے منظور نہوئي کہ اور زمینداروں کا نقصان
هوتا تھا *

---

† یہہ وہ فتح هی جو سنہ ۱۰۶۵ع میں ولیم ڈیوک سردار نارمنڈی نے هارلڈ
بادشاہ اِنگلستان پر پائي تھي

مگر جب کسي ملک میں رهنیوالوں کي تعداد و دولت بڑهتي هے تو روز افزون زیادہ هونے والي لاگت کے نقصان کا علاج جو پیداوار خام کے زیادہ پیدا کرنے میں لگتي هے وہ آمدني هوتي هی جو بیگانہ ملکوں سے آتي هی *

یہہ بات اوپر بیان کي گئي کہ جب کارخانوں میں زیادہ محنت صرف کرنے سے زیادہ پیداوار پیدا هوتي هی تو مقدار اُسکي محنت کے مقابلہ میں بہت زیادہ هوتي هی یعني اگر میعاد معین میں ایک هزار آدمي دس هزار پونڈ روئي سے کپڑہ طیار کر سکتے هوں تو اُسي مدت میں دو هزار آدمي بیس هزار پونڈ روئي سے زیادہ کا کپڑہ بنا سکتے هیں اور دوچند مقدار مذکور سے بہت زیادہ مال چار هزار آدمي بناسکینگے غرضکہ جب کسي قوم کي تعداد و دولت زیادہ هو جاتي هی تو اُس قوم کي عاقبت اندیشي یہہ تقاضا کرتي هے کہ کاشتکاري کي جگہہ جسمیں روز روز نقصان عاید هوتے هیں صناعي کي طرف جو همیشہ ترقي پاتي هے زیادہ میلان کریں اور جوں جوں اُنکي محنت سے کار براري هوتي جاویگي اُسیقدر وہ لوگ اِس قابل هوتے جاوینگے کہ اپنے اِجتناب و محنت کي پیداواروں کے ذریعہ سے کم ترقي یافتہ قوموں کي پیداواروں کو بمقدار زائد خرید کریں چنانچہ جو مال ایک انگریز اپني محنت سے میعاد معینہ میں روئي سے پیدا کریگا تو اُس مال کے معاوضہ میں پانچ یا شاید دس هندوستانیوں کي محنت سے جو روئي پیدا هوئي هو خرید هوسکیگي یا تین یا شاید پانچ لتھوانیا یا پولنڈ والوں کے پیدا کیئے هوئے گیہون حاصل هو سکینگے *

هاں یہہ بات یاد رکھني چاهیئے کہ جب کوئي قوم اپني صنعتوں کو ترقي دیتي هی تو اُسکے واسطے یہہ امر لابدي هی کہ پیداوار خام کي آمدني بیگانہ ملکوں سے بڑهاوے اور یہہ امر هم دریافت کرچکے کہ جس محنت زاید کے ذریعہ سے پیداوار زاید پیدا کرني ضرور هوتي هی اُسکے سبب سے قوم کي ترقي میں گونہ توقف هوتا هی اور یہہ توقف ضرور ظہور میں آتا هی یہاں تک کہ اگر تھوڑے دنوں تک یہي حال جاري رهے تو اِس مانع ترقي سے صنعتوں کي ترقي میں صرف توقف نہیں هوتا بلکہ رفتہ رفتہ انسداد اُنکا هو جاتا هی مگر مانع مذکور سے چنداں خوف اُن

ذہنوں میں نہیں ہوتا کہ جنکو مفید کاموں کی غرض سے حساب میں لانا معمولی ہوتا ہی اِسلیئے کہ پہلے تو فائدہ مند تجارت کے ذوق شوق سے جو لوگ اپنی پیداوار اپنے ملک سے دوسرے ملک میں بھیجتے ہیں وہ زراعت کے فن میں ترقی کرتے ہیں اور آنے جانے کے طریقوں میں بھی ترقی ہوتی ہی اور یہہ سارے اسباب ایسے ہیں کہ اُنکے ہونے سے ہر قوم کے لوگ اپنے شروع ترقی میں اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ایک عرصۂ دراز تک زیادہ پیداوار خام کی مقدار معمولی محنت یا اُس سے کم محنت کے ساتھہ پیدا کرکے بازار میں لاسکتے ہیں اور دوسرے یہہ کہ اگر فرض بھی کیا جاوے کہ غلہ فروش ایسی لاگت سے غلہ بہم پہونچاتے ہیں جو معمول سے زیادہ ہوتی ہی تو اُس سے لازم نہیں آتا کہ پیشہ ور قوم کا بھی اُسی مناسبت سے خرچ زاید پڑے اِسلیئے کہ جو دشواری پیداوار خام کے پیدا کرنے میں پیدا کرنے والوں کو پیش آتی ہی وہ فریق ثانی کو صناعی کی چیزوں کے طیار کرنے میں آسانی ہونے کے سبب سے کچھہ نقصان نہیں دیتی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ ایک لاکھہ گز ململ کا مبادلہ جسکو بارہ انگریزوں نے طیار کیا نو سو ساٹھہ من گیہوں سے جسکو چھتیس پولنڈ والوں نے پیدا کیا ہوسکے اور آبادی کی تعداد میں ایک ثلث زاید ہونے سے نوسو ساٹھہ من کی جگہہ بارہ سو اسی من کی امدنی ضروری چاہیئے اور اس بارہ سو اسی من کو حساب سابق کی روسے اڑتالیس پولنڈ والے پیدا نہیں کرسکتی بلکہ ساٹھہ آدمی پیدا کرسکتے ہیں تو اس حساب کی روسے کہ انگریزوں کی لیاقت صناعی بھی آدمیوں کی تعداد کے ساتھہ بڑھتی جاوے اٹھارہ انگریز اس قابل ہونگے کہ کم سے کم دولاکھہ گز ململ طیار کرینگے نہ یہہ کہ پہلے حساب کی روسے ڈیڑ لاکھہ گز طیار کریں غرضکہ ان حالات میں پہلے کی نسبت فائدہ سے مبادلہ ہوگا یعنے پہلے کی نسبت مقدار محنت کی کمی سے انگلستان والے غلہ بہت سا اور پولنڈ والے بہت سی ململ خریدینگے *

لحاظ اسباتکا ضرور چاہیئے کہ امر مذکورہ بالا قیمت پیداوار خام کی کمی بیشی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اُس دشواری کی کمی بیشی سے علاقہ رکھتا ہی جو پیداوار خام کی دستیابی میں پیش آتی ہی اور قیمت اور دشواری آپسمیں لازم و ملزوم نہیں اسلیئے کہ دشواریکا حصہ اُن

سببوں پر ھی جنکي تاثیر پیداوار خام کي عام مالیت میں ھوتي ھی اور قیمت کا حصر اُن سببوں پر ھی جنکي تاثیر روپیہ کي عام مالیت مین پائي جاتي ھی ایک ھي جگہہ ایک وقت میں جنسوں کي قیمتیں اُنکي حاصل کرنے کي دشواري کے برابر ھوتي ھیں چنانچہ جو دشواري بیس روپئے والي چیز کي دستیابي میں اوٹھاني پڑتي ھی اُس سے آدھي دشواري دس روپئے والي چیز کے ھاتھہ آنے میں پیش آتي ھی مگر شرط اُسکي یہہ ھي کہ وقت اور مکان بھي ایک ھي ھوں چھہ من سولہ سیر غلہ کا مول بالفعل انگلستان میں پچیس روپئے ھیں اور آٹھویں ھنري بادشاہ کے عہد میں اتنے غلہ کي قیمت دس روپیہ تخمیناً تھي غالب یہہ ھی کہ اُن دنوں زمانہ حال کي نسبت چھہ من سولھہ سیر غلہ کي دستیابي دشوار تھي اور ضرور حال ایسا ھي تھا کہ پہلے زمانہ میں دس روپیہ کا ھاتھہ آنا اس زمانہ میں پچیس روپیوں کے ھاتھہ آنے سے زیادہ دشوار تھا اور اسیطرح یہہ بھي ظاھر ھی کہ آج انگلستان میں چھہ من ۱۶ سیر غلہ پانچ چھٹانک چاندي کو اور ملک پولنڈ میں تین چھٹانک چاندي کو فروخت ھوتا ھی لیکن اگر انگلستان میں پانچ چھٹانک چاندي کا ھاتھہ آنا پولنڈ میں تین چھٹانک کے بہم پہونچنے سے سہل ھی تو پولنڈ کي نسبت انگلستان میں چھہ من ۱۶ سیر غلہ کا حاصل ھونا نہایت آسان ھی از روے تجربہ ظاھر ھوا کہ دولت اور آبادي میں ھمیشہ ساتھہ ساتھہ ترقي ھوتي ھی مگر یکساں نہیں ھوتي اور دولت کي ترقي باشندوں کي تعداد سے عموماً زیادہ ھوتي ھی اور زیادہ ھونے والي آبادي کے سرمایہ اور محنت زاید کا میلان کارخانوں کي جانب ھوتا ھے جنمیں ھرطرح کي پیداوار زاید کمال آساني سے ھاتھہ آتي ھی اور جیسیکہ اُنکي محنت زیادہ بارآور ھو جاتي ھی اُسیطرح اُنکي معین مقدار محنت کي پیداوار کي قیمت بازار عام میں زیادہ ھوتي جاتي ھی یعني اُن لوگوں کو اپنے پیداوار کے بدلے زیاد سونا چاندي حاصل ھوتے ھیں یا یہہ کہا جائے کہ زیادہ قیمت حاصل ھوتي ھی پس اگرچہ اُنکو اپنے ملک یا بیگانہ ملک کي ایک معین مقدار پیداوار خام کے لیئے زیادہ قیمت دیني پڑے مگر اُس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ اُس مقدار مفروض کے حاصل ھونے میں دشواري زیادہ ھوگئي ھی بلکہ یہہ امر ممکن ھے کہ اُس دشواري میں

آ گئي هو اور جس قوم کا يهه حال هوتا هی اُسکي مثال وه آدمي هی
جسکي امدني ترقي قيمت غله کے ساتهہ ترقي پاتي جاتي هی اگر غله
کي قيمت کي زيادتي سے شخص مذکور کي آمدني زايد هوتي جاوے تو
هر سال اُسکو ايک مقدار معين غله کي خريدنے ميں زياده آساني هوگي
اگرچه مختلف زياده قيمتيں اُسکو ديني پڑينگي *

قيمت پر استحصال کي لاگت کي تاثير کا بيان

يهه بيان هو چکا که استحصال کي پانچ صورتيں هيں *

پهلے يهه که جب انحصار تجارت نهو يعني سب لوگ باختيار
مساوي پيدا کرنے کے قابل هوتے هيں *

دوسرے يهه که جب محاصر تجارت کو پيدا کرنيکا کل اختيار حاصل
نهيں هوتا بلکه پيدا کرنيکے چند طريقوں پر اختيار اسکو حاصل هوتا هی
اور اُن طريقوں کو فائده مساوي يا زايد سے بيحد و غايت برتاؤ ميں
رکهتا هی *

تيسرے وه صورت که محاصر تجارت کل پيدا کرنيوالا هوتا هی اور
پيداوار کو بڑها نهيں سکتا *

چوتهے وه صورت که محاصر تجارت هي پيدا کرنيوالا هوتا هی اور
اپني پيداوار کو فائده مساوي يا زايد کے ساتهہ بيحد و غايت بڑها سکتا هی *

پانچويں وه صورت که محاصر تجارت هي صرف پيدا کرنيوالا نهو مگر
اُسکو چند خاص اسانياں حاصل هوتي هيں اور جسقدر وه اپني مقدار
پيداوار کو بڑهاتا جاتا هی وه اسانياں جاتي رهتي هيں *

جو جنسيں پهلي صورت ميں داخل هيں قيمت اُنکي ايسے قاعدوں کي
تابع معلوم هوتي هی جنکي تحقيق کمال صحت سے هو سکتي هی
چنانچه جس جنس پر صرف محنت خرچ هوئي تو قيمت اُسکي اُس
محنت کي اُجرت کي برابر هوتي هی اور جس جنس ميں محنت کي
امداد اجتناب کے ذريعه سے هوتي هی يعني جهاں استعمال محنت اور
فروخت پيداوار کے درميان ميں ايک عرصه گذر جاتا هی تو قيمت اُس
جنس کي اُس محنت کي اُجرت اور اُس معاوضه کے برابر هوتي هی
جو محنتي کو اِس وجهه سے ملنا چاهيئے که اُسنے اپنے اُجرت لينے ميں

توقف کیا یا اُس سرمایہ والے کو ملنا چاهیئے جسنے اُس محنتی کی اُجرت پیشگی ادا کر دی هو *

ایسی جنسیں بہت تهوڑی هوتی هیں جنکی کل قیمت محنت کی اُجرت یا اجتناب کا معاوضہ یا اُن دونوں عملوں کا عوض هووے *

چنانچہ محض اجتناب سے کچهہ پیدا نہیں هو سکتا بلکہ ضرور هی کہ محنت یا قدرتی ذریعہ سے کوئی چیز بهم پهونچی جس پر اجتناب کیا جاوے هاں یہہ امر ممکن هی کہ کسی قدرتی ذریعہ سے جو هر شخص کو دستیاب هو سکتا هو ایسی شی حاصل هو سکے کہ پہلے پہل اُسکی کچهہ قیمت نہو مگر وہ شی صرف رکهے جانے سے قیمتی هو سکے لیکن مثال اس قسم کی کوئی خیال میں نہیں آتی اگر ایسی شی کا وجود هو سکے تو کچهہ تهوڑا سا تردد اُسکے رکهنے کے واسطے ضروری هی *

صرف محنت سے بہت تهوڑی چیزیں پیدا هو سکتی هیں اور مثال اُنکی یہہ هی کہ ضلع دیوان شائر کے کنارہ پر ایک نباتی شی پیدا هوتی هی اور انگریزی زبانمیں اُسکو لیور کہتے هیں اور وہ شی کهانے میں آتی هی اور سمندر کے آس پاس کی چهوٹی پہاڑیوں پر جہاں جوار بهاٹا آتا جاتا رهتا هی اور وہ کسیکی ملکیت خاص نہیں هوتیں وہ شی آپ سے آپ اُگتی هی اور کثرت کے سبب سے مقدار حصول اُسکی غیر محدود هوتی هی اور اُسکے جمع کرنے میں کسی اوزار کی ضرورت نہیں هوتی اور اسلیئے کہ بہت دیر تک رکهے جانے سے خراب هو جاتی هی اُسکے جمع هونے اور دهلنے کے بعد تورت پهرت فروخت اُسکی عمل میں آتی هی اور نظر بوجوہ مذکورۂ بالا مول اُسکی مقدار مفروض کا اُن لوگوں کی اُجرت هوتی هی جو اُسکو سمیٹ سمات اور ڈهوڈهوا کر بازار میں لاتے هیں *

وہ جنسیں جو بشمول محنت اور اجتناب کے ایسے قدرتی ذریعوں کی استعانت سے پیدا هوتی هیں جو عموماً هاتهہ لگتے هیں اُنسے تو کچهہ زیادہ هیں جو صرف محنت یا صرف اجتناب سے قیمتی هوں مگر اکثر کے مقابلہ میں بہت تهوڑی هیں لیکن ایسی جنسیں فروخت کے قابل کم هاتهہ آوینگی جنمیں صریح یا غیر صریح سیکڑوں بلکہ اکثر صورتوں میں هزاروں ایسے جدے جدے پیدا کرنیوالوں کی شرکت نہو جنمیں سے هر ایک کو کسی نہ کسی مقبوضہ قدرتی ذریعہ سے مدد نملی هو *

ایسي چیزیں سواے † گھڑیکے بہت تھوڑي ھیں جنکي قیمت بالتخصیص اُجرت اور منافع سے مرکب ھو مگر جب تمام حال اُسوقت سے لیکر جب سے دھات کھان سے نکلتي ھی اُسوقت تک جب وہ دھات گھڑي کي صورت میں خریدار کے پاس جاتي ھی دریافت کیئے جاویں تو ھمکو یہہ دریافت کرنے سے حیرت ھوتي ھی کہ ھر درجہ میں اِس دھات پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور لگان کا ادا ھونا مستقل نشاني کسي ایسے ذریعہ کي مدد کي ھی جو عموماً ھاتھہ نہیں آتا چنانچہ جو دھات گھڑي میں موجود ھیں اُنکو کھانوں سے نکالنے کے حق پر لگان ادا ھوا بعد اُسکے اُن زمینونکا لگان ادا کیا گیا جن سے اُن جہازوں کے ساز و سامان اکٹھے کیئے گئے جنکے ذریعہ سے وہ فلزات انگلستان کے بندرگاہ میں آئے اور اُس گھاٹ کا لگان الگ دیا گیا جہاں وہ دھاتیں جہاز سے اُتاري گئیں بعد اُسکے اُن دکانونکا کرایہ دیا جہاں وہ بکنے کي نظر سے رکھي گئیں بعد اُسکے اُس زمین کا لگان ادا کیا جہاں گھڑي ساز کا کارخانہ واقع ھی اور گھڑیونکا خردہ فروش اُس زمین کا لگان دیتا ھی جہاں دوکان اُسکي ھوتي ھی علاوہ اُسکے کھانونکے کھودنیوالے اور جہازوں کے بنانے والے اور معمار اور گھڑي ساز ایسے آلات اور سامانوں کو عمل میں لاتے ھیں کہ وہ اُسیطور حاصل ھوتے ھیں جسطور سے گھڑي کے سامان ھاتھہ آئے تھے اور اُن چیزوں کے واسطے بطور مذکورہ بالا ھردرجہ پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور جو روپیہ کہ لگان کي جدي جدي صورتوں میں دیا گیا وہ گھڑي کي مالیت کا ایک جزو خفیف ھے یہانتک کہ اگر ھم اُن تمام صورتوں کو شمار کرنا چاھیں تو ایسي ایسي باریک شاخیں نکلیں کہ حساب اُنکا ممکن نہیں اور اُن صورتوں کے علاوہ جو کچھہ روپیہ گھڑي کي قیمت میں باقي رھتا ھی وہ کاریگروں کي اجرت اور اُن سرمایہ والوں کے منافع پر مشتمل ھی جنھوں نے محنت کرنے والوں کو پیشگي اجرت دي اور ان اجرتوں اور منافعوں کا شروع سے حساب کرنا ایسا ھي بیفائدہ ھے جیسا کہ لگان کے ادا ھونے کا حال دریافت کرنا عبث ھی غرضکہ جب کسي مصنوعي جنس کي مالیت کا تخمینہ کیا جاتا ھی تو ھم اُس قیمت سے آگے نہیں بڑھتے جو کاریگر اپنے آلات اور مصالح کے واسطے ادا کرتا

† کنارڈ صاحب اور فلورس استراڈا صاحب اور مکلک صاحب نے گھڑي کو ایسي مثال میں پیش کیا ھی جسکي قیمت صرف محنت سے ھوتي ھی

ہے جس میں تمام لگان اور نفعے اور اجرتیں پہلے کی شامل ہوتی ہیں *

اب ہم اُن سببوں کو دریافت کرتے ہیں جنسے اُن مصالحوں کی مالیت کاریگر کے پاس آجانے کے بعد بڑہ جاتی ہی فرض کیا جاوے کہ گہڑی ساز کا مصالح پانچ ہزار روپیہ کا ہی اور کارخانہ کے واسطے زمین اُسنے پانچہزار روپیہ کو خریدی اور مکانوں کی تعمیر میں نو ہزار روپئے صرف کیئے اور ایک ہزار روپیہ کے آلات خریدے اور آلات و مکانات کی شکست و ریخت کی مرمت میں ہزار روپیہ سالانہ خرچ پڑے اور دس کاریگر ایسے نوکر رکھے کہ ہر شخص کی اوسط تنخواہ سالانہ ہزار روپئے ہوئے اور شروع کام سے گہڑیوں کے بکنے تک ایک برس کا عرصہ گذرا اور یہہ بھی فرض کیا جاوے کہ وہ دس کاریگر پانچ ہزار روپیہ کے مصالح سے ایک برس روز میں پانسو گہڑیاں بناسکتے ہیں اور اُس گہڑی ساز کارخانہ دار کو دس روپیہ فیصدی سالانہ منافع پڑتا ہے تو اس منافع کے حصول کے واسطے یہہ امر ضرور ہی کہ وہ گہڑیاں سترہ ہزار پانسو پچاس روپیہ کو فروخت ہوویں چنانچہ حساب اُسکا مندرجہ ذیل ہی

مالیت مصالح .... پانچہزار روپیہ
اجرت سالانہ کاریگروں کی .... دس ہزار روپیہ
خرچ مرمت سالانہ .... ایکہزار روپیہ

میزان
سولہ ہزار

اِن رقموں اور قیمت مکانات اور زمین اور آلات پر منافع بابت چھہ مہینے کے بحساب فیصدی دس روپیہ سالانہ } ایکہزار پانسو پچاس روپیہ

میزان کل
سترہ ہزار پانسو پچاس

مراتب مذکورہ بالاسے واضح ہے کہ اگرچہ یہہ امر فرض کیا گیا کہ شروع کام سے گہڑیوں کے بکنے تک ایک سال کا عرصہ گذرے گا مگر خیال ایسا کیا جاتا ہے کہ گہڑی کے استحصال کی لاگت چھہ مہینے کے واسطے پیشگی لگائی گئی اسلیئے کہ منجملہ زر پیشگی کے کچھہ روپیہ چھہ مہینے کے واسطے اور کچھہ روپیہ چھہ مہینے سے کم کے واسطے ضرور لگایا ہوگا اسلیئے کہ یہہ امر فرض کیا جاوے کہ کاریگر برس دن تک گہڑی کے کام میں مشغول

ڑھا اور روز روز اجرت پائي تو یہہ لازم آتا ھی کہ اُسنے گہڑي کے بکنے سے برس روز پیشتر پہلے دن کي اجرت پائي اور اخیر دن کي مزدوري بکنے کے دن حاصل کي نظر بریں فروخت سے پہلے پیشگي لگانے کل روپیہ کي اوسط میعاد چہہ مہینے ہوتے ھیں اسلیئے کہ بحساب اوسط کي رو سے جسقدر روپیہ تہوڑے دنوں کي بابت لگایا گیا اُسیقدر زیادہ دنونکي بابت بھي لگایا گیا *

یہہ بات بھي ظاھر ھوگي کہ ھمنے فرض کیا ھی کہ مصالحوں اور مرمتوں اور اجرتوں کي تمام مالیت وصول ھوئي اور مالیت زمین اور مکانات و آلات کي بابت صرف منافع حاصل ھوا اسلیئے کہ مصالح وغیرہ پر سرمایہ والے کا روپیہ سال بسال خرچ ھوتا ھی مگر مکانات و آلات وغیرہ آیندہ تحصیل میں کام آنے کے واسطے باقي رھتے ھیں اور اُن میں جو نقصان آتا ھی اُسکے لیئے ایک ھزار روپئے سالانہ مرمت کے محسوب ھوگئے باقي زمین ضایع ھونے کے قابل نہیں *

مگر ابتک تمام لاگت استحصال کي حساب میں نہیں آئي چنانچہ پہلے کچہہ اجرت خود کارخانہ دار گہڑي سازکي محنت کے لیئے لگاني چاھیئے جو وہ اپنے کام کي سربراھي میں کرتا ھے اور دوسرے کچہہ منافع اُسکي تعلیم کي بابت قرار پانا چاھیئے اور جبکہ اُسکے علم و عادات جو اُسکے باطني سرمایہ ھیں اور بعد اُسکے باقي نرھینگے تو یہہ امر ضروري ھی کہ اُن صفتوں کي مالیت کے وصول ھوجانے کے واسطے کچہہ منافع متوسط شرح سے زیادہ قرار دیا جاوے *

مثلاً اگر یہہ قرار دیا جاوے کہ اُسکي تعلیم میں دس ھزار روپیہ خرچ پڑے اور یہہ روپیہ بذریعہ اوسط منافع پندرہ روپیہ فیصدي سالانہ کے حساب سے وصول ھوسکتا ھی اور اُسکي اجرت کا اوسط تین سو روپیہ سالانہ ھی تو گہڑیوں کي قیمت مذکورہ پر ان حسابوں کي بابت اٹھارہ سو روپیئے او زیادہ کرنے چاھیئیں اور علاوہ اُسکے یہہ اٹھارہ سو روپیہ چہہ مہینے کے واسطے پیشگي لگانے پر نوے روپیہ منافع کے اور بڑھانے سے گہڑیوں کي قیمت اُنیس ھزار چار سو چالیس روپیہ ھوتے ھیں *

واضح ھو کہ اب جو رقم اس میں بڑھاني باقي رھي وہ محصول کا خرچ ھی یعني وہ اجرت اور منافع جو ایسے لوگوں کو دیا جاتا ھی جو

گھڑي کے سامانوں کي حفظ و حراست کے واسطے مقرر ھیں تاکہ اُنکو اپنے ملک اور بیگانہ ملک کي جبر و تعدي اور مکر و فریب کا صدمہ نہ پہونچے *

غرض کہ گھڑي ساز نے جو قیمت آلات و مصالح اور مکانات کي بابت ادا کي منجملہ اُسکے بڑا جزو وہ محصول ھے جو ان چیزوں پر پہلے سے پہلے لگ چکا تھا مگر جو محصول بالفعل تجویز طلب ھے وہ وہ ھے جو گھڑي ساز کو اُس سال میں ادا کرنا ضروري ھے جسمیں گھڑیوں کا طیار ھونا فرض کیا گیا *

محصول کا خرچ اس قابل نہیں کہ تخمینہ اُسکا کیا جاوے چنانچہ کچھہ باعث تو یہہ ھے کہ انتظام حکومت کا خرچ ایک طرح پر نہیں رھتا اور کچھہ سبب یہہ ھی کہ کوئي قاعدہ کلیہ ایسا نہیں کہ اُسکي روسے محصول کا پڑتہ دینےوالوں میں ٹھیک ٹھاک ھوسکے انگلستان میں اُن لوگوں سے عموماً محصول لیا جاتا ھی جو خاص خاص جنسوں کو صرف میں لاتے ھیں یا پیدا کرتے ھیں مثلاً گاڑي رکھنے یا گھوڑ کي لگانے اور بتیوں اور شیشہ کے کارخانہ کرنے پر انگلستان میں محصول لگتا ھی فرض کیا جاوے کہ جو دوکان اور آلات گھڑي ساز اپنے صرف میں رکھتا ھی اُنکي بابت پانسو تینتیس روپئے آٹھہ آنہ محصول سالانہ کے حساب سے اُسکو دیني پڑتي ھیں اور اس روپئے کے پیشگي لگنے پر نصف سال کا منافع چھبیس روپئے آٹھہ آنہ اگر حساب میں شمار کیئے جاویں تاکہ دونو رقموں کا مجموعہ پانسو ساٹھہ روپئے ھوویں اور یہہ روپئے بشمول اونیس ھزار چار سو چالیس روپئے کے ھوکر بیس ھزار روپئے ھوویں تو کل یہہ روپیہ پانسو گھڑیوں کي طیاري کا ھوگا اور في گھڑي چالیس روپیہ کا پڑتہ پڑیگا *

مثال مرقومہ بالا میں رقوم متفرقہ بے سوچے سمجھے قایم کي گئیں لیکن حساب مذکور کا تفصیل وار قایم ھونا آغاز سے انجام تک اسلیئے مناسب سمجھا گیا کہ ایک مثال ان حسابوں کي ظاھر ھوجاوے جنکي روسے ھرکارخانہ دار کو اپنے کام کے نفع اور ضرر کا اندازہ قایم کرنا آسان ھووے اور نیز اس وجہہ سے کہ کن کن صورتوں میں محنت و اجتناب اور قدرتي ذریعے یعني لگان اور منافع اجرت استحصال کي ترکیبوں میں ھمیشہ ظہور میں آتي ھیں *

پس جب کہ ہم کسي قسم کي جنسوں کي نسبت یہہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سب کو یکسان اختیار حاصل ہونے کي حالت میں پیدا ہوئیں یا یوں کہیں کہ وہ بلا اعانت کسي اور مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے محنت اور اجتناب کا نتیجہ ہیں اور اُنکي قیمت اجرت اور منافع کے مجموعہ کي برابر ہی جو اُن جنسوں کے استحصال میں صرف ہونا چاهیئے تو هماري غرض یہہ نہیں هوتي کہ ایسي جنسیں حقیقت میں موجود هیں بلکہ یہہ مطلب هوتا هی کہ بر تقدیر وجود ایسي جنسوں کی قیمت اُنکي قاعدہ مذکورہ بالا کے مطابق قرار پاویگي اور جب کہ کسي جنس کا استحصال محنت یا اجتناب یا دونوں کي وجہہ سے هوتا هی تو اُسکو یہہ سمجھنا چاهیئے کہ سب کو یکسان اختیار حاصل هونے کي صورتمیں پیدا هوئي اور مول اُسکا اجرت یا منافع یا دونو کي برابر هوگا جو محنت یا اجتناب یا دونو کا معاوضہ هی *

انحصار تجارت کي تاثیر قیمت پر

جو جنسیں کہ استحصال کي دوسري اور تیسري اور چوتھي صورتوں میں داخل هیں اُنکي قیمت کا انتظام عام قاعدوں کے ذریعہ سے بہت کم هوتا هی دوسري صورت کي جنسوں کي قیمت استحصال کي لاگت سے ایسي حالت میں زیادہ نہیں هوسکتي کہ انحصار تجارت کے ذریعہ سے اعانت نہ پہونچي مگر محاصر تجارت کے استحصال کي لاگت کے قریب قریب وہ قیمت پہونچنا چاهتي هی اور تیسري اور چوتھي صورتوں کي جنسوں کي قیمت کے لیئے کوئي ضروري حد معین نہیں مگر تیسري صورت میں کي جنس کي نسبت جسمیں قدرتي ذریعہ کي وجہہ سے مقدار پیداوار سخت محدود هوتي هی چوتھي صورت میں کے جنس کي قیمت جسمیں محاصر تجارت اپني پیداوار کو زیادہ بڑھا سکتا هی استحصال کي لاگت کے قریب قریب اکثر پہونچ جاتي هے *

لکان جو جنسیں پانچویں صورت میں شامل هیں اور وہ سب کو غیر مساوي اختیار حاصل هونے کي حالت میں یا یہہ کہو کہ ایک خاص قسم کي انحصار تجارت میں پیدا هوتي هیں اور جنکو سارے لوگ پیدا کرسکتے هیں لیکن اُنکي پیداوار زائد کي مقدار کي مناسبت

سے خرچ زیادہ ہوتا ھی اُن جنسوں کي قیمت ہمیشہ یہہ چاھتي ھی
کہ اُس جزو پیداوار کے استحصال کي لاگت کي برابر ہوجاوے جس
جزء کے استحصال میں باقي حصوں کے استحصال سے نہایت خرچ پڑتا
ھی مثلاً شہر لندن کي سالانہ رسد رساني میں پندرہ لاکہہ کوارٹر
گیہوں کي ضرورت پڑتي ھی اور منجملہ اسمقدار کے پچاس ہزار کوارٹر
پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے بڑي زراعت کے ذریعہ یا فاصلہ
بعید کي آمد کے وسیلہ سے ھاتہہ آسکتے ھیں اور جبکہ لندن والوں کي دولت
اور حاجات ایسي ھیں کہ اُنکي بدولت وہ پندرہ لاکہہ کوارٹر غلہ کي
خریداري کرسکتے ھیں اور اگر غلہ کي امد و کاشت کا خرچ مبدل نہو
تو یہہ بات ظاھر ھی کہ وہ کل غلہ بشرطیکہ یکساں و برابر ہووے پچیس
روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوگا اور اگر اس سے کم قیمت کو
فروخت ہو تو پچاس ہزار کوارٹر مذکورہ بالاکا پیدا ہونا یکقلم موقوف
ہوجاویگا اور نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ قلت آمد کے باعث سے قیمت بڑہ
جاویگي اور واضح ہو کہ منجملہ پندرہ لاکہہ کوارٹر مذکورہ بالا کے ممکن
ھی کہ پچاس ہزار کوارٹر نہایت زرخیز اراضي کي خفیف زراعت سے
بخرچ پانچ روپیہ في کوارٹر کے پیدا ہوسکیں اور ایک لاکہہ کوارٹر دس روپیہ
في کوارٹر اور دولاکہہ کوارٹر ساڑے بارہ روپیہ اور دولاکہہ کوارٹر پندرہ روپیہ
کے خرچ سے حاصل ہوویں اور پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹرکے
حساب سے ہوں باقي کل غلہ کے استحصال کي لاگت پچیس روپیہ في کوارٹر سے
کم مقدار پر پڑے مگر کل غلہ یعني پندرہ لاکہہ کوارٹر پچیس روپیہ في
کوارٹر کي شرح سے فروخت ہوگا باقي یہہ فرق جو قیمت اور استحصال
کي لاگت میں واقع ھی وھی لگان کہلاتا ھی اور لگان وہ منافع ھی کہ
ایسے قدرتي ذریعہ کے اِستعمال سے حاصل ہوتا ھی جسپر سب لوگوں کا
اختیار نہیں ہوتا اور اِسي وجہہ سے جو شخص اُس قدرتي ذریعہ کا
مالک ہوتا ھی جسکے ذریعہ سے لگان ملتي ھی وھي لگان لیتا ھی *

مگر منجملہ کل مقدار غلہ مذکورہ بالا کے جس جزو کے پیدا کرنے
میں بہت سا خرچ پڑا وہ بدون اداے زر لگان کے پیدا ہوا اگر غلہ کے
پیدا ہونے اور اُسکو معین کہیت سے بازار تک لانے کا خرچ اس حساب
سے ہووے کہ ہزار روپئے سو کوارٹر کي بابت اور ہزار روپئے نوہ کوارٹر کي

بابت اور هزار روپیه اسي کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه ستر کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه ساٹهه کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه پچاس کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه چالیس کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه تینتیس اور ایک تهائي کوارٹر کي بابت خرچ هو اور تیس روپیه في کوارٹر کي شرح سے بازار کا بهاؤ هووے تو یهه صاف ظاهر هی که زمیندار کا لگان حسب حساب مندرجه ذیل هوگا

اول هزار روپیه پر	دس هزار روپیه
هزار روپیه ثاني پر	ایکهزار سات سو روپیه
تیسرے هزار پر	ایکهزار چار سو روپیه
چوتهے هزار پر	ایک هزار سو روپیه
پانچویں هزار پر	آٹهه سو روپیه
چهٹے هزار پر	پانسو روپیه
ساتویں هزار پر	دو سو روپیه

غرض که کل پیداوار پر سات هزار سات سو روپیه زر لگان کے هونگے *

یهه بات واضح هی که کاشتکار آخر پیداوار یعني تینتیس اور ایک تهائي کوارٹر کي لگان ادا نهیں کرسکتا اسلیئے که وه هزار روپیه جنکے معاوضه میں مقدار مذکور فروخت هوئي لاگت استحصال میں صرف هو جاتے هیں اور یهه مقدار اخیر جب تک پیدا هوتي رهیگي که خریداروں کو حوایج دولت کے باعث سے ایسي مقدار غله کي خرید کي خواهش اور قابلیت باقي رهیگي جسکا حاصل هونا بدون پیدا هوتے نهایت لاگت والے جزو اخیر کے ممکن و متصور نهیں یهانتک که اگر لوگوں کي دولت و حاجت ترقي کرتي رهے تو یهه بهي ضرور هوسکتا هی که زیاده مقدار حصول غله کي اور بهي زیاده لاگت سے هووے مثلاً صرف بیس کوارٹر غله هزار روپیه کے صرف سے پیدا کیا جاوے مگر یهه بهي ظاهر هی که جب مقدار حصول ایسي هوگي تو في کوارٹر پچاس روپیه کي شرح سے قیمت بهي هوگي اس لیئے که یهه ایسي کم سے کم قیمت هے جس سے آخر حصه کي لاگت حاصل هوسکتي هی اور ظن غالب هی که حصول پیداوار آخر سے پهلے پچاس روپیه في کوارٹر سے زیاده قیمت بڑه جاویگي اسلیئے که یهه بات ضرور هی که جب خریداروں کي حاجت اور دولت سے پیداوار

کي زيادہ مانگ ھو تو اُس وقت سے اُس وقت تک کہ مقدار حصول میں پیداوار اخیر کي وجہہ سے بڑھوتري ھووے ایک عرصہ درمیان میں گذریگا اور اخیر پیداوار زاید کے حصول سے جسقدر قیمت قایم ھوگي اُس قدر سے زیادہ قیمت کا جاري رھنا بیچ کے دنوں میں ضروري ھی اور آخر پیداوار زاید کے بازار میں آنے سے قیمت میں اتنی تخفیف ھوگي کہ پچاس روپیہ في کوارتر قایم ھو جاوینگے کیونکہ اسي لاگت کے حساب سے وہ اخیر پیداوار پیدا ھوگي مگر جب تک خریداروں کي حاجت اور دولت یا کاشتکاري کے خرچ اور غلہ کے لانے میں تخفیف نھوگي تب تک اُس قیمت میں کمي نھیں آسکتي *

یہہ مسئلہ اسقدر روشن ھی کہ بیان اُسکا تکلف سے ھونا ضروري نھیں مگر وہ نھایت زمانہ حال کي تحقیقتوں میں سے ھی چنانچہ بہت لوگ انگلستان کے بھي ابتک اُسکو تسلیم نھیں کرتے اور باھر کے لوگ اُسکو سمجھتے بھي نھیں اگر کسي مصنف سے یہہ توقع کیجاوے کہ وہ اُس سے بخوبي واقفیت رکھتا ھو تو اُسکے قابل صرف سی صاحب معلوم ھوتے ھیں جو منجملہ علماء انتظام مدن کے تمام یورپ میں معزز و ممتاز اور رکارڈو صاحب کي کتاب کے شارح تھے جو کتاب رکارڈو صاحب نے اصول دولت و محصول کے مقدمہ میں تصنیف کي اور فرانسیسي زبان میں اُس کا ترجمہ ھوا سی صاحب نے اُسکي شرح لکھي اور وہ ھر جگہہ رکارڈو صاحب کي دلیلوں کے مقابلہ میں یہہ حقیقت پیش کرکے کہ تمام اراضیات مزروعہ سے لگان حاصل ھوتا ھی یہہ کہتے ھین کہ اس حقیقت کو اسباب سے کچھہ علاقہ نھیں ھی کہ اکثر غلہ بلا لگان بھي پیدا ھوتا ھے رکارڈو صاحب اپني کتاب میں اس حقیقت کا ابطال کرتے ھیں سی صاحب بدستور اپنے اعتراض کو جماتے ھیں اور وہ مقام وہ ھی جھاں رکارڈو صاحب اپني کتاب کے چوبیسویں باب میں آدم اسمتھہ صاحب کي راے پر جو لگان کے مقدمہ میں اُنھوں نے لگائي مباحثہ کرتے ھیں چنانچہ وہ عبارت نقل کیجاتي ھی *

آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات اختیار کي تھي کہ پیداوار اراضي کا کوئي جزو ایسا ھوتا ھے کہ اُسکي مانگ ھمیشہ ایسي رھتي ھے کہ جو خرچ اُسکے قابل فروخت کرنے اور بازار میں لانے پر پڑتا ھی مول اُسکا خرچ

مذکور سے زیادہ حاصل هوتا هی اور وہ کهانیکي چیزوں کو ایساهي جزو پیداوار اراضي سمجهتے تهے *

چنانچه وہ لکهتے هیں که هر زمین سے پیداوار خورش کي مقدار اُس مقدار کي نسبت زیادہ پیدا هوتي هی جو اُسکے پیدا کرنے اور بازار میں لانے کي محنت کے عوض کے لیئے ایسي کافي هوتي هی که محنت اُس سے قایم رهی اور جس سرمایه سے که اُس محنت کي اجرت ادا کیجاتي هی اُسکا منافع وصول هونے کے لیئے وہ مقدار مذکورہ کافي سے زیادہ هوتي هی اور اسي لیئے زمیندار کے لگان کے واسطے کچهه نکچهه فاضل بچتا هی *

مگر آدم اسمتهه صاحب اپني اس راے کي تائید میں بجز اسبات کے کچهه نهیں کهتے که ناروے اور اسکاٹ لینڈ کے اُجڑے جنگلونمیں جهاں ناقص زمینیں هوتي هیں کسي قسم کي پیداوار مویشي کي چرائي کے واسطےهوتي هی اور بدولت اُسکے دودہ اور مویشیوں کي تعداد میں اتني کثرت آجاتي هی که اُس سے چرواهے کي محنت کي اُجرت اور مالک کا منافع مجرا هو کر زمیندار کو لگان بهي حاصل هو جاتا هے مگر اُنکي اِسبات میں همکو شک اِسلیئے هے که کیساهي ملک هو خواہ عمدہ سے عمدہ هو یا برے سے برا هو مگر اُسمیں کوئي نه کوئي زمین ایسي هوتي هے که پیداوار اُس سے صرف اسقدر حاصل هو سکتي هے که جو سرمایه اُسپر لگے وہ اور اُسکا معمولي منافع اُس سے حاصل هو زیادہ کچهه نملي چنانچه یهي حال امریکا کا سب پر روشن هی مگر باوجود اُسکے کوئي شخص یهه نهیں کهتا هی که امریکا اور یورپ کے قواعد لگان میں تفاوت هی لیکن اگر یهه بات درست هو که اِنگلستان والوں نے باب زراعت میں یهانتک ترقي بهم پهونچائي که آج ایسي کوئي زمین وهاں نهیں که اُس سے لگان حاصل نهوتا هو تو البته یهه بهي راست هی که پهلے ایسي زمینیں بهي تهیں جنسے لگان حاصل نهوتا تها مگر ایسي زمینوں کا هونا نهونا امر متنازع فیه میں کچهه بڑي منزلت نهیں رکهتا کیونکه اگر گریٹ برٹن میں ایسي زمین پر جس سے صرف سرمایه اور معمولي منافع کي بازیافت هو سکتي هی پراني هو یا نئي هو سرمایه کا اِستعمال هونا هی تو هماري مراد حاصل هی اگر کوئي ٹهیکهدار زمین کا ٹهیکه سات یا چودہ برس کي میعاد پر

لیوے تو یہہ امر ممکن هی کہ وہ شخص اُس اراضي پر لاکهہ روپیہ کا سرمایہ یہہ جانکر تجویز کرے کہ پیداوار خام اور غلہ کي قیمت کے ذریعہ سے سرمایہ اپنا وصول کرسکونگا اور لگان بهي ادا کردونگا اور معمولي منافع بهي حاصل کرلونگا مگر وہ شخص ایک لاکهہ دس هزار روپیہ اُس زمین پر اُسوقت تک نہ لگائے گا جب تک کہ وہ یہہ دریافت نکرلیگا کہ دس هزار روپیہ کے لگانے سے اسقدر پیداوار هو سکتي هی یا نهیں کہ اُسکے پیدا هونے سے سرمایہ کا معمولي منافع حاصل هو سکے غرضکہ وہ شخص اپنے اِس منصوبہ میں کہ یہہ رقم زاید سرمایہ کي لگاؤں یا نہ لگاؤں صرف یہہ سوچیگا کہ پیداوار خام کي قیمت اسقدر کافي هوگي یا نهیں کہ اُس سے اُسکا سرمایہ منافع سمیت مل سکے اِسلیئے کہ یہہ حال اُسکو معلوم هی کہ لگان زاید دینا نہ پڑیگا اور انقضاے میعاد پر بهي لگان اُسکا زیادہ نهوگا اِسلیئے کہ اگر زمیندار اُس دس هزار روپیہ مذکورہ کي وجهہ سے لگان طلب کریگا تو یہہ ٹهیکہدار اُس روپیہ کو نہ لگاویگا کیونکہ اُس روپیہ کے لگانے سے اُسیقدر معمولي نفع اُسکو هاتهہ آیا جو کسي دوسرے کام میں لگانے سے حاصل هوتا † *

تحریر مذکورہ بالا کي نسبت سے صاحب یہہ بات لکهتے هیں کہ آدم اسمتهہ صاحب اِس بات کو نهیں مانتے وہ کهتے هیں کہ ملک اِسکاٹلینڈ میں بڑي سي بڑي زمین کا لگان اُسکے مالک کو ملتا هی مگر اس کلام پر سے صاحب کو هم رکارڈو صاحب کي طرف سے یہہ جواب دیتے هیں کہ رکارڈو صاحب اسي امر کو لکهتے هیں کہ وہ کچهہ ضروري نهیں اِسلیئے کہ جس زمین کا لگان دس اشرفیاں في ایکڑ دیا جاتا هی تو ایک جزو اُسکي پیداوار کا ایسا بهي هوتا هی کہ اُسکے پیدا کرنے کے حق کي بابت لگان نهیں ادا کیا جاتا *

مگر یہہ بات تسلیم کرني چاهیئے کہ لگان کے باب میں مسئلہ مذکورہ بالا اکثر اوقات ایسي صورت سے بیان کیا گیا کہ اُسکے سننے سے ایسے ویسے

† رکارڈو صاحب کي اس تقریر سے معلوم هوتا هی کہ دس هزار روپیہ زیادہ لگانے سے جو ٹهیکہدار زیادہ پیداوار بلا لگان حاصل کرسکتا هی گویا وہ ایسي زمین پر حاصل هوئي جسپر کچهہ لگان نهیں هی غرضکہ اُنهوں نے اپني خیال میں اُس کلیہ کو توڑ دیا کہ کوئي اراضي مزروعہ ایسے نهیں هوتے جسپر لگان نهو حالانکہ یہہ تمام مثال سے صاحب نے اُس قول کي تائید کرتي هی کہ غلہ بلا لگان پیدا هوتا هی

آدمیوں کي توجهہ کي انتشار کا احتمال اور کم فهموں کي حرف گیري اور آمادگي کا کمان قوي هوتا هے رکاردو صاحب نے ایجاد اس مسئلہ کي نهیں کي مگر عمدہ طور سے توضیح اُسکي کي اور باقتضاء اُن عیب و هنر کے جو رکاردو صاحب میں موجود هیں اُنکي عبارتوں میں بهت جگهہ غلطیاں واقع هوئیں وہ صاحب علم منطق سے اتنے ماهر نتهے کہ مضمونوں کو ٹهیک ٹهاک کرتے یا قدر اُنکي سمجهنے اور تحریر میں اسقدر تیز فهمي کو دخل دیا کہ کم فهیم اور فهیم دیکهنیوالوں کي معمولي فهمید کے واسطے گنجایش باقي نهیں چهوڑي اور اسقدر راست پسندي اور سادگي اُنمیں تهي کہ وہ یهہ نہ سوچے کہ هماري تحریروں سے دیدہ و دانستہ خلاف مراد سمجهینگے غرضکہ بوجوہ مذکورہ بالا اُنهوں نے ایسي غلطي کي کہ منجملہ اُن بڑے لوگوں کے جو علم و فضل کے بڑے پایہ پر پهونچے یهي مصنف بڑا غلط لکهنیوالا تها اور باب لگان میں ایسي بري عبارت لکهي کہ اور جگهہ اُس سے ایسي خطا نهیں هوئي *

رکاردو صاحب نے یهہ دیکها کہ جب لوگوں کو پیداوار خام کي خریداري کي خواهش و طاقت زیادہ هوتي هی اور پیداوار زاید کا پیدا هونا بدون ازدیاد خرچ کے ممکن نهیں تو زرلگان زیادہ هوجاتا هی اور زراعت کو وسعت هوتي هی چنانچہ اُنکے ذهن میں لگان کي زیادتي اور زراعت، کي وسعت نے ایک اتصال قرار پایا اور اُنهوں نے اُن دونو تصوروں کو بهت جگهہ ایسا ظاهر کیا کہ گویا اُنمیں سبب و مسبب کي نسبت قایم هی یعني وسعت زراعت ازدیاد لگان کا سبب هی حال آنکہ یهہ امر ظاهر هی کہ وسعت کي بدولت ازدیاد لگان کے واسطے ایک مانع پیدا هوتا هے رکاردو صاحب کي یهہ غلطي اتني روشن هے کہ کوئي کتاب کا دیکهنے والا جو فکر و غور اعتدال کے درجهہ کا رکهتا هو ایسا هو کہ اُس غلطي کو نسمجهے *

رکاردو صاحب نے اکثر مقام سے اُن لفظوں کو کہ ایسي زمین کا پیدا شدہ غلہ جسپر لگان نهو اور ایسا پیدا شدہ غلہ جسکا لگان نہ ادا کیا جاوے ایک هي مراد میں استعمال کیا اور جب کہ اُنکے مخالفوں نے یهہ کلام اُنسے کیا کہ پراني سلطنتوں میں کل اراضي کا لگان دیا جانا هی تو اُنهوں نے کبهي کبهي اس کلام کي صحت سے انکار کیا حال آنکہ

اُنکو وہ اپنا مسئلہ ثابت کرنا چاھیئے تھا جو اُنھوں نے انتخاب مندرجہ
بالا میں کہا یعني یہہ کہ ھماري بات دونوں حالتوں پر صادق رھتي ھی
خواہ اُسکو کسي ایسے ھي چھوتے ضلع سے منسوب کریں جہاں تمام
اراضیات پر بہت لگان لگتا ھی خواہ کسي ملک نو آباد سے نسبت دیں
جہاں باستثناء لگان استحصال کي لاگت ھوتي ھو اور آزادي عام ھو *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے رکارڈو صاحب نے یہہ بھي اکثر لکھا ھی کہ
لگان کا حصول اُس امر پر موقوف ھی کہ مختلف درجوں کي اراضیات
بوئي جاویں یا ایک ھي سي زمین پر زیادہ سرمایہ لگایا جاوے اور اُس
سرمایہ زاید کا بھي معاوضہ مناسبت سے کم حاصل ھوسکے مگر خلاف اُسکے
یہہ ظاھر ھی کہ اگر کوئي ملک ایسا تصور کیا جاوے کہ وھاں آدمي بہت
اور دولت زیادہ ھو اور اسکي زمینیں یکساں بہت سي زرخیز ھوویں اور
اُس سے ایک معین سرمایہ کے خرچ کے معاوضہ میں بہت سي پیداوار
حاصل ھوسکتي ھی اور اگر سرمایہ کم خرچ ھو تو اُس سے کچھہ معاوضہ
حاصل نہو یا بہت زیادہ خرچ سے بہت زیادہ معاوضہ حاصل ھو تو اُس
ملک سے بخوبي لگان حاصل ھوسکتا ھی اگرچہ ھر بیگھہ زمین اور ھر
حصہ سرمایہ سے بمقدار مساوي پیداوار پیدا ھوتي ھے *

بیان اُس مسئلہ کے نتیجوں کا کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي ھی تو وھاں محنت کا اثر زیادہ ھوتا ھی اور خلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت ھوتي ھی تو وھاں اُسکا اثر اُسکي مناسبت سے کم ھوتا ھے

واضح ھو کہ اب اس مسئلہ کے چند مشہور نتیجوں کا بیان کیا جاویگا
کہ کارخانوں میں محنت زاید کا بہت زیادہ اثر ھوتا ھي اور فن زراعت
میں زیادہ محنت کي مناسبت سے ترقي نہیں ھوتي اور اس وجہہ سے
کارخانوں کي پیداوار مصنوعي کي مقدار زاید بحسب لحاظ اُسکے خرچ
مناسب کے تخفیف سے حاصل ھوتي ھی اور زراعت کي پیداوار کي ھر
مقدار زاید مناسبت سے زیادہ لاگت لگنے پر ھاتھہ آتي ھی *

پہلا نتیجہ

پیداوار مصنوعي اور پیداوار خام کي زیادہ مانگ کے مختلف اثر

جب کہ لوگوں کي تعداد میں ترقي ہوتي جاتي ہی تو اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت اُس پیداوار خام کي مالیت سے متعلق ہوتي ہی جس سے وہ طیار ہوتي ہی بڑھنے پر مائل ہوتي ہی اور اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت میں اُن شخصوں کي محنت اور اجتناب کے معاوضہ کو زیادہ دخل ہوتا ہی جو اُسکو بناتے ہیں کھٹنے پر راغب ہوتي ہی یہہ امر واضح ہی کہ جو جنسیں موتي جھوتي صنعت سے متعلق ہیں وہ پہلے قاعدہ کي تابع ہیں اور جو عمدہ صنعت سے تعلق رکھتي ہیں وہ دوسرے قاعدے کي تابع ہیں چنانچہ پہلي جنسوں کي مثال روتي اور دوسري جنسوں کي تمثیل فیتہ ہے اور بالفعل انگلستان میں ایک پنسبري نان پاؤ کي اوسط قیمت دس آنہ ہیں جسمیں گیہوں کي قیمت چھہ آنہ آتھہ پائي قرار دے سکتے ہیں اور باقي میں پیسني والے اور نان بائي اور خوردہ فروش کے منافع اور محنتانہ کي گنجایش ہوتي ہے اب اگر ایسي اتفاق پڑے کہ اُس ملک کي پیداوار سے روتي کا مطالبہ دوگنا ہو جاوے تو یہہ بات ظاہر ہی کہ مقدار محنت کي صرف دوني کرنے سے گیہوں کي مقدار حصول دوني نہوگي مگر یہہ بیان ہونا غیر ممکن ہی کہ اتفاق مذکورہ کے پڑنے سے جو دقت کہ پیداوار کي مقدار حصول میں پیش آویگي اُسکے باعث سے گیہوونکي قیمت کسقدر زیادہ ہو جاویگي لیکن فرض کیا جاوے کہ گیہوونکي قیمت دو چند ہوجاویگي تو ایک پنسبري نان پاؤ میں جسقدر گیہوں صرف ہونگے اُنکي قیمت چھہ آنہ آتھہ پائي کي جگہہ تیرہ آنہ چار پائي ہونگے مگر ساتھہ اسکے وہ محنت بھي بہت موثر ہوگي جو روتي کے لگانے اور بیچنے میں صرف ہوتي ہي میدہ کے پیسنے والے اور نان‌بائي عمدہ عمدہ قسم کے آلات اِستعمال میں لاوینگے اور محنت کي زیادہ تقسیم کرینگے اور خوردہ فروش بھي کچھہ تھوڑا سا خرچ بڑھا کر اپنے سودے کو دوگنا کریگا غرضکہ

جہاں تک روٹي کي طياري اور خوردہ فروشي قيمت سے تعلق رکھتي هی وهاں تک روٹي کي قيمت ميں بقدر ايک چہارم کے تخفيف هوگي يعني جہاں اِس کام ميں تين آنہ چار پائي خرچ هوتے تهے وهاں اڑهائي آنہ کا خرچ پڑيگا اور روٹيوں کي مقدار محصول کي زيادتي کا نتيجہ يہہ هوگا کہ ايک پنسيري نان پاؤ کي قيمت دس آنہ کي جگہہ پندرہ آنہ دس پائي هونگے *

اب ديکهنا چاهيئے کہ فيتہ کے اِستعمال کے زيادہ رواج کا کيا نتيجہ حاصل هوتا هی واضح هو کہ آج کل جو فيتہ اور روٹي کي قيمت هی اُسکے حسابوں ايک پونڈ روئي سے جو مقام ليورپول ميں ايک روپيہ کو بکتي هی فيتہ کا ايک تهان ايک هزار پچاس روپيہ کي قيمت کا طيار هوسکتا هی اگر فرض کيا جاوے کہ فيتہ کا خرچ دوچند هووے اور مول اُس روئي کا جو اُس کے بنانے کے لايق هووے اُسکي زيادہ مقدار کے حاصل کرنے کي دقت پڑنيکے سبب سے دوروپيہ پونڈ هوجاوے تو باوجود اسبات کے کہ خرچ طياري فيتہ کا بدستور سابق فرض کيا جاوے مول اُس کا ايکهزار پچاسويں حصہ کي قدر بڑهيگا يعني ايک هزار اکياون روپيہ هوجاويگا مگر جب فيتہ کے استعمال کے شوق کا ولولہ هوگا تو ساتهہ اُسکے بنانے کي ترکيبوں ميں بهي بلا شبہہ ترقي هوگي يهانتک کہ اگر اُس ترقي کے سبب سے کل خرچ ميں ايک ربع کي تخفيف اندازہ کي جاوے تو شايد يہہ تخمينہ بهي کم قرار پاوے پس اس تخمينہ کے قرار پانے سے پيداوار مزيد کا يہہ نتيجہ هوگا کہ فيتہ کا مول ايک هزار پچاس روپيہ کي جگہہ سات سو اٹهاسي روپيہ آٹهہ آنہ هونگے غرضکہ جن صورتوں ميں روٹي کي قيمت دوچند کے قريب قريب هوگي اُنهيں صورتوں ميں فيتہ کي قيمت ميں ايک چہارم کي تخفيف هوگي *

دوسرا نتيجہ

محصول کے مختلف اثر پيداوار مصنوعي اور پيداوار خام کي قيمتوں پر

واضح هو کہ مسئلہ مرقومہ بالا کا يہہ دوسرا نتيجہ هی کہ پيداوار خام اور پيداوار مصنوعي دونو پر محصول لگنے سے دو اثر مختلف

پیدا هوتے هیں یعني مصنوعي جنسوں کي قیمت محصول لگنے سے انجام کو زاید هوجاتي هی اور وہ زیادتي قیمت کي مقدار محصول سے زیادہ هوتي هی مگر یہہ لازم نہیں کہ کہیتي کي پیداوار کي قیمت جب تک کہ اُس سے کوئي چیز طیار نکي گئي هو محصول کے لگنے سے آخر کو زیادہ هوجاوے بلکہ اگر کبهي زیادہ بهي هوتي هےتو وہ مقدار زاید محصول کي مقدار سے کم هوتي هی *

محصول کا اثر پیداوار مصنوعي پر

توضیح اِسکي آساني سے هوسکتي هی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ جب سے گہڑیوں کي تجارت شروع هوئي تو اُسکي قیمت پر في صدي پچیس روپیہ محصول لگتا هي کوئي وجهہ خیال میں نہیں آتي کہ حالات موجودہ میں خود گہڑي ساز کا منافع یا اُسکے کاریگروں کي اجرت اُن لوگوں کے اوسط منافع اور اجرت سے زیادہ هی جو اُسیطرح کے کام میں لگے لپٹے رهنے هیں نظر بریں یہہ صاف ظاهر هی کہ اگر محصول همیشہ سے لگتا رها هی تو گہڑي کي قیمت اُسکي اصلي قیمت سے بقدر ایک چہارم حصہ کے همیشہ زیادہ رهي هی ورنہ گہڑي سازي کے پیشہ کو کوئي محنتي یا کوئي سرمایہ والا اختیار نکرتا اور یہہ بهي واضح هے کہ قیمت کي اس زیادتي سے گہڑي کے بکنے میں همیشہ کمي یا توقف هوتا رها هوگا اور اسي وجهہ سے گہڑي کے استحصال میں کمي ضرور آئي هوگي لیکن اگر گہڑیاں کم طیار کیجاتیں تو کمي تعداد کي مناسبت سے استحصال کي لاگت بہت زیادہ لگتي اور قیمت اصلي سے قیمت بهي زیادہ هوجاتي اور اس زیادتي کا باعث پہلے تو محصول کي مقدار اور دوسرے وہ خرچ زاید هوتا جو کمي تعداد کي طیاري کے باعث سے لگتا هے اور یہہ بهي روشن هے کہ درصورت موقوفي محصول کے گہڑي کي قیمت میں تخفیف واقع هوتي پہلي وجهہ یہہ کہ محصول موقوف هو جاتا اور دوسري وجهہ یہہ کہ اُسکے موقوف هونے سے ترقي پیداوار کے سبب سے بنانے کي ترکیبوں میں ترقي هوتي اور یہہ بهي واضح هے کہ اگر محصول اب پہلے پہل مقرر کیا جاوے تو گہڑي کي قیمت زیادہ هو جاوے گي اور اس زیادتي میں پہلے محصول کي مقدار قایم هوگي اور دوسرے اُس خرچ

زاید کي مقدار قایم کي جاویگي جو گھڑیونکي کم مقدار کي بیچ اور طیاري
میں عاید ہوگي ورنہ جو اوسط منافع باقي تجارتوں میں حاصل ہوگا وہ
گھڑي کي تجارت میں باقي نرھیگا اور یہہ بھي روشن ھی کہ گھڑي کے
برتاؤ میں جیسي جیسي تخفیف ہوتي جاویگي اُسیطرح مول بھي اُسکا
بڑھتا جاویگا چنانچہ اگر في سال دس گھڑیاں طیار ہوویں تو في گھڑي
پانچہزار روپیہ قیمت ہوگي اور اگر ایکہي طیار ہو تو مول اُسکا اُن دس
گھڑیوں کے مول سے شاید کچھہ کم ہوگا ھاں یہہ بات راست ھے کہ یہہ تمام
اثر بسبب تقرر یا موقوفي محصول کے ظہور میں نہیں آوینگے اسلیئے کہ
دونوں صورتوں میں ایک ایسا زمانہ گذریگا کہ اُس زمانہ میں اس باعث
سے کہ گھڑي کي تجارت میں جو سرمایہ لگا ہوا ھے وہ ایک ھي ڈھنگ
پر قایم رھیگا گھڑي کي مقدار حصول میں کمي بیشي نہوگي اور اس
وجہہ سے قیمت پر بھي کوئي اثر ظاہر نہوگا اس عرصہ میں منافع اور
اجرت اُن لوگوں کي جو گھڑي بنانے میں مصروف رھتے ھیں خلاف
معمولي رواج کے بہت کم یا بہت زیادہ ہوگي اور درجہ معمولي پر جب
پہونچیگي کہ درصورت موقوفي محصول کے بہت سے لوگ گھڑي سازي
سیکھہ ساکھہ کر آمادہ ہونگے یا درصورت تقرر محصول کے اُن شخصونکي
تعداد میں کافي کمي ہوگي جو پیشہ مذکورہ کي تعلیم پاچکے جس سے
گھڑیوں کي مقدار حصول مانگ کے مناسب ایسي قیمت پر ہو جاوے
کہ سرمایہ والوں کا منافع اور محنتیوں کي اجرت جو اُنکي طیاري اور
فروخت میں مصروف ہوں بحساب اوسط ملنے لگي *

محصول کا اثر کھیتي کي پیداوار پر

اگر کھیتي کي پیداوار پر محصول مقرر ہووے تو جس طریقے یعني کمي
استحصال سے پیداوار مصنوعي پر اُسکا دباؤ ہوتا ھی اُس طور سے کھیتي
کي پیداوار پر کوئي دباؤ نہیں پڑتا *

یہہ فرض کرو کہ استعمال سرمایہ کے لیئے جو جو طریقے مختلف
مقرر ھیں اُنکے بموجب تقسیم اُسکي مناسب طور سے ہووے اور جب
کہ کوئي خاص سبب مخل نہو تو فن کاشتکاري میں بھي جو سب
پیشوں میں سے نہایت پسندیدہ پیشہ ھی بہ نسبت اور پیشوں کے سرمایہ

کے اوسط حصہ سے تھوڑا نہیں لگا رهتا نظر بریں عموماً یہہ بات تسلیم کیجاوے کہ جب تک اراضي کي پیداوار سے کاشت کا خرچ وصول هوتا رهی اور اُس سے زیادہ وصول نہو تب تک سرمایہ کا استعمال اراضي میں هوتا هی یا یوں کہو کہ زمین کا قابض جب تک کاشت کیلئے جاتا هی کہ پیداوار زاید جو آخر کي محنت کرنیوالوں کي مصروفیت سے حاصل هوتي هی اسقدر کافي هووے کہ اُسکي قیمت رائج‌الوقت سے محنت کرنیوالوں کي اجرت اور مالک کے پیشگي اجرت دینے کي بابت منافع وصول هووے غرض کہ محصول کے مقرر هونے پر پیداوار قابض مذکور کي قیمت بقدر تعداد محصول کے زیادہ هوگي یا وہ شخص اُس جزو پیداوار کا پیدا کرنا چھوڑیگا جسکی استحصال میں بہت سا خرچ هوتا تها *

فرض کیا جاوے کہ ایک ٹھیکہ دار کے قبضہ میں قابل زراعت اراضي کے چھہ سو ایکڑ موجود هیں اور اُس زمین میں زرخیزي کے جدے جدے درجہ پائے جاتے هیں چنانچہ منجملہ اُنکے سو ایکڑوں میں دس آدمیوں کي سعي و محنت سے في ایکڑ چھہ کوارٹر گیہوں اور دوسرے سو ایکڑوں میں اُسیقدر آدمیوں کي محنت سے فی ایکڑ پانچ کوارٹر اور تیسرے سو ایکڑوں میں في ایکڑ چار کوارٹر اور چوتھے سو ایکڑوں میں سے في ایکڑ تین کوارٹر اور پانچویں سو ایکڑوں سے في ایکڑ دو کوارٹر اور چھٹے سو ایکڑوں سے جو بہت سے ناقص و ناکارہ هیں في ایکڑ ایک کوارٹر پیدا هوتي هیں اور سالانہ اجرت دس مزدوروں کي بحساب في کس چار سو روپیہ کے چار هزار روپئے هوتے هیں اور پیداوار کے بکنے سے ایک برس پہلے وہ ٹھیکہ دار اُنکو پیشگي دیتا هی اور علی هذالقیاس ایسے پیشوں میں منافع کي شرح اوسط دس روپیہ فیصدي سالانہ هوتي هے اگر ان سب صورتوں میں گیہوں بائیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت هوویں تو جہانتک في نفر بیس کوارٹر پیدا هوتا هووے وهانتک ٹھیکہ دار کو محنتي لگانیکي گنجایش هوگي اس لیئے کہ بیس کوارٹر گیہوں کي قیمت چارسو چالیس روپیہ هونگے منجملہ اُسکے چارسو روپیہ مزدوري اور چالیس منافع کے برآمد هوسکتے هیں چنانچہ پہلي چاروں عمدہ قسموں میں جنمیں چالیس آدمیوں کا مصروف هونا فرض کیا گیا هر شخص اُنمیں سے بیس کوارٹر غلہ سے زیادہ پیدا کرسکتا هي اور

پانچویں قسم میں جسمیں دس مزدوروں سے کام لیا گیا ہرمزدور بیس کوارٹر غلہ پیدا کریگا یعني کل دس آدمي دو سو کوارٹر چار ھزار چارسو روپیہ کے پیدا کرینگے اور چھٹي اخیر قسم کي پیداوار سے جسمیں ایک آدمي صرف دس کوارٹر غلہ پیدا کریگا گیہوں کے بونے جوتنے کا خرچ بھي ادا نہوگا اب اگر پیداوار خام پر سات روپئے پانچ آنہ چارپائي في کوارٹر محصول مقرر کیا جاوے اور قیمت میں کچھہ بیشي نہ آوے تو یہہ بات واضح ھی کہ وہ ٹھیکہ دار اُس قسم کي اراضي سے کمتر درجہ کي زمین پر کاشت نکریگا جس سے دس مزدوروں کي محنت کي بدولت تین سو کوارٹر غلہ پیدا ھوسکتا ھی اور مول اُس غلہ کا بائیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے چھہ ھزار چھہ سو روپئے ھونگے جسمیں سے دوھزار دوسو روپیہ محصول میں جاوینگے اور چارھزار چارسو روپئے اجرت اور منافع میں محسوب ھونگے لیکن اس قسم کي زمین کي کاشت وہ ضرور کریگا اور اس سے عمدہ قسم کي کاشت میں بھي زیادہ محنت جبتک صرف کریگا کہ ھر ایک زیادہ کیئي ھوئے مزدور کي محنت سے تیس کوارٹر پیدا ھوتے ھیں اور جب کہ محصول اسقدر زیادہ ھووے کہ زراعت کا باب مسدود ھوجاوے تو ٹھیکہ دار اپنے مزدوروں کو اُٹھاویگا اور عمدہ سے عمدہ زمینوں کو اُفتادہ چھوڑیگا مگر ایسا محصول واقع نہیں ھوتا اور یہہ محصول نہیں بلکہ ایک طرح کي سزا ھے ھم اِسبات سے انکار نہیں کرتے کہ اختیار اُس عمل کا جو ٹھیکہ‌دار کي نسبت فرض کیا گیا اُسکو ضرر پہونچاویگا اور نہ ھم اُسکا انکار کرتے ھیں کہ ٹھیکہ‌دار غلہ کي قیمت مقدار محصول کے مساوي زیادہ کرنیکو ترجیح دیگا جسکے ذریعہ سے اپنے سرمایہ کے اِستعمال کو جوں کے توں قایم رکھہ سکے مگر اِسبات کو ھم نہیں مانتے کہ واجبي محصول کے مقرر ھونے سے جب قیمت میں بیشي نہ آوے تو وہ شخص اپنے کاروبار کو یکقلم چھوڑ بیٹھے کا نظر بریں کتاب کے دیکھنیوالے غور کریں کہ زراعت اور صنعت کے حالات میں کسقدر تخالف ھی اسلیئے کہ اگر تھوڑا سا تھوڑا محصول مقرر کیا جاوے تو کاوخانہ‌دار کو قیمت کے زیادہ نہونے پر کام کاج اپنا چھوڑنا پڑیگا خلاصہ یہہ کہ جو بہبودي کي صورت کاشتکاروں کے لیئے ھوتي ھی وہ اھل صنعت کے واسطے بڑي قباحت ھو جاتي ھی یعني زراعت کي صورت میں سرمایہ میں تخفیف ھوکر جس

قدر باقي رهتا هی پيداوار اُس سے زيادہ هوتي هی اور صنعت کي حالتميں
سرمايہ کے بقيہ سے پيداوار کم هوتي هی *

مگر لوگ ايسا خيال کرتے هيں کہ کهيتي کے پيداوار کي قيمت ميں
کل مقدار محصول تک بيشي هوتي هی پس وہ کل محصول خرچ
کرنے والے کے ذمہ عايد هوتا هی اور رکاردو صاحب اور مل صاحب کي
بهي يهي راے هی اور اسي وجهہ سے قول اُنکا يهہ هی کہ يهہ وہ محصول
هی جو اِنگلستان ميں اراضي اور محنت کي پيداوار پر پادري لوگ
امور دين کے واسطے ليتے هيں محصول دهک کے باعث سے خام پيداوار
کي قيمت ميں بقدر ماليت محصول مذکور کے بيشي هوتي هی اور
اس بيشي کا اثر اُن تمام لوگوں پر پهونچتا هی جو پيداوار خام کو خرچ
کرتے هيں مگر هماري راے يهہ هی کہ خام پيداوار پر محصول لگنے سے
في الفور قيمت بڑہ جاتي هی مگر يهہ بڑهوتري محصول کي برابر نهيں
هوتي هاں محصول کا اخير نتيجہ يهہ هی کہ پيداوار خام کے خرچ اور
استحصال ميں کمي آ جاتي هی مگر اُسکي قيمت پر اثر نهيں هوتا *

پهلي بات کے اثبات کے ليئے صرف اسقدر ثابت کرنا چاهيئے کہ قيمت
کي بيشي هو جانے سے جس شی کي نسبت يهہ تسليم کر چکے کہ
محصول کے موجود تقرر سے ظهور ميں آيي هی جنس محصولي کے خرچ
ميں کمي آ جاتي هی اور اسي وجهہ سے اُس جنس کے استحصال ميں
بهي تخفيف پيدا هوتي هی اور يهہ ابهي بخوبي ثابت هو چکا کہ جب
استحصال ميں کمي آ جاتي هی تو جو پيداوار اُسکے بعد پيدا هوتي هے
اُسکي استحصال کي لاگت ميں بهي تخفيف هوجاتي هی اور کهيتي کي
پيداوار کي قيمت اُس جزہ پيداوار کے استحصال کي لاگت پر منحصر
هی جو بڑے خرچ کے ذريعہ سے يعني مساوي همسري کي حالت ميں
پيدا هوتا هی اور ايسي صورت ميں هم جس نتيجہ پر اعتراض
کر رهے هيں کہ مقدار محصول تک قيمت بڑہ جاتي هی اُسکے
ثابت هونے کے واسطے يهہ ضرور هی کہ قيمت کے بڑهنے سے غلہ کے
خرچ ميں کمي نهو اور يهہ بات اُن اِنگلستان والونکي نسبت،
صحيح هی جنکي اوقات گذاري اُن مددوں کے بدولت هوتي هی
جو مفلسوں کي پرورش کے ليئے ضلع بہ ضلع اکٹهي هوتي هيں اور جهاں

کہیں وہ مدد روٹي کي قیمت کے لحاظ سے ہوتي ہی تو وہاں انکے خرید کے ذریعہ یعنے مقدار خرچ قیمت سے تعلق نہیں رکھتے یعني نہ قیمت کے گھٹنے سے بڑھتي ہی اور نہ قیمت کے بڑھنے سے گھٹتي ہی اور یہي امر اُن دولتمند شخصوں اور نیز اُنکے متعلقوں کي نسبت جو معزز و ممتاز تو ہیں لیکن خلقت کا بہت تھوڑا سا حصہ ہیں راست آتا ہی جنکا صرف روٹي کا خرچ اور اخراجات کے نسبت بہت کم ہوتا ہی مگر عوام انگلستانیوں کي نسبت ہرگز صحیح نہیں اور اُن عوام لوگوں میں وہ محتنتي جو امداد مذکورہ بالا سے اعانت نہیں پاتے اور بہت کثرت سے ہیں جنمیں تمام چھوٹے دوکاندار اور کاشتکار بھي داخل ہیں یہہ لوگ اکثر قیمت پر نظر کر کے گیہوں خریدا کرتے ہیں یعنے جب ارزاني ہوتي ہی تو اکثر گلگلے اور سموسے غرض کہ جو مزے کے کھانے ہوتے ہیں خوب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں اور بعد اُسکے وہي لوگ اُن چیزوں کو تھوڑي گراني پر چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ اگر تھوڑے دنوں گراني قایم رہے تو گیہوں کي روٹي چھوڑ کر چھوٹے موٹے اناج کي روٹي کھانے لگتے ہیں چنانچہ شمالي طرف کے لوگ جئي کے آٹے پر اور جنوبي طرف کے باشندے صرف آلوؤں پر گذارا کرتے ہیں اسبات پر مفصل گفتگو کرنے کي چنداں ضرورت نہیں صرف یہہ اصل عام اِستعمال کے لیئے قایم ہو سکتي ہی کہ جب کوئي مانع موجود نہیں ہوتا تو قیمت کے بڑھنے سے جنس کے خریدنے کي خواهش اور لوگوں کا مقدور کم ہوجاتا ہی *

اب ہم اپني اسباتکو ثابت کرتے ہیں کہ پیداوار خام پر محصول لگنے کا آخر نتیجہ یہہ حاصل ہوتا ہی کہ پیداوار کي قیمت نہیں بڑھتي بلکہ پیداوار کي مقدار کم ہو جاتي ہی اور ہر شخص اسبات کو تسلیم کریگا کہ کسي ملک میں پیداوار خام کي قیمت ملک کي مستقل وسعت یا زرخیزي پر منحصور نہیں بلکہ در صورت یکساں رہنے اور تمام حالات کے اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي اُس ملک کے رہنے والوں کي دولت اور تعداد سے جو مناسبت رکھتي ہی اُسي مناسبت پر قیمت کي کمي بیشي منحصر ہی چنانچہ ایک بنجر زمین والے ضلع میں جہاں باشندے بہت تھوڑے ہوویں قیمت ایسي ہي کم ہوگي جیسیکہ ملک زرخیز میں جہاں باشندوں کي کثرت ہووے بہت سي ہوگي مثلاً

اسکاٹلینڈ کي تراٸي کي زرخیز اراضیات میں قیمت زیادہ هی اور پولنڈ کي ریتلي زمینوں میں بہت کم هی اور یہہ تسلیم کرنیکے قابل هی کہ تمام اور حالات کے بدستور رهنے کي صورت میں ملک کي آبادي اُس کي زرخیزي اور وسعت کے مناسبت سے هوتي هی تو اب زمینونکي کاشت پر محصول دهک یا کسي دوسرے محصول کا آخر اثر ٹهیک ایسا هوتا هے کہ گویا اُن محصولوں کے ایک مدت دراز تک جاري رهنے کے باعث سے محصول نہونے کے زمانہ کي نسبت اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي اور اُسکے باشندوں کي تعداد اور دولت میں زیادہ کمي آگئي *

محصول دهک

جو وسعت و زرخیزي آج انگلستان میں موجود هی اگر وہ اس سے زیادہ تر وسیع اور زرخیز همیشہ سے هوتا تو کوٸي شخص ایسا تصور نکرتا کہ غلہ کي قیمت رواج حال کي نسبت کم هوتي بلکہ اُس حالت میں حال کي نسبت غلہ زیادہ هوتا اور اس غلہ کے کھانے والے بھي بہت سے لوگ هوتے اور یہہ زیادتي مستقل هوتي عارضي نہوتي اور ایسا هي دیوانشائیر یا لنکن شائیر کے ضلع موجود نہوتي تو انگلستان کي پیداوار اراضي اور باشندوں کي تعداد میں مستقل کمي هوتي مگر جبکہ ایک دوسرے کي بھي مناسبت رهني جیسکہ اب هی تو غلہ کي قیمت اُس وقت اب کي قیمت سے زیادہ نہوتي غرض کہ اسي طور پر اگر محصول دهک انگلستان میں ظہور نہ پکڑتا تو غلہ زیادہ هوتا اور لوگونکي تعداد اور دولت بھي زیادہ هوتي اور اور تمام حالات بدستور رهتے هاں یہہ بات درست هے کہ اگر اس وقت انگلستان میں ایک نیا ضلع مانند دیوانشائیر یا لنکن شائیر کے زیادہ ایسا قایم هو جاوے کہ زمین اُسکي زراعت میں في الفور آسکے تو في الحال یہہ ثمرہ هاتهہ آویگا کہ پیداوار کے حصول میں ترقي هوگي اور قیمت کو تنزل هوگا مگر باوجود اُسکے یہہ بات بھي درست هے کہ اگر ضلع جدید کے زیادہ هونے پر انگلستانیوں کے رواج اور اصول اور رسم اور عادت میں کسي طرح کا تبدل تغیر واقع نہو تو کھانے پینے کي چیزوں کي زیادتي کے سبب سے باشندوں کي تعداد میں رفتہ رفتہ بیشي هوکر وہ

ازرالي يکقلم فنا هو جاويگي اور آخرکار ايسے هوجاوينگے جيسے که وه اب ديکھے جاتے هيں مگر فرق اسقدر هوگا که باشندوں کي تعداد ميں ترقي هوجاويگي اور ايسي هي اگر قضاکار محصولات دهک کي صورت پلٹ جاوے اور زراعت کا کام اُن محصولوں کي خرابي سے پاک صاف هو جاوے تو اُسي طرح کے نتيجے حاصل هونگے گويا انکلستان کي اراضي کي زرخيزي يا وسعت ميں ناگاه بيشي واقع هوئي اور اگر لوگوں کي عادت و قواعد ميں کچھه تبديل واقع نهو تو باشندوں کي تعداد ميں بيشي هوکر پيداوار اراضي کي قيمت پهر اُسي درجه کو پهونچيگي جيسيکه اب هی *

غالب هی که بلاد انگلستان ميں محصولات دهک کي موقوفي کا آخر نتيجه يهه نهوگا که خام پيداوار کي قيمت ميں کمي واقع هووے بلکه يهه هوگا که قيمت اُسکي زياده هوجاويگي اسليئے که باشندوں کے زياده هونے سے تمام زمينوں کي کاشت هونے لگے گي اور جسقدر لوگوں کي تعداد ميں ترقي هوگي اُسيقدر اراضي کي پيداوار بهي زياده هوگي تو غالباً لوگوں کي دولت بهي بڑهيگي اور جب که ايک ملک کي زمين کي بارآوري اُس کي آبادي کي مناسبت سے بتائي جاوے يعني جب که مقدار پيداوار خام اور تعداد باشندگان دريافت هوجاوے تو جسقدر کم زمين سے وه مقدار پيداوار پيدا هوسکے اُسيقدر اولی اور انسب هی اسليئے که زراعت ميں خواه صنعت ميں استحصال کي لاگت کے بڑے اجزا امدورفت کي وه اخراجات اور تمام تردد اور نقصان اوقات هيں جو سفر ميں هوتے هيں اور تعداد اُن خرچوں کي ملک کي اُس وسعت پر منحصر و موقوف هی جهاں پيداوار کي مقدار معين پيدا هوتي هی جسقدر که انگلستان والوں کي محنت کار براري کرتے جاوے گي ويسي هي دنيا کي بازار عام ميں اُنکي محنت کي ماليت بڑهتي جاويگي اور نتيجه اُسکا يهه هوگا که تمام اشياء کي قيمتوں ميں ترقي هوگي اور ساتهه اُسکے پيداوار اراضي کي قيمت بهي بڑهيگي مگر يهه سارے بيان هماري تقرير ميں داخل نهيں اور همکو يقين واثق هی که محصولات دهک کا آخر نتيجه يهه هی که پيداوار خام کي قيمت ميں تخفيف لازم آتي هی مگر جو کچهه همکو ثابت کرنا تها وه يهه بات هی که ان محصولوں سے پيداوار مذکور کي قيمت زياده نهيں هوتي *

واضح هو که مراتب مذکورہ بالا سے بڑے بڑے کار آمدني نتیجے نکلتے هیں چنانچہ اگر کسي ملک میں مصنوعي جنسوں کے استحصال پر محصول مقرر کیا جاوے اور وہ جنسیں اُس ملک میں جس آساني سے پیدا هوسکتے هیں اُسي آساني سے اُسکے قریب قریب بیگانہ ملکوں میں بھي طیار هوتي هوں تو نهایت ضرور هی که اُس بیگانہ ملکوں کي اُس جنس کي آمدني پر اُسي قدر محصول بلکه کچھه زیادہ مقرر کیا جاوے جو اپنے ملک میں مقرر کیا گیا اسلیئے که جو محصول اپنے ملک کي جنس پر مقرر کیا گیا اُس سے استحصال کي لاگت میں اول بقدر محصول زیادتي هوگي اور دوسرے اُس تھوڑي مقدار کے پیدا کرنے کے زیادہ خرچ سے جسکي مانگ قیمت کی زیادہ هوجانے کے بعد باقي رهتي هی استحصال کي لاگت زیادہ هوجاویگي اب اگر بیگانہ ملک کي آمدني پر محصول مقرر نکیا جاوے تو اُسي ملک میں استحصال کي لاگت میں اس سبب سے تخفیف هوگي که بهت سي مقدار مطلوبه کے پیدا کرنے میں اُسکي مناسبت سے اُس ملک والون کا خرچ کم هوگا اپنے ملک کي اُن جنسوں کے پیدا هونے میں اور اُنکے محصول میں صرف تخفیف هي نهیں هوگي بلکه دونو موقوف هوجاوینگے اور اصل نتیجه یهه هوگا که بیٹھے بٹھاے مفت کی قباحت پیدا هوگي مگر جب که اپنے ملک میں پیداوار اراضي پر محصول مقرر هوتا هی اور بیگانہ ملک سے اُسي قسم کي پیداوار هاتھه آسکتي هی مگر بیگانہ ملک کي امدني پر بمقابله محصول اپنے ملک کے کوئي محصول مقرر نهیں تو صرف یهه نتیجه هوتا هی که اپنے ملک کي پیداوار کے جسقدر جزو پر نهایت زیادہ خرچ پڑتا هی اُسي قدر کي پیداوار موقوف هوجاتي هی یعني کھیتي کے سرمایه کا وہ حصه جو نهایت کم بار اور هوتا هی علیحدہ کرلیا جاتا هی یا وہ صرف هوجاتا هی اور پھر دوبارہ قایم نهیں هوتا اور جو کمي که اس عمل سے ظهور میں آتي هی اُسکو بیگانہ ملک کي آمدني سے پورا کیا جاتا هی مگر زیادہ مانگ کے باعث سے غیر ملک کي لاگت استحصال میں تخفیف هونے کي بجاے جیسیکه مصنوعي جنسوں کي حالت میں تخفیف هوتي هی اُسي طرح لاگت استحصال زیادہ هوگي جیسے که مانگ کي کمي کے سبب سے اپنے ملک کي لاگت استحصال بجائے

زیادہ ہونے کے کم ہوجاتي هی اور جبتک کہ لوگوں کي حالت اُس تبدیل کے موافق نہیں ہوتي اور قیمت پھر اپني حالت اصلي پر عود نہیں کراتي کھیتي کي پیداوار پر قیمت زیادہ ہوتي رہتي هی مثلاً بلاد انگلستان میں جو بھاري محصول آج کل شیشہ آلات کے بنانے پر لگتا هی اُسکے مقابلہ میں اگر ملک غیر کے شیشہ آلات کي آمدني پر محصول مقرر نکیا جاتا تو انگلستان کے لوگ آخر کار شیشہ آلات بنانے چھوڑ دیتے یا اگر انگلستان میں بعض بعض شیشہ آلات کے کارخانے محصول سے بري ہوتے اور بعض بعض پر محصول رہتا تو محصولي کارخانے تباہ ہوجاتے مگر کاشت اُن زمینوں کي جنکے محصولات دھک انگلستان میں ادا کیئے جاتے ہیں اُن زمینوں کي حرص پر جن پر وہ محصول نہیں لگتے یا اسکاٹ لنڈ کے بلا محصولي مویشي اور غلہ یا ارلینڈ کے بلا محصولي پیداوار کي امدني کے سبب سے چھوڑي نہیں جاتي غرض کہ جو اراضیات انگلستان میں محصولات دھک کے تابع ہیں پیداوار اُنسے حاصل ہوئی جاتي هی اور زرلگان بھي اُن سے حاصل ہوتا هی اگرچہ محصول کي گران باري سے پیداوار میں کمي ہوتي هی اور اُس سے زیادہ لگان میں کمي آجاتي ہے *

پہلے اس سے کہ محصولات دھک کي بحث ختم کیجاوے یہہ امر مناسب متصور ہوا کہ ایک اور غلطي جو اُن محصولونکي بابت پائي جاتي هی واضح کیجاوے یعني عوام کو یہہ بات دلنشین هی کہ محصولات دھک لگان کي نسبت تعداد میں زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتے ہیں مگر هماري راے میں اُسکے برعکس ہوتا ہے *

واضح ہو کہ محصولات دھک کے واسطے جو حصہ پیداوار میں مخصوص هی وہ معین هی اور جو حصہ کہ لگان میں جاتا هی وہ معین نہیں چنانچہ پیداوار کے دسویں حصہ سے محصول دھک کا کبھي زیادہ نہیں ہوتا حال آنکہ لگان کے واسطے یہہ بات ضرور نہیں کہ وہ پیداوار کا دسواں حصہ ہووے یا بیسواں حصہ ہووے بلکہ یہاں تک ممکن هی کہ چوتھائي یا تہائي یا آدھا یا آدھے سے زیادہ بھي ہووے حاصل یہہ کہ جہاں لگان کا حصول ممکن نہیں ہوتا وہاں محصول دھک حاصل ہو سکتا هی مگر جب کسي اراضي سے لگان اور محصول دھک دونوں

حاصل ہو سکتے ہیں تو اُن دونوں کے بڑھنے کي قوت میں کچھہ مشابہت نہیں ہوسکتي چنانچہ یہہ بات بیشي لگان کي تمثیل ذیل سے واضح ہوگي *

فرض کیا جاتا ھي کہ ایک ملک دس ضلعوں پر منقسم ھی اور یہہ دسوں ضلع نمبر ایک سے نمبر دس تک نامزد کیئے جاتے ہیں اور یہہ سب ضلع باهم مساوي المقدار ہیں مگر اُن ضلعونکي یہہ کیفیت ھے کہ ایک سے دوسرا ضلع درجہ بدرجہ زر خیزي میں کم ھی چنانچہ ضلع نمبر ایک میں ایک مقدار خرچ مفروض کے ذریعہ سے دوسو کوارٹر غلہ پیدا ہوتا ھے اور اُسي خرچ مفروض سے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں درجہ بدرجہ دس دس کوارٹر کے حساب سے غلہ کم پیدا ہوسکتا ھی یہاں تک کہ ضلع نمبر دس میں صرف سو کوارٹر ہو سکتے ہیں اب سمجھنا چاهیئے کہ ضلع نمبر ایک سے صرف کاشت کا خرچ اور بیس کوارٹر محصول دھک کے حاصل ہوتے ہیں اور کچھہ لگان حاصل نہیں ہوتا اور جبکہ غلہ کا مول استقدر زیادہ ہو جاوے کہ نمبر دو کي کاشت ہو سکے تو نمبر ایک اور دو سے محصول دھک کے واسطے اُنتالیس کوارٹر اور نمبر ایک سے لگان کے لیئے دس کوارٹر حاصل ہونگے اور جب نمبر تین زراعت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین کے محصول دھک میں ستاون کوارٹر اور نمبر ایک اور دو کي لگان کے لیئے تیس کوارٹر دیئے جاوینگے اور جب نمبر چار کاشت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار کے محصول دھک میں چوهتر کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین کے لگان کے لیئے ساٹھہ کوارٹر ادا کیئے جاوینگے اور جب نمبر پانچ کاشت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار اور پانچ پر محصول دھک کے واسطے نوے کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین اور چار پر لگان کے لیئے سو کوارٹر دینے پڑینگے اب محصول دھک سے لگان زیادہ ہوا اور اُسکي آیندہ زیادتي حیرت انگیز ہوگي چنانچہ جب نمبر چھہ بونے جوتنے کے قابل ہوگا تو محصول دھک ایکسو پانچ کوارٹر اور لگان ڈیڑہ سو کوارٹر ہوگا اور جب نمبر سات کي زراعت کي نوبت پہونچے گي تو محصول دھک ایک سو اُنیس کوارٹر اور لگان دو سو دس کوارٹر ہوگا اور جب نمبر آٹھہ کاشت کے قابل ہوگا تو ایکسو بتیس کوارٹر دھک اور دو سو اسي کوارٹر

لگان هوگا اور جب نمبر نو کاشت کے قابل هوگا تو محصول دهک ایکسو
چوالیس کوارٹر اور لگان تین سو ساٹهه کوارٹر لگے گا اور جب نمبر دس
کاشت کیا جاویگا تو محصول دهک ایکسو پچپن کوارٹر اور لگان چار سو
پچاس کوارٹر هوگا اور اگر بجاے ایسي نئي زمینوں کي زراعت فرض کرنے
کے جنکي زرخیزي درجه بدرجه کم هووے یهه تصور کیا جاوے که ایک
هي زمین میں زیاده سرمایه لگایا جاوے جسکي پیداوار درجه بدرجه
سرمایه زاید کي مناسبت سے گهتتي جاوے تو یهي نتیجه ظاهر هوگا هاں
یهه هماري غرض نهیں هی که جو کچهه همنے فرض کیا هی ویساهي
حقیقت میں هوتا هے بلکه غرض یهه هے که هماري فرض کي هوئي باتوں
سے وه طریقه ظاهر هوتا هی جسپر واقعات وقوع میں آتے هیں اور حالات
مرقومه بالا سے یهه امر واضح هوتا هی که درصورت نهونے موانع کے بیشي
لگان اور بیشي محصول میں کیا مناسبت قایم رهتي هی مگر یهه بات
یاد رکهني چاهیئے که علاوه اُس حالت کے که تمام اضلاع مذکوره جو ایک
دوسرے کے بعد بوئي جاتي فرض کیئے مساوي المقدار هوویں اور سرمایه
مساوي المقدار هر مرتبه استعمال میں آوے اور کسي حال میں ترتیب کے
ساتهه درجه بدرجه واقعات مذکوره ظهور میں نه آوینگے چنانچه اگر منجمله
اور ضلعوں کے کسي ضلع سے ضلع نمبر دس کا دس حصه بڑا هووے اور
اُس میں دس گنا سرمایه صرف هووے تو تمام پیداوار قابل محصول
میں اس ضلع کے ذریعه سے بجاے سوکوارٹر کے ایکهزار کوارٹر زیاده هوگي
اور محصول دهک ایک سو چوالیس کوارٹر کے بجاے دو سو چوالیس
کوارٹر هو جاویگا اور زرلگان تین سو ساٹهه کوارٹر سے چار سو پچاس کوارٹر
هونگے نظربریں ایسي صورت میں محصول دهک زرلگان سے زیاده بڑهیگا
یهه بهي خیال رکهنا چاهیئے که محصول دهک اور زرلگان میں ایک هي
وقت میں بیشي نهیں هوتي اسلیئے که جب اراضي پیداوار زاید پیدا
کرنے کے لیئے کاشت کي جاتي هی اُس سے پہلے هي غایت درجه کا
لگان قایم هوجاتا هی اور اُس وقت میں مانگ کي گرم بازاري
هوتي هی اور پیداوار مزید سے اثر مخالف مانگ پر نهیں پهونچتا
مگر بعد پیدا هونے پیداوار زاید کے محصول دهک کي مقدار زیاده
هو جاتي هی اور اسي وجهه سے یهه دستور هی که جب لگان میں

چندے تخفیف آجاتي هی تو محصول دهک میں زیادتي هوتي هی اور شاید یهي وجهہ منجملہ اُن وجوہ کے هی کہ عوام‌الناس کي راے میں لگان کے زیادہ هونے کي میلان کي نسبت محصول دهک کا میلان زیادہ هونے پر بیش از بیش هی اور علاوہ اسکے یهہ وجهہ بهي عوام کو منقوش خاطر هی کہ سیکڑوں برس سے بلاد انگلستان میں اراضي کي تقسیم در تقسیم هوتي آئي هی اور برخلاف اسکے محصول دهک میں باستثناء اُسکے تهوڑے جزو کے جو پادریوں کے سوا اور لوگونکا مملوک اور مقبوض هے تقسیم واقع نہیں هوئي چنانچہ ایک معین وقف کا قابض و متصرف اُسیقدر اراضي سے محصولات دهک آج کل حاصل کرتا هی جس سے تین سو برس پہلے اُسکا مورث حاصل کرتا تها لیکن تین سو برس پہلے وهي زمین ایک یا دو شخصوں کے قبض و تصرف میں هوگي اور اب وہ زمین دس یا بیس شخصوں میں منقسم هوگئي پس یهہ امر ممکن هی کہ صرف ایک زمیندار کي اوسط آمدني کي نسبت جسقدر آمدني اُس وقف کے قابض قدیم کي تهي قابض حال کي آمدني اُس سے زیادہ هی مگر اس علاقہ کے زمینداروں کي آمدني کے مجموعہ کے مقابلہ میں قابض حال کي آمدني بہت کم هی خلاصہ کلام یهہ کہ یهہ بات بطور یک عام مسئلہ کے هی اور همکو اُسکي صحت میں کچهہ شک و شبهہ نہیں کہ جس ملک میں ترقي روز افزوں هوتي هی اُس میں مقدار محصول دهک کي اُس زمین کے ترقي پانے والے لگان کي نسبت جس سے وہ محصول حاصل هوتا هی کم ترقي کریگي *

بوجوہ مذکورہ بالا یهہ امر واضح هی کہ نو آباد یا کم آباد ملکوں میں جہاں اراضي کي کثرت اور کهیتي کے سرمایہ کي قلت کے باعث سے زرلگان قریب العدم هوتا هی تمام اراضیات سے بجز محصول دهک کے کوئي ذریعہ ایسا نہیں جس سے پادریوں کي پرورش هوسکے چنانچہ یهي باعث تها کہ جب بني اسرائیل نئي نئي بستیوں میں بسے تو وہ محصول اُنکے لیئے تجویز هوا اور اسي وجهہ سے ڈینش اور سیکسن دونوں قوموں نے جو انگریزوں کے مورث اعلی هیں وهي محصول اختیار کیئے تهے اور ملک کینیڈا واقع امریکہ میں جہاں عیسائي لوگ نئے جاکر بسے اخراجات دین کے واسطے جو زمینیں وقف کي گئیں اُنسے مطلب حاصل نہوا هماري راے

میں محصول دھک کا مقرر ہونا مناسب وقف تھا اگرچہ وہ تدبیر مملکت کے خلاف ہوتا جو زمینیں کہ وقف کے ارادے سے دی گئیں وہ اُن زمینوں کے درمیان میں جنپر خوب تردد ہوتا ہی خراب و افتادہ پڑی' ہیں اور اُنکے باعث سے آبادی کی ترقی مرقوف رہی اور لوگوں کے آنے جانے میں ہرج واقع ہوئی اور پاس پڑوس کے لوگوں کی دولت و سامان میں نقصان آیا ہاں یہہ امر ممکن ہی کہ پانسو برس بعد اُن زمینوں سے بہت سا ذخیرہ حاصل ہو *

لگان اور منافع اور اجرت کی مقداروں میں کیا مناسبت ہی

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا میں اُن بڑے تین گروہوں کا بیان ہو چکا جن میں پیداوار کی تقسیم ہوتی ہی اور وہ عام قاعدے بھی مذکور ہو چکے جنکی رو سے اقسام پیداوار کی مالیت مقرر ہوتی ہی اب بیان اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکی رو سے یہہ بات قایم ہوتی ہی کہ زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتی لوگ اپنا اپنا حصہ کس کس مناسبت سے تقسیم عام میں حاصل کرتے ہیں یعنی لگان اور منافع اور اُجرت کی مقداریں باہم کیا مناسبت رکھتی ہیں *

اِصطلاحات

واضح ہو کہ ہمنے اُن مقررہ اصطلاحوں کی پیروی کی جنکی رو سے زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتی لوگوں کی قسموں پر تمام اِنسانوں کی تقسیم اور لگان اور اُجرت اور منافع کی صنفوں پر کل زر محاصل کی تفریق ہوتی ہی اور لگان کی ہم یہہ تعریف کر چکے ہیں کہ وہ زر محاصل ہی جو قدرت یا اِتفاق کے ذریعہ سے خود بخود حاصل ہوتا ہی اور اُجرت کی یہہ تعریف ہی کہ وہ محنت کی جزا ہی اور منافع اجتناب کا ثمرہ ہی واضح ہو کہ بادی‌النظر میں یہہ تقسیمیں متباین معلوم ہوتی ہیں مگر جب غور سے نظر کیجاتی ہی تو وہ تقسیمیں اِتنی باہم مختلط ہیں کہ ہزار مشکل سے ایسی ترتیب اُنکی کر سکتی ہیں کہ

بعض حالتوں میں بے ربط اور اکثر وقتوں میں بے اصل نہو مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ترتیب کا معاملہ واقعات کی نسبت زبان کے ساتھہ زیادہ علاقہ رکھتا هی چنانچہ صحیح اور با ربط اصطلاحیں مقرر کرنے سے اگر هم حافظہ کے امداد و اعانت کر سکیں تو همارا مطلب پورا پورا حاصل هوجاویگا *

هم اُس مضمون پر دوبارہ توجہہ کرکے جسپر پہلے اِشارہ کر چکے هیں گفتگو شروع کرتے هیں یعنی اکثر اوقات انفصال اس امر کا دشوار معلوم هوتا هی کہ فلاں آمدنی کو لگان کہنا چاهیئے یا نہیں چنانچہ جب کسی کاشتکار هوشیار کو ایک معین میعاد کے لیئے زمین تھیکہ پردیجائے تو ایسا اِتفاق اکثر هوتا هی کہ اُس کاشتکار کے باعث سے زمین مذکور کو درستی اور ترقی نصیب هو جاتی هی اور اسی وجہہ سے بعد انقضاے میعاد تھیکہ کے پہلے زمانہ کی نسبت زمیندار کو لگان زیادہ حاصل هو سکتا هی مثلاً جس دلدل کی زمین سے ایک روپیہ فی ایکڑ سالانہ حاصل هوتا تھا بعد اُسکے جب حال اُسکا بدلا گیا یعنی زراعت کے قابل یا چرائی کے لائق هوئی یہاں تک کہ فی ایکڑ بیس روپیہ سالانہ کی لیاقت حاصل هوگئی تو اس محاصل زاید کو لگان کہنا چاهیئے یا منافع واضح هو کہ یہہ بیشی محاصل کی زر خیزی زاید کے سبب سے جو اراضی کو بالاستقلال عارض هوئی ظہور میں آئی اور زمیندار اس بیشی کو بغیر سہنی کسی تکلیف کے حاصل کریگا غرضکہ اس بیشی محاصل اور لگان سابق کی صورت میں کچھہ تمیز نہیں هو سکتی اور برخلاف اُسکے بیشی مذکور کاشتکار کے اجتناب کے سبب سے وقوع میں آئی اِسلیئے کہ اُسنے غرض بعید یعنی ترقی اراضی کے واسطے وہ محنت لگائی جسکو سامان عیش و نشاط حال کے مہیا کرنے میں صرف کر سکتا تھا چنانچہ اگر خود زمیندار اُس زمین کو اپنی کاشت میں لاتا اور اُسکی درستی اور ترقی مستقل کے لیئے وہ محنت صرف کرتا تو اُس ترقی سے جو محاصل زاید حاصل هوتا وہ صریح منافع کہلاتا نظر بریں کمال اقتضائے مصلحت یہہ معلوم هوتا هی کہ جب کاشتکار کے ترقی دینے سے محاصل زاید پیدا هوتا هی تو وہ بھی نفع کے نام سے پکارا جاوے اسلیئے کہ حقیقت میں ایسی ترقی کے سامان اُسی طور پر سرمایہ کے نام سے نامزد هوتے هیں جیسیکہ جہاز اور کپڑے کے کارخانہ سرمایہ میں داخل هیں مگر یہہ

سوال هو سکتا هی کہ ترقي کا سامان کس شخص کا سرمایہ هی جواب
أسکا یہہ هی کہ وہ سامان پٹہ داري کے زمانہ میں کاشتکار کا سرمایہ تھا
اور بعد انقضاے میعاد پٹہ کے زمیندار کا سرمایہ هوگیا إسلیئے کہ ترقي
مذکورہ کے سامانوں کو زمیندار نے أس وسیلہ سے خرید کیا کہ أس نے
پٹہ داري کے دنوں میں لگان کے زیادہ نکرنے کا عہد کیا تھا *

هاں یہہ استفسار اب هم سے هوسکتا هی کہ هر ضلع میں جہاں
زراعت بخوبي هوتي هی جس جس ترقیکے ذریعہ سے اراضي کي مالیت
کو ترقي نصیب هوئي کیا أن سامانوں کا نام سرمایہ هونا چاهیئے اور نام
أن سامانوں کا همیشہ کے لیئے یهي چلا جاوے ضلع لنکن‌شائر میں زمینداري
کے جس علاقہ کي زمینوں کو رومیوں نے سمندر سے نکالکر ٹھیک ٹھاک
کیا أس علاقہ کے مالک کو جو کاشتکار محاصل دیتے هیں کیا أس محاصل
کو لگان کہنے کے بجاے أس سرمایہ کا منافع کہنا نچاهیئے جو اراضي
مذکورہ کي بر آمد پر پندرہ‌سو برس گذرے خرچ هوا تھا جواب اس سوال
کا یہہ هے کہ لگان اور منافع کا فرق و تفاوت تمام مفید کاموں کي غرض سے
أسوقت زایل هوجاتا هے کہ وہ سرمایہ جسکي بدولت محاصل حاصل هوتا
هی ایسے شخص کي ملکیت میں هبہ یا وراثت کے ذریعہ سے آوے جسکے
اجتناب اور سعي و کوشش سے وہ سرمایہ حاصل نهواهو چنانچہ جہاز
بنانیکے کارخانہ یا مال اوتارنیکي جگہہ یا گہاٹ سے یا نہر سے جو محاصل
حاصل هوتا هی وہ انکے بنانے والے کي نسبت منافع گنا جاتا هی اس
لیئے کہ جو اجتناب أسنے سرمایہ کے برتنے میں استحصال کي مراد سے
اختیار کیا اور عیش و عشرت کے سامانوں میں أسکو صرف نکیا تو وہ
محاصل عوض أس اجتناب کا هی مگر أس شخص کے وارث کي نسبت
وہ محاصل سب صورتوں سے لگان اسلیئے هوجاتا هی کہ وہ أسکو خوبي
قسمت سے بلا تردد هاتھہ آیا هاں یہہ کہا جاسکتا هی کہ وارث کے واسطے
بهي وہ محاصل أسکے اجتناب کا بدلا هی اس لیئے کہ أسنے جہاز بنانیکے
کارخانہ وغیرہ کو بیع نہیں کیا اور أسکي قیمت کو عیش و نشاط کے
سامانوں میں نبرتا مگر یہہ بات هر قسم کي ملکیت قابل انتقال سے
منسوب هوسکتي هی اسلیئے کہ هر قسم کي حقیت فروخت هوسکتي هے
اورمول أسکا صرف کیا جاسکتا هی غرض کہ جو بنیاد ترتیب کي آخر

میں قرار دیگئی اگر وہ قایم رهی تو جسکو تمام علماے انتظام مدن نے لگان قرار دیا اُسکو منافع بهي کهنا چاهیئے *

علاوہ امر مذکورہ بالا کے یہہ امر بهي واضح هو کہ ایسے کام بہت کم هیں جنمیں جسماني یا نفساني بڑي بڑي قوتیں لگانے سے بہت سا معاوضہ حاصل نہوتا هو اور استعداد سے هرکام بطور معقول اور کمال آساني سے هوسکتا هی نظر بریں اکثر ایسا پایا جاتا هی کہ جس جنس کو کوئي اول درجہ کا کاریگر طیار کرتا هے یا جس خدمت کو وہ ادا کرتا هی مول اُسکا اوسط درجہ کي قیمت سے زیادہ هوتا هی مگر اُسمیں اوسط درجہ کي محنت سے محنت کم لگتي هی مثلاً جیسے کہ سروالٹراسکاٹ صاحب ایک مہینہ کے عرصہ میں تین گهنٹہ في یوم کي محنت سے ایک پوري کتاب تصنیف کرسکتے تهے اور اُس کتاب کے لکهنے سے پانچہزار یا دس هزار روپئے حاصل کرسکتے تهے باقي اور کوئي مصنف اُسیطور پر محنت کرنے سے تین مہینے میں ایک جلد کتاب کمال دقت و دشواري سے تصنیف کریگا اور هزار دشواري سے پانسو روپئے مول اس کتاب کا هوگا *

بہت سا معاوضہ جو ایسي محنت کرنیوالے کو حاصل هوتاهے جسنے بڑي استعدادوں کي امداد واعانت سے کام انجام کیا اُسکو لگان کہا چاهیئے یا اجرت واضح هو کہ معاوضہ مذکورہ قوت خداداد سے حاصل هوتا هے اسلیئے وہ لگان معلوم هوتا هی مگر چونکہ شرط اُس کے حصول کي محنت بهي هی اس لیئے وہ اجرت معلوم هوتا هی غرض کہ یکساں محنت سے لگان بهي کہہ سکتے هیں جو محنتي حاصل کرتا هی اور اجرت بهي کہہ سکتے هیں جو مالک قدرتي ذریعہ کا پاتا هی مگر جو کہ اُس معاوضہ میں سے بعد مجرا هونے اوسط اجرت کے کچهہ باقي بچتا هی تو وہ فاضل قدرت کي بخشش هی اس لیئے اسکو لگان کے نام سے پکارنا نہایت مناسب سمجها اسي وجہہ سے هم اتفاقي منافع کو بهي صحیح طور سے لگان کہہ سکتے هیں یعني وہ فاضل منافع جو سرمایہ کے استعمال پے بعد مجرا دینے تمام اخراجات اور ترددات کے سرمایہ والے کو حاصل هوتا هی چنانچہ اسیطرح منافع شروع جنگ ناگهاني سے اُن لوگوں کو ناگاہ حاصل هوجاتا هی جنکے پاس لڑائي کے سامان آمادہ رهتے هیں یا جب کوئي شخص

شاہی خاندان کا انتقال کرے تو وہ منافع اُن لوگوں کے ہاتھہ آتاہی جنکے
پاس کالے کپڑے طیار رہتے ہیں اگر کوئی کہان کہودنے والا اینگلسی جزیرہ
کا تانبی کی کہان میں چاندی کی کہان پالیوے تو اُسکے ذریعہ سے جو
محاصل زاید اُسکو ہاتھہ آوے وہ بہی منافع اتفاقی میں داخل ہی اگرچہ
یہہ ضرور ہی کہ اس چاندی کا حصول بہی اجتناب اور محنت کے
ذریعہ سے ہوگا مگر اُس اجتناب اور محنت کا بدلا مساوی‌المتہار وہ تانبا
ہوتا اور جو چاندی سے زیادہ قیمت ملیگی وہ قدرت کی بخشش کہلاویگی
اور اسی وجہہ سے وہ محاصل لگان سمجہا جاویگا *

اُجرت اور منافع میں زیادہ فرق قایم کرنا مراتب مذکورہ بالا سے بہت
دشوار ہی اِسلیئے کہ ایسی حالتیں بہت کم ہیں کہ اُنمیں سرمایہ کو
خرچ سے محفوظ رکھیں اور بلا اہتمام یا تبدیل کے سرمایہ کی مالیت
ترقی پاوے اور احتمال ہی کہ اُنہی حالتوں کے مثال میں شراب اور لکڑے
داخل ہیں مگر شراب کے حوض اور لکڑی کے جنگل کی خبرگیری میں
اگر یکقلم غفلت برتی جاوے تو اُنمیں بہی خرابی آجاتی ہی غرض کہ
معمولی قاعدہ یہہ ٹہرا کہ سرمایہ وہ وسیلہ ہی کہ اگر اُس سے نفع حاصل
کرنا منظور ہووے تو اِستعمال اُسکا ضروری و لابدی ہوتا ہی اور جو
شخص اِستعمال کا اہتمام کرتا ہی تو اُسکو یہہ بات لازم ہی کہ محنت
کرے اور مشقت اُٹھاوے یعنی کسیقدر یہہ بات اُسکو لازم ہی کہ اپنی
سستی کو رفع کرے اور شوق کے کاموں کو چہوڑے اور طرح طرح کی تکلیفیں
رہنے سہنے کی اور موسم کی اور اُن شخصوں کے فراق کی اُٹھاوے جنکے ساتھہ
اُسکا میل جول ضروری ہووے اور اکثر اوقات ایسی باتوں کو بہی قبول کرے
جو اُسکے منصب و مرتبہ کے شایان نہیں اور جس حالتمیں استعمال
مادی سرمایہ کے لیئے محنت کی ضرورت پڑتی ہی تو یہہ سمجہا جاتا
ہی کہ اِستعمال سرمایہ غیر مادی کے واسطے بہی محنت ضروری ہوتی
ہی جسمیں خصوصاً علم اور اچھی عادات اور حسن اعمال اور فہم
و فراست اور نیکنامی داخل ہیں اور یہہ ایسا سرمایہ ہی کہ مادی
سرمایہ کی نسبت اُسکے حفظ و تحصیل میں بڑا خرچ پڑتا ہی اور اُسکا
محاصل بہی زیادہ ملتا ہی لیکن جو کہ اُس کا انتقال واقع نہیں ہوسکتا
یعنی ایک آدمی کی لیاقت دوسرے آدمی کو نہیں ملتی اِسلیئے جب

تکیہ اُسکا قابض خود محنت مشقت نہیں کرتا تب تک اُس سے کچھہ حاصل نہیں ہوتا *

پس اب محنت مذکورہ کے معاوضہ کو اُجرت کہنا چاہیئے یا منافع اُسکے خاص اُس جزو کو اُجرت پکارنا چاہیئے جو غیر سرمایہدار محنتی کي مقدار محنت اور تکلیف کا کافي معاوضہ ہوتا ہی اور جبکہ سرمایہ والے کي بڑي قدرتي استعدادوں یا اتفاقات مفیدہ کے باعث اوسط معاوضہ سے زاید حاصل ہووے تو وہ فاضل منافع حسب امور مذکورہ بالا لگان کہلاتا ہی لیکن جس محاصل کي بابت گفتگو در پیش ہی وہ وہ ہی جو سرمایہ کے اِستعمال سے بعد مجرا دینے سرمایہ کے معمولي سود کے جو سرمایہ والوں کے اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی اور بعد وضع اُس معمولي اُجرت کے جو اُسکي محنت کا معاوضہ ہوتا ہی اور نیز بعد منہائي غیر معمولي فائدہ کے جو اِتفاق سے حاصل ہوتا ہی ہاتھہ آتا ہی *

واضح ہو کہ یہہ مقدمہ مذکورہ چند مثالوں سے واضح ہوگا چنانچہ کمال کوشش سے چند مثالیں ایسي پائي گئیں جن میں سرمایہ والے کي محنت کا معاوضہ اُسکي اور آمدنیوں میں مخلوط نہیں ہوتا بلکہ ایک رقم علحدہ قایم رہتي ہی جیسے ہنڈوي کي دوکان چنانچہ اِس پیشہ والے کا یہہ کام ہےکہ ہنڈي کي متي پوري ہونے سے پہلے وہ شخص اُسکا روپیہ ادا کرتا ہی اور منجملہ اُس روپیہ کے کچھہ سود بٹے کے نام سے بشرح مقررہ في صدي سالانہ کے ہنڈي کي بابت کاٹ لیتا ہی اور امن کے دنوں میں جب روپیہ کا بازار اعتدال پر ہوتا ہی تو شرح بٹے کي في صدي چار روپیہ سالانہ سے تین روپئے تک بدلتي رہتي ہی اور کبھي اڑھائي روپیہ تک بھي گھٹ جاتي ہی بادي النظر میں ایسے پیشہ کا وجود ایک اچنبی کي بات اِسلیئے معلوم ہوتي ہی کہ جو کہوں اور محنت زاید کا معاوضہ تو در کنار رہا جو روپیہ اُسمیں برنا جاتا ہی اُس سے اِتنا بھي منافع حاصل نہیں ہوتا جتنا کہ سرکار میں جمع کرنے سے حاصل ہوسکتا ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ وہ پیشہ ایساهي ہی کہ اگر روپیہ اپنا اُسمیں لگانا پڑے تو کوئي شخص اُسکو قبول نکریگا *

جس بڑے شہر میں تجارت جاري رہتي ہی تو وہاں کے سوداگروں کے پاس تھوڑي مدت کے واسطے بہت بہت سا روپیہ موجود رہتا

هی چنانچه انگلستان میں کوئي علاقه بیع یا رهن هوتا هی جب تک اهل قانون کي معرفت تکمیل اُس معامله کي نهیں هوتي تب تک رهن و قیمت کا روپیه مهاجن کي کوٹهي میں جمع رهتا هی اور وہ روپیه کسي معامله دیرپا میں لگایا نهیں جاتا هاں اِتنا هوتا هی که ایک ایک دن کي میعاد اور ایک ایک هفته کي میعاد پر قرض دیا جا سکتا هی اور حقیقت یهه هی که اس روپئے کے بیکار پڑے رهنے سے نهایت قلیل سود پر قرض دینا بغایت عمدہ بات هی حاصل یهه که هنڈوي والے کا یهه کام هوتا هی که اُس روپیه کو هفته هفته کي میعاد بلکه کبهي کبهي روز روز کي میعاد پر سود معین کي شرح سے قرض لیتا هے اور اُسي روپیه کو ایک ایک یا دو دو یا تین تین مهینے کي میعاد پر بشرح سود زاید قرض دیتا هی مثلاً دو روپیه فیصدي کے سود سے روپیه لیا اور تین روپیه کي شرح سے قرض دیا*

یهه امر ظاهر هے که اس اوکهے کام میں بہت سي معلومات اور نهایت هوشیاري چاهیئے چنانچه صراف مذکور کو یهه لازم هے که اکثر بڑے بڑے سوداگرونکے حالات سے واقفیت رکهے تاکه اُن لوگوں کے هنڈي پرچه کي سکار و ٹکهت کي قدر و منزلت سے آگاہ رهے اور دوام تحقیق و تفتیش سے معلومات اپني تازہ رکهے اور رموز اور اشارات سے نتیجے نکالے اور کام انجام دینے کے واسطے اتني هوشیاري درکار هے که روپیه کي آمدني ایسے ایسے وقتوں پر هوني چاهیئے که دوسروں کا روپیه عین اقرار پر ادا کرے یهه معلومات اور وہ فهم و فراست اور خوش معاملگي جس سے وہ اُن معلومات کو کام میں لاتا هی اُسکا غیر مادي یاذاتي سرمایه گني جاتي هیں مگر باوجود اِسکے مادي سرمایه کا بهي اُسکے پاس موجود هونا ضروري هے اور موجود هونے سے یهه غرض نهیں که وہ روپیه اُس پیشه میں لگاوے اِسلیئے که کوئي شخص ایسے کام میں روپیه اپنا نهیں لگاتا بلکه اس واسطے چاهیئے که لوگوں میں اعتبار اُسکا قایم رهے اور جو سود وہ صراف دیتا هی وہ اتنا تهوڑا هوتا هے که اُسکي داد سند کرنے میں کچهه بهي جوکهوں هووے تو کوئي شخص اُسکو روپیه قرض نديگا نظربریں صراف مذکور کے واسطے یهه وثیقه نهایت عمدہ هے که اُسکي یهه شهرت قایم رهے که وہ بڑا سرمایه والا هے تاکه جب کبهي اُسکي معمولي آمدني میں کوئي خلل ناگهاني پڑے تو اپنے سرمایه سے لوگونکا قرضه ادا کرے اور اُسکو یهه امر ضرور چاهیئے

کہ وہ اپنے سرمایہ کو ضایع نکرے بلکہ اُس سے بطریق باراور کام لے اور حاصل منافع سالانہ کو اپنے خرچ میں لاوے علاوہ اسکے جو ساکھہ اُسکی اس سرمایہ سے ہوتی ہی وہ علحدہ فائدہ ہی *

فرض کیا جاوے کہ ایک ہنڈي والے کا سرمایہ دس لاکھہ روپئے ہیں جو اُسنے بحساب في صدي چار روپیہ سود پر قرض دے رکھے ہیں اور اُس کو اس قدر کافي علم اور غایت ہوشیاري اور کمال نیک نامي کار و بار اور دولت مندي کے مقدمہ میں حاصل ہی کہ ایک سال میں مقدار اوسط کے حساب سے چالیس لاکھہ روپیہ في صدي دو روپیہ سود پر لے سکتا ہی اور اُس روپیہ کو تین روپیہ في صدي کے حساب سے قرض دے سکتا ہی اور جب کہ اُسکو اس کام میں چالیس ہزار روپیہ سالانہ حاصل ہوگا تو یہہ روپہ اجرت ہی یا منافع ہی *

علی ہذالقیاس انگلستان میں جس سرمایہ کے استعمال سے سرمایہ والے کو دس روپیہ في صدي حاصل ہوسکتے ہیں تو ایسا اتفاق اکثر ہوتا ہے کہ وہ شخص اُس سرمایہ کو جزیرہ جمئیکا یا کلکتہ میں کسي کام میں لگا تاہی اور پندرہ بیس روپیہ في صدي حاصل کرتا ہے اگر سرمایہ والا اپنے پانچ لاکھہ روپیہ لیکر جزیرہ جمئیکا میں جاوے اور وہاں کي آب وہوا اور غیر شخصوں کي صحبت گوارا کرے اور اُسکو یہہ معاوضہ ملے کہ اُسکي آمدني پچاس ہزار روپیہ سالانہ سے زاید ہوکر پچہتر ہزار روپیہ کو پہونچے تو یہہ پچیس ہزار روپیہ زاید اُسکي اجرت ہیں یا منافع ہیں *

ہاں اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ منجملہ ان پچیس ہزار روپیہ زاید کے جس جزو کے ذریعہ سے کسي بے سرمایہ والے کي اُسي قسم کي خدمت خریدي جاوے تو اُسکو اجرت تصور کرنا چاہیئے مگر اس خدمت کي غایت سے غایت اجرت پانچ ہزار روپیہ في سال ہوسکتے ہیں باقي بیس ہزار روپیہ کو ہم صحیح طور سے اجرت کہہ سکتے ہیں جسکو پانچ لاکھہ روپیہ کا قابض پاسکتا ہی اور منافع بھي قرار دے سکتے ہیں جسکو وہ شخص پاسکتا ہی جو جزیرہ جمئیکا میں محنت کرنے پر راضي ہی *

آدم اسمتھہ صاحب کي راے میں وہ روپیہ منافع میں داخل ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ شاید یہہ خیال ہوتا ہی کہ سرمایوں کا منافع ایک قسم

خاص کي محنت یعني اهتمام کے محنت کي اجرت کا نام هی مگر حقیقت یہہ هی کہ منافع ایک شی مستقل هی جسکا انتظام اصول جداگانہ کے ذریعہ سے هوتا هی اور اهتمام کي قیمت کي مقدار یا سختي یا هوشیاري کے ساتهہ منافع کو کچهہ علاقہ نهیں چنانچہ مستعمل سرمایہ کي مالیت پر منافع کا حصر هوتا هی یعني منافع کي کمي بیشي بقدر کمي بیشي سرمایہ کی هوتي هی اگر دو کارخانہ داروں کي نسبت یہہ فرض کیا جاوے کہ منجملہ اُنکے ایک آدمي دس هزار روپئے کا سرمایہ اور دوسرا تہتر هزار روپئے کا سرمایہ ایک ایسي جگہہ استعمال کرتا هی کہ وهاں فیصدي دس روپئے کے حساب سے کارخانوں کے سرمایہ کا معمولي منافع پڑتا هی تو پہلے شخص کو هزار روپیہ سالانہ اور دوسرے شخص کو سات هزار تین سو روپیہ سالانہ منافع کي امید هوگي مگر اُن دو نوں شخصوں کے اهتمام کي محنت قریب قریب بلکہ ایکساں هوگي اور بہت سے بڑے بڑے کارخانوں میں ایسي قسموں کي محنتیں کسي بڑے متصدي کے سپرد رهتي هیں اور جو اجرت اُس متصدي کي هوتي هی وهي محنت اهتمام اور سربراهي کي واجبي قیمت سمجهي جاتي هی اگرچہ تنقیح اس اجرت کي صرف متصدي کي محنت و هوشیاري کے لحاظ سے نهیں بلکہ اُسکے اعتبار اور دیانت کے لحاظ سے بهي هوتي هی مگر کبهي وہ اجرت اُس سرمایہ سے کوئي معین نسبت نهیں رکهتي جسکا وہ اهتمام کرتا هے اگرچہ سرمایہ والا تمام محنت سے پاک صاف هوجاتا هی پهر بهي یہہ امید اُسکو هوتي هی کہ منافع اُسکا مقدار سرمایہ سے ایک حساب معین کے ساتهہ مناسبت رکهے انتهی *

واضح هو کہ همنے بڑے تامل کے بعد ترتیب مذکورہ بالا کو قرین مصلحت سمجهہ کر قرار دیا یعني صرف محنت کے معاوضہ کو اجرت کہنا چاهیئے اور جو مشقتیں کہ محنت سے تعلق رکهتي هیں وہ مفهوم محنت میں داخل هیں مگر وہ محاصل زاید جو محنتي اپنے سرمایہ کے استعمال سے پاتا هی اجرت سے خارج هی اور وجوہ اس ترتیب کي آدم اسمتهہ صاحب نے انتخاب مذکورہ بالا میں کمال لیاقت سے تحریر فرمائي هیں *

اب ذکر اُس تمثیل کا پهر کیا جاتا هی جس میں یہہ فرض کیا گیا کہ سرمایہ والا پانچ لاکهہ روپئے لیکر جزیرہ جمئیکا میں گیا تو وهاں اُسکو

پچیس هزار روپئے سالانه کے حساب سے محاصل زاید حاصل هوا یعني
یهه امر ظاهر هی که اگر کوئي دوسرا سرمایه والا دس لاکهه روپئے لیجاوے
تو در صورت قیام جمیع حالات مذکورہ کے پچاس هزار روپئے زاید اُسکو
هاتهه اوینگے اور اس حصول کے واسطے یهه امر ضروري نهیں که دوسرے
شخص کو پہلے شخص کي نسبت زیادہ محنت پڑیگي بلکه حقیقت
میں کم محنت هوگي اور یهه انتظام بهتر معلوم هوتا هی که محض
محنت کے معاوضه کا نام اجرت اور محض اجتناب کے معاوضہ کا نام
سود رکها جاوے اور مجموعه اجرت اور سود کے واسطے جو اجتناب و
محنت کا معاوضه هوتا هی منافع نام قرار دیا جاوے اور ترتیب مذکور
سے یهه لازم آتا هی که سرمایه والے دو قسموں پر منقسم کیئے جاویں ایک
وہ لوگ جو بیکار بیٹهے رهتے هیں اور دوسرے وہ لوگ جو کام کاج میں
پهنسے رهتے هیں چنانچه پهلے لوگوں کو سود اور دوسرے لوگوں کو منافع
ملتا هی *

مگر معمولي اصطلاحوں اور ترتیب مقررہ کے ترک کرنے سے جو دقتیں
پیش آتي هیں وہ ایسي بڑي هوتي هیں که اگرچه تمام امور
زیادہ تر صحیح هو جاویں مگر اُس تصحیح سے اُن دقتوں کا
کافي عوض نهیں هوتا نظر بریں هم اُس تمام محاصل کو مفهوم منافع
میں داخل کرتے هیں جو سرمایه کے استعمال سے بعد مجرا دینے اُن
اتفاقي فائدوں کے جو لگان کے نام سے نامي هوئے اور وضع کرنے اُس کاٹي
روپئے کے جو سرمایه والے کو بشرط محنت اجرت کے طریقه سے هاتهه
لگتا هی حاصل هوتا هی مگر ایک باب میں آدم اسمتهه صاحب سے
مخالفت کرني پڑتي هی اسلیئے که اگرچه آدم اسمتهه صاحب
یهه کهتے هیں که کسي ملک کے رهنے والے جو مفید علم و لیاقت رکهتے
هیں وہ تمام اوصاف اُنکے اُس ملک کي دولت میں داخل هیں اور وہ
اوصاف اُن وصفوں کے موصوفوں میں بطور قائم سرمایه کے هوتے هیں مگر
جو محاصل اُس سرمایه سے حاصل هوتا هی آدم اسمتهه صاحب اُسکو
عموماً اُجرت کهتے هیں چنانچه پهلي کتاب کے دسویں باب میں وہ لکهتے
هیں که سرمایه کے مختلف استعمالوں سے جن معمولي شرحوں سے منافع
حاصل هوتے هیں وہ مختلف محنتوں کي اُجرتوں کي شرحوں کي

به نسبت زیادہ قریب قریب هوتي هیں چنانچه جو فرق و تفاوت عام مزدور اور وکیل یا نامي طبیب کي أجرتوں میں پایا جاتا هی وہ دو مختلف تجارتوں کے معمولي منافع کے فرق و تفاوت کي نسبت بہت زیادہ هی انتہی *

هماري اصطلاح اور صاحب ممدوح کي اصطلاح میں بشرطیکه حاصل سرمایه أنکي اصطلاح میں منافع کہلاوے منجمله أس کمائي کے جسکو قانوني یا طبیب لوگ کماتے هیں نہایت جزو قلیل أجرت کے نام سے نامزد هو سکتا هی اِسلیئے که منجمله أنکے جو پیشه والا چالیس هزار روپئے سالانه کے حاصل کرنیکے واسطے کوئي محنت کرتا هی تو أس محنت کي أجرت چار سو روپئے في سال کافي هو سکتي اور منجمله أنتالیس هزار چھه سو روپئے باقي کے تیس هزار روپئے جو بڑي عمدہ لیاقت یا خوش قسمتي کا نتیجه هی بنام لگان قرار پاسکتے هیں اور باقي أس شخص کے سرمایه کا نفع هی اور اس سرمایه میں وہ علم و عادات اور حسن اعمال اور فہم و فراست شامل هیں جو أسکو پہلے بہت سے خرچ و محنت کے ذریعه سے حاصل هوئي تھیں اور نیز وہ توسل اور نیکنامي أسمیں داخل هی جسکو أسنے شروع کار میں حصول أجرت قلیل کي حالت میں حاصل کیا تھا *

راے مذکورہ بالا کے مطابق یہه بات لازم آتي هی که جب لوگوں کي حالت میں ترقي هوگي تو وہ محاصل جو منافع هوتا هی اجرت سے بہت زیادہ هوتا جاویگا اس لیئے که بلاشبہه جوں جوں شایستگي اور تربیت کو ترقي هوگي هر شخص ایسي تعلیم پاویگا که أس سے أسکي قوت کاسبه ترقي پاتي جاویگي چنانچه جسقدر کام صرف کوشش جسماني سے کیئے جاتے هیں أنمیں سے اکثر جانوروں اور کلوں سے هوسکتے هیں اور جس کام میں قواے نفساني کي ضرورت هوتي هی وہ کام حسب ترقي قواے مذکورہ کے جو صغر سني میں زیادہ معقول طور سے هوگي نہایت عمدہ هوا کریگا گاہ گاہ اسبات کي شکایت سني جاتي هی که شہر لندن اور أسکے قرب و جوار میں ایرلینڈ کے نا تربیت یافته لوگوں نے انگریزوں سے چھوٹے چھوٹے کام چھین لیئے هیں مگر شکایت مذکورہ کے سننے سے همکو اسلیئے خوشي حاصل هوتي هی که یہه امر أس سے ظاهر

هوتا هی که انگریزوں کو ایسي پوري تعلیم ملتي هی که وہ عمدہ کاموں
کے لایق هوتے هیں اگر انگریز بهي ایرلینڈ والوں کي طرح جاهل رهتے تو
جو انگریز آج کل دستکاري کے ذریعه سے بیس روپئے في هفته کماتا هی وہ
پتهر توڑتا اور متي ڈهوتا اور في یوم ایک روپیه پاتا اور في الحال
انگریزوں کي شایستگي اور تربیت اُورنکي نسبت نهایت عمدہ معلوم
هوتي هی مگر جهانتک شایستگي اور تربیت اساني سے خیال میں
آسکتي هی یا جهاں تک امید اُسکي معقول طور سے هوسکتي هی وهاں
تک نهیں پهونچي مگر انگریزوں کے حسن اخلاق اور فهم و فراست کا
سرمایه مادي سرمایه سے صرف علو مرتبه میں بهت زاید نهیں بلکه بار آوري
میں بهي بهت زاید هی چنانچه تعداد اُن لوگوں کي جو صرف اُجرت
پاتے هیں کل باشندوں کي چوتهائي بهي نهیں اور اُن تهوڑے لوگوں کي
اجرتوں کي بهي بهت سي مقدار اس سبب سے ملتي هی که اشخاص
تعلیم یافته کي لیاقت کے سرمایه سے امداد اور هدایت اُنکو پهونچتي هے
اور باوجودیکه لفظ لگان کے معني نهایت وسیع قرار دیئے گئے تسپر بهي لگان
کے پانے والے چوتهائي سے بهي بهت تهوڑے هیں اور مقدار لگان کا
حصر اُجرت کي مانند اُس علم پر خاص هوتا هی جسکے ذریعه سے
قدرت کي بخششوں کا اهتمام اور اِستعمال کیا جاتا هی خلاصه یهه هی که
انگریزوں کے کل محاصل کا بڑا حصه منافع هی اور منجمله اس منافع کے
مادي سرمایه کا سود ایک تهائي بهي نهیں هوتا اور باقي سب سرمایه
ذاتي یعني تعلیم کا نتیجه هوتا هی *

کسي ملک کي دولت آب و هوا اور زمین پر منحصر نهیں اِسلیئے که
یهه تمام اسباب عارضي هیں اور نه تحصیل کے مادي سرمایوں کے اجتماع
پر موقوف هی بلکه اسي مادي سرمایه یعني تعلیم کي مقدار وسعت پر
موقوف هی چنانچه ایرلینڈ کي آب و هوا اور زمین اور موقع کو اِنگلستان
کي آب و هوا اور زمین اور موقع سے بهتر بتاتے هیں اور في الحقیقت ایرلنڈ
کي آب و هوا وغیرہ اِنگلستان کي آب و هوا وغیرہ سے گهتکر نهیں هی
آیرلینڈ میں بسبب کمي مادي سرمایه کے لوگ افلاس کا هونا قایم کرتے
هیں لیکن اگر اُسمیں بجاے وهاں کے باشندوں کے اِنگلستان کے شمالي
حصه کے ستر هزار باشندوں کو بسایا جاوے تو وہ بهت جلد اُس مادي

سرمایہ کو بہم پہنچا سکتے ہیں اور اگر انگلستان کے اُس حصہ میں جو دریاے ترنت کے شمال میں واقع ہی ایرلینڈ کے مغربی باشندوں کے دس لاکھ خاندان آباد کردیئے جاویں تو لینکشائر اور یارک شائر بہت تھوڑے عرصہ میں † کانات کی مانند ہو جاویں ایرلینڈ والوں کے مادی سرمایہ کے نہونے سے مفلس ہونے کی اصلی وجہہ یہہ ہی کہ وہ لوگ علم و دانش اور حسن عادات کے سرمایہ کے محتاج ہیں یعنی اُنکو حسن عادات اور علم و دانش کی تربیت نہیں ہوئی جب تک کہ آیرلینڈ والے نا تربیت یافتہ رہیں اور اُنکی جہالت اور ظلم و تعدي سے لوگوں کے جان و مال کی حفاظت نہوسکے اور سرمایہ جمع اور مروج نہو تب تک وہ قانونی تدبیریں جو اِن خرابیوں کے علاج کے واسطے کیجاتی ہیں بالکل بے اثر نہونگی مگر بیشک کوئی مستقل نتیجہ بھی نہوگا بلکہ ممکن یہہ ہی کہ وہ اور زیادہ باعث خرابیوں کی ہوں علم کو لوگ ایک قوت کہتے ہیں اور حقیقت میں وہ ایک بڑی دولت ہی چنانچہ ایشیاے کوچک اور شام اور مصر اور شمالی حصہ افریقہ میں پہلے نہایت کثرت سے دولت تھی اور اب وہ نہایت مفلس ہیں اِسکا باعث یہی ہی کہ وہ ملک اب ایسے لوگوں کے ہاتھہ میں آگئے ہیں جو دولت کے غیر مادی ذریعے یعنی علم و دانش جنسے مادی ذریعے یعنی مال و دولت کو قایم و محفوظ کرسکیں کافی وافی نہیں رکھتے اسی باب میں آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کچھہ معلوم ہی کہ یورپ نے امریکہ کے نو آباد بستیوں کی جاہ و حشمت پیدا کرنے میں کسطرح مدد کی ہی اُسنے صرف ایکھی طریقہ سے بہت سی استعانت کی ہی یعنی تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے ان لوگوں کو بڑی جاہ و حشمت حاصل کرنے اور ایسی بڑی سلطنت کی بنیاد ڈالنے کے قابل کر دیا اب سواے اُسکے دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہی جسکی تدبیر مملکت سے ایسے لوگ آراستہ ہوسکیں یا کبھی ہوئے ہوں وہ تمام نو آباد بستیاں یورپ کی اِسبات کی مرھون منت ہیں کہ اُنکے اولوالعزم اور مستعد بانیوں نے یورپ سے تعلیم و تربیت اور عالی حوصلگی حاصل

---

† کانات ایرلینڈ کا ایک مغربی ضلع ہی جو اس زمانہ میں بھی نہایت ناتربیت یافتہ اور محتاج ہی

کي تهي اور اس احسان سے اُن میں کي بڑي بڑي آباد بستیاں بهي خالي نہیں *

بیان اُن سببوں کا جن پر لگان کي کمي بیشي موقوف هی

هم پہلے بیان کرچکے کہ لگان وہ محاصل هی جو قدرت کے ذریعہ سے یا کسي امر اتفاقي کے وسیلہ سے خود بخود حاصل هوتا هی یا وہ قیمت هی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي امداد و اعانت کے معاوضہ میں ادا کي جاتي هی اور علاوہ اُسکے یوں بهي معني اُسکے بیان هوسکتے هیں کہ وہ وہ پیداوار زاید هی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے استعمال سے حاصل هووے یا وہ تعداد هی جس سے کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي پیداوار کي قیمت پیداوار کي لاگت سے زیادہ هوجاتي هی *

اراضیات کي لگان کي ترقي اور خاصیت کي تشریح و توضیح کا یہہ دستور هی کہ ایسي اراضیات مختلف‌القوی فرض کیجاویں کہ وہ رفتہ رفتہ کاشت میں آویں چنانچہ بعوض ایک هي معین محنت اور سرمایہ کے پہلے نمبر کي زمین سے سو کوارٹر اور نمبر دو سی نوے کوارٹر اور تین سے اسي کوارٹر اور نمبر چار سے ستر اور نمبر پانچ سے ساٹهہ کوارٹر اور علی‌هذالقیاس پیداوار هووے پس جب تک کہ نہایت زرخیز زمینوں کا کوئي حصہ مقبوض نہیں هوتا تو صرف نمبر اول کي زمین بوئي جاتي هی اور کوئي شخص اسکا لگان نہیں دیتا اور دوسرے نمبر کي کاشت کي ضرورت سے پہلے نمبر ایک کا مقبوض هونا ضروري هی جسکے ذریعہ سے بہ نسبت اُس مقدار پیداوار کے جو بدون اُسکي کاشت کے حاصل هو زیادہ پیداوار هوتي هی اسلیئے اُسکا مالک یعني زمیندار اُس مدد کا معاوضہ جو دس کوارٹر هیں یعني ایکسو نوے کوارٹر کا تفاوت هے حاصل کرتا هی اور اگر وہ زمیندار آپ کاشتکار هوتا تو اُسکو وہ آپ هي پیدا کرلیتا والا اُس پیداوار معاوضہ کو جسکو لگان کہتے هیں اُس شخص سے حاصل کرتا هی جو حسب اجازت اُس کے کاشت اُسکي کرتا هی اور نمبر سویم کي کاشت کي ضرورت سے نمبر ایک کا لگان دس کوارٹر سے بیس کوارٹر هو جاتا

چاهیئے اور نمبر دویم کي زمینیں جو لگان نهیں دیتے تھے اب دس کوارٹر لگان کا اُس سے حاصل هونا ضروري هی اور علی‌هذالقیاس جب تک یهه نوبت پهونچی که محنت و سرمایه صرف شده سے صرف اتنا معاوضه حاصل هووے که وه محنتي کي اوقات گذاري اور سرمایه والے کے اوسط منافع کے لیئے کافي وافي هووے ایسا هي هوتا رهیگا اور یهه وه غایت هی که وهاں تک کاشت کو قصداً پهونچایا جا سکتا هی اور اُس سے آگے کاشت ممکن نهیں *

اس لیئے یهه بات ظاهر هی که لگان کي تعداد اِن دو سببوں پر موقوف هی اول اُس قدرتي ذریعه کي مستقل بارآوري پر جس سے لگان حاصل هوتا هی دوسرے ذریعه مذکوره کي اضافي بارآوري یعني اُس مقدار کي نسبت پر جسکي بدولت اُسکي بارآوري اُن ذریعوں کي بارآوري سے زاید هو جو عموماً هاتهه آسکتے هیں اگر قدرتي ذریعوں کي مقدار حصول غیر محدود یا امداد اُنکي مسدود هو جاوے تو هر صورت میں لگان باقي نرهیگا لگان قدرتي ذریعوں کي امداد کي مالیت هوتي هی اور مثل اور چیزوں کي حصر اُنکي مالیت کا کچهه تو اُنکے افاده پر اور کچهه اُنکي مقدار حصول کي محدودیت پر موقوف هی اور منجمله اُن سببوں کے صرف ایک سبب کے لحاظ سے بهت سي غلطیاں واقع هوئي هیں *

فراسیسي علماے انتظام نے یهه سمجها که پیداوار اُن اراضیات زرخیز کي جو منجمله قدرتي ذریعوں کے ایک بڑا ذریعه هے ایسي قیمت پر بکتي هی جو اُسکے خرچ کاشت سے زیاده هوتي هی اور اُسي زیادتي کو مخرج دولت تصور کیا اور باقي سب جنسوں کو صرف ایسا هي سمجها که وه اُن محنتوں کے ثمرے هیں جو اُنکے حاصل کرنے میں صرف هوتي هیں اور اس لیئے اُنکو یقین هوا که لوگ اُس لگان کي تعداد و مناسبت سے دولتمند هوتے هیں جو اُس قوم کي زمینوں کے مالکوں کو وصول هوتا هے اور نتیجه یهه نکالا که پیداوار دولتمندي کا اُسیقدر ذریعه هی جسقدر که وه لگان کے پیدا کرنے میں ممدو معاون هی *

اگر اُن کو یهه بات دریافت هوتي که دولت کا رکن افراط پیداوار هے اور لگانوں کي زیادتي اور پیداوار کي افراط و کثرت میں تخالف هے یا یهه بات اُنکو یاد آتي که اُنکي راے کے موافق ایسے لوگ جو فن زراعت

کے ماهر اور نهایت جفاکش هوں اور بہت وسیع اور زرخیز خطه میں آباد هونے کے سبب سے لگان کے نام سے بھي اشنا نهون باوجود بہت سي امدني اور پیداوار کے محتاج تھہریں گی تو اُس مسئله کو هرگز قایم نکرتے *

انتخاب مفصله ذیل میں رکارڈو صاحب ایسي غلطي میں پڑے که وہ اس غلطي کے محض مخالف هی چنانچه وہ لکھتے هیں که جسقدر اُن فائدوں کي بحث اپنے کانوں پڑتي هی جو اور تمام بارآور ذریعوں کي نسبت زیادہ تر زمین سے حاصل هوتی هیں یعنے اُس سے وہ زیادہ مقدار پیداوار کي ملتي هی جسکو لگان کہتے هیں اور کسي شے کا ذکر اسقدر اپنے سنے میں نهیں آیامگر جب زمین افراط سے اور کمال زرخیز اور بار آور هوتي هی تو اُس سے لگان حاصل نهیں هوتا اور جب که اُسکي قوتیں زایل هوجاتي هیں اور بہت سي محنت سے پیداوار کم پیدا هوتي هی تو اُسیوقت سے اصل پیداوار اراضیات زیادہ زرخیز کے ایک حصه کو بطور لگان الگ کیا جاتا هی اور یهه امر عجیب هی که زمین کے اُس وصف کو جو اُن قدرتي ذریعوں کی مقابله میں جنکي بدولت کارخانے چلتے هیں ایک نقصان منصور هوسکتا هی زمین کي سبقت کا باعث سمجھتے هیں اگر هوا اور پاني اور بھاپ کي لچک اور خصوص هوا کا دباؤ باوصاف کثیرہ موصوف هوتے اور هر وصف افراط متوسط پر هوتا اور وہ سب وصف قبض و تصرف میں هوتے اور اُن وصفوں سے سلسله وار کام لیا جاتا تو زمین کي مانند اُنسے بھي لگان وصول هوتا اور جسقدر که بڑے بڑے وصف استعمال کیئے جاتے اُسیقدر مول اُن جنسوں کا جنکے بنانے میں وہ وصف استعمال میں آتے اسلیئے زیادہ هوجاتا که جسقدر محنت هوتي اُسقدر پیداوار نهوتي غرض که آدمي نهایت عرق ریزي سے زیادہ کام کرتا اور قدرت کم کام دیتي تو زمین اپني کم باراوري سے عزیز نوهتے *

پس وہ پیداوار زاید جو زمین سے بصورت لگان حاصل هوتي هی اگر فائدہ سمجھي جاوے تو یهه امر خواهش کے قابل هی که جو کلیں هرسال میں نئي طیار کیجاویں وہ پراني کلوں کي نسبت کم مفید هوں جس سے اُنکے بنائے هوئے اسبابوں کي مالیت بلکه تمام کلوں کے طیار کیئے

ہوئے اسبابوں کي ماليت بلاشبھہ زيادہ ہوجاويگي اور جن لوگوں کے پاس اچھي بارآور کليں ہونگي اُنکو لگان وصول ہوگا حاصل يہہ کہ قدرتي محنت کي قيمت باين وجہہ ادا نکي جاوے گي کہ وہ بہت سا کام ديتي ہی بلکہ اسوجہہ سے ادا کيجاوے گي کہ بہت تہوڑا کام اُس سے برامد ہوتاہے اور جسقدر کہ قدرت اپني عنايتوں ميں تنگي برتيگي اُسيقدر اپنے کام کي قيمت بڑھاويگي اور جہاں کہيں وہ بہت فياضي کرتي ہی وہاں وہ اپني استعانت مفت کرتي ہی انتہی *

معلوم ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب يہہ بات بہول گئے کہ جس صفت کے سبب سے زمين لگان پيدا کرنيکے قابل ہوتي ہی يعني وہ قوت ذاتي کہ جسقدر لوگ اُسکي کاشت کے واسطے ضروري چاہيئيں اُن سے زيادہ لوگوں کي معيشت پيدا کرے ايک ايسا فائدہ ہی کہ بدون اُسکے لگان متصور نہيں ہوسکتا جسقدر کسي معين ضلع کي آبادي ميں ترقي ہوتي جاتي ہی اُسيقدر اُس ضلع کي اراضي کي پيداوار زايد جو اُسکے بونے والوں کے انجام معيشت کے بعد باقي رہتي ہی ہميشہ روز افزوں ترقي کي جانب مايل ہوتي ہی اور وجہہ اُسکي يہہ ہی کہ فن کاشتکاري اور سرمايہ کي ترقي سے زمين کي زرخيزي بڑھتي جاتي ہے يا يہہ وجہہ ہے کہ کاشتکاري کي تعداد کي نسبت پيداوار کے کم ہونے سے غريب لوگ اُس قليل پيداوار سے راضي ہوجاتے ہيں يا دونوں وجہوں کا مجموعہ امر مذکورہ بالا کا باعث ہی منجملہ اُن دو سببوں لگان کے ايک سبب بہلائي ہی اور دوسرا سبب برائي ہی چنانچہ يہہ بہلائي کي بات ہی کہ تمام انگلستان ميں ايسے دس لاکہہ ايکڑ موجود ہيں کہ اوسط محنت کے ذريعہ سے چاليس بشل اناج کے في ايکڑ پيدا ہوسکتے ہيں اور يہہ برائي کي بات ہے کہ اُس ملک ميں ايسے دس لاکہہ ايکڑوں سے کوئي ايکڑ زيادہ نہيں اور ايسي ہي يہہ بات کہ جو کچہہ ايک کاشتکار اپني محنت سے پيدا کرتا ہی اوسط مقدار اُسکي اُس قدر سے بہت زيادہ ہو کہ ايک کسان کے کنبہ کے واسطے ضروري ہو بہلائي گني جاتي ہی اور يہہ امر کہ تمام زرخيز زمينوں کي وسعت اور سرمايوں کي تعداد آبادي کے حسابوں ايسي کافي وافي نہيں کہ جو کچہہ وہ کسان اپني محنت سے کماتا ہی اپنے فائدے اور اپنے خويش و اقارب کے فائدوں ميں بواسطہ يا بلاواسطہ خرچ کرسکے برائي

سمجھی جاتی ھے لگان پیدا کرنے کے واسطے بھلائی اور برائی دونوں کا ھونا ضروری و لابدی ھی چنانچہ بھلائی کے باعث سے لگان طلب کیا جاتا ھی اور برائی کے سبب سے کاشتکار اُسکو ادا کرتا ھی *

معلوم ھوتا ھی کہ رکارڈو صاحب نے اپنے التفات کو برائی کی جانب متوجہہ کیا مگر برائی کے نہ بڑھنے بلکہ اُسکے کم ھو جانے پر بھی لگان بڑہ سکتا ھی جیسے کہ اگر کوئی مالک جائداد اپنی خواھش کے موافق پیداوار کو تگنا کرسکے جس سے اُسکے لگان کو پہلے کی نسبت بہت سا بڑھائے تو کیا لگان کی ترقی کا باعث امداد قدرت کی قلت ھوگی بلکہ یہہ بات کہی جاوے گی کہ باعث اُسکا بہ نسبت اُسکے باقی ملک کی اراضی کی کم بارآور ھی اور یہہ بات تسلیم کے قابل ھی کہ اگر ھم تمام ملک کی زمینوں کی بارآور قوتوں کو دفعتاً تگنا کرسکیں اور ابادی کی صورت وھی باقی رھی تو لگان بہت کم ھو جاویگا اور اُن تھوڑے لوگوں کے سوا جنکی اوقات لگان سے بسر ھوتی ھی باقی سب لوگ ترقی پاوینگے ھاں اگر ھماری آبادی بھی تگنی ھو جاوے تو لگان بہت بڑہ جاویگا اور زمینداروں کی حالت درست ھو جاویگی اور کوئی گروہ خراب نہوگا بلکہ حقیقت میں اور گروھوں کی حالت بھی ترقی پاویگی اسلیئے کہ کثرت آبادی سے محنت کی تقسیم زیادہ ھوگی اور ملکوں کا آنا جانا آسان ھو جاویگا اور ان دونوں باتوں کے باعث سے کارخانوں کی چیزیں ارزاں ھو جاویں گی اور ترقی پاویں گی اور اگر آبادی تگنے ھونے کی جگہہ دوگنی ھو جاوے تو ملک کی حالت اور بھی عمدہ ھو جاویگی اگرچہ لگان کی ترقی اُس قدر نہوگی جو آبادی کے تگنے ھو جانے پر ھوتی مگر پھر بھی بہت ھوگی علاوہ اُسکے کچی پیداوار اور کارخانوں کی چیزیں پہلے زمانہ کی نسبت کمال افراط سے ھونگی واضح ھو کہ جو کچھہ بیان کیا گیا وھی ایک سو تیس برس گذشتہ میں بلاد انگلستان میں واقع ھوا چنانچہ اتھارویں صدی کے آغاز سے انگلستان کی آبادی دوچند کے قریب اور زمین کی پیداوار سہ چند بلکہ چار چند ھوگئی اور لگان ان دونوں چیزوں سے بھی زیادہ بڑھا مگر ترقی لگان کے ساتھہ اُجرت کی بھی باستثناء شراب وغیرہ چند چیزوں کے جنپر خاص خاص محصول لگتی ھیں بلحاظ تمام جنسوں کے جنکو مزدور لوگ اپنے خرچ میں لاتے ھیں ترقی ھوئی چنانچہ محنتی

لوگ اپنے معمولي محنت سے اب زیادہ اناج پاتے هیں اور منجمله کارخانوں کي چیزوں کے نہایت مفید مفید چیزوں میں سے پہلے کي نسبت پانچ گني زیادہ حاصل کرسکتے هیں کیا اب یہہ انصاف سے کہا جا سکتا هی که لگانوں کي ترقي کا یہہ سبب هوا که قدرت نے کام کم دیا اور امداد قدرت کي قیمت اِسلیئے بڑہ گئي که وہ اپني عنایتوں میں زیادہ دست کش هوئي هاں یہہ بات راست هی که اگر پیداوار زمین کي قیمت تگني هونے کي جگہہ سو گني هوجاتي تو لگان نه بڑهتا اور یہہ بات بهي ایسيهي راست هی که اگر تگني هونیکي جگہہ وہ پیداوار اپني حالت پر قایمهوتي تو بهي لگان نه بڑهتا حاصل یہہ که قدرت کي محنت کي قیمت وصول هونے کے لیئے جو شرط ضروري هی وہ بقول رکارڈو صاحب کے یہہ نهیں که امداد اسکي تهوڑي هو بلکه یہہ هے که امداد اُسکي بیحد و حساب نهو جاوے *

جو که آدمي کے ذریعه سے لگان حاصل نهیں هوتا بلکه قدرت کے ذریعه سے هاتهه آتا هی تو اُسکي تعداد لگان لینیوالونکي رضا و خوشي اور سعي و محنت پر منحصور نهیں زمین یا اور کسي قدرتي دریعه کا مالک جسکے برتنے کے واسطے لگان دینے پر لوگ راضي هوتے هیں وہ تعداد لگان کي حاصل کرتا هی جو آپس کے حرص و حسد سے اُسکے دینے پر مجبور هوتے هیں اور اِسلیئے که لگان خالص نفع هی لگان پانے والا بڑي سے بڑي تعداد کو قبول کرتا هی جو پیش کیجاتي هی اور لگان کي تعداد نه اُن لوگوں کي سعي و محنت پر منحصور هی جو لگان کو ادا کرتے هیں مقبوضه قدرتي ذریعوں کي خدمات کي قیمت، وہ شخص ادا کرتا هی جو اُن خدمتوں کا اِستعمال چاهتا هی اِسلیئے که لینے دینے والے دونوں آدمي اِسبات سے واقف هوتے هیں که اگر ایک آدمي ٹهیکه پر نه لیگا تو دوسرا آدمي لے لیگا اور اسي وجهه سے لگان کي تعداد کسي عام قاعدہ کے تابع نهیں اور کوئي حد اُسکي مقرر نهیں چنانچه کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ هو سکتا هی بلکه اُس مقدار پر منحصور هی که جس مقدار سے قدرت نے بعض بعض ذریعوں کو خاص خاص قوت پیداوار عنایت کي اور اُن ذریعوں کي اُس تعداد پر منحصر هی جو اُن لوگوں کي تعداد و دولت کے مقابله میں هو جو اُن ذریعوں کے لگان لینے کے قابلیت رکهتے

هیں اور اُسپر راضي هیں نیویارک کے پاس پُروس کي زمین اب دس هزار روپئے في ایکڑ بکتي هی جو صدي گذشتہ میں دو روپیہ دو آنہ چار پائي في ایکڑ بکتي تهي *

منافع اور اُجرتوں کي کمي و بیشي کے سببوں کا بیان

واضح هو کہ اُجرتیں اور منافعے اکثر باتوں میں لگاں سے مختلف هیں چنانچہ وہ دونوں نہایت کم اور نہایت زیادہ هو سکتے هیں اور نہایت کم اِس سبب سے هوتے هیں کہ هر ایک اُنمیں سے ایک تردد اور جانکاهي کا نتیجہ هوتا هی بیان اسباب کا نہایت دشوار هی کہ منافع کا ادنی سے ادنی درجہ کیا هی مگر یہہ امر صاف واضح هي کہ هر سرمایہ والا اپنے سرمایہ کے استعمال غیربارآور اور اُسکے حظ بالفعل میں اُٹھانے سے بچنے کے عوض میں ایسے معاوضہ کا مستحق هوتا هی کہ وہ اسقدر قلیل سے کچھہ زیادہ هووے جو نہایت کم سے کم قیاس میں اسکے اور اُجرت کا ادنی سا ادنی درجہ همیشہ کے لیئے وہ تعداد قایم هوسکتي هی جو محنتي لوگوں کي اوقات گذاري کے قابل ضرور هووے اور اِسلیئے کہ نرخ اُجرت کا بہت کچھہ مزدوروں کي تعداد اور نرخ منافع کي تعداد سرمایہ پر منحصر هی تو بڑي بڑي اُجرتیں اور بڑے بڑے منافع اپنے کمي کو آپ هي پیدا کرلیتے هیں چنانچہ بڑي بڑي اُجرتیں آبادي کي ترقي سے جو کثرت مزدوروں کے باعث هوتي هی اور بڑے بڑے منافع سرمایہ کي ترقیوں سے آپ سے آپ گھٹ جاتے هیں اِس کتاب کے کسي اگلے حصہ میں واضح هوگا کہ اگر تعداد اُس سرمایہ کي جو اُجرتوں کے ادا کرنے میں صرف کیا جاتا هی ترقي کرتي هی اور مزدوروں کي تعداد بدستور باقي رهتي هی تو منافع کم هو جاتا هی اور اگر مزدوروں کي تعداد بڑھتي هی اور سرمایہ کي تعداد اور قیمت کي پیداواري ویسي هي قایم رهتي هی تو اُجرتیں کم هو جاتي هیں اور اگر برابر کي نسبت سے دونوں بڑہ جاتي هیں تو دونوں کم هونے پر مائل هوتي هیں اِسلیئے کہ وہ دونوں پہلے زمانہ کي نسبت اُن قدرتي ذریعوں کي قوت سے بڑي مناسبت رکھینگے جنکي خدمتوں کي حاجت اُنکو ضرور هوتي هی. اگرچہ اُجرت اور منافع کے

نہایت اعلی درجہ کا قایم کرنا سہل و آسان نہین مگر باوجود اسکے یہہ بات عموماً قرار دے سکتے ہیں کہ کسي ملک میں فیصدي پچاس روپیہ سالانہ منافع بشرح اوسط بہت دنوں تک جاري نہیں رہا اور کہیں ایسي شرح سے اُجرت جاري نہیں رہي جس سے محنتي کو اسقدر روپیہ ملے کہ وہ اُسکے کنبے کي پرورش سے دہ چندہ زیادہ ہووے *

آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات قرار دي ہی کہ محنتوں اور سرمایوں کے مختلف استعمالوں کے نقصان و فائدے ایک ہي مقام پر یا تو بالکل مساوي ہوتي ہیں یا برابري پر ہمیشہ مائل ہوتے ہیں جیسکہ اگر کوئي پیشہ کسي مقام میں باقي پیشوں کي نسبت بحسب ظاہر زیادہ مفید یا کم مفید ہو تو جسقدر آدمي ایک پیشہ میں زیادہ ہوجاوینگے اُسیقدر دوسرا پیشہ چھوڑ بیٹھینگے اور اُس پیشہ کے فائدے جو زیادہ مفید و نافع ہی باقي پیشوں کے فائدوں کي برابر ہو جاوینگے اور یہہ بات ایسے لوگوں میں واقع ہوتي ہی جہاں کاروبار قدرتي قاعدہ پر ہوتے ہیں یعنے جہاں ایسي آزادي ہوتي ہی کہ ہر فرد بشر جو مناسب سمجھے اُس پیشہ کو اختیار کرے اور جب کبھي تبدیل اُسکي چاہے تو اُسکو بدل بھي سکے غرضکہ وہاں ہر فرد بشر کي طبیعت مفید پیشہ کي جستجو اور مضر پیشہ سے گریز پر راغب ہوتي ہی *

آدم اسمتھہ صاحبکي یہہ رائیں راست درست ہیں اور علاوہ اُنکے یہہ بات بھي واضح ہی کہ جب موانع موجود نہوں تو ہر آدمي کي یہہ خواہش طبعي کہ اپني عقل اور جسمي قوتوں اور پوري استعدادونکے صرف کرنیکے واسطے زیادہ مفید کاروبار کا موقع حاصل کرے جس سے ایک آدمي ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانیکو آمادہ ہوتا ہی اُسکو ایک گانو سے دوسرے گانو بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجاتي ہی چنانچہ مطالب تجارتکي نظر سے دنیا کے تمام اطراف ایک بہت بڑا پروس ہی اور جن سببوں کے ذریعہ سے لندن اور یورپول کي تجارتوں کے منافع برابر ہو جاتے ہیں اونہیں سببوں کي بدولت لندن اور کلکتہ کي تجارتوں کے فائدے مساوي ہو جاتے ہیں مگر جب کہ ہم تفصیلوار نظر کرتے ہیں تو ہم اُن لوگوں کے اختلاف معاوضہ سے حیران ہوتے ہیں جو بحسب ظاہر برابر محنت اُٹھاتے ہیں اور سرمایہ کے خرچ بیجا سے برابر پرہیز کرتے ہیں

چنانچہ ایک جنرل کو ایک سپاہی کی آدھی مشقتوں سے بھی کم اُٹھانی پڑتی ہیں اور تنخواہ اُسکی سپاہی کی تنخواہ سے سوگنی ہوتی ہی اور ایسے ہی وکیل لاکھہ ڈیڑ لاکھہ روپیہ سال کماتے ہیں اور نقل نویس ہزار محنت اور دشواری سے ہزار روپیہ سالانہ پیدا کرتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ سرکاری خزانچی کے بلوں کا خریدنے والا یہہ حق حاصل کرنے پر بہت سا روپیہ خرچ کرتا ہی کہ سرکاری کاموں میں وہ تین روپیہ سیکڑہ سالانہ پر سرمایہ لگاوے حالانکہ اگر دوکاندار فی سیکڑہ بیس روپیہ سے کم پیدا کرے تو یہہ سمجھتا ہی کہ معقول کمائی نہیں ہوئی اور جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ لندن کا ساہوکار فی سیکڑہ سات روپیہ پر راضی ہی تو شریک اُسکا جو کلکتہ میں لین دین کرتا ہی پندرہ روپیہ سیکڑہ چاہتا ہی *

بیان اُن صورتوں کا جنکے ذریعہ سے یہہ دریافت ہووے کہ مقام معین اور وقت معین میں اُجرت اور منافع کی شرح اوسط کیا ہوتی ھے

واضح ہو کہ اختلاف مذکورہ بالا کسیقدر اصلی ہیں اور کسیقدر ظاہری ہیں اصلی اختلافوں کا باعث کسیقدر وہ اثر ہی جو تحصیل کے مختلف ذریعوں کے اپسمیں ایک کا دوسرے پر ہوتا ہی مثلاً منافع کی شرح کا اثر تعداد اجرت پر اور تعداد اجرت کی تاثیر منافع کی شرح پر اور کسیقدر سبب اُنکا اُن نقصانوں کی سختی ہی جو مزدور اور سرمایہ والے کو اجتناب و محنت کے علاوہ عارض ہوتے ہیں اور کسیقدر وہ دشواری ہی جو محنت و سرمایہ دونوں کے ایک کام سے دوسرے کام کیطرف منتقل ہونے میں پیش اتی ہی اور یہہ ایک ایسی دشواری ہی کہ وہ کچھہ قدرتی ہرج مرج اور کچھہ انسانوں کی عادات و قواعد سے پیدا ہوتی ہی اور یہہ بات یاد رہے کہ بیان ان سببوں کے اثر کا جو ایک ہی ملک میں محنت اور سرمایہ کے مختلف استعمالوں میں اجرت اور منافع کی

اوسط شرحوں پر موثر هوتا هی آگے آویگا اور اس بحث کے واسطے یہہ بات فرض و تسلیم کرکے کہ اجرت اور منافع کي فلاں فلاں اوسط شرح هی اُن سببوں کي توضیح و تشریح میں کوشش کرینگے جنکے ذریعہ سے اوسط شرحیں قایم هوتي هیں یعني اُن حالات کا بیان کرینگے جنسے یہہ بات طے هوتي هی کہ وقت و مقام معین میں اجرت و منافع کي اوسط شرح کیا هوتي هی هم پہلے بیان کرچکے کہ اس علم میں اصول مختلفہ کا آپس میں منحصر هونا منجملہ مشکلات اس علم کے ایک بڑي مشکل هی اور یہہ اصول مختلفہ کا ایسمیں منحصر هونا اجرتوں اور منافع کے مسایل میں ایسا بڑا هی کہ شافي بیان اُن سببوں کا جو اجرت سے علاقہ رکھتے هیں بدون اسکے ممکن نہیں کہ جو سبب منافع سے متعلق هیں بیان اُنکا نکیا جاوے مگر حتی‌الامکان هم اُنکو مخلوط نہونے دینگے اور واضح هو کہ اجرت کے مقدمہ سے بحث اس لیئے شروع کرتے هیں کہ وہ مضمون بہت کچھہ علیحدہ بیان هو سکنے کے قابل هی *

بیان اسباب کا کہ اجرت کے ساتھہ جب الفاظ گران اور ارزاں استعمال کیئے جاتے هیں تو اُنکے کیامعنے سمجھے جاتے هیں

هم بیان کرچکے کہ اجرت وہ معاوضہ هی جو محنتي آدمي کو جسماني اور نفساني استعدادوں کے استعمال کے عوض میں حاصل هوتا هی معاوضہ مذکورہ کي کم و بیشي کي حیثیت سے اجرتوں کو گراں یا ارزاں کہا جاتا هی اور تین مختلف پیمانوں سے وہ کمي و بیشي اندازہ کیجاتي هی پس گراں اور ارزاں اجرتوں کا استعمال تین معنوں میں کیا جاتا ھے *

اول یہہ کہ اجرتوں کو گراں یا ارزاں بحسب تعداد اُس روپئے کے کہا جاتا هی جو مزدور ایک وقت معین میں کماتا ھے اور اس مناسبت میں لحاظ و پاس اُن جنسوں کا نہیں کیا جاتا جو اُس روپیہ سے خرید کیجاتي هیں چنانچہ جب هم یہہ بات کہتے هیں کہ بلاد انگلستان میں

هنري هفتم کی عہد سلطنت سے اجرت زیادہ هوگئي تو یهي مناسبت مراد هوتي هی اسلیئے کہ مزدور لوگ آج کل بارہ آنہ سے ایک روپیہ تک في یوم کماتے هیں اور اُس زمانہ میں تین آنہ في یوم کماتے تھے *

دوسرے یہہ کہ اجرتوں کي گراني اور ارزاني بلحاظ اُن جنسوں کي مقدار اور قسم کے هوتي هی جو محنتي کو اجرت میں ملتی هیں اور روپیہ پر وهاں نظر نہیں هوتي چنانچہ جب یہہ کہتی هیں کہ انگلستان میں هنري هفتم کی عہد سلطنت سے اجرت کم هوگئي تو یهي مناسبت غرض هوتي هی اسواسطی کہ جب مزدور في یوم گیہوں کے دو پک † کماتا تھا اور اب صرف ایک پک کماتا هی *

تیسرے یہہ کہ گراني اور ارزاني اُنکي بلحاظ اُس مقدار اور حصہ کے هوتي هی جو مزدور کو اُسکي محنت کي پیداوار سے حاصل هوتا هی اور اُس پیداوار کي کل تعداد پر نظر نہیں هوتي *

پہلے معنی عام پسند هیں باقي دوسرے معنی وہ هیں جسکو آدم اسمتہہ صاحب نے اختیار کیا اور تیسرے معنے وہ هیں جنکو رکارڈو صاحب نے رواج دیا اور اُنکی اکثر پیرووں نے بهي وهي رائج رکھے مگر همارے نزدیک یہہ معنی نہایت برے هیں اور رکارڈو صاحب کي اُن انوکھي اصطلاحوں میں سے معلوم هوتے هیں جنکو اُنہوں نے اس علم میں رایج کیا چنانچہ یہہ معنے اُن حقیقتوں سے جو محنتي لوگوں کے حالات سے نہایت علاقہ رکھتی هیں هماري توجہہ کو روک رکھتي هیں گو هم اجرت کے مضمون هي پر بحث و تکرار کرتے هوں کیونکہ اسباب کے دریافت کے لیئے کہ مزدور کي اجرت گراں هی یا ارزاں همکو بجاے یہہ تحقیق کرنے کے کہ اُسکو بري اجرت ملتي هی یا اچھي یا اُسکي پرورش اچھي هوتي هی یا بري یہہ دریافت کرنا پڑتا هی کہ جو کچھہ وہ طیار کرتا هی اُسمیں سے کیا حصہ اُسکو ملتا هی چار یا پانچ سال گذشتہ کے درمیان میں بہت سے هاتھہ کے بنے والے دو هفتہ کي محنت سے ایک تانا طیار کرنے کي عوض میں جسکو سرمایہ والے نے چار روپیہ دو آنہ آتھہ پائي کو فروخت

---

† ایک پک چار بشل کا هوتا هے اور بشل ایک پیمانہ غلہ کا هے جو ۲۱۵۰٫۴۲ مکعب انچہہ کا هوتا هی جس میں آتھہ گالن گیہوں کے آتے هیں اور ایک گالن برابر آتھہ پونڈ یعني چار سیر کے هوتا هی *

کیا چار روپیہ دو آنہ حاصل کیئے اور ایک کوئیلہ والا اپنے نوکروں کو بیس روپیہ في هفتہ دیتا هی اور اُن لوگوں سے پچیس روپیہ لیتا هی جو اُسکے نوکروں کي خدمتیں خرید کرتے هیں مگر رکارڈو صاحب کے معنوں کے موافق جولاهی کي اجرت جو في هفتہ دو روپیہ ایک آنہ هوتے هیں کوئلہ والے کے نوکروں کي اجرت سے جو في هفتہ بیس روپیہ هیں بهت زیادہ هوئي اسلیئے کہ وہ جولاها فیصدي محنت کي قیمت سے ننانوہ حصہ اور کوئلہ والے کے نوکر فیصدي کے حساب سے اسي حصہ پاتے هیں *

اگر بالفرض اس اعتراض سے یہہ معنے پاک بهي هوتے اور وہ بات جسپر یہہ معنی توجہہ کو متوجہہ کرتے هیں نہایت خفیف هونے کي جگہہ بڑے بهاري هوتے تو بهي وہ معني اسلیئے دشوار هوتے کہ جو مؤلف استعمال اُنکا کرتا تو اُسکے مضموں کو مختلف اور تاریک کردیتے یہہ بات غیر ممکن هی کہ مروج اصطلاحوں کے هم نئے معنے قرار دینیکے بعد کبهي نہ کبهي اصلي معنوں کیطرف لغزش نکریں اور جب کہ رکارڈو صاحب یہہ فرماتے هیں کہ باستثناء ترقي اجرت کے کوئي شی منافع میں تبدیل پیدا نہیں کرتي اور جس شی سے محنت کي اجرت کو ترقي هوتي هی وہ سرمایہ کے منافع کو کم کرتي هی اور گراں اجرت اُن لوگوں کي اصلي منفعت میں سے کچهہ نہ کچهہ کم کرتي هی جو مزدوروں کو کام پر لگاتے هیں اور اُسي سبب سے وہ اُنکے نقصان کا باعث هوتي هی اور جسقدر کہ محنت کي اجرت کم هوتي جاتي هے اُسیقدر منا فعوں کو ترقي هوتي جاتي هی تو مراد اُن کي گراں اجرت سے بڑي تعداد نہیں بلکہ بڑي مناسبت هی مگر جب کہ وہ اُس ترقیکابیان کرتے هیں جو گراني اجرت سے آبادي کو نصیب هوتي هی تو گراں اجرت سے مراد اُنکي بڑي تعداد هی اور اُن کے تابعینوں اور مخالفوں نےگراں اور ارزاں کے لفظوں سے یہہ سمجهہ لیا کہ رکارڈو صاحب نے تعداد و مقدار اُس سے مراد رکهي اور مراد اُنکي مناسبت نہیں اور اُس کا یہہ نتیجہ هوا کہ رکارڈو صاحب کی بڑي کتاب کے مشہور هونے سے لوگوں میں یہہ بات پهیل گئي کہ گراں اجرت اور گراں منافع وقت واحد میں مجتمع نہیں هوسکتے چنانچہ جو ایک میں سے کم هوجاتا هی وہ دوسرے میں بڑہ جاتا هی مگر یہہ واضح رهے کہ ایک اصلي مثال کے ذریعہ سے اگر اس راے کے امتحان پر کچهہ بهي کوشش کي جاوے تو اُسکي بیهودگي

واضح هوجاوے كي معمولي قياس يهه هى كه سرمايه والا اپنے مزدوروں كي اجرت بحساب اوسط ايک برس پيشگي لگاتا هى اور جس جنس كو مزدور اُسكے پيدا كرتے هيں اُسكے مول كا دسواں حصه وضع لگان كے بعد حاصل كرتا هى مگر هم اسطرف مائل هيں كه بلاد انگلستان ميں منافع كي اوسط شرح اُس سے زيادہ اور پيشگي روپئے لگانيكا اوسط زمانه اُس سے تهوڑا هى مقام مينچسٹر ميں بعد تحقيقات ايسے معاملوں كے يهه عام راے دريافت هوئي كه كارخانه والا ايک سال اپنے سرمايه كو بحساب اوسط دو دفعه پلٹتا هى اور هر دفعه ميں پانچ روپيه فيصدي كے حساب سے منافع حاصل كرتا هى اور دوكاندار ايكسال ميں اپنے سرمايه كو بحساب اوسط چار بار پلٹتا هى اور هر بار ميں ساڑے تين روپيه فيصدي منافع كماتا هى اور ان باتوں كي روسے محنتي كا حصه معمولي تخمينه كي نسبت بلاشبهه زيادہ هوگا مگر هم اس معمولي تخمينه كو صحيح سمجهتے هيں اور يهه تسليم كرتے هيں كه وضع لگان كے بعد مزدور آدمي اُس جنس كي قيمت ميں سے نو دسويں حصے پاتا هى جسكو وہ اپني محنت سے پيدا كرتا هى ان صورتوں ميں اجرت كي تعداد ميں في هفتهه ايک دسويں حصه كے بڑہ جانے يعنے دس كے گيارہ هوجانے سے تمام منافع بايں شرط كه وہ سرمايه والے كے حصه ميں سے وضع كيا جاوے بالكل باقي نهيں رهيگا اور اگر پهر اُجرت كے ايک پانچويں حصه كي ترقي يعني في هفتهه دس كے بارہ هوجاويں تو سرمايه والے كو اتنا نقصان پهنچيگا كه وہ اُسكے پهلے منافعوں كي تعداد كي برابر هوگا اور اجرت كے ايک دسواں حصه كم هوجانے سے منافع دوگنا اور پانچواں حصه كم هوجانے سے تگنا هوجاويگا هم سب جانتے هيں كه اجرت كي تعداد ميں دسويں يا پانچويں حصه بلكه اس سے زيادہ كي تبديلياں اكثر هوتي رهتي هيں مگر باوصف اسكے كوئي شخص ايسا نهيں كه يهه بات اُسنے سني هو كه منافع پر مذكورہ بالا تاثير اُنكي هوئي هو *

مگر تسپر بهي سب عالموں اور عاملوں نے اس مسئله كو تسليم كيا چنانچه اُس † كميٹي نے جو كاريگروں اور كلوں كي تحقيقات كے ليئے

---

† يهه انتخاب اُس كميٹي كي پهلي رپورٹ كا هى جو اُسنے پارليمنٹ كے اجلاس سنه ۱۸۲۴ ع ميں بهيجي *

مقرر هوئي تهي فرانسس پليس صاحب سے يهه بات دريافت کي که ترقي اجرت کے باعث سے کيا کارخانه‌دار اپنے اسبابوں کي قيمتيں نهيں بڑهاتے صاحب ممدوح نے يهه جواب ارشاد کيا که مجهکو يقين واثق هی که علم انتظام کا کوئي مسئله اس مسئله سے زياده مسلم نهيں يعني جو کچهه اجرتوں ميں زيادتي هوتي هی وہ منافعوں سے ليجاتي هے انتهی *

پليس صاحب نے استعمال اس مسئله کا کيا ايسے وقت ميں کيا که اُنکے مزدوروں نے عام مصيبت ميں زياده اجرت طلب کي اور ايسا معلوم هوتا هی که کميٹي نے بهي اس مسئله کو ايسا هي سمجها اور اس ليئے که يهه مقدمه بڑے پايه کا هی تو هم اس کميٹي کي دوسري رپورٹ سے جو اُسنے پارليمنٹ کے اجلاس سنه ۱۸۲۵ ع ميں بهيجي کچهه خلاصه نقل کرتے هيں بيان اُسکا يهه هے *

که جن مشهور شخصوں نے پچاس برس گذشته ميں اُن اصولوں کو ايک علم بنايا جو تجارت اور محنت کے کاموں سے علاقه رکهتے هيں وہ لوگ اسبات کو واقعات و دلائل سے ثابت کرتے هيں که ارزاں اجرت کي تاثير سے اُس جنس کي قيمت ميں کمي نهيں هوتي جسپر استعمال اُس اُجرت کا هوا بلکه جهاں کهيں اُجرت ارزان هوتي هی وهاں منافعوں کا نرخ اوسط بڑه جاتا هی رکارڈو صاحب کي مشهور کتاب کا جو اصول اِنتظام پر مشتمل هی ايک بڑا حصه اسي اصل کے شرح و بيان سے معمور هی اور مکلک صاحب اپني گواهي مفصله ذيل ميں جسپر پارليمنٹ کي خاص توجهه درکار هی توضيح اس اصل محکم کي کمال لياقت سے کرتے هيں *

مکلک صاحب سے يهه سوال هوا (سوال) که جنسونکي قيمتوں پر اُجرتوں کي کمي بيشي کا جو اثر هوتا هے اُسپر آپ نے بهي توجهه فرمائي يا نهيں (جواب) هاں ميں نے توجهه کي هی (سوال) آپ کي راے ميں يهه بات درست هی که جب اجرتيں بڑه جاتي هيں تو اُنکے موافق جنسوں کي قيمت بهي بڑه جاتي هی (جواب) ميں يهه خيال نهيں کرتا که اجرتوں کے بڑه جانے سے جنسوں کي قيمت پر کسي طرح کا اثر هوتا هی اور بالفرض اگر هوتا بهي هی تو بهت خفيف هوتا هی (سوال) فرض کيا جاوے که ملک فرانس ميں انگلستان کي نسبت اجرتيں قليل هيں پهر

کیا آپ کي راے یہہ هی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے باعث سے بیگانہ ملکوں کي تجارتوں میں انگریزوں کي نسبت زیادہ فائدہ اوتھاوینگے (جواب) میري راے نہیں کہ وہ لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریزوں کي نسبت زیادہ منفعت اوتھاوینگے بلکہ میري راے یہہ هی کہ جیسے اجرت کي ارزاني سے انگلستان میں محنت کي پیداوار کي تقسیم هوگي اُسکي نسبت فرانس میں بہت مختلف هوگي چنانچہ فرانس میں محنتي لوگ محنت کي پیداوار سے کم حصہ پاوینگے اور سرمایہ لگانے والوں کو زیادہ هاتھہ آویگا (سوال) جب کہ فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروںکو تہوڑي مزدوري پر بہم پہنچاتا هی تو کیا وہ کارخانہدار انگریزي کارخانہدار کي نسبت، تمام اسباب کو کم قیمت پر فروخت نکریگا (جواب) اسلیئے کہ اسباب تجارت کي قیمت صرف منافع اور محنت سے مرکب هوتي هی اور فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروں کو تہوڑي مزدوري پر لگاتا هی تو ارزاني اجرت کا صرف اتنا اثر هوگا کہ اُسکو بڑا فائدہ حاصل هوگا مگر یہہ امر هرگز نہوگا کہ وہ کارخانہ دار اپنے مال کو کم قیمت پر فروخت کرے ملک فرانس میں ارزاني اجرت کے باعث سے جو هرمحنت کے کام میں واقع هوتي هی بڑي شرح سے منافع هاتہہ آتا هے (سوال) انگلستان اور فرانس کي اجرتوں کے مقابلہ سے آپ کیا نتیجہ نکالتے هیں (جواب) میرا نتیجہ یہہ هی کہ اگر یہہ بات درست هی کہ بلاد انگلستان میں ملک فرانس کي نسبت اجرت زیادہ هی تو تاثیر اُسکي صرف اس قدر هوگي کہ انگلستاني سرمایوں کے منافع فرانسیسي سرمایوں کے منافع سے تہوڑے هونگے مگر دونوں جگہہ کي جنسوں کي قیمتوں پر کچھہ تاثیر اُسکي نہوگي (سوال) جب کہ آپ یہہ فرماتے هیں کہ اجرت کے سبب سے جنسوں کي قیمتوں میں کمي بیشي نہیں آتي تو پہر وہ کیا چیز هی جسکے باعث سے قیمتوں میں کمي بیشي آجاتي هی (جواب) وہ شے مقدار محنت کي کمي بیشي هی جو کسي جنس کي تحصیل کے واسطے صرف کیجاتي هی (سوال) جب کہ فرض کیا جاوے کہ انگلستان سے فرانس میں کلیں بہیجي جاویں تو باوجود اِسکے بہي آپ کي یہہ راے هی کہ انگریزوں کو

وهي فائدے هاتهه آویں جو في الحال حاصل هوتے هیں (جواب)
هاں وهي فائدے حاصل رهیں گی اس لیئے که کلون کے جانے سے انگلستان
کي اجرتیں کم نهوں گي اور فرانس کي اجرتیں زیادہ نهوجاویں گي اور
نظر برین همکو وهي فائدے حاصل رهیں گے جو آج کل همکو حاصل هیں
(سوال) کمیتي سے آپ بیان کریں که کس وجهه سے آپ کي یهه راے
مقرر هوئي که جب فرانسیسي کارخانه دار کو انگریزي کارخانه دار کي
نسبت بهت منافع حاصل هوتے هیں تو فرانسیسي کارخانه دار انگریزي
کارخانه دار کي نسبت مال اپنا کم قیمت پر کیوں فروخت نکریگا (جواب)
وجهه اُسکي یهه هی که اگر وہ شخص انگریزوں کي نسبت اسباب اپنا
ارزاں فروخت کرے تو صرف اسطرح یهه بات قبول کرسکتا هی که جس
طرح اور فرانسیسي سرمایه والے اپنے سرمایوں پر فائدہ اوتهاتے هیں وہ
شخص کارخانه دار اُنکي نسبت اپنے سرمایه پر کم فائدہ لینے پر راضي هووے
یهه بات سمجهه سے خارج هی که عام فهم آدمي اس قاعدہ پر عمل کرے
که وہ اپنے بهائي بندوں کي نسبت کم نرخ پر فروخت کرے (سوال)
کیا آپکے بیان سے کمیتي یهه بات سمجهے که فرانسیسي کارخانه دار اگرچه
انگریزي کارخانه دار کي نسبت اپنے مزدوروں کو آدهي اجرت دیتا هی
مگر جو که وہ اجرت فرانسیسي اور کارخانه داروں کي اجرت کي برابر
هی جس سے منافع اُسکا عام فرانسیسي کارخانه داروں کے فائدوں کي
برابر هے تو اس سبب سے وہ کارخانه دار اسبات پر راضي نهوگا که انگریزي
سوداگروں سے مال اپنا ارزاں فروخت کرنے سے اپنے منافع کي شرح فرانس کے
اوسط منافع کي شرح سے کم کرے (جواب) میري غرض تهیک تهیک
یهي هی اور حقیقت یهه هی که اسمیں کچهه شک شبهه نهیں
اور کسي طرح کا فرق و تفاوت نهیں غرض که فرانسیسي کارخانه دار
انگریزي کارخانه دار کي نسبت اسباب اپنا جب تک سستا نه
بیچے گا که وہ باقي فرانسیسي کارخانه داروں سے کم منافع لینا قبول
نکرے اور یهه بات اُن حالات سے ثابت کرسکتا هوں جو انگلستان
میں روز روز واقع هوتے هیں اسلیئے که کسي زرخیز زمین کا کوئي
مالک ایسا نه پاؤگے که وہ اپني پیداوار کو فروخت کرڈالنے کے لیئے مقام
مارک لین میں اُس کو اُس نرخ رایج سے کم پر فروخت کرے جس نرخ

مؤوج سے تمام انگلستان میں ناکارہ سے ناکارہ زمین کا کاشتکار یا مالک فروخت کرتا هی (سوال) اگر فرانسیسي کارخانہ دار اسباب اپنا کم قیمت پر فروخت کرے تو انگریزوں کي نسبت مال اُسکا کیا زیادہ فروخت نہوگا (جواب) هاں یہہ امر تسلیم کیا کہ مال اُسکا بہت سا فروخت هووے مگر جسقدر زیادہ فروخت هوگا اُسیقدر نقصان زیادہ هوگا انتہی *

واضح هو کہ نقل اس عبارت کي همنے اس نظر سے نہیں کي کہ مکلک صاحب کي راے ظاهر هووے بلکہ اس نظر سے کي هی کہ کمیٹي کي راے واضح هو جاوے مکلک صاحب کي مراد اصلي گراں ارزاں اُجرت سے کمي بیشي اُجرت کي نہیں بلکہ مراد اُنکي اُس سے مناسبت کي کمي بیشي هی چنانچہ ثبوت اس بات کا اُن کي گواهي کے ملاحظہ سے واضح هوا هوگا مگر معلوم ایسا هوتا هی کہ کمیٹي نے یہہ سمجھا کہ مراد اُنکي کمي بیشي اُجرت کي هی *

براڈورے صاحب نے پہلے بیان کیا کہ ملک فرانس میں روزمرہ کي اُجرت اُس اُجرت کے نصف کے قریب قریب هی جو انگلستان میں مزدوروں کو دیجاتي هی چنانچہ براڈورے صاحب سے کمیٹي نے پوچھا (سوال) کہ آپ نے کس وجہہ سے یہہ تصور کیا کہ ارزاني اجرت کے سبب سے فرانسیسي کارخانہداروں کو انگریزي کارخانہداروں کي نسبت بڑا فائدہ هوتا هی (جواب) میري سمجھہ میں یہہ بات آتي هی کہ جب فرانسیسي کارخانہدار کاتنے والے کو في پونڈ روئي کي کتائي پر دو آنہ اور انگریزي کارخانہدار اُسکو چار آنہ مزدوري دیتے هیں تو یہہ امر بخوبي ظاهر هی کہ دو آنہ في پونڈ کا فائدہ فرانسیسوں کو هوتا هی (سوال) کیا آپکي یہہ مراد هی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریز لوگوں کي نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت کرینگے (جواب) هاں في پونڈ دو آنہ ارزاں فروخت کرسکتے هیں (سوال) کیا مراد آپکي یہہ هی کہ اجرت کي شرح کي مناسبت سے مول اُسي شی کا جسپر وہ اجرت خرچ هوتي هی گراں یا ارزاں هوگا (جواب) هاں میں یہي سمجھتا هوں کہ لاگت کي مناسبت سے اُس شی کي قیمت کم و بیش هوگي چنانچہ اگر لاگت زیادہ هوگي تو گراں بیچینگے اور اگر لاگت کم هوگي تو ارزاں فروخت کرینگے (سوال) جس تقریر کي رو سے آپ یہہ

تصور فرماتے هیں که ارزانی اجرت سے اُنکو فائدہ هوگا کیا حاصل اُسکا یهی هے که ارزانی اجرت کے باعث سے وہ لوگ اپنی جنس کو اُس حال کی نسبت ارزاں بیچینگے که وہ گراں اجرت دینے پر فروخت کرتے (جواب) هاں اصل یهه هی که لاگت میں محنت مقدم جزو هوتا هی (سوال) کیا آپ یهہ سمجھے هیں که اگر زیادہ لاگت کی مناسبت پر قیمت نه بڑھے تو بیچنے والے کا نقصان هوتا هی (جواب) هاں میں یهی سمجھتا هوں (سوال) اگر قیمت زیادہ نهوگی تو کیا مالک کا منافع کم هوجاویگا (جواب) وہ ضرور کم هو جاوے گا اور کبھی اُسکی مالک کو ضرر فاحش هی (سوال) † کیا فرانسیسی لوگ اُس نقصان کو جو اجرت کی تبدیلی سے هوگا اُٹھا نسکینگے (جواب) اگر نقصان اُٹھانا اُنکو منظور هوگا تو بلاشبهه وہ نقصان اُٹھا سکینگے (سوال) کیا منافع اسقدر کم نهیں هوسکتا که آخرکار یک قلم معدوم هو جاوے (جواب) امکان اس امر کا کمال آسانی سے تصور کرتا هوں انتهی *

بلحاظ اسی گواهی کے مکلک صاحب کا اظهار لیا تها جسکا اغاز اسطرح پر هوا تها (سوال) جو گواهی که اس کمیتی کے روبرو دی گئی اُسکو آپ نے ملاحظه کیا یا نهیں (جواب) هاں کنچهه تهوڑا سا اُسکو پڑھا (سوال) آپ نے وہ حصه پڑھا جسمیں براڈورے صاحب یهه فرماتے هیں که فرانسیسی کارخانه‌دار ارزانی اجرت کے باعث سے انگریزی کارخانه‌داروں

---

† یهه سوال اوپر کے سوالوں کے سلسله سے علحدہ معلوم هوتا هی براڈورے صاحب کی معقول اور صاف گواهی کو اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے تو یهه کها جا سکتا هی که وہ هرگز اس عام غلطی میں نهیں پڑے که اجرتوں کا گراں هونا ایک ملک کے حق میں نقصان کا باعث هوتا هی کیونکه اُنهوں نے یهه بات تسلیم کرکے اپنی تقریر شروع کی که انگریزی کلوں اور انگریزی مهتمموں کی مدد سے فرانسیسی کاتنے والوں کی محنت ایسی هی بارآور هوسکتی هے جیسیکه انگریزی کاتنے والوں کی اس صورت میں اگر اُنکی اجرتیں انگریزوں کی اجرتوں سے نصف رهیں تو براڈوری صاحب نے خیال کیا که فرانسیسی کارخانه دار انگریزی کارخانه دار سے کم قیمت پر فروخت کریگا بلحاظ امکان اسباب کے اگرچه غالباً اسکا هونا دشوار هی براڈوری صاحب کی راے نهایت صحیح اور درست هی لیکن سوالوں کی طرز سے معلوم هوتا هی که کمیٹی نے اس راے کو پسند نهیں کیا *

سے فائدہ میں زیادہ رہتے ہیں (جواب) ہاں میںنے اُس حصہ کو پڑھا بعد اُسکے جب اُنسے یہہ سوال کیا گیا کہ جو انواجرت کي شرح کي کمي بیشي کا جنسوں کي قیمت پر هوتا هی اُسپر بھي آپ نے توجہہ فرمائي تو وہ جواب اُنہوں نے عنایت کیا جو اُنکي گواهي مذکورہ بالا میں مذکور هوا *

واضح هو کہ بعد اس چھان بین کے اگر کمیتي نے مکلک صاحب کي مراد ارزاني اور گراني اجرت سے تعداد کي قلت و کثرت نسمجھے بلکہ قیمت میں زیادہ یا کم اُسکي مناسبت تصور کي تو اُنکي اور براقورے صاحب کي گواهي میں کوئي بات نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے مطابقت اُنکي تصور کیجاوے *

مگر اصل یہہ هی کہ یہہ تمام انتشار اسباب سے پیدا هوا کہ گراں اور ارزاں اجرت کے دو معني مراد لیئے گئے جیسے کہ اوپر مذکور هوئے اگر رکارڈو صاحب لفظ گراں اور ارزاں کو زیادہ اور کم مناسبت میں مستعمل نکرتے تو یہہ پریشاني پیدا نہوتي *

هاں یہہ دو معني گراں اور ارزاں اجرت کے یعني ایک یہہ معنے جو روپئے کي نسبت سے لیئے جاتے هیں اور دوسرے وہ جو اُس جنس کي مناسبت سے اعتبار کیئے جاتے هیں جو مزدور کو اجرت کي حیثیت سے دیجاتي هی نہایت عمدہ هیں اور اُمیں کسیطرح کي دقت نہیں مگر شرط اُسکي یہہ هی کہ هم ایک هي وقت اور ایک هي مقام کي اجرت کي شرح پر لحاظ کریں اس لیئے کہ اس صورت میں دونوں سے ایک هي بات مراد هوتي هی چنانچہ جب مزدور ایک وقت اور ایک مقام میں بہت سي اجرت پاتا هی تو یہہ امر ضرور هی کہ وہ بہت سي جنس اُس سے حاصل کرے مگر جب مختلف مقاموں یا مختلف زمانوں کا اعتبار کریں تو گراں اور ارزاں اجرت سے مختلف مختلف معني مستفاد هوتے هیں اسلیئے کہ اُس حالت میں اُن لفظوں سے زیادہ یا کم روپیہ یا زیادہ یا کم جنس سمجھتے هیں اُن اختلافوں سے جو مختلف زمانوں میں زر اجرت کي تعداد میں واقع هوئے کوئي بات علاوہ اس بات کے معلوم نہیں هوتي کہ اُن وقتوں میں سونے چاندي کي کثرت تھي یا قلت تھي اور یہہ ایسي باتیں هیں کہ بہتسي کار آمدني نہیں هاں ایک زمانہ

میں مختلف مقاموں کے زر اجرت کی تعداد کے اختلافوں کا علم اسلیئے زیادہ مفید ہوتا ہی کہ اُن اختلافوں کی معلومیت سے مختلف ملکوں کی محنتوں کی مختلف مالیت جو دنیا کے عام بازاروں میں معمول و رائج ہوتی ہیں بخوبی دریافت ہو جاتی ہیں مگر باوجود اسکے ایسے اختلافوں کے معلوم ہونے سے بھی ایسے مراتب حاصل نہیں ہوتے جنکی رو سے کسی ملک کے محنتی لوگوں کی مستقل حالت دریافت ہوسکے اور اُن اختلافوں سے وہ ادھوری باتیں حاصل ہوتی ہیں جنکے ذریعہ سے دو ملکوں کے محنتی لوگوں کی حالت کا مقابلہ بخوبی نہیں ہوسکتا جن باتوں کے ذریعہ سے کسی وقت اور مقام کے محنتیوں کی حالت اصلی یا اُنکی باہم نسبت رکھنے والی حالت مختلف زمانوں یامختلف مکانوں کی ٹھیک ٹھیک دریافت کرسکتے ہیں وہ باتیں صرف اُس قدر اور اُس قسم کی جنسیں ہیں جو محنتیوں کو بوجھہ اجرت ملتی ہیں یا اُس قدر اور اُس قسم کی جنسیں جو اُس روپیہ سے خرید ہوسکتے ہوں جو روپیہ اُنکو اجرت میں ملے اور جو کہ تقریر آیندہ کا مقدم مقصود محنتی کی اصلی یا اضافی حالت کا دریافت کرنا ہی تو اس لیئے لفظ اجرت کے استعمال سے روپیہ مراد نہوگا بلکہ وہ جنسیں مراد ہونگی جو محنتی کو حاصل ہوتی ہیں اور جسقدر کہ اُن جنسوں کی مقدار میں کمی یا بیشی یا اُنکی قسموں میں ترقی و تنزل ہوگا اُس سے صاف اجرت کی کمی بیشی سمجھی جاویگی *

یہہ بات واضح ہی کہ محنتی کی حالت اُس روپیہ پر منحصر نہیں ہوتی جو اُسکو کسی وقت میں حاصل ہوتا ہی بلکہ اُس آمدنی کی اوسط تعداد پر موقوف ہوتی ہی جو اُسکو ایک معین عرصہ میں مثل ہفتہ یا ماہ یا سال کی ہاتھہ آتی ہی اور جسقدر زیادہ مدت لیکر حساب کیا جاوے اُسقدر تخمینہ زیادہ صحیح اور درست ہوتا ہی اور اُسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ بہ نسبت روز مرہ کی اُجرتوں کے ہفتہوار اُجرتیں اور ماہواری اُجرتوں کی نسبت سالانہ اُجرتیں زیادہ تر مساوی ہوتی ہیں اگر ہم وہ تعداد معلوم کرسکیں جو کسی شخص کو پانچ یا دس یا بیس برس میں حاصل ہووے تو اس امر کی نسبت کہ اُسکی ایک سال کی اُجرت پر التفات اپنا منحصر کریں محنتی کی

حالت بہت زیادہ صحیح معلوم کرسکینگے مگر بڑے دراز عرصوں کي
اُجرتوں کے دریافت کرنے میں یہاں تک دقت پیش آتي هی که صرف
ایک برس کي اُجرت کي چھان بین هو جاني نہایت غنیمت هوتي هی
چنانچه ایک برس کے عرصه میں وہ اُجرتیں آجاتي هیں جو اکثر ولایتوں
میں گرمي اور سردي میں مختلف هوتي هیں اور برس میں وہ
زمانه بھي داخل گنا جاتا هی جسمیں بڑے پایه کي نباتي پیداواریں
معتدل ملکوں میں پک جاتي هیں اور اسي سبب سے علماء اِنتظام نے
برس دن کو وہ اوسط زمانه قرار دیا جسکے واسطے سرمایه پیشگي لگایا
جاتا هی *

همکو یهه بات بیان کرني چاهیئے که اهل و عیال رکھنے والے محنتي
کي اُجرت میں اُسکي جورو اور نابالغ بچوں کي محنتوں کو بھي هم داخل
سمجھتے هیں کیونکه اگر وہ محنتیں اُسکي محنت میں داخل نکیجاویں
تو مختلف ملکوں یا مختلف پیشوں کے محنتیوں کے اضافي حالت کا
تخمینه ٹھیک ٹھاک نہوگا اُن کاموں میں جو سختي موسم کے سبب سے
مکانوں کے اندر کیئے جاتے هیں اور اُس کل کے ذریعه سے جو قوت بہم
پہنچاتي هی اور صرف کارروائي کے طریق پر چلنے میں آدمي کے اعانت
کي محتاج هوتي هی ایک عورت یا نابالغ لڑکي کي محنت جوان آدمي
کي محنت کي برابر هوتي هی چنانچه چودہ برس کي لڑکي کپڑہ بننے
کي کل کا اِنتظام اسي طرح کرسکتي هی جیسیکه باپ اُسکا کرسکتا هی مگر
جس اوکھے کام میں گرمي سردي اُٹھانے یا نہایت زور کرنے کا کام پڑتا هی
تو جورو لڑکیوں بلکه لڑکوں سے بھي انصرام اُسکا جب تک که وہ ایسي
عمر کو پہنچیں که وہ باپ کو چھوڑ کر علاحدہ هوجاویں پورا نہیں هوسکتا
مینچسٹر کے جولاهوں اور کاتنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں خود اُن
کي کمائیوں سے زیادہ یا اُنکي برابر هوتي هیں اور هالي کمیروں یا بڑھئي
اور کوئیله کھودنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں اکثر خفیف هوتي
هیں چنانچه جولاهے اور کاتنے والے في هفته ساڑے ساتھه روپیه اور معه اپنے
جورو بچوں کے في هفته بیس روپیه کماتے هیں اور کمیرے اور بڑھئي وغیرہ
بھي في هفته ساڑے ساتھه روپئے اور معه اپنے جورو بچوں کے کل ساڑے
آٹھه یا نو روپیه کماتے هیں *

مگر باوصف اسکے یہہ بات بھي تسلیم کرني چاھیئے کہ کاریگر اس پورے روپیہ سے جو مملوک اُسکا معلوم ھوتا ھی پورا پورا فائدہ اِسلیئے اُٹھا نہیں سکتا کہ جب گھر والے اُسکے گھر بار کا کام کاج نہیں کر سکتے تو کام نا کام اُس روپئے کا ایک حصہ ایسي چیزوں کي خرید میں صرف ھوگا جو خود گھر میں طیار ھوسکتیں تھیں اگر جورو اُسکي محنت کے لیئے نہ جاتي علاوہ اُسکے بچوں کے حق میں زیادہ برائي ھوتي ھی اِسلیئے کہ چھوتے بچے ماں کے التفات و توجہہ سے محروم رھتے ھیں اور نہایت تکلیف پاتے ھیں اور بڑے بچے قید و محنت کی رنج و تعب سے لڑکوں کے کھیل کود سے محروم اور مذھبي اور اخلاقي اور عقلي معلموں کي کمي سے جو نہایت ضروري و لابدي ھیں ناقص اور ادھورہ رہ جاتے ھیں اور اُنھیں برائیوں کي اصلاح کے واسطے ایسے مدرسہ مقرر ھوئے جو † یکشنبہ کے مدرسوں کے نام سے مشہور ھیں اور ایسے قاعدے تجویز ھوئے جنمیں بچوں کي محنت کے لیئے گھنٹے ٹہرائے گئے مگر جب کبھی جورو بچوں کي محنتیں فروخت کیجاوینگي تو کسي نہ کسي قدر وہ برائیاں موجود ھوں گي اگرچہ وہ تمام برائیاں علم انتظام سے علاقہ نہیں رکھتیں مگر ایسي باتوں کي جانچ تول میں جو محنتیوں کي بھلائي سے تعلق رکھتي ھیں اُنسے کوتاھي کرني مناسب نہیں *

اجرت کي تعداد اور محنت کي قیمت کے فرق کا بیان

اسباب اجرت کے بیان سے پہلے وہ پچھلے بات جسپر پڑھنے والوں کا التفات چاھتے ھیں وہ فرق و تفاوت ھی جو تعداد اجرت اور محنت کي قیمت میں پایا جاتا ھی یعني وہ تفاوت جو ایک معین عرصہ کي

† اِنگلستان میں محنتیوں کے بال بچوں کي تعلیم کے واسطے جو اپنے ماں باپ کے ساتھہ محنت کرتے ھیں ایسے مدرسہ مقرر ھوئے ھیں کہ اُنمیں صرف اِتوار کے دن پڑھایا جاتا ھی غرض اِس سے یہہ ھی کہ غریبوں کے بچے اور دنوں میں جب کارخانہ کھلے ھوں مزدوري کریں اور اِتوار کے دن کہ سارے کارخانہ بند ھوتے ھیں کچھہ پڑھیں لکھیں

مزدوری اور اُس قیمت کے درمیان میں واقع ہے جو کسی کام کی مقدار معین پوری کرنے کے لیئے ادا کیجاتی ہے *

اگر صرف مرد محنتی ہوتے اور ہرمرد برابر محنت کرتا اور برس دن میں ہمیشہ یکساں محنت اُٹھاتا تو یہہ دونوں باتیں یعنی تعداد اجرت اور قیمت اجرت برابر ہوتیں جیسے کہ اگر ہر آدمی ہر سال میں تین سو دن اور ہر روز دس گھنٹے کام کرتا تو ہر آدمی کی سالانہ اجرت کا تین ہزارواں حصہ ایک گھنٹے کی محنت کی قیمت ہوتا مگر منجملہ ان باتوں کے کوئی بات درست نہیں چنانچہ ایک گھنٹے کی سالانہ اجرت میں جیسے کہ اوپر مذکور ہوا اکثر جورو بچوں کی محنتوں کا ثمرہ بھی داخل ہوتا ہی اور ایسی چیزیں بہت کم ہیں جو آپسمیں اسقدر غیر برابر ہوں جسقدر کہ ہر برس میں کام کرنے کے دنوں کی تعداد یا دنوں میں محنت کے گھنٹوں کی تعداد یا اُن گھنٹوں میں محنت کی مقدار غیر مطابق ہوتی ہی *

اُن ملکوں میں جہاں پروٹسٹنٹ مذہب والے عیسائی بستے ہیں سال میں تعطیل کے دن جو مقرر ہیں وہ پچاس ساٹھہ کے بیچ بیچ ہیں اور اکثر کیتھلک مذہب والے عیسائیوں کے ملکوں میں وہ دن تعطیل کے سو سے زیادہ زیادہ ہوتے ہیں اور سنا ہی کہ ہندوؤں میں تعطیل آدھی سال کے قریب قریب ہوتی ہی لیکن یہہ تعطیل بعض بعض لوگوں کے ساتھہ مخصوص ہی اسلیئے کہ ملاحوں اور سپاہیوں اور خدمتگاروں کی محنتوں کے لیئے کوئی دن تعطیل کا مقرر نہیں ہوتا *

علاوہ اُسکے زمین کے شمالی اور جنوبی خطوط عرض میں گھر سے باہر محنت کرنیکے گھنٹے سورج کے قیام تک مقرر ہوتے ہیں اور تمام ولایتوں میں موسم کے لحاظ پر محنت منحصر ہوتی ہی اور جب کہ مزدور آدمی مکان کے اندر کام کرتا ہی تو سال بھر میں روزمرہ کی محنت کے گھنٹے برابر ہوسکتے ہیں اور باللحاظ قدرتی سببوں کے روز کی محنت کے گھنٹے مختلف ملکوں میں اور ایک ہی ملک کے مختلف کاموں میں مختلف ہوتے ہیں چنانچہ روز مرہ محنت کے گھنٹے فرانس میں انگلستان کی نسبت زیادہ اور انگلستان میں ہندوستان کی نسبت زیادہ ہیں اور مقام مینچسٹر میں ہمیشہ بارہ گھنٹے اور برمنگھیم میں

کل دس گھنٹے کام کرتے ہیں اور لندن کا دوکاندار آٹھہ نو گھنٹے سے زیادہ کام نہیں کرتا *

اور مختلف محنتیوں کے ایک معین عرصہ کی محنتوں میں اُس سے زیادہ اختلاف پایا جاتا ہی اور وہ محنتیں مقابلہ کے قابل نہیں ہوتیں چنانچہ جو محنتیں کہ درزی اور کہاں کا کہود نے والا یا ایک دوکاندار اور لوہے کا ڈھالنے والا کرتا ہی اُنکا کوئی عام اندازہ نہیں ہوسکتا اور جو محنت کہ ایک قسم کی ہوتی ہی وہ مقدار اور بارآوری میں اکثر اوقات مختلف ہوسکتی ہی چنانچہ منجملہ اُن گواہوں کے جنکے اظہار اُس کمیٹی نے قلمبند کئے تھے جو سنہ ۱۸۲۴ ع میں پارلیمنٹ نے کاریگروں اور کلوں کی تحقیق کے لیئے مقرر کی تھی بہت سے ایسے انگریزی کاریگر تھے کہ اُنھوں نے ملک فرانس میں محنت کی تھی اور وہ گواہ انگریزی محنتی کے مقابلہ میں فرانسیسی محنتی کو نہایت کاهل اور ناکارہ بتاتے ہیں چنانچہ منجملہ اُن گواہوں کے ایک آدم ینگ صاحب نے ملک فرانس کے شہر ایلسس میں بہت بڑے کارخانہ میں دوبرس تک کام کیا اور جب کہ کمیٹی نے اُنسے پوچھا (سوال) فرانس کے کاتنے والوں کو ایسا جفاکش پایا جیسے کہ انگلستان کے کاتنے والے ہیں (جواب) انگلستانی کاتنے والا فرانسیسی کاتنے والے کی نسبت دوگنا کام کرتا ہی چنانچہ فرانسیسی کاتنے والے چار بجے رات سے اُٹھتے ہیں اور رات کو دس بجے تک کام کرتے ہیں اور ہمارے کاتنے والے چھہ گھنٹوں میں اتنا کام کرسکتے ہیں کہ وہ دس گھنٹوں میں اُسکو پورا کرتے ہیں (سوال) تمہارے تحت میں کسی فرانسیسی نے کام کیا یا نہیں (جواب) آٹھہ فرانسیسیوں نے فی یوم † دو فرانک پر ہمارے تلے کام کیا (سوال) تمکو کیا یومیہ ملتا تھا (جواب) بارہ فرانک ملتے تھے (سوال) اگر فرض کیا جاوے کہ تمہارے تلے آٹھہ انگریز اُون وغیرہ کے صاف کرنے والے کام کرتے تو تم کسقدر کام کرتے (جواب) ایک انگریزی آدمی کی امداد و اعانت سے میں اُسقدر کام کرتا جسقدر آٹھہ فرانسیسیوں کی مدد رسانی سے کرتا تھا بلکہ زیادہ کرتا اور حقیقت یہہ ہی کہ جو

---

† فرانک ایک فرانسیسی سکہ چاندی کا ہے جو برابر چھہ آنہ آٹھہ پائی کے ہوتا ہی *

فرانسیسي کام کرتے هیں وہ کام نهیں کہلاتا بلکه وہ کام کو دیکھتے هیں اور
یهه بات چاهتے هیں که وہ کام آپ سے پورا هوجاوے (سوال) یارن کپڑے
کو فرانسیسي لوگ انگریزوں کي نسبت زیادہ لاگت سے بناتے هیں
(جواب) هاں زیادہ لاگت سے طیار کرتے هیں اگرچه مزدور اُنکو انگلستان
کي نسبت تهوڑي اُجرت پر بہم پهونچتے هیں انتهی *

اِڈون روز صاحب کي مفصله ذیل گواهي جو سنه ۱۸۳۳ ع میں
کارخانوں کي تحقیقات پر ادا کي گئي زیادہ زمانه حال کي گواهي هی
اور گواہ کي تجربه کاري کے باعث سے اُسکے عمدہ هونے میں کوئي شک
شبهه نهیں (سوال) جو کچهه آپ نے ملاحظه فرمایا اُسکي روسے
پُوچها جاتا هی که فرانس کي نسبت انگلستان میں اجرت کم هی یا
زیادہ (جواب) اگر میں کسي کارخانه کي دوکان انگلستان میں کروں
تو مجهکو یهه امر دیکهنا هوگا که کارخانه کے کاریگروں کو اُس کام کے لیئے
جسکو وہ طیار کرتے هیں کسقدر دینا مناسب هی اور اگر وهي دوکان
فرانس میں کروں تو اُسیقدر کام کي طیاري میں دوگنے آدمي رکهنے پڑینگے
هاں یهه بات صحیح هے که وهاں في آدمي کي اجرت کم هی مگر میں نے
بچشم خود مشاهدہ کیا که جو ایک کام انگلستان میں طیار کیا جاتا هے
اُسي کام کے واسطے ملک فرانس میں کاریگروں کے لیئے دوگني بڑي عمارت
اور دوگنے منشي محاسب اور دوگنے سربراہ‌کار اور دوگنے آلات درکار هوتے
هیں اور اُسي سبب سے کارخانه‌دار کو لازم هوتا هی که تمام خرچوں پر
دوچند سود لگاوے اور وهاں کے کاریگر یہاں کے کاریگروں کي نسبت کام کے
زور سے پریشاں رهتے هیں غرض که مجهکو بخوبي دریافت هی که جسقدر
کام کے واسطے یہاں آدمي چاهیئیں وهاں اُسیقدر کام کے لیئے دوچند آدمي
درکار هوتے هیں مگر روپئے کے حساب سے اجرتیں اُنکي کم هوتي هیں
(سوال) کیا آپ اُنکي اجرتوں کو یہانکي اجرتوں سے حقیقت میں
زیادہ سمجهتے هیں (جواب) هاں ایساهي سمجهتا هوں اسلیئے که
جسقدر وہ کام کرتے هیں اُسکي مناسبت سے بڑي اجرت پاتے هیں اور اُس
قدر اجرت اُسیقدر کام کي یہاں نهیں ملتي (سوال) فرانسیسي
کاریگروں کو کاریگري کي حیثیت سے آپ کیا سمجهتے هیں (جواب)
یهه بات میرے تصور میں منقوش نهیں که وہ لوگ اپنے کام میں

ایسے مستقل ہیں جیسے کہ انگریز لوگ مستقل ہیں چنانچہ
اکثر اوقات اُنکو ایک کام کو کرتے دیکھا اگر وہ کام پہلے وار اُنکی
مرضي موافق نہو تو وہ خایف ہو جاتے ہیں اور کندھے ہلاتے رہ
جاتے ہیں اور لاچار اُس کام کو چھوڑ بیٹھتے ہیں بخلاف انگریزي
کاریگروں کے کہ وہ آزمائے چلے جاتے ہیں اور جسقدر جلد کہ فرانسیسي
لوگ اُس اوکھے کام سے پہلوتہي کرتے ہیں اُسقدر انگریزي کاریگر کنارہ کش
نہیں ہوتے بڑھئي کي اجرت وہاں پینتیس || سٹو سے چالیس سٹو تک هی
اور باوصف اُسکے کام اُسکا انگریزي بڑھئي کے مقابلہ میں ناقص و ناکارہ
ہوتا هی اور سنگتراش کي مزدوري تین فرانک سے چار فرانک تک
مقرر هی جیسے کہ انگریزي سنگتراش عمدہ عمدہ پنیادیں ڈالتے ہیں وہ
ایسا کام بہت کم کرتے ہیں اور وقتہ کي یہہ صورت هی کہ دو انگریزي
سنگتراش ایک وقت معین میں تین فرانسیسي سنگتراشوں سے زیادہ
کام کرتے ہیں (سوال) کسي ایسي محنت کا حال آپ کو دریافت هے
جو انگلستان کي نسبت ملک فرانس میں کم لاگت کو ہاتھہ آني هی
مگر شرط یہہ هے کہ قسم اور وصف کا بھي لحاظ رهی (جواب) مجکو
کوئي محنت ایسي معلوم نہیں اور اگر هو تو شاید درزي اور موچي
کي محنت هو مگر مجکو یقین اُن کا اس لیئے نہیں کہ فرانس میں
انگلستان کي نسبت لباس گراں آتا هی مگر جوتیاں سستي هیں اور
شاید وجہہ اُسکي یہہ هی کہ چمڑا وہاں محصولي نہیں انتہی *

بلکہ ایک هي ملک اور ایک هي قسم کے کاموں میں ایسي هي
بےاعتدالیاں ظہور میں آتي هیں چنانچہ هر کوئي جانتا هی کہ محنتي
جسقدر محنت کرتا هی کام بنانے والے محنتي کو اُسکي نسبت زیادہ
جد و جہد کرني پڑتي هی اور آزاد محنتي محتاج مزدور سے اور محتاج
مزدور قیدي سے زیادہ محنت اُٹھاتا هی *

پس یہہ بات صاف واضح هی کہ اجرت کي شرح محنت کي قیمت
کي نسبت یکساں هونے پر اسلیئے کم مائل هی کہ ایک تو محنت کي قیمت
دوسرے خود محنت کي تعداد کي تبدیلیوں سے کمي بیشي واقع هوتي هے *

|| سٹو تانبے کا فرانسیسي سکہ هے جو برابر چار پائي کے هوتا هی اور پینتیس
سٹو کے گیارہ آنہ آٹھہ پائي هوتے هیں *

انگلستان میں محنت کي سالانہ اوسط اجرت ایرلینڈ کي اجرت سے
ٹگني هی مگر چوں کہ ملک ایرلینڈ کا مزدور انگلستان کے مزدور کے کام
کي تہائي کام کرتا هی تو دونوں ملکوں میں محنت کي قیمت قریب
برابر کے هو جاتي هی اگرچہ کام بنانیوالا محنتي مزدور کے نسبت انگلستان
میں بہت زیادہ کماتا هی اور اس لیئے کہ اُسکے ملازم رکھنے میں فائدہ
مقصود هی تو اُسکي محنت کي قیمت گراں نہیں هوني هاں یہہ خیال
هوسکتا هی کہ محنت کي قیمت هر جگہہ اور هر وقت میں برابر هوتي
هی اور بشرطیکہ کوئي مانع مزاحم نہو اور تمام آدمي اپنے اپنے فائدوں کو
بخوبي سمجھیں اور اُن فائدوں کي پیروي کریں اور ایک جگہہ سے دوسري
جگہہ تک اور ایک کام سے دوسرے کام میں محنت و سرمایہ کي لوٹ
پوٹ کرنے میں مشکلیں پیش نہ آویں تو ایک وقت واحد میں محنت
کي قیمت هر جگہہ برابر هوگي مگر ان مشکلوں کے باعث ایک هي
وقت اور ایک هي مقام میں محنت کي قیمت بدل جاتي هی اور
اجرت کي تعداد اور محنت کي قیمت غرضکہ دونوں میں مختلف وقتوں
اور مختلف مقاموں میں انهیں سببوں کي بدولت تبدیلیاں واقع نہیں
هوتیں بلکہ اور سببوں کي جہت سے بهي واقع هوتي هیں جن پر کسي
جگہہ اس کتاب میں بحث کیجاویگي *

ان تبدیلیوں کا محنتي اور محنتي کے رکھنے والوں پر بہت مختلف
اثر هوتا هی چنانچہ نوکر رکھنے والا محنت کي قیمت کو گھٹاے رکھنا چاهتا
هی مگر جبکہ محنت کي قیمت برابر رهتي هی اور ایک معین لاگت سے
ایک کام کي معین مقدار حاصل کرتا هی تو اُسکي حالت نہیں بدلتي
مثلاً اگر کوئي کاشتکار ایک کھیت کي کمائي کھودائي ایک سو بیس روپئے
سے کرا سکے تو اُسکے نزدیک اسبات میں کچھہ فرق نہوگا خواہ وہ اُس
روپئے کو تین قوي مزدوروں کو حوالہ کرے یا چار معمولي مزدوروں کو دے
اگرچہ تین آدمي چار آدمیوں کي نسبت زیادہ اُجرت پاوینگے مگر اُنکي
نسبت سے کام بهي زیادہ کرینگے اِسلیئے اُنکي محنت ایسي ارزاں هوگي
جیسیکہ چار آدمیوں کي محنت ارزاں هوتي هی اور اگر یہہ تین آدمي
پینتیس روپئے في آدمي کے حساب لینا اُسوقت قبول کریں کہ وہ چار
آدمي في آدمي تیس روپئے کے حساب سے مقرر هوویں تو اس صورت

میں اگرچہ تین آدمیوں کي اُجرتیں زیادہ ہونگي مگر جو کام وہ کرینگے قیمت میں سستا ہوگا *

یہہ بات درست ہی کہ جن سببوں کي بدولت اُجرت کي تعداد بڑہ جاتي ہی وهي اسباب منافعوں کو بھي ترقي دیتے ہیں چنانچہ اگر زیادہ محنت سے ایک آدمي دو آدمیوں کا کام کرے تو اُجرت کي تعداد اور منافعوں کي شرح دونوں ترقي پاوینگے مگر منافعوں کي شرح کچھہ اُجرت کي ترقي کے باعث سے ترقي نہ پکڑیگي بلکہ باعث اُسکا یہہ ہوگا کہ محنت زاید کي مقدار حصول کي قیمت کم ہو گئي یا یہہ کہیں کہ زیادتي محنت کے باعث سے وہ عرصہ کم ہو گیا جسکے واسطے اُس قیمت کا پیشگي دینا ضرور ہوتا تھا یا وہ پہلي محنت زیادہ بارآور ہو گئي جسکي مثالیں آدم روز صاحب نے بیان فرمائیں برخلاف اُسکے مزدور آدمي اُجرت کي تعداد سے غرضمند ہوتا ہے چنانچہ جب مزدور کي مزدوري مقرر ہوتي ہی تو بلا شبہہ مقصود اُسکا یہہ ہوتا ہی کہ اُسکي محنت کي قیمت زیادہ ہووے اِسلیئے کہ اُسکے کام کي قیمت کي ترقي پر مقدار اُس محنت کي منحصر ہی جو اُس سے لیجاتي ہی لیکن اگر اُسکی اُجرت کي تعداد تھوڑي ہووے تو وہ مزدور اُسکي مناسبت سے غریب محتاج ہوگا اور اگر زیادہ ہووے تو بقدر اُسکے دولتمند ہوگا گو اُسکي محنتوں کا معاوضہ کچھہ هي ہووے پہلي صورت یعني قلت اُجرت کي تقدیر پر اُسکو فرصت هاتھہ آویگي مگر مفلسي بھي ہوگي اور دوسري صورت میں مشقت زیادہ رهیگي مگر دولت کي افراط ہوگي اور بیان مذکور سے یہہ غرض نہیں کہ آسایش کے مقدمہ میں سخت اور متواتر محنتوں کي برائیوں اور کسیقدر فرصت کے فائدوں پر نظر نکیجاوے مگر جیسیکہ اِسباب کے شروع میں بیان کر چکے کہ علم اِنتظام کو اسایش کے مقدمہ سے کچھہ علاقہ نہیں بلکہ تحصیل دولت سے سروکار هی تو هم طالب علم کے سمجھنے بوجھنے کے واسطے طرح طرح کے واقعہ بیان کرتے هیں یہہ کام اپنا نہیں کہ مقننوں کي هدایت کے واسطے قانون ایجاد کریں واضح هو کہ اُن عام قانونوں کے بیان سے جنکي رو سے دولت کي تحصیل اور تقسیم عمل میں آتي یہہ کام اپنے ذمہ هم نہیں لیتے کہ جن ذریعوں سے دولت بڑہ سکتي هی اُنکي تعمیل و اِجرا کي هدایت کریں اور لوگوں کو اُنپر آمادہ کریں یا هم یہہ بھي کہیں

کہ لوگ اُنکو جائز سمجھیں بلکہ هم یہہ بھی نہیں کہتے کہ دولت کوئی فائدہ
هی مگر حقیقت یہہ هی کہ دولت اور آسایش منفک نہیں هوتی
چنانچہ جب قدرت نے اِنسان پر محنت کی ضرورت کو قائم کیا تو اس
خیال سے کہ آدمی محنت سے نہ بھاگے سستی اور بیکاری میں سراسر
تکلیفیں بهوردس اور اُس محنت کے ساتھہ اُسکے صلہ کی ترغیب کمال
مضبوطی سے قائم کی غریب اور ادھوری اُجرت پانیوالا آیرلینڈ کا محنتی
یا اُس سے بھی زیادہ غریب اور کم محنتی وحشی آدمی جسقدر کہ
سخت کام کرنیوالے انگریزی کاریگر سے آمدنی میں کم هی اُسیقدر آرام
و آسایش میں کمتر هی انگریز کی محنت بعض وقتوں میں بہت سی
هو سکتی هی چنانچہ اُسکی یہہ آرزو کہ اپنی حالت کو درست کروں
کبھی کبھی ایسی مشقتوں کی طرف بلا اختیار مائل کرتی هی کہ اُس سے
بیماری پیدا هووے اور اُجرت کی ترقی اُس بیماری کا اچھا معاوضہ نہیں
مگر عام و شایع نہونا اِسبات کا انگلستانیوں کے حال کے زمانہ زندگی کو
سابق سے اور نیز اور ملکوں کے لوگوں کے زمانہ حال کی زندگی سے مقابلہ
کرنے پر ثابت کرسکتے هیں اور یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتی هی کہ
پچاس برسوں گذشتہ کے درمیان میں انگریزوں کی محنت میں بڑی
ترقی هوئی اور اب وهی لوگ اِس دنیا میں نہایت کڑا کام کرنیوالے هیں
مگر ان پچاس برسوں میں اُنکی حیات کا اوسط زمانہ همیشہ بڑھتا رہا
اور اب بھی بڑھونری پر معلوم هوتا هی اور باوصف اسبات کے کہ اکثر پیشہ
اُنکے نہایت مضر هیں اور دھویں اور بھاپ کے مارے اور علی الخصوص
خاک سے هوا ایسی خراب هو جاتی هے کہ دھویں اور بھاپ سے بھی زیادہ
مضر پڑتی هی فی هفتہ اُنہتر گھنٹے کام کرتے هیں اور ایک گروہ هونے کی
حیثیت سے اُن هلکی محنت والے باشندوں کی نسبت جو معتدل ملکوں
میں بستے هیں زیادہ طول حیات کا مزا اُٹھاتے هیں *

چنانچہ رکمین صاحب نے انگلستان اور ویلز میں سالانہ موتوں
کی اوسط تعداد اُنچاس لوگوں میں صرف ایک آدمی کی موت قرار دی
یعنی اُنچاس آدمیوں میں ایک آدمی برس دن میں مرتا هی اور اُس
تحقیقات کی رو سے جو سنہ ۱۸۳۴ ع میں پرورش غربا کے کمشنروں
کی معرفت بلاد امریکا اور یورپ کے محنتیوں کے حال احوال کی نسبت

عمل میں آئي تھي یہہ امر دریافت ہوا کہ صرف ناروے اور باسس پري نیز هي ایسے ملک هیں کہ اُنمیں لوگ اتنے کم مرتے هیں جتنے کہ انگلستان میں کم مرتے هیں چنانچہ ناروے میں منجملہ چون آدمیوں کے اور باسس پري نیز میں منجملہ پچاس آدمیوں کے کل ایک آدمي مرتا هی باقي تمام اُن ملکوں کے نقشے سے جنھوں نے اپنے اپنے نقشے روانہ کیئے یہہ امر واضح هوا کہ وہ لوگ انگریزوں کي نسبت کبھي دوچند اور سوائے سے زیادہ زیادہ مرتے هیں *

واضح هو کہ بعد بیان اُس فرق کے جو تعداد اجرت اور محنت کي قیمت میں واقع هي هم تمام محنتي کنبوں کے لوگوں کو تعداد اور محنت میں برابر سمجھینگے اور جب کہ یہہ مساوات فرض کیجاویگي تو محنت کي قیمت اور اجرت کي تعداد میں کچھہ فرق باقي نرهیگا اور اگر رهیگا تو صرف اتنا رهیگا کہ محنت کي قیمت سے هر خاص کام کا معاوضہ اور اجرت کي تعداد سے بہت سے معاوضوں کا مجموعہ جو سال کے اخیر پر اکھتے هو جاتے هیں مراد هوگا پھر صرف جواب اس سوال کا باقي رهیگا کہ وہ کیا باعث هیں جنکے سبب سے کسي معین ملک اور کسي معین زمانہ میں اُن جنسوں کي مقدار اور وصف قرار پاتے هیں جنکو ایک محنتي کنبہ برس دن میں حاصل کرتا هي *

بیان اُس قریب سبب کا جسکے ذریعہ سے اجرت کي شرح قرار پاتي هے

واضح هو کہ شرح اجرت کے تقرر کا قریب سبب صاف یہہ معلوم هوتا هے کہ جن جنسوں کو هر محنتي کنبہ برس دن میں پیدا کرتا هے اُنکي مقداروں اور وصفوں کا انحصار اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں پر چاهیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُن کے کنبوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر هوویں اور واضح رهی کہ محنتي کنبوں میں وہ سب لوگ داخل هیں جو اپني معاش کے واسطے اپني هي محنت پر بھروسہ رکھتے هیں یا یوں بیان کریں

که اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں کا حصر اُس روپئے کي کمي و بیشي پر مناسب هی جو مزدوروں کي پرورش کیواسطے بحسب اُنکي تعداد کے مجتمع هووے *

گفتگو اُن سات رایوں پر جو اس مسئله سے مخالف هیں

واضح هو که یهه مسئله اب ایسا واضح هی که اگر علم انتظام کا کوئي نیا علم هوتا توهم اُس کو بلا بحث و تکرار کے راست درست سمجهتے مگر همکو اپني کتاب کے پڑهنے والوں کو اس سے واقف کرنا مناسب هی که یهه مسئله ایسي رایوں کے مخالف هی جنمیں سے بعضي رائیں تو اُن لوگوں کي تعداد کے سبب سے اور بعضي اُن لوگوں کي سند کے لحاظ سے جو اُن رایوں کي حمایت کرتے هیں همارے التفات کے قابل هیں *

اول همارا مسئله اس مسئله کے مخالف هی که ایک ملک کے محنتیوں کي تعداد کو جو مناسبت اُس ملک کے سرمایه سے هوتي هی اسپر اجرت کي شرح بالکل منحصر هوتي هی اس لفظ سرمایه کے اسقدر کثرت سے معني لیئے گئے هیں که اُس کثرت کے باعث سے اس مسئله کي اصل مراد بیان کرني مشکل هی لیکن اس اصطلاح کے کوئي معني ایسے همکو معلوم نهیں جس میں بہت سي ایسي چیزیں داخل نهوں جو محنتیوں کے استعمال میں نه آتي هوں اور اگر همارا مسئله صحیح هو تو ایسي چیزوں کي کمي یا بیشي سے اجرت کي شرح پر کوئي اثر نهیں هوسکتا چنانچه اگر کسي ملک میں تمام ملک کا تني کا شیشه کل کے دن ضایع هوجاوے تو اُس سے صرف اُنهیں لوگوں کو نقصان هوگا جنکے پاس شیشه تها یا جو اُسکي خواهش رکهتے تهے اور مزدور اِن لوگوں میں شامل نهیں هیں اور اگر تمام ملک کے کم قیمت تماکو کا ذخیره آدها گهٹ جاوے تو فوراً اُسکا نتیجه یهه هوگا که اجرت میں کمي هوگي اور یهه کمي کچهه روپیه کے لحاظ سے نهوگي بلکه اُن جنسوں کے اعتبار سے هوگي جو محنتیوں کے خرچ میں آتي هیں هرچند که مزدور کو اجرت بدستور ملیگي مگر تماکو کم ملیگا اور اگر وه تماکو میں کمي نکرے تو اُسکو اپنے خرچ کي اور چیزوں میں پهلے کي نسبت کمي کرني پڑیگي اب اگر اس

ملک میں غیر ملک کا کوئی سوداگر ابریشم اور ریشمین کپڑے اور فیتے اور هیرے کا جہاز بہرکر لاوے تو البتہ سرمایہ اس ملک کا بڑھیگا اور جو لوگ ان چیزوں کا استعمال کرتے هیں اُنکا حظ زیادہ هوگا مگر محنتیوں کا حظ جنکو اُن کا استعمال کرنے والا نہ کہنا چاهیئے کچھہ نبڑھیگا شاید بطور نتیجہ یا کنایہ کے کچھہ بڑھجاوے یعني اگر اجرت کو ترقي هوگي تو اُسوقت اور اسطرح سے هوگي کہ ابریشم کا کپڑا طیار کرکے کسي اور ملک کو بہیجا جاوے اور وهاں سے محنتیوں کے خرچ کي جنسیں لائي جاوین یعني اس سے پہلے هرگز نہوگي اجرت کي یہہ ترقي اُس سرمایہ کي زیادتي سے کچھہ نہوگي جو اُس ملک میں ریشم کي صورت میں هوئي تهي بلکہ محنتیوں کے خرچ کي جنسوں میں اُس سرمایہ کي صورت پلٹنے سے هوگي *

دوسرے وہ مسئلہ اس مسئلہ سے مخالف هی کہ اجرت کي شرح اُس مناسبت پر منحصر هی جو محنتیوں کي تعداد کو اُن لوگوں کي آمدني سے هوتي هی جنمیں سے محنتي بهي هیں همنے جو اوپر آخر مثال هیروں اور فیتوں کي دي هي اُس سے ظاهر هی کہ هیروں وغیرہ کي نئي آمدني سے اُن لوگوں کي آمدني بڑھجاویگي جو اُنکا استعمال کرتے هیں مگر جو کہ اجرت اُن چیزوں پر نہیں لگتي اسلیئے اجرت کي حالت کچھہ نہیں بدلتي ایسي مثالیں البتہ بہت سے هیں کہ لوگوں کے اس قسم کے محاصل بڑھنے سے محنتیوں کي اجرت میں باوجود انکي تعداد نہ بڑھنے کے کمي پڑے مثلاً فرض کیا جاوے کہ آیرلینڈ کي بڑي تجارت انگلستان میں غلہ کي هی اور هر دو سو ایکڑ زمین پر دس خاندان محنت کرنے میں مصروف رهتے هیں اور وہ نصف قطعہ زمیں سے جس محنت سے اپنے خرچ کے واسطے پیداوار حاصل کرتے هیں اُسي محنت کے ساتھہ نصف باقي سے لندن کي تجارت کے لیئے غلہ پیدا کرتے هیں اِن صورتونمیں اگر انگلستان میں بجاے غلہ کے مویشیوں اور گوشت کي مانگ هو جاوے تو ضرور هی کہ وہ ایرلینڈ والے اُن زمینوں کو قابل کاشت هونے کے بجاے چرائي کے قابل کردیں اب هر دوسو ایکڑوں کے واسطے دس خاندانوں کے بجاے دو خاندان کافي هونگے ایک تو دونو خاندانوں کے لیئے غلہ پیدا کریگا اور ایک مویشیوں کو چرائیگا اس سے زمینداروں اور کاشتکاروں کا محاصل

بڑہ جاویگا اب اگر وہ اپنی آمدنیوں کو اپنے هي ملک کے کاموں میں نہ لگاویں اور انگلستاني اسباب خریدیں تو ایرلینڈ کے محنتیوں کي محنت کا بہت سا حصہ بیکار رهجاوے گا اور زمین کے اُس بہت سے حصہ سے جس میں ایرلینڈ کے محنتیوں کے خرچ کي جنسیں پیدا هوتي تهیں انگلستان کے محنتیوں کي پرورش کا سامان بہم پہونچیگا اور ایرلینڈ کے محنتیوں کے خرچ کے روپیہ کا ذخیرہ باوجود ترقي پانے کاشتکاروں اور زمینداروں کے محاصل کے گهٹ جاویگا *

تیسرے وہ همارا مسئلہ اُس مشہور رائے کے خلاف هی کہ زمیندار اور رهن رکهنے والوں اور زرنقد جمع رکهنے والے مالداروں اور غیر بارآور خرچ کرنیوالوں کا ترک ریاست کرنا ایسے ملک کے محنتیوں کے حق میں جہاں سے خام‌پیداوار غیر ملکوں میں‌نہیں جاتي مضر هوتا هی مگر واضح هو کہ ایسي ترک ریاست سے اُس ملک کي اجرت کا گهٹ جانا ممکن هی جہانسے خام‌پیداوار غیر ملکوں کو جاتي هی چنانچہ اگر ایرلینڈ کا زمیندار اپني جائداد پر رهی تو اُسکو اپنے کار و بار میں ایسی آدمیوں کي خدمتوں کي ضرورت هوتي هی جو اُسي ملک کے رهنے والی هوں یعني باغبان اور قرول اور خدمتگار نوکر رکهیگا اور اگر وہ ایک مکان بناوے تو وہ وهیں کے رهنے والے معمار اور مزدور اور بڑهیوں کو کام پر لگاوے گا یہہ ممکن هے کہ وہ اپنے اثاث‌البیت میں سے کچهہ تهوڑا سا غیر ملک سے بهي منگا لیوے مگر کثرت سے اپنے هي وطن یا اُسکے پاس پڑوس سے خرید کریگا ظاهر هے کہ اُسکي زمین کا ایک حصہ یعني کچهہ لگان ان سب لوگوں کے خور و پوش اور امن و اسایش کے واسطے اور نیز اُن لوگوں کے لیئی جو یہہ سب خوراک اور پوشاک اور امن کے سامان طیار کرتے هیں خرچ هوگا اب اگر وہ زمیندار انگلستان کو چلاجاوے تو اُسکي ان سب حاجتوں کو انگریز انجام دینگے اور وہ زمین اور سرمایہ جو ایرلینڈ کے محنتیوں کي پرورش میں خرچ هوتا تها اُن مویشیوں اور غلہ کے خرید نے میں لگے کا جو انگلستان میں اُسکے محنتیوں کي پرورش کے لیئی آنا چاهیئی پس اُن تمام جنسوں کي مقدار جو ایرلینڈ کے محنتیوں کے خرچ سے مخصوص هونگی گهٹ جاوے گي اور اُن جنسوں کي مقدار جو انگلستان کے محنتیوں کے خرچ سے خصوصیت رکهتي هونگي بڑہ جاویگي جس کا یہہ

نتیجہ ہوگا کہ ایرلینڈ میں اجرت گھتے گي اور انگلستان میں بڑھیگي *

یہہ سب باتیں زمیندار کي کل آمدني سے متعلق نہیں کیونکہ وہ زمیندار ایرلینڈ میں رھنے کي حالت میں غیر ملکوں کے بہت سي جنسیں مثل چاء اور شراب اور شکر اور اور ایسي چیزیں جو ایرلینڈ میں نہیں ہوتیں خرید کرتا ہوگا اور اُنکي قیمت کے عوض میں انگلستان کو غلہ اور موبشي بھیجتا ہوگا علاوہ اِسکے وہ ایرلینڈ میں ہونے کي حالت میں کچھہ حصہ اپنے لگان کا اور بھي ایسے کاموں میں خرچ کرتا ہوگا جنسے وھاں کے محنتیوں کو کچھہ فائدہ نہو مثل ہرنوں کي چراگاہوں اور چمن اور گھوڑوں اور شکاري کتوں کي پرورش میں اب اُسکے چلے جانے کے بعد اُسکي چراگاہ کي زمین پر کاشت کیجاوے گي اور اُس سے غلہ پیدا ہوگا جسمیں سے کچھہ تو محنتیوں کے خرچ میں آویگا اور کچھہ باھر بھیجا جاویگا اور جس حصہ زمین سے اُسکي سواري کے گھوڑے پرورش پاتے تھے اُس سے اُن گھوڑوں کي پرورش ہوگي جو غیر ملکونکو بھیجے جاوینگے اِن تبدیلیوں میں سے پہلي تبدیلي تو بہت بہتر ہوگي اور دوسري میں کچھہ قباحت نہوگي اور یہہ بات بھي بھولنے کے قابل نہیں کہ ایرلینڈ اور انگلستان کي آمد و شد میں سواریوں کي ارزاني کے سبب سے ایرلینڈ کے بہت سے خدمتگار وغیرہ کا اُسکے ہمراہ انگلستان میں چلا آنا ممکن ہی اس صورت میں دونوں ملکوں کي اجرت میں کچھہ فرق نہ آویگا کیونکہ ایرلینڈ میں محنتیوں کي پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ اور محنتیوں کي تعداد برابر کم ہو جاویگي اور انگلستان میں محنتیوں کي پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ اور محنتیوں کي تعداد دونوں برابر بڑہ جاوینگي *

ایرلینڈ کے زمینداروں کے ترک ریاست کے مفروضہ اثروں کو جو محنتیوں پر ہوتے ان سب بڑي بڑي منہائیوں کے بعد جو ہمنے کیں ہم مکلک صاحب کي راے کے ساتھہ اتفاق کرکے نہایت خفیف اور بےحقیقت نہیں سمجھتے اور اس عام راے میں شریک ہونے سے باز نہیں رہ سکتے کہ ایرلینڈ کے زمینداروں کا ایرلینڈ میں واپس آنا اگرچہ انگلستان کے اقبال کو جبکہ ہم اُسکي تمام سلطنت کا لحاظ کریں کچھہ ضرر نہیں پہونچاویگا مگر اُسمیں کچھہ شک نہیں کہ وہ ایرلینڈ کے حق میں مفید ہوگا گو اُسقدر نہو جیسا کہ مبالغہ کیا جاتا ہی *

اُس کمیٹي کے روبرو جو ایرلینڈ کي حالت پر جمع ہوئے تھے اور اُسنے اپنے چوتھي رپورٹ پارلیمنٹ کے اجلاس سنہ ۱۸۲۵ ع میں گذراني مکلک صاحب کا اظہار ہوا تھا تب اُنسے کمیٹي نے یہہ سوال کیا تھا کہ ایرلینڈ سے بہت سي مویشیاں باہر بھیجے جایا کرتے ہیں اور بہت بڑا حصہ لگان کا اسي طرح ادا کیا جاتا ہی تو کیا لگان ادا کرنے کا یہہ طریق غریبوں کي بھلائي کا بہ نسبت اُسکے کم مدد و معاون نہوگا کہ وہ محنت کے کام میں بہت مصروف رہتے (جواب) زمیندار کے وطن میں چلے جانے سے جب تک لگان ادا کرنے کا طریقہ تبدیل نہو کوئي اثر نہیں ہوسکتا ۔ (سوال) ایرلینڈ کے زمیندار کے موجود نہونے کي حالت میں جو کسیقدر لگان اُس کے پاس بھیجا جاتا تھا اب اُس حصہ لگان کے ایرلینڈ میں خرچ ہونے سے کیا وہاں کے لوگوں کو فائدہ نہوگا (جواب) نہیں ہوگا میں نہیں خیال کرسکتا کہ اُس ملک کو کچھہ بھي فائدہ پہونچیگا فرض کیا جاوے کہ تم اگر ایک مالیت کو ایرلینڈ کي جنسوں کے عوض میں خرچ نکروگے تو اُسکے برعکس انگریزي جنسوں کے بدلے میں خرچ کروگے یعنے مویشیاں انگلستان کو بھیجي جاوینگي یا وہ ایرلینڈ میں ہي رہینگي اگر وہ بھیجي جاوینگي تو زمیندار اُنکا عوض مساوي انگریزي جنسوں سے حاصل کریگا اور جو نہ بھیجي جاوینگي تو وہ اُنکا عوض مساوي ایرلینڈ کي جنسوں سے پاویگا پس دونوں صورتوں میں زمیندار مویشیوں کي مالیت پر اوقات گذاري کرتا ہی خواہ وہ ایرلینڈ میں رہی خواہ انگلستان میں ایرلینڈ کے واسطے اُسقدر ہي جنسیں باقي رہینگي جسقدر کہ پہلے تھیں انتہوا *

اس تقریر کا منشاء یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمیندار ایرلینڈ میں رہنے کي حالت میں تمام مویشیوں کو جنکي وہ پرورش کرتا ہی نگل جاتا ہے کیونکہ بدون اسبات کے یہہ خیال کرنے کي کوئي وجہہ معلوم نہیں ہوتي کہ مویشي خواہ وہیں رہیں خواہ باہر جاویں ایرلینڈ کے لوگوں کي پرورش کي جنسیں بدستور قایم رہتے ہیں *

جبکہ ایک ملک سے خام پیداواریں باہر کو نہیں جاتي ہیں تو وہاں زمینداروں وغیرہ کے ترک ریاست کے نتیجے برعکس ہوتے ہیں جن لوگوں کے محاصل ایسے ملک سے حاصل ہوتے ہیں جب تک وہ اپنے محاصل وطن میں خرچ نہ کرلیویں باہر صرف نہیں کرسکتے *

چنانچہ لیسسٹرشائر کا زمیندار جبکہ اپني جائداد پر رہے تو وہ اپني زمین کے کسي حصہ یا لگان کو ایسے لوگوں کي پرورش میں لگاتا ہی جو اُن جنسوں کو پیدا کرتے اور وہ خدمتیں پوري کرتے ہیں جنکا سرانجام ہونا اور خرچ ہونا اُسي جگہہ پر ضرور ہی اب اگر وہ لنڈن کو چلا جاوے تو اُسکو لنڈن والوں کي خدمتوں کي حاجت ہوگي اور زمین کي وہ پیداوار اور سرمایہ جو لیسسٹرشائر کے محنتیوں کي پرورش میں خرچ ہوتا تھا لنڈن کے محنتیوں کي پرورش میں صرف ہوگا مگر غالب یہہ ہی کہ لیسسٹرشائر کے محنتي بھي اُسکے ہمراہ چلے جاوینگے اور اِس صورت میں لیسسٹرشائر اور لنڈن کي اُجرت میں کچھہ تبدیلي نہوگي البتہ اگر وہ اُسکے ساتھہ نجاوینگے تو ایک ملک کي اُجرت میں ترقي ہوگي اور دوسرے کے اُجرت میں کمي آویگي پس جبکہ دونوں مقاموں میں ترقي و تنزل اُجرت کا تدارک بخوبي ہو جاویگا یعنے محنتیوں کي تعداد اور اُنکي پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ یکساں رہیگا تو ایکہي وقت میں اُسیقدر اُجرت اُسیقدر محنتیوں میں تقسیم ہوگي جسقدر کہ پہلے ہوني تھي اگرچہ کل تعداد اُجرت اور کل تعداد محنتیوں میں پہلي سي مناسبت نرہیگي *

اب اگر وہ زمیندار پیرس کو چلا جاوے تو ضرور اُجرت کي نئي تقسیم ہوگي فرانس میں جو اِنگلستان کي نسبت خام پیداوار کي قیمت کم ہی اور ان دونوں ملکوں کي عادات اور زبان کا فرق مزدوروں کو نقل مکان کرنے سے مانع ہی اس سبب سے نہ محنتي اُس زمیندار کے ساتھہ جاسکتے ہیں نہ اُسکي زمینوں کي پیداوار جاسکتي ہی اِسلیئے اُسکو فرانس کے ہي محنتیوں سے کام لینا پڑیگا اور اپني لگان کو کسي ایسي جنس سے بدلنا پڑیگا جسکي غیر ملک میں تجارت ہوسکتي ہو جسکے ذریعہ سے وہ لگان اُسکے پاس فرانس میں پہونچ سکے فرض کرو کہ وہ زمیندار اپني لگان کو روپیہ کي صورت میں منگاوے تو بشرط اِسبات کے کہ محنتیوں کے خرچ کي جنسیں بدستور رہیں انگریزي محنتیوں کو کچھہ نقصان نہوگا اور روپیہ کے باہر جانے سے اُنکي حالت میں فرق نہ آئیگا کیونکہ روپیہ کچھہ اُنکے کھانیکے چیز نہیں ہی لیکن جب تک کہ وہ زمیندار مفت کا نقصان گوارا نکریگا اپني لگان کو روپیہ کے صورت میں حاصل نہیں کرسکیگا کیونکہ لنڈن اور پیرس کے درمیان میں اس مبادلہ

کي شرح لنڈن کے حق میں زیادہ مفید هی بجز ایسے دو ملکوں کے
جنمیں سے ایک میں کهانیں هوں اور دوسرے میں نہوں هر ایک دو ملکوں
میں یہہ شرح ایسي تعداد سے بہت کم تجاوز کرتي هی جو ایک ملک
سے دوسرے ملک تک چاندي سونا بهیجنے کے خرچ کو کافي نہو یعني
اِنگلستان سے روپیہ مصنوعي چیزوں کي صورت میں فرانس کو خواہ ایسے
مقام کو جو فرانس سے تجارت کرتا هو بهیجا جاویگا اور یہہ مصنوعي
چیزیں بیشک زمیندار کے لگان کے مبادلہ میں حاصل هونگي اور اُسکا
لگان ان لوگوں کي پرورش کے کام میں آنے کے واسطے برمنگہیم اور
شفیلڈ اور مینچسٹر میں سے کسي نہ کسي مقام کو بهیجا جاویگا جو لوگ
مصنوعي چیزیں طیار کیا کرتے هیں اور وهانسے وہ چیزیں غیر ملک میں
جاکر زمیندار کي کار براري کیواسطے فروخت هونگي الغرض جو اِنگلستان
کا رئیس غیر ملک میں رهتا هی اُسکا محاصل اسطرح خرچ هوتا هی
کہ گویا وہ اپنے وطن میں هي رهتا هی اور بجز کپڑے اور لوهے کے برتنوں
اور چهري کانٹوں کے استعمال کے اور کچهہ خرچ نہیں رکهتا اور بجائے
باغباں اور خدمتگار اور درزي وغیرہ کے نوکر رکهنے کے گویا اُسنے چهري
کانٹے قینچي چاقو وغیرہ بنانے والوں کو نوکر رکهہ لیا اِن دونوں صورتونمیں
اُسکي آمدني محنتیوں کے کام میں آتي هی گو وہ محنتي آپس میں
مختلف هیں اور چونکہ هر صورت میں محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ
اور اُنکي تعداد میں کچهہ تبدیلي نہیں آتي تو محنت کي اُجرت میں
کچهہ فرق نہیں آسکتا *

مگر حقیقت میں محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ اپني مقدار میں زیادتي
پکڑیگا اور اوصاف میں بهي بہتر هوجاویگا مقدار میں بڑهنے کي یہہ صورت
هی کہ جو زمین کتوں گهوڑوں اور خرگوش اور تیتروں کي پرورش کے کام
میں رهتي تهي اب وہ آدمیوں کي پوشاک اور خوراک پیدا کرنے کے کام
میں آویگي اور بہتر اسلیئے هو جاویگا کہ مصنوعي چیزوں کے کثرت سے
طیار هونے سے تقسیم محنت زیادہ هوگي اور اچهي اچهي بہت سي کلوں
کا استعمال هونے لگیگا اور اور تمام ترقیاں ظهور میں اوینگے جو مصنوعي
جنسوں کے کثرت سے طیار هونے سے هوتي هیں *

هم ترک ریاست کا بڑا نتیجہ صرف ایک نقصان دیکهتے هیں یعنے

انگریز رئیس غیر ملک میں رہنے سے اپنے ملک کے اکثر محصولوں سے محفوظ رہتا ہی اور یہہ اکثر محفوظ رہنا اسلیئے کہا کہ اگر اُسکی زمینیں جائدادیں وغیرہ اُسکے اصلی وطن میں ہوتی ہیں تو اُنپر کسیقدر محصول اُسکو دینا پڑتا ہی اور وہ مصنوعی چیزوں کے کچہ مصالحوں پر بھی کسیقدر محصول ادا کرتا ہی اگر آمدنی یا اُن جنسوں پر جو غیر ملک کو جاتی ہیں محصول لگانا مصلحت سمجھا جاتا تو وہ رئیس بہ نسبت سابق کے بہت زیادہ محصول ادا کرنے پر مجبور ہوتا مگر از روے اس انتظام کے جو اب انگلستان میں ہی بہت سا حصہ محصول کا اُن پیداواروں سے لیا جاتا ہی جو اُسی ملک میں خرچ ہونے کے واسطے پیدا کی جاتی ہیں تو وہ رئیس انگلستان کی گورنمنٹ کے مدد کرنے کے بجاے فرانس یا اٹلی کی گورنمنٹ کی استعانت کریگا شاید یہہ نقصان اُن سب فائدوں کی برابر ہی جو ہمنے بیان کیئے اور اُس گروہ کے لوگوں کو جو صرف مصنوعی چیزیں باہر بھیجتے ہیں اُنمیں سے غیرباراَور لوگوں کا غیر ملکوں میں رہنا نہ مفلس کرتا ہی نہ مالدار *

ہمکو اپنی کتاب کے پڑھنے والوں کو اس موقع پر پھر یاد دلانا مناسب ہے کہ علم انتظام مدن کی بحث میں دولتمندی یا مفلسی پر توجہہ کرنا ہمارا مقصود نہیں ہی مگر ترک ریاست کے اخلاقی اثروں سے ایسے مصنف کو جو خلقت کی آسایش یا تکلیف کی تحقیق کرتا ہو درگذر کرنی نہیں چاہیئے لیکن علم انتظام کے عالم کو اُس سے کچہہ علاقہ نہیں اور اس سے علاقہ نرکھنے سے ہمکو اس سبب سے کچہہ افسوس نہیں ہی کہ وہ مضمون ہی ایسا ہی جس سے حسب دلخواہ نتیجے حاصل کرنے نہایت مشکل ہیں البتہ اخلاقی بحث ایک وجہہ سے پیچیدہ نہیں ھے کہ اُس میں مصنوعی چیزوں اور خام پیداوار کے غیر ملکوں میں بھیجے جانے اور زمیندار وغیرہ کے اپنے ملک میں رہنے یا باہر رہنے سے گفتگو نہیں کیجاتی اگر کہیں ازروئے اخلاق کے زمیندار کا رہنا مفید ہو تو اُسکا اپنی جائداد پر رہنا ہوگا کیونکہ اُس جائداد میں رہنے والے لوگوں کو اُس مقام سے جہاں وہ ترک ریاست کرکے رہوے کچہہ غرض نہیں مگر آدم اسمتہہ صاحب زمیندار کے اپنی جائداد پر رہنے کو اخلاق کی رو سے مضر سمجھتے تھے چنانچہ وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جس شہر

میں درباري لوگ رھتے ھیں وھاں کے چھوتي اُمت کے لوگ بد چلن اور مفلس ھوجاتے ھیں اکثر ایسا ھوتا ھی کہ ایک قصبہ کے باشندے مصنوعي چیزوں کے بنانے میں بہت ترقي کرنے کے بعد اگر اُنمیں کوئي امیر کبیر آ رھے تو سست اور کاھل ھوجاتے ھیں انتھی اور مکلک صاحب جنکے مشاھدہ پر نہایت صداقت اور ھوشیاري کا بھروسہ ھی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ھیں کہ اِسکاتلینڈ میں بہت سي جائدادیں ایسي ھیں جنکے مالک باھر رھتے ھیں اور اُنکا نہایت عمدہ اِنتظام ھوتا ھی ھاں ترک ریاست یا ریاست کا مفید یا مضر ھونا خاص خاص شخصوں کے اخلاق و عادات پر منحصر ھی ھم یہہ یقین کرنے پر مائل ھیں کہ نہایت زیادہ دولتمند لوگوں کا رھنا اُنکے پاس پڑوس کے لوگوں کے حق میں مضر اور متوسط دولت رکھنے والوں کا رھنا اُنکے ھمسایوں کے حق میں مفید ھوتا ھی ایک بڑے عملہ کے مختلف درجوں کے لوگوں کي فضول خرچیاں اور عیاشیاں آپس کے بغض و حسد کے نہایت مفسد نمونے اور قباحتوں کے مخرج ھیں چنانچہ دیوانخانہ اور طویلہ پاس پڑوس کے شریفوں کو ضرر پہونچاتا ھی اور اُنکے چوکیدار اور خدمتگاروں کا مکان اُنسے ادنے قسم کے لوگوں کو نقصان دیتا ھی مگر ایسي متوسطہ آمدني رکھنیوالے خاندانوں کي حالت جو پانچ ھزار روپیہ سالانہ سے بیس ھزار روپیہ سالانہ تک ھو ھمارے نزدیک اخلاقي اور عقلي بھلائیاں پیدا کرنے اور اپنے ھمسایوں میں پھیلانے کے لیئے نہایت مفید ھی اس میں کچھہ شک نہیں کہ ایک شریف نیک چلن خاندان اپنے قرب‌وجوار کے لوگوں کے باھمیں تعصب دور کرنے اور جھگڑے چکانے اور کوششوں پر ترغیب دینے اور اُنکے چلن کي تہذیب کرنے سے اپنے ھمسایونکي خصلتیں درست کرنیکا ایک نہایت موثر وسیلہ ھی اِنگلستان کي یہہ کمال خوش نصیبي ھی کہ اُسکے ھر ضلع میں ایک ایساھي رئیس رھتا ھی جو اپني دولت اور تعلیم کے سبب سے اُن تمام مفید باتوں کے انجام دینے کے لائق ھی یہہ سب کام انجام دینا کچھہ مناسبت یا مصلحت سے نہیں ھی بلکہ وہ اُسیکا کام اور اُسپر فرض ھی چنانچہ اِنگلستان میں پادریوں کے کئي ھزار خاندانوں کے پھیلے ھوئے ھونے سے جسمیں ھر ایک خاندان اپنے اپنے ضلع کي تربیت اور تہذیب کا مرکز ھی ایسا بڑا فائدہ حاصل ھی کہ ھم اُسکے ایک مدت سے مروج ھونے کے

سببوں سے ایسے عادي هوگئے هیں که اُسکي عظمت اور قدر بخوبي تمام معلوم نهیں هوتي *

مگر هم جانتے هیں که ترک ریاست کے اخلاقي اثروں پر بهي مبالغه کیا گیا هی جو لوگ اُن بارہ هزار خاندانوں کي شکایت کرتے هیں جنهوں نے ترک ریاست کي هی وہ یهه بات بهول گئے که اگر اُن خاندانوں میں سے نصف بلکه چوتهائي بهي واپس آ جاویں تو وہ شهروں هي میں آکر آباد هونگے جهاں اُنکي کسي قسم کي عظمت اور شوکت کچهه تاثیر نکریگي بلکه جاتي رهیگي پس نارتهه‌امنبرلینڈ یا دیوان شائر کے دهقان کو اس سے کیا غرض که اُسکا زمیندار لنڈن یا چلتنهیم یا روم میں رهی اور اگر زمیندار اپني جائدادوں پر رهیں بهي تو اُنمیں سے کتنے ایسے هونگے جو اپني جاہ و حشمت کو مفید طور سے کام میں لاوینگے اور کتنے اُنمیں سے لومڑي کا شکار یا عام شکار کهیلنے والے هونگے اور ایسے نوکر جمع رکهینگے جنکي بد چلني اُنکي نیک رویگي سے کچهه زیادہ نهوگي پس اس خیال سے زیادہ کوئي بات بیڈهنگي اور نامعقول نهیں هی که ایسے سببوں کا نتیجه صرف بهلائي هي هووے جنسے برائي بهي اُسیطرح پیدا هوسکتي هو *

ترک ریاست کے وہ اثر جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں اور بهي زیادہ عموماً غلط سمجهے گئے هیں همکو اِسبات سے تعجب هوتا هی که ایسے صاف مسئلوں کو جنپر گفتگو هو رهي هے بعض شخصوں نے باوجود اِسبات کے که اُنکي دلایل کو لاجواب جانتے هیں خوشي سے قبول نهیں کیا اور بعضوں نے بے دیکهے بهالے ایک مهیب اور عجیب بات خیال کر کے اُنپر فکر اور غور کرنے سے هاتهه کهینچا *

غالباً اُس غلط فهمي کي بڑي وجهه یهه معلوم هوتي هی که ترک ریاست کے اخلاقي اثروں کو اُسکے اُن اثروں سے مخلوط کردیا هی جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں علم اِنتظام مدن کے بهت سے مصنف اور پڑهنے والے یهه بات یاد نهیں رکهتے که گو کیسي هي صاف دلیل اِسبات کي هو که بعض رئیسوں کي ترک ریاست سے باقي لوگوں کي خوش اخلاقي اور آسایش کم هوجاتي هی اُن تقریروں کا کوئي جواب نهیں هوسکتي جنسے صرف یهه ثابت کرنا مقصود هوتا هی که اُس سے اُنکي دولت میں کمي نهیں آتي *

علاوہ اسکے ایک اور مقدم مخرج اس غلطي کا یہہ هی کہ زمیندار جب اپني جائداد پر رهتا هی تو محنتیوں کا فائدہ بهیئت مجموعي اور نقصان منتشر هوتا هی اور زمیندار کے باهر رهنے کي صورت میں نقصان بهیئت مجموعي اور فائدہ منتشر هوتا هی چنانچہ جب زمیندار ترک ریاست کرتا هی تو هم اُس قصبہ کے خاص خاص پیشہ وروں کي طرف انگلي اُٹھا سکتے هیں کہ اس اور اُس کا روزگار اور بکري جاتي رهی اور اس سبب سے هزار ها کارخانہ داروں میں جو یہہ نوکري اور بکري پھیل جاتي هی اُسکي کیفیت دریافت نهیں هو سکتي اور جبکہ وہ واپس آتا هی تو اُسکا بیس تیس هزار روپیہ سالانہ کا ایک محدود مقام میں خرچ هونا وهاں کے باشندوں کو دولت اور تقویت خاطر بخشتا هی اب جو اس خرچ کي کمي بومنگھہم اور مینچسٹر اور لیڈز میں آویگي اُسکو هم گو کیسا هي کچھہ ثابت کرسکیں مگر وہ کچھہ بھي نظر نہ آویگي اُس زمیندار کے هموطن اپنے نقصان اور نفع کا مدار اُسي خرچ پر سمجھتے هیں اور جس جسقدر اُنکي غرضیں اُس خرچ سے علاقہ رکھتي هیں اُسیقدر وہ اُسکا شکر و شکایت کرتے هیں مگر بحساب اوسط چالیس کرور سے کچھہ زیادہ کا مال جو سالانہ باهر کو بھیجا جاتا هی اُس میں بیس تیس هزار روپیہ سالانہ کے بڑھنے گھٹنے سے کسي کارخانہ دار کو کچھہ بھي معلوم نهیں هوتا اور اگر کسي کو معلوم بھي هو تو وہ اُسکو کسي شخص کي پیرس یا یارک شائیر کي ریاست یا ترک ریاست پر محمول نکریگا یهانتک کہ وہ اُس شخص کے عدم وجود سے بھي واقف نهوگا پس اب اگر اُن صریح اور صاف اثروں کے مقابلہ میں ایسے نتیجے جو بڑي پختہ دلیلوں سے نکالے گئے هوں پیش کیئے جاویں تو یہہ بات معلوم هوني کچھہ مشکل نهیں کہ اُن میں سے پڑھی اور بے پڑھی لوگوں کي طبیعتوں پر کسکا اثر زیادہ هوگا *

اور اکثر آدمي ترک ریاست کا مضر نهونا اس خیال سے بھي قبول نهیں کرتے کہ وہ سمجھتے هیں کہ زمیندار کا روپیہ جو مصنوعي چیزوں کي صورت میں بھیجا جاتا هی اُسکا کوئي عوض پھرکر نهیں آتا اُسکا جانا ایسا هي هی جیسے کسي غیر سلطنت کو محصول دیدیا یا اُن چیزوں کو سمندر میں غرق کردیا بیشک یہہ خیال اُنکا صحیح هی اور

اسپر کوئي اعتراض نہيں ہوسکتا مگر يہہ بات سمجھني چاهيئے کہ جو کچھہ غير بارآور خرچ هوتا هی اُسکا ضايع جانا بغير حاصل هونے کسي معاوضہ کے اس لفظ غير بارآور سے هي ظاهر هی رياست يا ترک رياست کي حالت ميں جو فرق هی وہ صرف يہہ هی کہ زميندار اپني جائداد پر موجود هونے کي صورت ميں اُسکو اپنے وطن ميں ضايع کرتا هی اور ترک رياست ميں باهر رہ کر ضايع کرتا هے اور هر حالت ميں اُن چيزوں کے پيدا کرنے والوں کي خدمتوں کو خريد کرليتا هی جنکو وہ کچھہ اُنکے فائدہ کے واسطے خرچ نہيں کرتا بلکہ اپنے حظ و لطف کے واسطی خرچ کرتا هی چنانچہ وہ وطن ميں رهتا هی تو کوتي پر برش اور جوتيوں کے صاف کرنے اور ميز لگانے پر نوکر رکھتا هی اور تنخواہ ديتا هی اور يہہ چيزيں ايسي هيں کہ گھنتے بھر بعد پھر ويسي هي هو جاتي هيں اور جب وہ باهر رهتا هے تو وہ اسيقدر روپيہ سوئيوں اور چھينتوں کے طيار هونے کے واسطے لگاتا هی جو باهر جاکر بدون اسباب کے کہ اُنکے کاريگروں کو پھر اُنسے کچھہ فائدہ حاصل هو اُسيطرح خرچ ميں آجاتي هيں اور وہ چيزيں حقيقت ميں اب اُس روپيہ کے عوض ميں فروخت هوتي هيں جو روپيہ باهر کے اُن خدمتگاروں کي اجرت ميں خرچ کيا جاتا هی جو اُسکي جوتياں صاف کرتے هيں جنکو اُسکے ترک رياست نکرنے پر اُسکے وطن کا خدمتگار صاف کرتا اور بوتلونکے کاگ نکالتے هيں الحاصل غير بارآور خرچ کرنے والوں کي آمدني کسيطرح سے حاصل هو اور کسي طرح سے خرچ هو بمنزلہ خراج کے هوتي هی اور يہہ اُنکي خوشي پر منحصر هے کہ وہ اُسکو اپنے ملک ميں خرچ کريں خواہ کہيں باهر خرچ کريں هم خوب جانتے هيں کہ يہہ امر کسي طرح ممکن نہيں کہ کوئي شخص ايک نان خطائي کھابھي لے اور رکھہ بھي چھوڑے يا اُس خطائي کو بيچ بھي ڈالی اور اپ بھي رهنے دے *

اس مطلب کو بعضی تيز فہم مقرروں نے اس خيال سے غلط سمجھا کہ ترک رياست کي حالت ميں زميندار کے پاس اُسکي آمدني ايسي تجارت کي صورت ميں پہنچي جاني هی جنکے معاوضی بہت دير ميں حاصل هوتے هيں اور اُس زميندار کي آمدني کے خرچ سے اُنهيں لوگوں کو فائدہ هوتا هی جنميں وہ زميندار ترک رياست کرکے جارها هی يہہ

همنی مانا که نقصان هوتا هی مگر وہ نقصان اُسي زمیندار کو هوتا هی
جو ترک ریاست کرتا هی چنانچه اُسکا لگان وصول هوتی هي فوراً
اُن مصنوعي جنسوں کے خرید نے میں صرف هوتا هی جو اُسکے فائدہ
کے واسطے بطریق روپیه بهیجي جاتي هیں پس وہ لگان انگریزي کارخانه
دار کي ایسي تجارت کي استعانت میں خرچ هوتا هے جسکے معاوضه
اور گراں اجرتیں بهت جلد جلد حاصل هوتي هیں اور اگر اُس بڑے
سرمایه کا بهي لحاظ کیا جاوے جو روز روز اُس تجارت میں لگتا رهتا هے تو
بڑے بڑے منافع بهي وصول هوتے هیں الغرض وہ زمیندار اپني آمدني
کے وہ تمام فائدے انگلستان کو پهونچاتا هی جو غیر بارآور خرچ کرنے والوں
سے پهونچنے ممکن هیں یعني اجرتیں اور منافع انگلستان کو اُسي تهوڑے
سے عرصه میں حاصل هوجاتے هیں جسمیں وہ امدني اُس زمیندار کو
وصول هوتي هی باقي وہ نفع اور نقصان جو اُس روپیه کے پهونچنے یا
بعد اُسکے هوناهی اُس سے همکو کچهه سروکار نهیں وہ اُس زمیندار کي
ذات سے متعلق هی چنانچه اگر وہ اپني سکونت کے لیئے کوئي خراب
مقام پسند کرے تو اُسکي آمدني کے دیر میں زیادہ خرچ سے پهونچنے
یا وهاں ناکارہ جنسوں اور خدمتونکا زیادہ مول ادا کرنے سے نقصان اُسکا
هوگا اور اگر وہ عمدہ مقام پسند کرے تو جلد جلد کار روایوں سے جو اُسکي
آمدني پر هونگي اُسکي آمدني اُس مقدار سے زیادہ هوجاني ممکن هی
جتني که وطن میں تهي اور اب اُسکو وہ زیادہ پسندیدہ طریقه سے خرچ
کریگا لیکن ان سب امور سے انگلستان کو کچهه غرض نهیں *

اس مطلب پر صحیح رایوں کے بهت دیر دیر میں ظاهر هونے کا
آخر سبب یهه هی که بڑے دولتمند اور صاحب حشمت لوگوں کو وہ
رائیں ناگوار گذرتي هیں چنانچه زمینداروں اور وظیفه داروں اور مرتهنوں
اور روکڑ رکهنے والوں کي خوشامد اور خوش کرنے کي اس بات کے ظاهر
کرنے سے زیادہ کوئي بات نهیں که تمهاري ریاست تمهارے هموطنوں کے
حق میں نهایت مفید هی اور برخلاف اسکے اُنکي حقارت اور ناراضي
کي اس سے بڑهکر کوئي بات نهیں که تمهارا رهنا خواہ برائیٹن خواہ
لندن خواہ پیرس میں غرض کهیں رهو برابر هی جو لوگ اس بات سے
بخوبي واقف هیں که علمي امور میں بهي هماري رائے میں هماري غرضوں

کو کیسا کچھہ دخل ھوتا ھی اسبات سے متعجب نہونگے کہ ایسے مسئلہ سے لوگوں کو کیوں تعصب ھے جو اھل علم کو اس بات کے خیال کرنے سے باز رکھتا ھی کہ وہ دولتمند لوگ اپنی ریاست کی وجہہ سے اپنے ملک کے مربی ھیں *

یہہ ظاھر ھی کہ ھمنے صرف اس ایک ھی مطلب کی بحث پر بہت سا وقت کہویا مگر بغیر اسکے کوئی غلطی نہیں مٹ سکتی کہ اُسکے پہیلنے اور عام ھونے کے اسباب کی چہان بین کیجاوے خصوصاً یہہ غلطیاں ایسی ھیں کہ ھر جلسہ میں اُنکا چرچا ھی بلکہ ایسے لوگوں سے بھی ھم سنتے ھیں جنکی رائیں علم انتظام مدن میں اکثر معتبر ھیں ایسی غلطیوں کو البتہ یہہ کہا جاسکتا ھی کہ وہ کچھہ مضر نہیں مگر حقیقت میں کوئی غلطی قباحت سے خالی نہیں ھوتی اور جبکہ ھماری عادتوں ھی میں ایسی خرابی ھی کہ اُسکا تبدیل ھونا حقیقت میں ضروری ھی جس سے ھماری توجہہ ترک ریاست کے اصلی نتیجوں سے گمراہ ھی تو ایسی حالت میں اُس گمراھی کے اصلی اور قابل علاج سبب بھی نظر نہیں آسکتے *

چوتھے ھمارا یہہ مسئلہ کہ اجرت کی شرح محنتیوں کی پرورش کے اُس ذخیرہ کی موجودگی پر منحصر ھی جو اُنکی تعداد کی مناسبت سے ھو اس مسئلہ کے مطابق نہیں کہ اجرت کی شرح کلوں کے رواج پانے سے کم ھوسکتے ھی ھم اسکو بجز دوحالتوں کے اور کسیطرح نہیں مانتے *

اُن دوحالتوں میں سے جنمیں کلوں کے رواج سے اجرت کی شرح کم ھوسکتی ھی اول یہہ ھی کہ وہ محنت جو محنتیوں کے کار آمدنی جنسوں کے پیدا کرنے میں خرچ کیجاتی کلوں کے بنانے میں صرف کی جاوے دوسرے یہہ کہ کل کے خرچ میں وہ جنسیں جو محنتیوں کے خرچ کی نہیں اس مناسبت سے آتی ھیں کہ وہ اُسقدر پیدا نہیں کرتی جتنی خرچ کرتی ھی *

پہلی حالت کو رکارڈو صاحب نے اپنی کتاب کے اُس باب میں بیان کیا ھی جسمیں کلوں پر گفتگو کی ھی اور اُسکو اسقدر مفصل لکھا ھی کہ بجاے نقل کرنے کے اسمقام پر کچھہ اصطلاحیں بدلکر ھم انتخاب اسکا لکھتے ھیں چنانچہ وہ فرض کرتے ھیں کہ ایک سرمایہ والا محنتیوں کی

کار آمدني جنسوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا هي یا مختصر یہہ کہیں کہ اجرتوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا هی اور سرمایہ والی کي عادت هی کہ وہ هرسال اسقدر سرمایہ سے کام شروع کرتا هی جو چھبیس محنتیوں کي اجرت کے واسطے کافي هو اور اُنمیں سے بیس محنتیوں سے کل چھبیس کي اجرتیں پیدا کرواتا هی اور باقي چھہ محنتیوں سے خاص اپنے استعمال کي جنسیں پیدا کرواتا هی اب وہ فرض کرتے هیں کہ اُن محنتیوں میں سے جنسے اجرت پیدا کراتا تھا دس آدمیوں سے ایک کل بنوائي جس کل کي مومت اور چلانے میں سات محنتیوں کے لگانے سے سال بھر میں تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا هوگي اس سال کے اخر میں سرمایہ والے کي حالت بدستور رهیگي اسلیئے کہ اُسنے دس محنتیوں سے تو حسب دستور تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کروائي اور باقي دس سے بجاے اس اجرت کے کل بنوالي پس کل کي قیمت برابر تیرہ آدمیوں کي اجرت کے هی اب سرمایہ والے کي حالت آیندہ بھي غیر متبدل رهیگي یعنے دس محنتي تو حسب معمول تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور سات محنتي اُس کل کے ذریعہ سے تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور باقي چھہ محنتي خاص سرمایہ والےکے استعمال کي جنسیں پیدا کرینگے مگر همکو یہہ معلوم هوچکا هی کہ جس برس میں کل طیار هوئي تھي چھبیس آدمیوں کي اجرت پیدا هونے کے بجاے کل تیرہ آدمیوں کي اجرت دس آدمیوں نے پیدا کي تھي اور دس آدمي کل بنانے میں مصروف رهے تھے اس سبب سے محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي آئي اور اجرت کا کم هونا لازم آیا پس یہہ بات یاد رکھني لازم هی کہ جس باعث سے اجرت میں کمي آئي وہ سالانہ پیداوار کي کمي تھي ببس آدمي تو چھبیس آدمیونکي اجرت پیدا کرتے تھے اور کل صرف تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرتي هی اسبات میں عام غلطي لوگوں کي یہہ هی کہ اس نقصان کو کل کے اصلي سبب یعني اُسکے بنے کي لاگت میں نہیں سمجھتے بلکہ اُس نقصان کا سبب کل کي قوت بارآور کو جانتے هیں مگر یہہ قیاس حد سے زیادہ غلط هے کیونکہ کل کي قوت بارآور ایسي هی کہ اُسکي لاگت کي برائي کا تدارک کرسکتي هی اگر اُس کل سے بجاے تیرہ آدمیوں کي اجرت کے تیس آدمیوں کي اجرت پیدا هوسکتي تو

اُسکے جاري هونے سے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ گھٹنے کے بجاے زیادہ هوتا اور اگر وہ بغیر لاگت کے میسر آتي یا سرمایہ والا اپنے سرمایہ میں سے بنانے کے بدلے اپنے منافع میں سے اُسکو بنواتا یا ایک سال میں دس آدمیوں سے بنوانے کے بجاے دو برس میں في سال پانچ آدمي اُنمیں سے لگاکر بنواتا جو خاص اُسکے استعمال کي جنسیں پیدا کرتے هیں تب بھي یہي نتیجہ هوتا پس هر حالت میں جسقدر زیادہ پیداوار هوتي اُسي قدر محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بڑھجاتا اور هماري مسئلہ کے بموجب اجرتیں بڑھجاتیں اگرچہ همنے اس ممکن برائي کو کلوں کے مباحثہ میں بطور ایک جز کے بیان کرنا مناسب سمجھا لیکن هم از روے عمل کے اسکي کچھہ بھي قدر نہیں کرتے چنانچہ همکو کسیطرح یقین نہیں کہ تمام تاریخ میں کوئي ایک مثال بھي ایسي نکلے جس سے غیر ذي روح کلوں کے استعمال سے کچھہ بھي پیداوار کا گھٹ جانا ثابت هو کسیقدر کلوں کي طیاري کي لاگت کے سبب سے جسکا بڑا حصہ منافعوں یا لگان میں سے لگا هو اور کسیقدر اُس بڑي مناسبت کے سبب سے جو کلوں کي قوت بارآور کو اُسکي طیاري کي لاگت سے هوتي هی اُنکے استعمال سے پیداوار کو همیشہ ترقي هوتي هی چنانچہ اُون کاتنے کي کل کے رواج پانے سے پہلے اُون کا سالانہ خرچ انگلستان میں بارہ لاکھہ پونڈ کا تھا اور اب چوبیس کرور پونڈ کا خرچ هی اور چھاپہ کي کل کے ایجاد هونے سے پہلے ایک معین مدت میں جسقدر کتابیں طیار هوئي هونگي اب غالباً اُسسے کسیقدر زیادہ ایک دن میں طیار هوتي هیں اسلیئے رکاردو صاحب کا یہہ مسئلہ کہ کلوں کے استعمال سے ملک کي موٹي چھوٹي چیزوں کي پیداوار گھٹ جاني هی غلط هی اُنکي مثال مفروضہ سے جسکي حقیقت اوپر بیان کي گئي کسیطرح درست نہیں هوتا *

دوسري حالت مذکورہ بالا جو همنے مستثني کي هی کہ کلوں میں محنتیوں کے خرچ کي جنسیں بہ نسبت پیدا هونے کے زیادہ خرچ هو جاتي هیں گھوڑوں اور اور کام دینے والے مویشیوں سے متعلق هی جنکو هم جاندار کلیں کہہ سکتے هیں هم فرض کرتے هیں کہ ایک کاشتکار اپنے کھیت کیار کے کام میں بیس محنتیوں کو لگاتا هی جو سال بھر میں اپنے اور چھہ اور ۰ محنتیوں کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے هیں اور وہ چھہ ۰ محنتي

اُس کاشتکار کے خرچ کی جنسیں پیدا کرتے ہیں اب اگر پانچ گھوڑے جنکا خرچ آٹھہ محنتیوں کی برابر ہو دس محنتیوں کی برابر جنسیں پیدا کرسکیں تو وہ کسان اُن گھوڑوں سے کام لیگا جس سے یہہ فایدہ اُسکو ہوگا کہ پہلے جو چھہ محنتی اُسکے ذاتی خرچ کی جنسیں پیدا کرتے تھے وہ اب آٹھہ ہو جاوینگے لیکن گھوڑوں کی خوراک وضع کرنے کے بعد محنتیوں کی پرورش کے ذخیرہ میں اسقدر کمی آویگی کہ چھبیس آدمیوں کی اجرت کے بجائے اٹھارہ محنتیوں کی اُجرت رہ جاویگی ہم اِسبات سے اِنکار نہیں کرتے کہ ایسے حالات واقع نہوں اور اُن حالات سے برائی اور بدبختی جو ہونی ممکن ہی ظاہر نہو فی الواقع ایرلینڈ میں ایسے ہی حالات واقع ہوئے اور وہی اُس ملک کی بہت سی تباہی کا باعث ٹھہرے کسی قوم کی ترقی کے زمانوں میں سے کسی زمانہ کے قدرتی شریک یہہ حالات بھی ہوتے ہیں لوگوں کی آبادی کے شروع میں زمینداروں کا مرتبہ اور سلامتی اُن کے متوسلوں کی تعداد پر موقوف ہوتی ہی اور اُن متوسلوں کی تعداد کے بڑھانے کا طریقہ یہہ ہوتا ہی کہ اُس زمیندار کے باغ اور احاطہ اور مکان کے علاوہ جو اُسکے پاس پروس کی زمین ہوتی ہے وہ زمیندار اُسکو چھوٹے چھوٹے حصونمیں تقسیم کرکے ایک ایک حصہ ایک ایک کنبہہ کو دیتاہے جسپر وہ کنبہہ کاشت کرتا ہے اور اسکی پیداوار اُسکی بسراوقات کے واسطے کافی ہونی ہے اور ایسے کاشتکار بہت تھوڑی لگان ادا کرسکتے ہیں مگر بہت سی فرصت حاصل ہونے کے سبب اور اُس زمیندار کے بالکل متوسل ہونے کے باعث سے امن کے دنوں میں وہ کاشتکار اُسکے ہر طرح کاروبار میں رہتے اور ہمراہ رکاب جلو میں دوڑتے ہیں اور اُس ملک کے لوگوں میں اُنکے سبب سے اُس زمیندار کی جاہ و حشمت ہوتی ہے اور خانہ جنگی یا صف ارائی میں اُسپر اپنے جانیں قربان کرنے کو موجود ہوتے ہیں چنانچہ لوکیل والے کیمرون صاحب کے ساتھہ جنکی زمینوں کا سالانہ لگان پانچہزار سے کچھہ زیادہ نہ تھا سنہ ۱۷۴۵ ع کی بغاوت میں آٹھہ سو آدمی اُنکے کاشتکاروں میں سے مسلح پہرتی تھی لیکن تربیت کی ترقی کی حالت میں دولت بڑا ذریعہ شہرت اور حشمت کا ٹھہرتی ہی اسلیئے زمیندار متوسلوں کے بہم پہونچانے پر زیادہ لگان کو زیادہ ترجیح دیتی ہیں اس سبب سے کاشت کا ایسا طریقہ برتنا لازم ہی جس سے پیداوار ہی کثرت سے حاصل نہو

بلکه بعد منهائي اُسکے اخراجات کے جو باقي رهي وہ بهت سا هو پس
اس مطلب کے واسطے مثلاً پانسو ایکڑ کا قطعہ زمین کا جس سے پچاس
کنبوں کي پرورش کے لایق پیدا هوتا تها ایک کهیت بنالیا جاتا هی اور
اُس سے دس کنبوں اور دس گهوڑوں کي محنت سے صرف تیس کنبوں
کي پرورش کے قابل پیداوار حاصل هوتي هے مگر جس زمانه میں یهه
تبدیلیاں واقع هوتي هیں وہ زمانه لوگوں کي خوش قسمتي سے اُنکي
حالت کي بڑي ترقي کا زمانه هوتا هی چنانچه تهوڑے دن گذرنے کے بعد
اس زیادتي محنت اور اُس هنر کے باعث سے جس سے وہ محنت کي
جاتي هی بعد وضع کرنے نئے خرچوں کی پیداوار میں ترقي هوتي هے
اب محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کو دو مختلف سببوں سے ترقي هوتي
هی ایک اس سبب سے که انسانوں کي محنت حیوانوں کي مدد سے
زیادہ کارگر هوجاتي هی دوسرے اُس نتیجه سے جو انسانوں کے بجاے
حیوانوں کے کام پر لگانے سے پیدا هوتا هی الغرض اس تبدیل کے نتیجے
همیشه مفید هوتے هیں مگر وہ تبدیلي بذات خود مصیبت کا باعث
هوتي هی *

لیکن اُن دونوں مستثنے حالتوں کے سوا جنمیں سے ایک کے صرف
ایسے اثر پیدا هوتے هیں جو تهوڑے هي سے دنوں تک رهیں اور دوسري
حالت اگرچه ظاهرا ممکن الوقوع هی مگر حقیقت میں کبهي پیش نهیں
آتي بخوبي ظاهر هی که کلوں کے استعمال سے اجرت کي شرح یا تو بڑہ
جاتي هی یا بدستور رهتي هی *

چنانچه جب کل کا استعمال ایسي جنسوں کے طیار کرنے میں کیا
جاتا هی جو بواسطه یا بلاواسطه محنتیوں کے خرچ کي نهیں هوتیں تو
اجرتوں کي عام شرح میں کوئي تبدیلي نهیں آتي اسموقع پر عام شرح
هم اس سبب سے کهتے هیں که ایسی کل کے استعمال سے بعض خاص
کاموں کي اجرتوں میں کمي بهي آجاتي هی مگر یهه ایسي کمي هوتي
هی که اور دوسرے کاموں میں اُسي کے ساتهه اُسیقدر زیادتي هونے سے
اُسکا تدارک هوجاتا هی برمنگهیم میں همنے کاگ نکالنے کے پیچوں کے
بنانے کا ایک ایسا پیچ دیکها جو اُنسٹهه محنتیوں کا کام دیتا تها ایک
آدمي ایک حلقه دار تار کے اُسقدر کاگ نکالنے کے پیچ اُس پیچ کے ذریعه

سے بنا لیتا تھا جتنی کہ پہلے آلات سے اُسیقدر عرصہ میں ساتھہ آدمی بناتے تھے کاگ نکالنے کے پیچوں کا خرچ جو محدود ہوتا ہی یعنی کم ہوتا ہی تو یہہ بات ناغالب ہی کہ کاگ نکالنے کے پیچوں کی اسقدر مانگ بڑھجاوے جس سے وہ تمام آدمی جو اُنکے بنانے میں مصروف رہتے تھے اسقدر اُنکی قوت کے بارآور ہو جانے کے بعد بھی اُنہیں کے بنانے پر لگے رہیں اس سبب سے کاگ نکالنے کے پیچ بنانے والے تھوڑے سے محنتی بیکار ہوگئے ہونگے اور اجرت کی شرح غالباً کم ہوگئی ہوگی لیکن تمام محنتیوں کی تعداد اور اُنکی پرورش کے ذخیرہ میں جو کوئی تبدیلی نہیں آئی تو اُس کمی کا کسی اور موقع پر ترقی ہونے سے ضرور عوض ہوگیا ہوگا جسکو ہم اُسکے اس قریب سبب سے دریافت کرسکتے ہیں کہ اُن پیچوں کی قیمت میں کمی آنے کے سبب سے اُنکے خریداروں کے پاس محنت کے خریدنے کے واسطے اُس سے زیادہ جمع باقی رہی ہوگی جسقدر کہ اُس حالت میں رہتی جبکہ وہ اُن پیچوں کو پہلی قیمت سے خرید کرتے *

لیکن اگر کلوں کا استعمال کسی ایسی جنس کے پیدا کرنے میں کیا جاوے جس سے محنتیوں کی پرورش ہوتی ہو تو اجرت کی عام شرح بڑھجاویگی اور اُسمیں کمی کا نہ آنا وجوہات مذکورہ سے صاف ظاہر ہی چنانچہ اگر وہ جنس بہت کثرت سے طیار ہو اور جسقدر وہ زیادہ ہو اُسیقدر اُسکی مانگ نہ بڑھی تو تھوڑیسے محنتی جو اُسکے طیار کرنے میں مصروف رہتے تھے بیکار ہو جاوینگے مگر یہہ کمی ایسی ہوگی کہ محنتیوں کی پرورش کے ذخیرہ میں کمی نہ آنیکے سبب سے کسی اور کام میں ترقی ہونے سے پوری ہو جاویگی بلکہ اُس جنس کی مقدار کے بڑھجانے کے سبب سے جسکی پیداوار کو اب ترقی ہوئی محنتیوں کی پرورش کا ذخیرہ زیادہ ہو جاویگا اس لیئے بلحاظ اُس جنس کے اجرت کی عام شرح یا یوں کہیں کہ محنتیوں کی کار آمدنی جنسوں کی کل مقدار کلوں کے رواج پانے سے بڑھجاویگی اور علاوہ اُس بڑھی ہوئی جنس کے باقی اور جنسوں کی نسبت اپنی حالت پر رہیگی *

کاگ نکالنے کے پیچ بنانے کے پیچ کی مثال جو اُوپر دی گئی کلوں کے نتیجوں کے لیئے ایسی بری ہی کہ اُس سے زیادہ خیال میں نہیں آسکتی کیونکہ یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اُس جنس کا استعمال اسقدر نہیں کہ

اُسکي مانگ اس ترقي يافته قوت پیداوار کا مقابله کرسکے اسليئے اُسکي تمام محنتيوں کي تعداد کم هو جاتي هی مگر حقیقت میں ایسا بہت کم واقع هوتا هی چنانچه ایک جنس کے طیار هونے کي آساني کا عام اثر یهه هوتا هی که اُس جنس کے خرچ کو اُسقدر سے زیاده بڑهاوے جس میں به نسبت سابق کے زیاده محنتي لگے رهیں *

چنانچه همارے کتاب کے پڑهنے والوں کو معلوم هوگا که هم کپڑے اور چھاپه کي کلوں کے اثروں کو بیان کر چکے هیں اُمیں سے هر ایک پیشه میں اُنکي کلوں کے ایجاد هونے سے پہلے کي نسبت غالباً دس گنے محنتي اب مصروف هونگے پس ایسي معمولي حالتوں میں کلوں کے فائدوں کے کھرےپن پر جزوي دقتوں کي کھیکل سے بهي کچهه بٹا نهیں لگتا *

جن لوگوں پر عام مسئلوں کے نتیجوں کا تهوڑا اثر هوتا هی شاید اُنپر کسي خاص تجربه کي گواهي کا پورا اثر هووے اِسليئے هم اپني تقریر کو اُن اُجرتوں کے نقشوں کے دیباچه کے خلاصه مفصله ذیل سے تقویت دینگے جنکو ڈول صاحب نے اُسوقت میں جبکه وه کارخانوں کي تحقیقات کے کمشنر مقرر هوئے تهے مرتب کیا تها *

وه خلاصه یهه هی که جبتک کپڑه کے طیاري کو وسعت هوتي رهیگي تب تک بالغ خواه نا بالغ محنتیونکا یهه خیال که بڑي بارآور کلوں کے ایجاد هونے سے اُنکي اُجرت میں کمي آویگي بے بنیاد هی اور اُن لوگوں کا یهه قول هی اور بارها اُنهوں نے مجهه سے کہا که به نسبت سابق کے اب همکو کم اُجرت پر زیاده کام کرنا پڑتا هی مینچسٹر اور سالفورڈ کے اُس اخبار کا کوئي پرچه جو وهاں کے کارخانه کے محنتيوں نے جاري کر رکها هے اور بلاناغه روز چهپتا هی میں نے ایسا نهیں دیکها جسمیں اس قسم کي باتیں نهیں چهپتیں چنانچه ۱۱ جنوري سنه ۱۸۳۳ع کے پرچه میں مندرج هی که اب به نسبت سابق کے سوت کاتنے والے کو اُجرت کے دسویں حصے کي کمي کے ساتهه دوگنا کام کرنا پڑتا هی *

اور حقیقت اُسکے یهه هی که سنه ۱۸۰۳ع میں کاتنے والے کو یارن کپڑه کے لیئے ایسے سوت کي کتائي پر جسکي في پونڈ دو سو اٹهائیس اُسوقت کي اوسط بارآور قوت رکهنے والي کل پر طیار هوں في پونڈ چار روپیه چار آنه ملتے تهے اُسوقت میں جو اوسط قوت اُس کل کي تهي مجهکو معلوم نهیں

لیکن سنه ۱۸۲۹ع میں کاتنے والے کو ایسي کل کے ذریعه سے جسکي قوت بارآور تین سو باره پونڈ سوت کاتنے کي تهي اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في پونڈ دو روپیه آٹهه پائي ملتا تها اور سنه ۱۸۳۱ع سے اب تک ایسي کل کے ذریعه سے جسکي قوت بارآور چهه سو اڑتالیس پونڈ سوت کاتنے کي هے اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في پونڈ ایک روپیه تین آنه چار پائي سے لیکر ایک روپیه پانچ آنه آٹهه پائي تک ملتے هیں یهه مینچسٹر کے نرخ کا حساب هے *

پس سنه ۱۸۲۹ع میں جسقدر وقت میں کاتنے والا تین سو باره پونڈ سوت یارن کپڑه کا کاتتا تها اُسیقدر عرصه میں اب چهه سو اڑتالیس پونڈ اُسي طرح کا سوت کات لیتا هے اور جب دو روپیه آٹهه پائي في پونڈ کے حساب سے اجرت ملتي تهي اور اب بحساب ایک روپیه تین آنه آٹهه پائي في پونڈ کے اجرت ملتي هے لیکن تین سو باره پونڈ کي اجرت دو روپیه آٹهه پائي في پونڈ کے حساب سے چهه سو سینتیس روپیه هوتے هیں اور چهه سو اڑتالیس پونڈ کي اجرت ایک روپیه تین آنه آٹهه پائي في پونڈ کے حساب سے سات سو تراسي روپیه هوتے هیں اسلیئے اب کاتنے والے کو اُسیقدر محنت پر سنه ۱۸۲۹ ع کي نسبت ایکسو چهیالیس روپیه زیاده ملتے هیں یهه بات هرطرح صحیح هے که محنتي به نسبت سنه ۱۸۲۹ع کے اب کم اجرت پر زیاده کام کرتا هے مگر جس حالت میں که همکو یهه ثابت کرنا منظور هے که کیا اب اجرتیں پہلے کي نسبت کم هیں تو اُس سے کچهه مطلب نهیں اس بات سے اپني غرض یهه هے که کاتنے والا جو کچهه اب کماتا هے وه دس برس پہلے کي نسبت اُسي قدر محنت بلکه اُس سے کچهه کم اور اُس سے تهوڑے وقت میں کماتا هے اور اُس کي کمائي کي ترقي کا باعث کلوں کي ترقیاں هیں اور ان ترقیوں کے سبب سے محنتي کي کمائي میں اور بهي ترقي هوگي اور به نسبت سابق کي اصلي شرح کے ترقي شرح سے بہت زیاده محنتي فائده اُٹهاوینگے مگر شرط یهه هے که روئي کے کارخانوں کي اُسیقدر ترقي میں تیس برس آینده کو تیس برس گذشته کي طرح کوئي سبب مخل نهو اور روئي کے کارخانه کي شاخوں میں سے کسي شاخ کي کل میں ترقي هونے سے اور شاخوں میں بهي اجرت کي شرح کي ترقي هوگي کیونکه محنت کي

مانگ اُس ترقي يافتہ کل کي طرح اوروں میں بھي زيادہ ھو جاويگي
غرض ميري يہہ ھی کہ روئی کے کارخانہ میں سے کسي شاخ کي کل میں
کسي طرح کي ترقي ھونے کا اب تک يہہ اثر ھوا ھی کہ محنتي ايک
خالص تعداد روپيہ کي بہ نسبت اُس حالت کے جبکہ ترقي اُس کل کي
نہوتي زيادہ کماتا ھی *

اجرت کي شرح پر کلوں کے اثر کي نسبت محنتيوں کي غلط فہمي
اُنکے کام چھوڑ بیٹھنے اور اور دنگے فساد کا باعث اور کارخانہ داروں کي
شکايت اور فرياد کرنے کا سبب ھی اور مجھکو يہہ افسوس ھی کہ اس
سے زيادہ اُن لوگوں کے سمجھانے کا موقع ھاتھہ نہ آيا *

میں محنتيوں کے اسبات پر مطمئن ھو جانے کو نہايت ضروري
سمجھتا ھوں کہ کلوں کي ترقياں اُس روپيہ کي تعداد بڑھاني پر
مائل ھیں جو معمولي گھنٹوں کي محنت پر حاصل کرتے ھیں جو لوگ
اس حقيقت پر تکرار کرتے ھیں اُنکو يہہ تو قبول کرلينا ضرور لازم ھوگا کہ
سوتے کاتنے والوں کي نسبت اس حقيقت کو مذکورہ بالا مثالوں سے بخوبي
ثابت کرديا اور جبکہ اُنکو يہہ ماننا پڑيگا کہ کاتنے کي کلوں میں ترقي
ھونے سے نو عمر آدميوں کي تازہ اور زايد محنتوں کي مانگ بڑھيگي تو
يہہ بھي اُنکو تسليم کرنا ضرور ھوگا کہ اُن نوجوانوں کي محنت کي
اُجرتوں میں بھي ترقي ھوگي اور يہہ بھي اسيطرح اُنکو قبول کرنا پڑيگا
کہ جنسوں کي طياري کے اثروں سے جو اُنکي قيمت بازار میں کم ھوگي
تو اُنکا خرچ بھي زيادہ ھوگا اور اُن جنسوں کے زيادہ خرچ کے باعث سے
روئي کاتنے کے متعلق کاموں میں زيادہ محنتيوں کي ضرورت ھوگي اس
سبب سے کپڑے کے تمام کارخانہ میں پہلے کي نسبت اجرت اچھي ھو
جاويگي اگر ان باتوں میں سوچ فکر کرکے محنتي نئي کلوں سے مونہہ
نہ پھيريں اور اس خيال باطل سے کہ کلوں کي ترقي ھماري اجرتوں کے
ليئے مضر ھی محنت کے گھنٹوں کے کم کراني پر سازش نکریں اور اُن
لوگوں کي بات پر کان نہ دھريں جو اُنکو يہہ بھيکاتے ھیں کہ آتھہ گھنٹي
محنت کرنے پر بارہ گھنٹي کي اجرت لو جيسا کہ آجکل بھيکا رکھا ھی
تو ميرا مطلب حاصل ھو جاوے *

روئي کے کارخانوں میں محنت کرنے والے اکثر شریف اور هوشیار سمجھہ بوجھہ کے اچھے هیں اِسلیئے مجھکو یقین هی که اگر انکو یهه بات بخوبي سمجھائي جاوے اور اُن کے دلوں پر نقش کردیجاوے که کلوں کي ترقي سے اُن کي محنت کي اجرت کي اصلي شرح ترقي پاتي هی اور اُس ترقي یافته شرح کي سبب سے بهت زیادہ آدمي کام پر لگتے هیں تو وہ ضرور بهت خوشي سے اچھي طرح جي لگا کر کام کرینگے جیسا که شیخ سعدي نے کها هی مصرعه که مزدور خوشدل کند کار بیش*

پانچویں ایک اور غلطي مذکورہ غلطي کے قریب قریب جو اُسي عادت سے پیدا هوتي هی جس سے وہ پهلي غلطي پیدا هوتي هی یعني اس عادت سے که جزوي اور خفیف باتوں پر توجهه کیجاوے اور مستقل اور عام امور پر نظر نڈالي جاوے اور جو برائي بهیئت مجموعي معلوم هو اُسکا لحاظ کیا جاوے اور بھلائي کو جو منتشر هو ندیکھا جاوے وہ عام غلطي یهه خیال کرنا هی که غیر ملکي جنسوں کے اپنے ملک میں انے دینے سے اجرت کي عام شرح گھٹ جاتي هی حقیقت میں ایک نئے بازار کا کھلنا ایک نئي کل کے رواج سے بالکل مشابه هوتا هی اور اُسمیں اور نئي کل میں صرف اتنا فرق هوتا هی که اُسکے بنانے یا قایم رکھنے میں کچھه لاگت نهیں لگتي اگر غیر ملکي جنس کو محنتي اپنے صرف میں نهیں لاتے تو اُس جنس کے آنے سے اُنکي اُجرت میں کوئي تبدیلي نهیں آتي اگر وہ اسکو خرچ کرتے هیں تو اُنکي اُجرت کي عام شرح بڑہ جاتي هی مثلاً اگر وہ † قانون جنکي رو سے راس گوڈھوپ کي شراب اِنگلستان میں کثرت سے آتي هی اور فرانس کي شراب نهیں آنے پاتي هے منسوخ هوجاویں تو بهت سے محنتي اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں مصروف هو جاوینگے جو فرانس کے خرچ کے قابل هونگي اور اُن جنسوں کے پیدا کرنے کي طرف بهت تھوڑے محنتي توجهه کرینگے جو راس گوڈھوپ کے خرچ کے لایق هیں جسکا نتیجه یهه هوگا که ایک تجارت میں کسیقدر اُجرت کم هو جاویگي اور دوسري میں ترقي پاویگي لیکن صریح فائدہ شراب پینے والوں کو هوگا جو معمولي خرچ سے زیادہ یا بهتر شراب حاصل کرینگے اور اگر فرانس کے ریشم کا محصول معاف هو جاوے تو

† یهه قانون منسوخ هوگئے

بہت تھوڑے محنتي بلا واسطہ ریشم پیدا کرنے میں مصروف ہونگے اور
بہت سے محنتي کپڑے اور چھري قینچي وغیرہ بنانے سے جنکے بدلے
ریشم حاصل ہوگا بواسطہ ریشم پیدا کرینگے پس آخرکار ریشمیں کپڑہ
بننے والوں کو فائدہ ہوگا اور محنتي لوگ نہ ریشمیں کپڑا پہنتے ہیں نہ
شراب پیتے ہیں اسلیئے اُجرت کي عام شرح غیر متبدل رہیگي اور اگر وہ
قانون جو غلہ اور شکر کے زیادہ فائدہ سے میسر آنیکے مانع ہیں منسوخ
ہوجاویں تو محنتیوں کے پرورش کے ذخیرہ کا وہ حصہ جسمیں غلہ اور
شکر شامل ہیں بڑہ جاویگا اور عام شرح اُجرت کي بلحاظ اُن دونوں
جنسوں کے جو خوراک کي بہت بڑي چیزیں ہیں بہت بڑہ جاویگي *

چوتھے جس مسئلہ کي توضیح میں ہم کوشش کر رہے ہیں وہ اس عام
راے کے خلاف ہی کہ زمینداروں اور سرمایہ والوں کا غیربارآور خرچ
محنتیوں کے حق میں اسلیئے مفید ہوتا ہی کہ اُس سے اُنکو روزگار میسر
آتا ہی چنانچہ بیلي صاحب کہتے ہیں کہ کاشتکاري چرائي کے اوپر
صرف اسي وجہہ سے کچھہ قابل ترجیح کے نہیں کہ اُس سے جو ذخیرہ
حاصل ہوتا ہی وہ زندگي کے واسطے زیادہ کام آتا ہی بلکہ اُسکي یہہ وجہہ
بھي ہی کہ کاشتکاري میں بہت سے زیادہ دھقان مصروف رہتے ہیں
واضح ہو کہ یہہ بیلي صاحب کا قول اُس باطل عام رائے کي دوسري
صورت ہی یہہ ہمنے مانا کہ زیادہ غذا کا پیدا ہونا بیشک فائدہ ہی مگر
اُس میں زیادہ محنت کا درکار ہونا کیا فائدہ اگر یہہ بھي ایک فائدہ
تہرے تو زمین کي بارآوري ایک نقصان تہریگي اگر صرف مصروفیت ہی
مطلوب ہو تو ہمکو ہل اور بیلچوں سے کنارہ کرنا چاہیئے کیونکہ ایک
روڈ زمین کے انگلیوں سے کھودنے میں بہ نسبت ایک ایکڑ زمین کے ہل
سے کھودنے کے بہت سي مصروفیت حاصل ہوگي جو لوگ اِسبات کي پچ
کرتے ہیں کہ غیر بارآور خرچ مصروفیت بہم پہونچانے کے سبب سے بھلائي
پیدا کرتا ہی یہہ بھول جاتے ہیں کہ محنتي جن چیزوں کي حاجت
رکھتے ہیں وہ مصروفیت نہیں ہی بلکہ وہ خوراک پوشاک اور مکان اور
ایندھن غرض کہ معاش و ارام کے تمام سامان ہیں مشقت اور
محنت اور سردي گرمي سہنے کو مختصر طور سے ہم مصروفیت کہتے
ہیں اس لفظ کا استعمال کبھي کبھي اُس خوراک پربھي ہوتا ہے جو محنت

مشقت کرنے سے حاصل هوتي هی ایک محنتي جو شکایت کرتا هی که مجهکو کام نهیں ملتا وه اپنے حسب دلخواه بلا تعرض کام کرسکتا هی اگر ایک پهاڑ کے دامن میں سے پتهر اوتها اوتها کر پهاڑ کي چوتي پر لیجانا چاهے لیکن جس شی کي اسکو حاجت هی وه اس قسم کا کام هی جس کے ذریعه سے اجرت اور روپیه حاصل هو اور اگر بغیر کام کیئے روپیه اسکو حاصل هو تو نهایت خوش هووے مشقت اور تهکنا سردي گرمي سهنا في نفسه برائیاں هیں ایک معین مقدار معاش و ارام کے حاصل کرنے میں جسقدر کم اتني حاجت هو یا یوں کهیں که جسقدر اساني سے معاش و ارام حاصل هوں اسیقدر محنتیوں کي حالت بلکه سب لوگوں کي حالت تمام حالات کے یکساں رهنے میں بهتر هوگي ایک نو آباد بستي کي دولت و حشمت کا کیا باعث هوتا هی ظاهر هی که وهاں معاش کي گراني نهیں بلکه ارزاني هوتي هی اور خوراک اور مکان اور ایندهن کے حاصل کرنے میں اساني هوتي هی اب غور کرنا چاهیئے که اس اساني کي ترقي خرچ غیر بارآور سے کیونکر هوسکتي هی یعني جس ذخیره میں سے سب کي پرورش هوتي هی اسکے ایک جز کے ضایع هوجانے سے کیونکر ترقي ممکن هی اگر اعلی درجه کے لوگ صدي گذشته کي رسموں کو پهر زنده کرکے کرتیوں پر سنهري قبطوں اور پیمک لگاویں تو البته انکو اسکا لطف و حظ معلوم هوگا مگر کمتر درجه کے آدمیوں کو اس سے کیا حاصل هوگا جن لوگوں کي راے پر هم گفتگو کر رهے هیں وه یهه جواب دیتے هیں که کمتر درجه کے لوگوں کو قیطوں وغیره بنانے میں مصروف هونے سے فائده هوگا یهه سچ هی که ایک کرتي پر پچاس روپیه خرچ هونے کے بجاے پانسو پچاس روپیه خرچ هونے لگینگے لیکن اب پانسو روپیه کیا هو جاتے هیں یهه نهیں کهه‌سکتے که کرتی پر نلگنے سے وه پانسو روپیه موجود نهیں رهے اگر ایک زمیندار جسکي ایک لاکهه روپیه سالانه آمدني هو وه اپني آمدني غیر بارآور طور سے خرچ کرے تو وه اسکو ان لوگوں کو دیگا جو اسکے مکانات اور زمینوں کي ارایش کرتے هیں اور اسکے طویله اور سواري کے زیب و زینت اور پوشاک وغیره کے سامان بهم پهونچاتے هیں اب هم فرض کریں که وه زمیندار خرچ غیر بارآور سے دستکش هوکر صرف ضروریات پر اکتفا کرے اور ان ضروریات کو بهي اپنے هي قوت بازو سے

پیدا کرے تو نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ جن لوگوں میں اُسکے دس لاکھہ روپیہ خرچ ہوتے تھے وہ گویا اپنے مصروف رکھنے والے کو ہاتھہ سے کھوبیٹھے وہ معترض اس سے آگے اور کچھہ نہیں دیکھتے لیکن دیکھنا چاھیئے کہ وہ زمیندار جسکے ہاتھہ میں ایک لاکھہ روپیہ اب بھی آویگا اُس روپیہ کو کیا کریگا کوئي یہہ خیال نکریگا کہ وہ اُس روپیہ کو صندوق میں بند کر رکھیگا یا اپنے باغ کي زمین میں دفن کر رکھیگا الغرض وہ روپیہ جسطرح سے ہو خواہ بارآور طور سے خواہ غیر بارآور طور سے خرچ ضرور ہوگا اگر وہ خود صرف کرے تو اب ہمارے فرض کرنے کے بموجب بارآور طور سے خرچ کریگا اور وہ تمام ذخیرہ جو اور لوگوں کي پرورش سے متعلق ہی ہر سال بڑھیگا اور اگر وہ خود خرچ نکرے تو وہ خسیسوں کي طرح سے کسي اور شخص کو قرض دیگا اور وہ شخص اُسکو بارآور یا غیر بارآور طور سے خرچ کریگا شاید وہ شخص اس روپیہ سے انگلستان کا سرکاري † فنڈ خرید کرے لیکن وہ روپیہ اُس فنڈ کے بیچنے والے کے ہاتھہ میں جاکر کیا ہوجاویگا شاید وہ فرانس میں اراضیات کي زمینداري خریدے مگر اُس کي قیمت فرانس کو کسطرح بھیجیگا ضرور ہی کہ وہ مصنوعي جنسوں کي صورت میں بھیجیگا جیسا کہ اُوپر معلوم ہوچکا ہی الحاصل ہر شخص اپني آمدني کو کسي نکسي طرح خرچ کرتا ہی اور جسقدر کہ وہ اپني ذات پر کم خرچ کرتا ہی اُسیقدر اور لوگوں کے واسطے زیادہ رہتي ہی *

ساتویں آخر مسئلہ جو ہمارے مسئلہ کے برعکس ہی وہ رکارڈو صاحب کي مفصلہ ذیل تقریر سے واضح ہوتا ہی *

وہ فرماتے ہیں کہ جسطرح پر تمام ملک کي خالص آمدني خرچ ہوتي ہی اُس سے محنتیوں کي کچھہ تھوڑي غرض متعلق نہیں ہوتي اگرچہ ہر حالت میں وہ اُنہیں لوگوں کے لطف و لذت کے واسطے خرچ ہوگي جو اُسکے مستحق ہیں *

اگر کوئي حال کا زمیندار یا سرمایہ والا اپني آمدني کو قدیم زمانہ کے تعلقہداروں کي طرح بہت سے خدمتگاروں کي پرورش میں صرف کرے تو بہ نسبت اُس صورت کے کہ وہ عمدہ پوشاک وغیرہ میں خرچ کرتا بہت سے محنتیوں کي مصروفیت کا باعث ہوگا *

---

† سرکاري فنڈ عموماً سرکاري لوٹ بولا جاتا ہی اور یہہ وہ کاغذ ہوتا ہی جو لوگ اپنا روپیہ خزانہ سرکاري میں ایک سود معین پر جمع کرکے کاغذ حاصل کرتے ہیں

دونوں حالتوں میں † خالص آمدني اور کل آمدني یکساں رهیگي لیکن خالص آمدني مختلف چنسوں کي خرید میں خرچ هوگي اگر میري آمدني ایک لاکهہ روپیہ کي هو تو خواہ میں اُسکو اعمدہ پوشاکوں اور خانہداري کے قیمتي اسبابوں میں صرف کروں خواہ اُسیقدر اور اُسي قیمت کي خوراک اور سادي پوشاکوں میں خرچ کروں دونوں صورتوں میں محنتیوں کي بارآور محنت کو بمقدار مساوي مصروف کر سکونگا اب اگر میں پهلي قسم کي اشیاء میں روپیہ خرچ کرونگا تو آیندہ اُنکي محنت کو مصروف نکر سکونگا اور اُن سب اشیاء کا انجام یهہ هوگا کہ اُن عمدہ پوشاکوں اور قیمتي اسبابوں کا لطف اُٹهالونگا اور اگر میں اپني آمدني سے غلہ اور سادي پوشاک خرید کرونگا اور پهر خدمتگار وغیرہ نوکر رکهونگا تو جسقدر آدمیوں کي محنت کے بدلے وہ غلہ اور پوشاکیں دونگا اُسیقدر آدمي محنتیوں کي پهلي مانگ پر زیادہ هونگے اور اس زیادتي کا باعث یهہ هوگا کہ میںنے اپني آمدني کو اسطرح خرچ کرنا پسند کیا پس جو کہ محنتي محنت کي مانگ سے غرض رکهني هیں اِسلیئے اُنکي دلي خواهش یهہ هوتي هی کہ لوگ اپني آمدني اخراجات ضروري کے سوا عیاشي میں صرف نکریں تاکہ جو کچهہ روپیہ عیاشي سے بچے وہ خدمتگاروں یعنے اُن محنتیوں کو ملے *

اسیطرح سے جس ملک میں جنگ و جدال کا هنگامہ برپا هوتا هی اور اُس ملک کو بہت سي فوج اور جهازوں کے بیڑے قائم رکهنے کي ضرورت هوتي هی تو وہ بہ نسبت اُسوقت کے جبکہ لڑائي ختم هو جاتي هی اور اُسکے اخراجات بند هوجاتي هیں بہت سے آدمیوں کو مصروف رکهتا هی *

چنانچہ اگر لڑائي کے دنوں میں مجهہ سے پانچ هزار روپیہ بطور اُس محصول کے جو سپاهیوں اور ملاحوں کے خرچ میں لگتا هی طلب نکیا جاوے تو میں اپني آمدني کے اُس جزو کو مثل چوکي کپڑے کتابوں وغیرہ اسبابوں کے خریدنے میں صرف کروں غرضکہ اُن دونوں صورتوں میں کسي

† خالص آمدني سے وہ آمدني مراد هی جو کسي پیداوار کے حاصل کرنے کے سب خرچ منہا کرکے اُس پیداوار میں سے باقي رهتي هی اور کل آمدني وہ هوتي هی جسمیں خرچ وغیرہ سب شامل هوتے هیں

صورت میں وہ روپیہ صرف کیا جاوے متعلقین کی محنت اسکے حاصل کرنیکے لیئے بمقدار مساوی مصروف ہوگی کیونکہ سپاہیوں اور ملاحوں کی خوراک اور پوشاک پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار ہوگی جسقدر کہ زیادہ عیاشی کی چیزوں کے پیدا کرنے کے لیئے درکار ہوتی لڑائی میں سپاہیوں اور ملاحوں کی زیادہ مانگ ہوتی ہی اور جس لڑائی کے اخراجات ملکی سرمایہ سے نہیں بلکہ ملک کی آمدنی سے ہوتی ہیں تو وہ لڑائی آبادی کی ترقی کے حق میں مفید ہوتی ہی *

لڑائی کے ختم ہوجانے پر وہ میری آمدنی کا جزء جو سپاہیوں وغیرہ کے خرچ میں لگتا تھا مجھی کو ملیگا اور میں اُسکو میز چوکی اور شراب وغیرہ عیاشی کی چیزوں میں خرچ کرونگا تو جن لوگوں کی پرورش پہلے اُس میری آمدنی کے جزء سے ہوتی تھی اور وہ لوگ لڑائی کے سبب سے پیدا ہو گئے تھے فضول رہ جاوینگے اور باقی آبادی پر اُنکے اثر سے اور آبادی کے ساتھہ مصروفیت میں اُن لوگوں کے ہمسری کرنے سے اُجرت کی شرح میں کمی آویگی اور محنتیوں کی حالت خراب ہو جاویگی انتہی *

واضح ہو کہ رکارڈو صاحب یہہ سمجھتے ہیں کہ محنتیوں کے حق میں جنسوں کے پیدا کرنے کی نسبت خدمتوں میں مصروف رہنا زیادہ مفید ہی یعنے کرسیوں کے پیچھے کھڑا ہونا کرسیوں کے بنانے سے اُن لوگوں کے حق میں بہت بہتر ہی اور سپاہی اور ملاح ہونا کاریگر ہونے سے اچھا ہی اب جو یہہ بات ظاہر ہی کہ محنتیوں کے اِستعمال کی جنسوں کے ذخیرہ میں ایک کاریگر کے ملاح یا پیادہ خواہ سپاہی ہوجانے سے ترقی نہیں ہوتی تو سمجھہ لینا چاهیئے کہ رکارڈو صاحب کی یہہ راے غلط ہی یا ہمارا مسئلہ صحیح نہیں ہی *

معلوم ایسا ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب نے اپنے نتیجے اس خیال سے نکالے ہیں کہ سپاہیوں اور ملاحوں کی خدمتوں کی اُجرتیں جنسوں میں ادا کیجاتی ہیں اور کاریگروں کی اُجرتیں روپیہ سے دیجاتی ہیں ہاں یہہ بات وہ سچ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جسکی آمدنی ایک لاکھہ روپیہ کی ہو اپنی آمدنی کو اپنے ذاتی اِستعمال کی چیزوں کے خریدنے میں خرچ کرے تو اُسکے پاس اُن چیزوں کے خریدنے کے بعد محنتیوں کی

آیندہ پرورش کے واسطے ذخیرہ باقی نہیں رہیگا اگر وہ ایسی جنسیں خرید کرے جنکو خدمتگاروں کی خدمتوں کے عوض میں دے سکے تو اُسکے پاس خدمتگاروں کی پرورش کا ایک نیا ذخیرہ ہو جاتا ھی اس سے رکارڈو صاحب نے یہہ خیال کیا کہ وہ زمیندار اپنی آمدنی کو اس دوسری صورت میں دو بار خرچ کرسکیگا اور اُسیقدر آدمیوں کی دوبارہ پرورش کرسکیگا جسقدر آدمیوں کی اُسنے پہلے بار کی تھی لیکن اُنکو یہہ نہ سوجھا کہ زمیندار اپنے نوکروں کے واسطے جنسیں خریدنے سے صرف وہ کام کرتا ھی جو وہ خود اپنے واسطے اُس سے بہتر کرسکتے اور اپنی آمدنی کو دو بار خرچ کرنے کے بجائے وہ اُنکی آمدنی کے خرچ کرنے کا کام اپنے ذمہ لیتا ھی اُنھوں نے یہہ نہیں جانا کہ وہ زمیندار اپنے نوکروں کی خوراک اور پوشاک خرید نے میں جو کچھہ لگاتا ھی وہ اُس روپیہ میں سے کم ہو جاتا ھی جو وہ اُن نوکروں کو دیتا اور اُس سے وہ خود اپنی خوراک اور پوشاک خرید کرتے اور اگر وہ اپنے نوکروں کی خدمتوں کے عوض میں نقد روپیہ دیتا تب بھی اُنکی پرورش اُسی خوبی کے ساتھہ ہوتی جسطرح کہ جنس خرید کر دینے کی مفروضہ حالت میں ہوتی ظاھر ھے کہ کوئی شخص اسبات پر اصرار نکریگا کہ اگر اِنگلستان میں ھندوستان کے طور پر نوکروں کی تنخواہ میں جنسیں ملاکرتیں تو محنت کی مانگ کم ھوجاتی یا جیسا کہ کم تربیت یافتہ ملکوں میں دستور ھی کہ محنتیوں کی اسواسطے پرورش کیجاتی ھی کہ باریک کپڑہ وغیرہ جو کچھہ درکار ہو جنکو ھم بازار سے خرید کرتے ھیں مالدار لوگ اُنسے اپنے مکان پر طیار کرا ویں انگلستان میں بھی رواج ھوتا تو محنت کی مانگ بڑہ جاتی اور اس سے بھی کم اسبات پر اصرار ھوسکتا ھی کہ اُن محنتیوں کو جنسیں پیدا کرنے کے بدلے ساتھہ پھرنے یا دروازہ پر پہرہ دینے کے واسطے نوکر رکھا جاتا تو اس تبدیلی سے محنتیوں کی زیادہ مانگ ھوجاتی اور ابادی کو ترقی ھوتی*

رکارڈو صاحب کی اس راے سے کہ لوگوں کی آمدنی بہ نسبت جنسیں پیدا کرنے کے خدمتیں اداکرنے کے عوض میں خرچ ھونے سے محنتیوں کو بہت فائدہ ھی ھم اسقدر نا اتفاقی کرتے ھیں کہ ھم محنتیوں کی غرض کو بالکل اُنکی راے کے مخالف سمجھتے ھیں اول تو

محنتي اپني امدني کا انتظام اپنے مالک کي نسبت بہت اچھي طرح
کرسکتا هی چنانچہ اگر ایک خدمتگار کو وہ سب روپیہ نقد مل سکے جو
اُسکا مالک اُسکي پرورش میں اُسکي خدمت کي عوض خرچ کرتا هی
تو اُس روپیہ کو اپنے هاتھہ سے خرچ کرنے میں اُسکو زیادہ لطف حاصل
هوگا گو وہ هاتھہ میں آتي هی خرچ کرڈالے دوسرے جو آمدني خدمتوں
کي عوض میں خرچ هوتي هے وہ عموماً ایسي چیزوں کے بدلے دیجاتي هے
جو موجود هوتي هی فنا هوجاتي هیں اور جو آمدني جنسوں کے خریدنے
میں خرچ هوتي اُسکے ایسے نتیجے باقي رهتے هیں که اُن جنسوں کا
اول خریدار اپنا کام نکال چکتا هی تو دوسروں کے کام میں آنے کے قابل
هوتي هیں چنانچہ انگلستان میں اکثر کم رتبہ لوگ ایسي پوشاکیں پہنتے
هیں جو حقیقت میں اُنسے عالي مرتبہ لوگوں کے واسطے طیار کي گئیں
تھیں غریبوں کے اچھے اچھے مکانوں میں اکثر ایسي ایسي میزیں اور
چوکیاں دیکھي جاتي هیں جو هرگز اُن لوگوں کے واسطے نہیں بنائي گئي
تھیں اگر انگلستان میں پچھلے پچاس برس میں پائیدار چیزوں کي
نسبت سواري کے جلوس کي چیزوں پر زیادہ روپیہ خرچ کیا جاتا تو
محنتیوں کي اسایش اور کام کي چیزیں جو اب میسر آتي هیں هرگز
نہ ملتیں اور تیسرے جو آمدني جنسوں پر لگائي جاتي هی اُس سے
مادي اور غیر مادي سرمایہ دونوں پیدا هوتي هیں اور جو آمدني خدمتوں
پر خرچ هوتي هی اُس سے وہ دونوں پیدا نہیں هوتے خدمتگاري کے کام
ایسي آساني سے سیکھہ لیئے جاتے هیں که هم خدمتگار کو هنرمند
محنتي مشکل سے کہہ سکتے هیں خدمتگار کي جمع پونجي بہت تھوڑي
هوتي هے اور اُس سے بہت فائدہ اُٹھانا نہایت دشوار هوتا هی لیکن کاریگر
ایسا پیشہ سیکھتا هی جس میں هر سال اُسکے هنر کو ترقي هوتي هی اور
اُیسے ایسے جوڑ بند اور § کیمیا گري کي ترکیبیں سیکھتا هی جو بیحد و
غایت ترقي پاسکتي هیں جس میں ایک هے ایجاد هونے سے اُسکا موجد
دولتمند هوسکتا هی اور تمام ضلع بلکہ تمام ملک میں دولت پھیل سکتي
هی ایک محنتي کاریگر اپني آمدني کا ایک بڑا حصہ بچاکر کسي

---

§ کیمیا اُس علم کو کہتے هیں جس سے خواص اور مزاج اشیاء مفردہ اور مرکبہ
کے معلوم هوتي هی اور کئي مفردوں کو ترکیب دیکر مرکب بنا سکتے هیں اور ایک
مرکب کے اجزا جدا کرکے اُسکے مفردات کو معلوم کرسکتے هیں *

ایسے کام میں لگاسکتا ہی جس سے بڑا فائدہ حاصل ہو چنانچہ وہ کاریگر اپنی آمدني کي بچت سے ایک چھوٹاسا ذخیرہ اوزاروں اور مصالحوں کا خرید کرتا ہی اور اُس ذخیرہ کے ہر حصہ کو اُس ہوشیاري اور چالاکي سے جسکا چھوتي سے ذخیرہ پر استعمال ہوسکتا ہی بار آور کردیتا ہی انگریزوں کے اب جو بڑے بڑے دولتمند اور معزز خاندان نہایت عمدہ ایجادوں کے موجد ہیں اُن میں بعض کے آباو اجداد عام کاریگر تھے اور انگلستان کے اندر زمانہ حال میں کونسا خدمتگار عام فیض پہونچانے والا بلکہ خود بھي دولتمند ہوا غرض کہ تاریخ اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن ملکوں میں بہت سا روپیہ خدمتوں کي خرید میں خرچ ہوتا ہے وہ ملک مفلس ہوتے ہیں اور جن ملکوں میں جنسوں کے خرید نے میں بہت سا روپیہ خرچ ہوتا ہی وہ ملک مالدار ہوتے ہیں *

رکارڈو صاحب کي رائے لڑائي کے نتیجوں کي نسبت اور بھي زیادہ غلط ہی اول تو اُسپر وہ سب اعتراض بھي وارد ہوتے ہیں جو ہمنے اُنکي اُس راے پر کیئے ہیں جو اُنہوں نے ادنے خدمتگاروں کے باب میں ظاہر کي ہی چنانچہ جسقدر آمدني سپاہیوں اور ملاحوں کي پرورش میں لگتي ہے اُسیقدر آمدني سے کم سے کم اُتنے ہي کاریگر اور خدمتگارونکي پرورش ہوگي گو وہ آمدني غیربارآور طریقہ سے خرچ کیجاوے جو حصہ اُس آمدني کا کاریگروں کي پرورش میں لگا ہوگا وہ نہایت مفید طور سے مستعمل ہوگا جیسا کہ ہم اوپر ثابت کرچکے ہیں سپاہیوں اور ملاحوں کي جیسا کہ رکارڈو صاحب کا خیال ہی کچھہ زیادہ مانگ نہیں ہوتي بلکہ بجاے ایک پہلي مانگ کے یہہ دوسري مانگ قایم ہو جاتي ہی لیکن اُس آمدني کا بڑا حصہ بارآور طور سے صرف ہوسکتا اگر محنتیوں کو بجاے اسباب کے کہ اُن سے شہروں کي فصیلوں کے باہر کے مکانات تڑواکو ایسے مقام بنوائیں جنسے شہر کي حفاظت ہو اور دریاے شور کے کنارہ کے جنگلوں کو کٹواکر جنگي جہازوں کے بیڑوں کے واسطے بندرگاہ بنوائیں اور اکثر محنتي بندرگاہوں کي مرطوب آب و ہوا اور سمندر کي گرمي سردي سے مریں اور اُن محنتیوں کو جہازوں پر چڑھائیں اور فصیلوں پر قواعد کرائیں ایسے کاموں میں مصروف کیا جاتا جن کاموں سے اُنکي پرورش کے

ذخیرہ کی ہرسال ترقی ہوتی الحاصل لڑائی ہر قسم کے لوگوں کے حق مضر اور خراب ہوتی ہی مگر محنتیوں کے گروہ کے حق میں جسقدر مضر ہوتی ہے اُسقدر کسیکے لیئے نہیں ہوتی *

بیان اُن سببوں کا جنپر محنتیوں کی پرورش کے ذخیرہ کی کمی بیشی منحصر ہوتی ہے

واضح ہو کہ اب ہم وہ بڑی غلطیاں جو ہمارے اس مسئلہ کے مخالف تھیں بیان کرچکے کہ جن جنسوں کو ہر محنتی کنبہ برس دن میں پیدا کرتا ہے اُنکی مقدار اور وصفوں کا انحصار ان جنسوں کی مقداروں اور وصفوں پر چاہیئے جو اُسی برس میں محنتی لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُنکے کنبوں کی تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر ہوویں یا یوں بیان کریں کہ اُن جنسوں کی مقداروں اور وصفوں کا حصر اُس ذخیرہ کی کمی و بیشی پر مناسب ہی جو مزدوروں کی پرورش کے واسطے بحسب اُنکی تعداد کے مجتمع ہووے *

اب یہہ سوال ہی کہ ذخیرہ مذکورہ بالا کی کمی بیشی کس بات پر موقوف ہی جواب اُسکا یہہ ہی کہ اول اُس محنت کی بارآوری پر جس سے صراحتاً یا کنایتاً وہ جنسیں پیدا ہوتی ہیں جو مزدوروں کے برتاؤ میں آتی ہیں اور دوسرے اُن جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنیوالوں کی اُس تعداد پر جو تمام محنتی کنبوں کی مناسبت سے ہووے اُس ذخیرہ کی کمی بیشی کا حصر ہی پس اگر ہم یہہ بات دریافت کرنی چاہیں کہ ایسے دو محلوں کے محنتیوں کی اجرت جنمیں چوبیس چوبیس خاندان محنتیوں کے ہوں کس مناسبت سے ہی تو ہمکو انہیں دونوں باتوں کی تحقیقات ضرور ہوگی چنانچہ اگر تحقیقات سے یہہ بات دریافت ہووے کہ ایک محلہ میں اٹھارہ خاندان اور دوسرے محلہ میں کل بارہ خاندان چوبیس چوبیس خاندانوں کی پرورش کے واسطے جنسوں کے پیدا کرنے میں مشغول ہیں تو بحسب فرض اسبات کے کہ دونو محلوں کے خاندانوں کی محنت کی بارآوری برابر ہی یہہ نتیجہ

هاتهہ آتا هی کہ ایک محلہ کي اجرت دوسرے محلہ کي اجرت کي نسبت ایک چوتهائي زیادہ هوگي اور اگر یہہ بات ثابت هوجاوے کہ دوسرے محلہ کي محنت کي بارآوري پہلے محلہ کي نسبت نصف کي قدر زیادہ هی تو یہہ سمجهنا چاهیئے کہ دونو محلوں کي مقدار اجرت برابر هوگي *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کي بارآوري پر اثر کرتے هیں

واضح هو کہ پہلے پہل اُس محنت کي بارآوري پر اثر کرنے والی سببوں پر غور کیجاتي هی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیداکرنے پر کیجاتي هے اور یہہ بات بهي یاد رهے کہ هم لفظ کنا تاً کا بلحاظ اُس کل ذخیرہ کے نہیں کہتے جس سے تمام دنیا کے محنتیوں کي معیشت بہم پهنچتي هی بلکہ اُس خاص ذخیرہ کے لحاظ سے استعمال کرتے هیں جس سے کسي ملک خاص کے محنتیوں کي حاجت رفع هوتي هی کیونکہ اگر تمام دنیا ایک گروہ تصور کیا جاوے تو یہہ امر واضح هی کہ اُس گروہ کے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ایسي جنسوں کے زیادہ پیدا هونے سے جو اُنکے استعمال میں نہیں آتیں مثل قیطوں یا مورتوں کے نہیں بڑہ سکتا *

لیکن کسي ملک خاص کے محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کا اکثر اُس آساني پر زیادہ‌تر حصر هوسکتا هی اور هی جس آساني سے وہ اُن چیزوں کو پیدا کرسکتے هیں جوبجز مبادلہ کرنیکے ذریعہ هونے کے اُنکے اور کسي کام کي نہیں هوتیں مثلاً چاے اور تماکو اور شکر جو انگلستان کے محنتیوں کے خاص برتاؤ کي چیزیں هیں خصوصاً ایسي جنسوں کے معاوضہ میں حاصل هوتي هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں اور انگلستانیوں کي آب و هوا اور عادتوں کے موافق نہیں مگر جس بڑي آساني سے انگریز اُن چیزوں کو پیدا کرلیتے هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں اُس آساني کے سبب سے انگلستان کے محنتي چاے اور شکر تماکو کو بشرطیکہ قانوني مزاحمت نہوني اُس محنت کي نسبت جو خاص اُس ملک والوں کو جهاں چاے شکر وغیرہ پیدا هوتي هی پیش

آتي هی تهوڑي محنت سے حاصل کرتے اور محنتي کو اسمات سے کچهه غرض نهیں که اُسکا خوردني غله انگلستان کي زمین میں پیدا هوا یا پولینڈ میں زمانه حال کے هل کے ذریعه سے صراحتاً پیدا هوا یا کنایتاً کپڑه بنے کي کل کے ذریعه سے پیدا هوا *

غرض که یهه امر ملاحظه طلب هی که منجمله ان دونوں سببوں کے پہلا سبب یعني محنت کي بارآوري کس بات پر منحصور هے *

جواب اُسکا یهه هی که اول محنت کي بارآوري کسیقدر محنتي کے اوصاف جسماني اور نفساني اور اخلاقي یعني اُسکي محنت و مشقت اور هنر مندي اور جسم اور دماغ کي قوت پر موقوف هی اور یهه تمام امور ایسے سببوں پر موقوف هیں که منجمله اُنکے اکثر اسباب ابتک بخوبي سمجهے نهیں گئے اور بعض بعض ایسے پیچیده هیں که مختصر بیان اُنکا نهایت دشوار هی یا اچهي طرح سمجهه میں آنا اُنکا بدون ایسے مضمونوں کي بحث کے متصور نهیں جو علم انتظام سے متعلق تو هیں مگر اُسکے خاص منشاء میں داخل نهیں البته محنت اور هنرمندي وغیره بہت کچهه آدمیوں کي نسل اور ملک کي آب و هوا اور علاوه اُس کے تربیت اور مذهب اور طرز گورنمنت پر منحصر هوتي هیں مگر هم صرف ایک سبب کو جو پیچیده نهیں هی اور باستثناے کوئیٹلٹ صاحب اور سرآئیبوناٹیس صاحب کے اور کسي مصنف نے بچشم غور اُسکا ملاحظه نهیں کیا بیان کرینگے واضح هو که وه سبب محنتیوں کي اوسط عمر کا زمانه هی اور یهه امر کسیقدر ایک ملک کے اوسط زمانه عمر اور کسیقدر اُس حساب پر منحصر هی جس حساب سے اُس ملک کي آبادي ترقي پاتي هی چنانچه انگلستان میں اوسط عمر کا زمانه چوالیس برس کے قریب قریب خیال کیا جاتا هی اور بهت سے ملکوں میں وه زمانه پینتیس برس تک بهي نهیں پهونچتا اور بعض بعض ملکوں میں پچیس برس تک بهي نهیں اور بعض بعض ملکوں میں هر پچیسویں برس آبادي دوگني هوجاتي هے اور جس حساب سے که انگلستان میں اب آبادي بڑهتي جاتي هی اوسي حساب سے پچاس برس میں دوچند هوجاوے گي اور واضح هو که بلاد یورپ کي آبادي کا دوچند هوجانا ایکسو برس میں خیال کیا جاتا هی *

اب اگر دو ملکوں کي تعداد آبادي اور وہ حساب جس سے اُسمیں ترقي ہوتي ہی معلوم ہوجاوے تو اُس ملک میں جوانوں کي زیادہ تعداد ہوگي جسمیں اوسط عمر کا زمانہ زیادہ ہوگا اور اگر عمر کي درازي معلوم ہو جاوے تو اُس ملک میں آبادي سے جوانوں کو زیادہ مناسبت ہوگي جسمیں آبادي کي ترقي آھستہ آھستہ ہوگي اور اسی سبب سے عمر کي درازي اور آبادي کا ایک ڈھنگ پر رھنا یا آھستہ آھستہ ترقي کرنا محنت کي بارآوري کے لیئے مفید ہی *

دوسرے اگر محنتي کي جسماني اور نفساني اور اخلاقي صفتیں معلوم ہو جاویں تو محنت کي بارآوري کسي ملک میں کسیقدر اُن قدرتي ذریعوں پر منحصر ہوگي جن سے اُس محنت کو امداد و اعانت پہنچتي ہی یعني اُس ملک کي آب و ہوا اور قسم اراضي اور موقع اور آبادي کي مناسبت سے اُسکي وسعت پر محنت کي بارآوري موقوف ہوگي *

بعضے ایسے ملک ہیں کہ قدرت نے اُن میں انسان کي حیات قائم رھنے کا ذریعہ نہیں بخشا اور بعضے ایسے ملک ہیں کہ اُنمیں دولت کا ذریعہ نہیں رکھا چنانچہ کسیطرح کي کوشش کیجاوے مگر کوئي گروہ آدمیوں کا جزیرہ ملول یا افریقہ کے بیابان میں مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا اور جزیرہ گرینلینڈ یا نوازامبلا میں عیش و عشرت سے بسر نہیں کرسکتا قدرت دولت کے دینے سے انکار تو کرسکتي ہی مگر دولت دے نہیں سکتي چنانچہ دنیا میں جو نہایت عمدہ ضلع ہیں وہ دولت کے لحاظ سے سب سے زیادہ تنگدست ہیں باوجود اسبات کے کہ جاندار اور بیجان مخرج دولت کے کمال افراط سے افریقہ اور امریکہ اور ایشیا کے بڑے حصوں کے رھنیوالوں کے سامھنے جا بجا پھیلے پڑے ہیں مگر وہ نفساني اور اخلاقي اوصاف سے محروم ہیں جنکے ذریعہ سے دولت کي ناکامل اشیاء کي تکمیل کیجاتي ہی چنانچہ جزیرہ آئیسلینڈ کے باشندے بھي جزیرہ کواگو کے باشندوں کی نسبت زیادہ دولتمند معلوم ہوتے ہیں اگرچہ کسي ملک خاص کے فائدے اُس ملک کي بارآوري محنت کے لیئے کافي باعث نہیں ہوتے مگر پھر بھي بارآوري محنت پر وہ اپنا کچھہ اثر کرتي ہیں اِسلیئے اُنسے غفلت نہیں چاھیئے کیونکہ اُنکے سبب سے تربیت یافتہ قوموں کي نئي بستیاں ایسي جلد دولتمند ہوگئیں کہ اُسکي کوئي نظیر ہاتھہ نہیں آتي *

تیسرے یہہ کہ محنت کي بارآوري اجتناب یعني استعمال سرمایہ کي اُس مقدار پر منحصور هوتي هی جس مقدار سے کہ اجتناب اُسکے ساتهہ کیا جاتا هی *

باقي هم استعمال سرمایہ کے فائدوں کا بیان جو استعمال الات اور تقسیم محنت هیں اوپر کرچکے هیں اور اب اپني کتاب کے پڑهنے والوں کو صرف اسقدر یاد دلانا ضرور هی کہ منجملہ اُن تمام ذریعوں کے جو محنت کي بارآوري کے سبب هوتے هیں سرمایہ کا استعمال نہایت مؤثر سبب هی اگر بالفرض آلات اور تقسیم محنت نہوتي تو انسان ایک ایسا حیوان هوتا کہ اور جنگلي حیوانوں کي نسبت بہت کم حظ اُٹهاتا بلکہ اپني پرورش بهي نکرسکتا *

چوتهے وہ آخیر سبب جو بارآوري محنت پر موثر هوتا هی گورنمنٹ کي مداخلت یا عدم مداخلت هی *

چنانچہ گورنمنٹ کا بڑا کام یہہ هی کہ ملکي اور غیر ملکي ظلم و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت کرے مگر شامت اعمال سے گورنمنٹوں نے صرف امن و امان هي کو نہیں بلکہ دولت رساني کو بهي فرض اپنا سمجها هی یعنے یهي نہیں کہ اپني رعایا کو اس قابل کریں کہ وہ امن و امان میں مال و دولت کي تحصیل کرکے اُسکا حظ اُٹهاویں بلکہ یہہ سکهاتا کہ وہ کیا کیا چیزیں پیدا کریں اور کس طور پر اُنکو کام میں لاویں اور اپنے کار و بار کے اهتمام کس طور پر کیا کریں اور ان سب باتوں کي تعمیل رعایا سے جبراً کرانا بهي اپنے ذمہ فرض سمجها هی زیادہ تر بد قسمتي یہہ هی کہ گورنمنٹوں نے جسقدر جہل و حماقت سے یہہ کام فرض اپنا سمجها اُسیقدر جہل و ناداني سے اُسکے انجام دینے کا ارادہ کیا کسیقدر اُس تدبیر کے فتوے سے جسکو تدبیر تجارت کہتے هیں اور وہ یہہ بات تعلیم کرتي هی کہ دولت سے صرف سونا اور چاندي مراد هی اور ترقي اُسکي جنسوں کے باهر جانے سے هوتي هی جنکے معاوضہ میں روپیہ باهر سے آوے اور کسیقدر اس گمراهي سے کہ جب تجارت کسي شخص یا کسي جماعت پر منحصور هو جاتي هی اور عوام لوگ اُس سے روکے جاتے هیں تو نقصان گو کیسا هي بڑا هو پراگندہ هونے سے معلوم نہیں

هوتا اور فائدہ گو کیسا هي تهوڑا سا هو مگر اکهٹا هونے سے ظاهر معلوم پڑتا
هی تجارت کے مدبروں کا ایک مدت سے یهه بڑا قاعدہ قرار پایا هی که
بلا واسطہ تحصیل کے درپے هوں اور بواسطه تحصیل پر التفات نکریں اور
اُن فائدوں کي شرکت سے انکار کریں جو قدرت نے اور ملکوں کو عنایت
کیئے هیں اور اپنے ملک کے اُن فائدوں میں جو قدرت نے بخشے هیں اور
ملکوں کو شریک کریں اور اپنی رعایا کي محنت کو اُن طریقوں سے جبراً
قہراً پهیرکر جنمیں اُسکو فائدے حاصل هوتے هوں اُن طریقوں میں ڈالیں جو
اُسکي آب و هوا اور عادات اور اقسام زمین کے مناسب نهوں *

واضح هو که اسباب مذکورہ بالا کے ذریعہ سے چند روز گذرے که تربیت
یافته دنیا میں امن عام کي ایک عجب صورت پیش آئي جسکے ساتهه
عام مصیبت بهي تهي یعني † لڑائي کے زمانه میں بہت بڑا حصه جنوبي
یورپ کا ایک بہت بڑي سلطنت بن گیا اور ایک هي بادشاہ هیمبرک سے
لیکر روم تک حاکم هوگیا اور وہ صدها پرمٹ کي چوکیاں اور تحصیلداریاں
جو پہاڑوں اور سمندروں سے زیادہ تجارتوں کي سدراہ تهیں یکقلم برخاست
کیں نیپولین تدبیر تجارت مذکورہ بالا میں نهایت مستغرق تها اور اُسکے
طریقوں سے واضح هوتا هی که خیالات اُسکے محض اندها ڈهونڈي کے
تعصب پر مبني تهے اور بلحاظ اُس تدبیر تجارت کے اُسکو یهه یقین تها که
ازادانه تجارت خود مختار سلطنتوں میں ایسي هوتي هی جیسے چند
شخصوں میں قمار بازي هوتي هے اس وجهه سے ضرور هے که ایک نه ایک
فریق نقصان اُٹهاتا هی یعني وہ فریق جسکو رفعداد حساب کے بعد باقي
رقم نقد دیني پڑتي هی ٹوٹے میں رهتا هی اور ملک فرانس اور ملک
اٹلي جو جدے جدے بادشاهوں کے تحت حکومت تهي تو یهه اُسنے
یقین کیا هوگا که اگر ان دونوں ملکوں کے باشندوں کو آپسمیں تجارت کرنے
کي اجازت دیجاویگي تو بلاشبهه ایک نه اک کو نقصان هوگا مگر اُس
تدبیر تجارت کے اندهے بانیوں کو یهه جرات نهوئي که ایک هي سلطنت
کے اضلاع متصله کے باشندے جو باهم تجارت کرتے هیں اُسپر بهي یهه
اعتراض کرتے چنانچه جبکه نیپولین نے بلجیم اور فرانس کو زیر حکومت

---

† اس لڑائي سے نیپولین اول شهنشاہ فرانس کي لڑائي مراد هی جسکے خلاف
پر تمام یورپ نے اتفاق کیا تها اور یهه لڑائي سنه ۱۸۱۲ع میں ختم هوئي تهي

کیا تو دونوں ملکوں کو بیع و شرا کی اجازت عطا فرمائی مگر آسٹریا اور
فرانس کو تجارت کی رخصت ندی اور ذھن اُسکا یک لخت اِس امر
سے خالی رھا کہ مبادلوں کے فائدے اسبات پر موقوف نہیں کہ بایع اور
مشتری ایکھی بادشاہ کی رعایا یا جدے جدے بادشاہ کے تحت حکومت
هوویں اس بادشاہ کی ذھنی تجویزیں اُن غلطیوں کی نظیریں تھیں جو
آج کل بہت سی جاری ساری ھیں اور آخر وہ تجویزیں اُسکی مستحکم
عام سمجھہ کے مقابلہ میں معاملات میں ایک نہایت خفیف اختلاف کے
ظہور میں آنے سے مٹ گئیں اگرچہ اُن حقیقتوں میں جنپر ھم گفتگو
کر رھے ھیں کوئی تبدیلی واقع نہوئی *

جب کہ لڑائی ختم ھوچکی تو نیپولین کی بادشاھت ٹوٹ پھوٹ کر
کئی خود مختار بادشاھتیں ھوگئیں اور ھر بادشاہ جدید نے اُن قیدوں کو
اپنی سلطنت میں قایم کیا جنکو نیپولین بادشاہ کی زور و قوت نے توڑا تھا
افسران پرمٹ اور رہ گذربان اپنے ملک کی آمدنیونکے مٹانے اور اپنے ھمسایوں
کی ترقیات کو روکنے کے لیئے ایسے ھی موثر ذریعہ معلوم ھوئے جیسیکہ لڑائی
کے دنوں میں جہاز اور فوجیں تھیں چنانچہ فرانس کی جنسیں جو اٹلی
اور بلجیم میں تجارت کی راہ سے گئی تھیں اور بلجیم اور اٹلی کی
جنسیں فرانس میں گئی تھیں روک دی گئیں امریکا والوں نے خاص
خاص جنسوں پر جو غیر ملک سے آویں یا غیر ملک کو جاویں محصول
مقرر کیئے اور انگلستان والوں نے غلہ کی نسبت قانون جاری کیئے غرض
کہ تدبیر تجارت میں اشیاء مطلوبہ کی ممانعت کا پھر دستور قایم ھوا
چنانچہ روسیوں نے جنکے ملک میں غلہ بہت پیدا ھوتا ھی بیگانہ
ملکوں کے کارخانہ کی مصنوعی چیزوں کی اپنے ملک میں آنے سے ممانعت
کی اور انگلستان والوں نے جنکے ملک میں مصنوعی چیزیں بہت سی
بہم پہونچتی ھیں اپنے ملک میں غلہ کے آنے کی ممانعت کی *

ھماری رائے میں روسیونکا طریقہ عمل کی روسے انگلستان والونکی نسبت
زیادہ فتنہ انگیز اور شرارت خیز تھا روسی قدیم رسم تجارت پر انگلستان
والوں کی نسبت کمال ھمت اور اصرار سے قایم رھی ھیں اور حقیقت یہہ
ھے کہ سارے تغیرات اُس ملک میں ایسے ھوئے کہ ھر تغیر کے ساتھہ امتناع
تجارت اور محصول پرمٹ زیادہ ھوا لیکن اصول کی روسے خام پیداوار

کے اپنے ملک میں نہ آنے دینے پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں وہ اُن اعتراضوں سے نہایت قوی اور مضبوط ہیں جو مصنوعی چیزوں کی ممانعت پر عاید ہوتے ہیں اول یہہ کہ ناطیار اور کسیقدر طیار جنسیں محنتی کی ضروریات میں کام آتی ہیں پس عمدہ عمدہ اشیاء طیار شدہ کی اپنے ملک میں آنے پر کچھہ ہی قیدیں لگائی جاویں اُنکا محنتی آدمی پر کچھہ اثر نہیں پھونچتا مگر جو قانون خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے کی ممانعت میں جاری ہوتے ہیں وہ خاص محنتیوں کے حق میں نہایت مضر ہوتے ہیں اور حقیقت یہہ ہے کہ مقصود اُنکا اُس بڑے ذخیرہ کا گھٹانا ہی جس سے محنتیوں کی پرورش ہوتی ہی دوسرے جب کاشتکار ملک بیگانہ ملکوں کی مصنوعی چیزوں کی ممانعت کرتا ہے تو خام پیداوار کی کسی قدر قیمت گھٹ جانے کی جہت سے جو اُسکے باہر جانے کی ممانعت کے باعث سے ضرور گھٹیگی محنتی نقصان کا معاوضہ پالیتا ہی اور برخلاف اُسکے اگر کارخانہ دار ملک خام پیداوار کے آنے کی ممانعت کرتا ہی تو تمام جنسوں کی قیمت سوائے محنت کی قیمت کی ترقی کی طرف میلان کرتی ہی اور محنتی آدمی ہر شی ضروری کے حاصل کرنے میں جو اُسکو درکار ہوتی ہی نہایت دشواری اُتھاتا ہی مگر یہہ امر زیادہ تر تصریح طلب ہے چنانچہ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ جسقدر خام پیداوار کی مقدار زاید پیدا کیجاویگی اُسکی نسبت سے زیادہ خرچ اُسپر پڑیگا مصنوعی چیزوں کی اپنے ملک میں آنے دینی کی ممانعت کرنا گویا اپنے ملک سے خام پیداوار کے باہر جانے دینے کی ممانعت کرنا ہی ورنہ خام پیداوار کے عوض میں مصنوعی چیزیں لیجاتیں اب مبادلہ نکرنے کی حالت میں تھوڑی سے خام پیداوار کی حاجت ہوتی ہی اِسلیئے وہ کم پیدا کیجاتی ہی اور اُسکی پیداوار میں صرف بھی کم ہوتا ہی اور محنت جو کپڑے اور مصنوعی چیزوں کی طیاری میں صرف ہوتی ہی پھل اُسکا کم ہوتا ہی مگر جو محنت خام پیداوار کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتی ہی پھل اُسکا زیادہ ہوتا ہی پس خام پیداوار کی قیمت گھٹ جاتی ہی اور محنتی آدمی کا کھانے پینے کی چیزوں میں جو صرف کم پڑتا ہی تو کسیقدر اُس نقصان کا معاوضہ ہو جاتا ہی جو اور چیزوں کی گرانی سے اُسکو ہوتا ہی مگر بہت سی برائی زمینداروں کے

حق میں ہوتی ہی اور برخلاف اُسکے جسقدر زیادہ مقدار مصنوعی
جنسوں کی طیار کیجاوے اُسیقدر اس مقدار کی نسبت سے اُسکے طیاری
کا خرچ کم پڑتا ہی اور جسقدر کہ مصنوعی چیزوں کی مقدار حصول
کو ترقی ہوتی جاتی ہی اُسیقدر زیادہ عمدہ کلیں رواج پاتی جاتی ہیں
اور محنت کی تقسیم زیادہ ہونی جاتی ہی اور جسطرح سے مصنوعی
چیزوں کی اپنے ملک میں آنے کی ممانعت گویا خام پیداوار کا باہر نجانے
دینا ہی اسیطرح سے خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے پر قیدیں
لگانا حقیقت میں مصنوعی جنسوں کے باہر بھیجنے پر قیدیں
لگانا ہی اب اس حالت میں جو مصنوعی جنسوں کی کم ضرورت ہوتی
ہی تو وہ طیار بھی کم کیجاتی ہیں اور جو کچھہ کہ طیار ہوتی ہیں
اُنکی طیاری میں اُنکی مقدار کی نسبت سے اتنی زیادہ محنت صرف
ہوتی ہی جو اُنکی بہت سے مقدار کے طیار ہونے میں صرف نہوتی اور
اپنے ملک میں پہلے کے نسبت خام پیداوار زیادہ پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے
اور اس مقدار زاید کے پیدا کرنے میں بھی اُسکی مناسبت سے زیادہ
لاگت لگتی ہی حاصل یہہ کہ ایک قسم کی جنسوں کی قیمت تو
اِسلیئے زیادہ ہو جاتی ہی کہ اُنکے زیادہ پیدا کرنیکی ضرورت ہونی ہی
اور دوسری قسم کا مول اِسلیئے زیادہ ہو جاتا ہی کہ کم پیدا ہونا اُنکا
ضروری ہوتا ہی اور ہر طرح سے محنت کی بارآوری کم ہو جاتی ہی ان
صورتوں میں صرف زمیندار ضرر سے محفوظ رہتا ہی *

مگر گورنمنٹ کی مداخلت کا ضروری نتیجہ یہہ برائی ہوتی ہی
کہ کسیقدر محنت نامناسب کاموں میں صرف ہونے لگتی ہی گورنمنٹ
کے کار و بار بلا وصول ہونے عام محاصل کے انجام نہیں پاسکتی اور بڑی
رقم محاصل کی بغیر محصول لگانے کے حاصل نہیں ہوسکتی اور محصول سے
بچنے کے لیئے محنتی لوگ اپنے اصلی طریقوں سے انحراف کرتے ہیں اور
جن محصولوں پر یہہ اعتراض کم وارد ہوسکتا ہی اُنمیں سے ایک تو
اراضی کا لگان ہی مگر ثمرہ اُسکا یہہ ہی کہ لوگ اراضی کی کاشت پر
سرمایہ صرف نکریں اور دوسرے منافع پر کا محصول ہی مگر وہ سرمایہ
کے باہر جانے کا باعث ہوتا ہی اور تیسری آمدنی کا محصول ہی جسکا
نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ وہ مال اکھٹے ہونیکا مانع ہوتا ہی چوتھے اجرت کا

محصول جسکا پھل یہہ ہوتا ہی کہ اُجرت کی عوض میں بجاے نقد ملنے کے جنس ملنے کا زیادہ رواج ہو جاتا ہی اور محنتی لوگ ایسی چیزوں کے حاصل کرنے سے باز رہتے ہیں جو دیر تک قایم رہیں اور مخفی نہ رہ سکیں اسباب سے غرض اُسکی یہہ ہوتی ہی کہ اُسکو افلاس کا بہانہ ہاتھہ لگے اور جبکہ خاص خاص چیزوں پر محصول لگتا ہی تو اُس سے بچنے کے لیئے کم محصول رکھنے والی اور سستی سستی چیزیں قایم کیجاتی ہیں چنانچہ بیر اور مالٹ شراب کا محصول اُنکے بجاے سپرٹس شراب کے استعمال کرنے سے اور چاء اور بن کا محصول اُنکی جگہہ غلہ بریان کے کام میں لانے سے سر سے ٹالا جاتا ہی غرضکہ ہر ایسا محصول بھی جس سے لوگ اپنی چالاکی اور تدبیر سے بچ رہتے ہیں مضرت سے خالی نہیں ہوتا چنانچہ مکان میں کھڑکی رکھنے کے محصول سے بچنے کے لیئے کھڑکی بند کرنے سے سارے گھر کی ہوا اور روشنی بند ہو جانی ممکن ہی مگر محصول سرکاری کا اُس سے کچھہ اضافہ نہیں ہوتا نہایت اور بڑی مضرت اُن محصولوں سے ہوتی ہی جو محنت کے ذریعوں اور پیشوں پر لگائے جاتے ہیں چنانچہ جب تک نمک کا محصول قائم رہا تب تک کار زراعت میں نمک کا استعمال نہایت کم ہوا اشتہاروں کے محصول سے اشیاء کے بیچنے والے اور لینے والے اس بات سے بیخبر رہتے تھے کہ کسکو حاجت ہی اور کون شخص اُنکو بہم پہنچا سکتا ہی شراب اور شیشہ اور چمڑے کے محصول سے اُنکی طیاری میں انگلستان صرف اپنے اصلی بزرگی سے محروم نہیں رہا بلکہ یورپ کے اُن ملکوں سے جنمیں مصنوعی جنسوں کی طیاری کی ترقی ہوئی بہت پیچھے رہ گیا کارخانہ داروں کو چنگی کا محصول ادا کرنے میں کوئی فریب اور دھوکا نہ دے سکنے کے لیئے صدہا ایسے قواعد اور قیود کا پابند کیا گیا ہی جو تقسیم محنت اور لوازمات کے بخوبی کام میں لانیکے مخالف اور ترقیوں کے مانع ہیں اور ترقی کے لیئے تبدیلی لازم ہی اب ایسی ترکیب میں جو قانون سے مقرر ہی ذرا سی بھی تبدیلی کرنے سے کارخانہ دار پارلیمنٹ کے قانون کے جال میں پہنسجاتا ہی *

یہہ بات عموماً خیال کیجاتی ہی کہ ہر وقت آدمی محصول کا شاکی ہی مگر وہ اُس مصیبت اور خرابی سے بہت کم واقف ہی جو

محصول سے کنایتاً اُسپر عاید ہوتي ہی اور یہہ بات چند مثالوں سے ثابت ہوسکتي ہی مگر ہم اُنمیں سے صرف ایک مثال منتخب کرتے ہیں چنانچہ اکثر لوگ اسبات سے واقف ہیں کہ لاهن طیار کرنے کے جو عام جوؤن کي نسبت جو حیوانوں کے کام آتے ہیں بہت زیادہ قیمت رکھتے ہیں اور اسبات میں بھي کسي کو شک شبہہ نہیں کہ بیر شراب کا مول اسي وجہہ سے زیادہ ہوتا ہے مگر غالباً اُن دس ہزار آدمیوں میں سے جنکے صرف میں وہ شراب آتي ہی کسي شخص کو یہہ خیال نہیں آتا کہ اس شراب کي اسقدر قیمت کا باعث محصول ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ چنگي کے قانونوں میں جو قاعدے کہ لاهن کي طیاري کے لیئے مقرر کیئے گئے ہیں اگر اُن قاعدوں کے مواقق لاهن کے لایق جو نہیں سمجھے جاتے اور قاعدہ مندرجہ قانون مذکور میں کوئي تبدیلي کیجاوے تو اُن جوؤن کا بہت عمدہ لاهن طیار ہوسکتا ہی اُن قاعدوں کا دباؤ ایسا ہی کہ کوئي اُن جوؤں کا لاهن نہیں بنا سکتا پس قانون کے سبب سے بہت سے عمدہ جو کام نہیں آتے اور علی ہذالقیاس کمال آساني سے یہہ بات بھي خیال کیجاسکتي ہی کہ اگر ہل جوتنے اور زمین کے کمانے اور تخم ریزي اور کاشت کے وقت اور طریقے بھي قانون کي روسے قرار دیئے جاتے تو ایک بڑا حصہ اراضي کا جسمیں اب پیداوار ہوتي ہی بیکار اور ویرانہ پڑا رہتا *

اگر کوئي ملک اپني گورنمنٹ یا اور سلطنتوں کي زیادہ ستاني اور حماقت سے بہت سا محاصل ادا کرنے پر مجبور کیا جاوي تو اُس ملک کي رعایا محصول کے صریح اثروں کي نسبت بالکنایت اثروں سے زیادہ مضرت اوٹھاویگي یعني اُنکو محصول ادا کرنے سے اسقدر نقصان نہیں پہونچتا جسقدر کہ اُنکي تحصیل کے طریقوں پر قیدیں لگنے سے پہونچتا ہی *

پس جن سببوں سے اُس محنت کي بارآوري دریافت ہوتي ہی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنے میں صرف ہوتي ہی چار سبب معلوم ہوتے ہیں پہلے محنتي کي ذاتیہ خصلت اور جسماني اور نفساني اور اخلاقي اوصاف دوسرے وہ مقدار اعانت کي جو قدرتي ذریعوں سے اُسکے ہاتھہ آوے تیسرے وہ مقدار

استعداد کي جو سرمایہ سے بہم پہنچتي هي چوتهے وہ مقدار ازادي کي جو اُسکو محنت کرنے میں حاصل هوتي هی *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کو اُن جنسوں کي پیداوار سے باز رکهتی هیں جو محنتي کنبوں کے برتاؤ میں آتي هیں

واضح هو که وہ اسباب تین هیں ایک لگان دوسرے محصول تیسرے منافع اگر تمام محنتي ایسي چیزوں کي پیداوار میں صراحتاً یا کنایتاً مصروف هوتے جو خاص اُنکے برتاؤ میں آتي هیں تو اجرت کي شرح بالکل بارآوري محنت پر منحصر هوتي مگر ظاهر هے که یهه جبتک ممکن نهیں هوسکتا که محنتي لوگ هي تمام ملک کے قدرتي ذریعوں اور سرمایوں کے خود مالک نهوں لیکن ایسي حالت وہ وحشیانه زندگي هے جسمیں امتیاز مراتب اور تقسیم محنت نهو اور ایسي حالت هی جسمیں بعض اوقات چند وحشي خاندان متفرق پائے گئے اور اُسمیں اُن صورتوں میں سے کوئي صورت ظهور میں نهیں آتي جنکے سبب دریافت کرنیکا کام انتظام مدن سے علاقه رکهنا هی واضح هو که تربیت یافته لوگوں میں ایک بڑا حصه محنت کا اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف هوتا هے جنکے برتنے میں محنتیوں کا حصه نهیں هوتا اور اسلیئے تربیت یافته لوگوں میں محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي قلت و کثرت محنت کي بار آوري پر هي منحصر نهیں بلکه محنتیوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے والوں کي ایسي تعداد پر بهي منحصر هی جو تمام محنتي کنبوں کي تعداد کي مناسبت سے هو *

یهه امر صاف واضح هے که جو محنت محنتیوں کي پرورش کے ذخیر کے بهم پهونچانے میں لگتي وہ اُس میں صرف نهونے کي حالت میں تین کاموں میں لگتي هی اول اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو قدرتي ذریعوں کے مالکوں کے استعمال میں آتي هیں اور دوسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے

میں جو گورنمنٹ کے استعمال میں آتي هیں تیسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ کے مالکوں کے برتاؤ میں آتي هیں یا مختصریوں کہا جاوے اگرچہ اسطرح کہنا بالکل صحیح نہوگا کہ محنت اجرتوں کے پیدا کرنے میں صرف هونے کي بجاے لگان محصول اور منافع کے پیدا کرنے میں صرف کیجاوے *

اول لگان کا بیان

هم ابھي بیان کرچکے کہ زر لگان کسیقدر اُس قدرتي ذریعہ کي بارآوري پر محصور هی جسکي اعانت کے واسطے وہ ادا کیا جاتا هی اب سمجھنا چاهیئے کہ اُس قدرتي ذریعہ کي بار آور قوت میں ترقي آنے سے لگان میں ترقي آتي هی اور اجرت کي کمي ظهور میں نہیں آتي *

چنانچہ وہ ترقیاں جو پچھلے ایک سو برس میں زراعت کے فن میں هوئیں اُنهوں سے اسکاٹلینڈ کے نشیب کے حصہ کے زمینیں بڑي بارآور هوگئیں اور اسي وجهہ سے لگان کي مقدار بہت بڑہ گئي اور ترقي لگان کے ساتهہ اجرت کي ترقي بھي هوئي اگر چہ برابر نہوئي آدم اسمتهہ صاحب بیان کرتے هیں کہ جس ‡ زمانہ میں میں نے کتاب تصنیف کي تو اُن‌دنوں محنتي کي عام اجرت في یوم پانچ آنہ چار پائي یا في هفتہ دو روپیہ تھے اور في زماننا یہہ حال هی کہ في هفتہ چار روپیہ سے بھي زیادہ زیادہ هے اور یہہ ایسي رقم هی کہ اُس سے خام پیداوار بقدر ایک ثلث کی اور طیار شدہ جنسیں تگني یا چوگني پہلي اجرتوں کي نسبت سے زیادہ خریدي جاسکتي هیں اگرچہ اسکاٹلینڈ کي نشیب کي زمینونکا لگان تگنے سے زیادہ هوگیا اور اُس شے کا ایک بڑا حصہ جو محنتي پیدا کرتا هی زمیندار کے فائدہ کے واسطے پیدا کیا جاتا هی مگر تمام پیداوار کي مستقل ترقي سے اس ظاهري نقصان کا نعم‌البدل هو جاتا هی فرض کیا جاوے کہ بیس بشل پیدا کرنے کي جگہہ جنمیں سے دس بشل زمیندار لیتا تھا اور دو بشل سرمایہ والا اور آتهہ بشل محنتي پاتا تھا اب محنتي آدمي پینتیس بشل پیدا کرتا هی جنمیں سے بارہ بشل آپ لیتا هی اور تین سرمایہ والا اور بیس زمیندار پاتا هی *

---

‡ واضح هو کہ یہہ زمانہ وہ تھا جسمیں سنہ ۱۷۷۵ ع سے انگلستان والے اور امریکہ وا ے انگریزوں میں لڑائي هوئي اور قریب سات برس کے لڑائي رهکر آخر امریکہ والے نگریز اپني مربیوں یعنے انگلستان والوں کي اطاعت سے آزاد هوگئي *

حاصل یہہ کہ اگر کسی ملک میں بڑا حصہ محنتیونکا اُس ملک کے قدرتي ذریعونکے مالکوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے میں مصروف کیا جاوے تو یہہ بات ضرور نہیں کہ محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي واقع ہووے کیونکہ ایسے محنتیوں کا ہونا بسبب بڑے بارآور قدرتي ذریعوں کے سمجہا جانا ہی اور وہ لوگ اپني معاش اُس ذخیرہ عام سے حاصل نہیں کرتے جو اُن بارآور قدرتي ذریعوں کے نہونے کي حالت میں بھي اُس ملک میں ہوتا بلکہ اُس اضافہ سے حاصل کرتے ہیں جو قدرتي ذریعوں کي زیادہ بارآوري سے اُس ذخیرہ میں ہوتا ہی *

جب کہ ہم یہہ بات کہتے ہیں کہ محنتي کو لگان سے کچہہ سروکار نہیں اُس سے وہ لگان سمجہنا چاہیئے جو قدرتي ذریعوں کي بڑي بارآوري سے حاصل ہوتا ہی اور وہ لگان خیال نہ کرنا چاہیئے جو ترقي آبادي کي وجہہ سے زیادہ ہوتا ہی ہم پہلے بیان کرچکے کہ اگر موانع موجود نہوں تو وجہہ معیشت آبادي سے زیادہ مناسبت کے ساتہہ ترقي کریگي مگر یہہ امر بھي ممکن ہے جیسا اُسي جگہہ بیان کیا گیا ہے بلکہ عقاید باطل اور بدعملي کي جہت سے غالب ہی کہ ایک ملک کے باشندوں کي تعداد اسطرح بڑہ جاوے کہ خام پیداوار کے حاصل کرنے کے صریح یا غیر صریح ذریعوں کي ترقي اُسکے موافق نہو ایسي صورت میں لگان بڑہ جاویگا اور وہ محنت جو آبادي کے بدستور قایم رہنے میں محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي اب اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف ہوگي جو زمیندار کے برتاؤ میں آتي ہیں البتہ اسطرح بڑہ جانا لگان کا عوام کے حق میں مضر ہوگا اور یہہ بات بھي یاد رکہني چاہیئے کہ ہر ملک کي گورنمنٹ اسبات کي تجویز کسي قدر اپنے اختیار میں رکہتي ہی کہ مختلف گروہ اُسکي رعایا کے کس کس نسبت سے محصولات سرکاري ادا کریں چنانچہ بعض بعض گورنمنٹوں نے حتےالامکان جد و جہد کي کہ محنتي لوگ محصولات سرکاري سے آزاد رہیں اور جہانتک ممکن ہو وہ بوجہہ زمینداروں پر ڈالا جاوے اور بعضي گورنمنٹوں نے ایسے کاموں کے مصارف کا بوجہہ زمینداروں پر ڈالا جنکا فائدہ صرف اُنہیں کي ذات پر منحصر نہیں جیسے قایم کرنا یا برقرار رکہنا سڑکوں اور پلوں کا اور تربیت عقلي اور تہذیب اخلاق اور تعلیم مذہب کا بہم پہنچانا اور بیماروں

کے واسطے خیراتي اسپتالوں کا مقرر کرنا بلکہ تندرست مسکینوں کي پرورش کرنا اور بعضي گورنمنٹوں نے برعکس اسکے زمینداروں کي مراعات سے مصارف سرکاري کا بار محنتي لوگونپر اور اکثر گورنمنٹوں نے مذکورہ بالا طریقونمیں سے ہر طریقہ کو مختلف موقعوں پر یا اپنے مصارف کے مختلف حصوں کے لحاظ سے اختیار کیا غرضکہ ہر ایسے قاعدہ سے یہہ بات لازم ہوتي هی کہ اُن محنتیوں کي تعداد جو زمینداروں کی فائدے کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اُن محنتیوں کي تعداد کے مقابلہ میں گھٹ جاوے یا بڑہ جاوے جو محنتیوں کے فائدہ کے کاموں میں مصروف ہوں *

ایک اور مانع جو محنتیوں کے دونوں فریق مذکورہ بالا کي مناسب تعدادوں میں رخنہ اندازي کرتا هي گورنمنٹ کي طرف سے ایسے لگان کے قایم کرنے کا ارادہ هی جو قدرت کي بخشش کو بجبر و اکراہ محدود کرنے سے ممکن ہوتا هی مثلاً اگر انگلستان میں ایرلینڈ کے غلہ کي ممانعت بدستور قایم رہتي تو انگریزي زمینداروں کي آمدني ضرور بڑہ جاتي اور اسیطرح اگر صرف ایک هي کارخانہ کے کوئیلہ کے جلانے کي اجازت ہووے تو اُس کارخانہ کے مالک کي آمدني شاہزادوں کي سي آمدني ہو جاوے مگر ایسے انحصار تجارت سے جو آمدني ہو وہ لگان نہیں بلکہ ظلم اور لوٹ کھسوٹ هی *

دوسرے محصول کا بیان

واضح کہ وہ دوسرا مطلب جسکي طرف محنتیونکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے سے پھیر کر محنت لگائي جاتي هی سرکاري مصارف کا بہم پہنچانا هے یہہ بات واضح هے کہ جسقدر محنت غیر ضروري محکموں کے قایم رکھنے کےلیئے صرف ہوتي هے اور جسقدر زاید محنت جو ضروري محکموں کے قایم رکھنیکے واسطے فضول خرچي سے صرف ہوتي هی وہ تمام لوگوں کي آمدني میں منہا ہو جاتي هے اور اس سے بھي زیادہ مضر ایسے کاموں میں محنت کا خرچ ہونا هی جو محض لغو و بیفائدہ هي نہیں بلکہ حقیقت میں شر و فساد کے باعث ہیں جیسے بتخانوں کي رعایت اور پوجاریوں کي پرورش کرنا جس سے عقاید اور اخلاق عوام کے خراب ہو جاتے ہیں اور ایسے هي قایم رکھنا اُن بحري بري فوجوں کا جنسے ایسے ملکوں اور ضلعوں کي تجارت کو غارت اور تباہ کیا جاوے جنکو قدرت نے تو باهمي فائدے

پہونچانے کے قابل کیاھی مگر اُنکے حاکموں کي حماقت یا شرارت سے باھمي
برائي پہونچانے کے باعث ھو جاتي ھیں اور ایسي روکاوٹوں اور بندشوں کا
قایم کرنا جنکے ذریعہ سے قوموں میں تجارت کي ضد اور مخالفت کو اصلي
دشمني کي طرح کام میں لاویں اگرچہ غیر ضروري محصول کو ناقابل الزام
کاموں میں خرچ کیا جاوے تسپر بھي وہ محصول فریب اور غارت گري
ھی اور حقیقت یہہ ھی کہ نام اُس شی کا رکھنا جسکے نتیجے اُسکے
حصول کے ذریعوں سے بھي زیادہ مضر ھوں نہایت دشوار ھی یعني ایسے
شی کا نام رکھنا جو غارت اور زیادہ ستانے کو زیادتي مضرت کا وسیلہ
بناتي ھی مشکل ھی *

بادي النظر میں یہہ امر ظاھر ھوتا ھی کہ صرف اس مضر اور لغو
اور بیفائدہ خرچ کوھي وہ منہائي سمجھنا چاھیئے جو اجرت میں سے
کیجاتي ھی کیونکہ جو محنت گورنمنت کے واجب اور جائز مطلبونمیں
خرچ کیجاتي ھی اُس سے محنتیوں کو اُسیقدر فائدہ متصور ھی جسقدر
کہ اُنکو اپنے استعمال کي جنسونکے صراحتاً پیدا کرنےپر محنت کرنے سے ھوتا
ھی گورنمنت کا بڑا مطلب رعایا کي حفاظت ھی اور یہہ حفاظت تمام
برکتوں میں سے ایک بڑي برکت ھی اور ایسي کچھہ ھی کہ بغیر سب کے
بالاتفاق سعي کرنے کے بہت کم حاصل ھوسکتي ھی جو مصنف اسبات پر
اصرار کرتے ھیں کہ جو کچھہ محصول کے ذریعہ سے حاصل کیا جاتا ھی وہ
ملک کي آمدني سے کم ھو جاتا ھی معلوم ھوتا ھی کہ اُنھوں نے یہہ نتیجہ
اس خیال سے نکالا ھی کہ گورنمنت کا مقصود مثبت اثر نہیں بلکہ منفی
اثر پہنچانا ھی یعنے بھلائي پہونچانا نہیں بلکہ برائي کي روک تھام
کرنا ھی اس لیئے اُن مصنفوں نے یہہ ٹھیک تصور کیا کہ جو کچھہ اس
طرح صرف کیا جاتا ھی وہ رعایا کي خالص آمدني میں سے کم ھوجاتا
ھی مگر باوجود اسکے یہہ بات یاد رکھني چاھیئے کہ ھر شخص کے
اخراجات کے بڑے بڑے مقصدوں میں سے صرف برائي کي روک تھام بھي
ایک بہت بڑا مقصد ھوتا ھی چنانچہ ھم مکانات اسواسطے نہیں بناتے
کہ کمروں کي گھري ھوئي ھوا میں سانس لینا ھمکو پسند ھی بلکہ اسلیئے
بناتے ھیں کہ اُنکي دیواروں اور چھتوں سے موسم کي گرمي سردي سے پناہ
ھو جاتي ھی اور ایسے ھي دوائیاں خوشي کے واسطے نہیں خریدتے بلکہ

رفع بیماري کے لیئے خرید کرتے هیں مگر کسي شخص نے اجتک یہہ خیال نکیا کہ دواؤں کي خریداري اور مکانوں کے کرایہ میں جو کچھہ صرف هوتا هی وہ اُسکي آمدني سے منہا هوتا یعني گھٹ جاتا هی کسي † فرینڈلي سوسئیٹي کے ممبر اگر آپسکے چندہ سے بیماري میں کام آنے کے واسطے کچھہ روپیہ اکھٹا کریں تو اُس چندہ کي امداد کو اپني اجرت کي منہائي نہیں سمجھتے بلکہ ایک طرحکا خرچ سمجھتے هیں هاں اب یہہ پوچھا جاتا هی کہ اُن ذریعوں کے واسطے جنسی اپنے ملک اور غیر ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت هوتي هی جو هر ایک شخص کچھہ مدد دیتا هی اُس میں اور فرینڈلي سوسئیٹي کے چندہ میں کس بات کا تفاوت هی اگر هی تو یہہ فرق البتہ هی کہ وہ بُرائیاں یعنے غیر ملک اور اپنے ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب بہ نسبت بیماریکے زیادہ سخت اور کثیرالوقوع هیں اور فرداً فرداً کوشش کرنے سے دفع هونا اُنکا مشکل هی هاں یہہ بات سچ هی کہ اگر لوگوں کي حفاظت کے بندوبست میں نہایت کم خرچ پڑتا هی تو محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ترقي پاتا هی مگر یہہ کلام همارے اُس قول کي صرف ایک نظیر هی جسکو همنے ابھي بیان کیا یعني یہہ کہ محنتي کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي محنت کي بارآوري پر موقوف هی اگر جہازونکے تھوڑیسے بیڑے اور نہایت کم فوج اور تھوڑیسے مجسٹریٹ امن و امان کے قایم رکھنے کے واسطے کافي وافي هوویں یعني اگر حفاظت کرنے کي محنت زیادہ بارآور هو جاوے تو اور تمام حالات کے یکساں رهنیکي حالت میں محنتیوں کي جماعتیں ویسا هی زیادہ فائدہ اُٹھاوینگي جیسا کہ تھوڑے سے کاشتکار یا تھوڑے سے کاریگر صراحتاً و کنایتاً اُسیقدر غلہ پیدا کرکے فائدہ اُٹھاتے جسقدر بہت سے لوگ پیدا کرتے هیں یعنے محنت غلہ پیدا کرنے میں بارآور هوجاتے *

جب کہ یہہ باتیں تسلیم کیجاویں جو همنے بیان کیں تو یہہ بات بھي جو هم پہلے کہہ چکے هیں درست هی کہ محنتي لوگوں کو صرف سرکاري محاصل کي مقدار اور اُسکے خرچ کے طریق اور اسباب سے کہ اُس محاصل کے ادا هونے سے بارآوري پر کسقدر اثر هوتا هی تعلق نہیں بلکہ

---

† یعني دوستانہ اتفاق رکھنا بہت سے آدمیوں کا اپني بھلائي کے کاموں کي تدبیریں سوچني اور کرنے کے واسطے

اُس طرز سے بھي اُنکو غرض هوتي هی جس طرز سے سرکاري مطالبه کا
بار لوگوں پر ڈالا جاوے اگر شراب کا محصول موقوف کیا جاوے اور اُسیقدر
محصول کم قیمت تماکو پر اضافه کیا جاوے تو محنتي لوگ جو اُسي
تماکو کو صرف کرتے هیں اُنکو اُجرت کے اُسیقدر حصه سے تماکو کم بہم
پهونچیگا جسقدر سے وہ پہلے خرید کرتے تھے اور زمیندار اور سرمایه والے
جو بالتخصیص شراب کے خرچ کرنیوالے هیں وہ اپنے زر لگان اور منافع کے
اُسیقدر حصه سے زیادہ شراب حاصل کرینگے جسقدر سے وہ پہلے کم پاتے
تھے اس صورت میں انگریزوں کے محنتیوں کي بارآوري اور کارخانوں کي
مصنوعي چیزوں کا باهر جانا هرگز کم نهوگا بلکه انگریزوں کي باهر جانے
والي جنسوں کي قسم میں بھي تبدیلي آنے کي ضرورت نهوگي مگر صرف
مبادلوں میں تبدیل واقع هوگي یعني شراب زیادہ اور تماکو کم باهر سے لایا
جاویگا اور اس صورت میں محنتي لوگ اهل سرمایه اور زمینداروں کے
واسطے پہلے زمانه کي نسبت شراب کے پیدا کرنے میں زیادہ اور تماکو کے
بہم پہنچانے میں بہت کم مصروف هونگے *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے یہه بات بھي بھولني نچاهیئے که ایک حصه
اُن محصولونکا جو ایک ملک کي گورنمنٹ کو وصول هوتے هیں دوسرے
ملک کے رهنے والوں کو اکثر دینا پڑتا هی چنانچه انگریز اب ملک چین
سے تین کڑور پونڈ چاے کے في پونڈ آٹھه آنه کے حساب سے خرید کرتے
هیں اور اُسپر مختلف طریقوں سے محصول لگنے سے سو روپیه کي مالیت
پر دو سو روپیه بڑہ جاتي هیں اب اگر اس محصول کو موقوف کر دیا
جاوے اور ملک چین میں قیمت کي تبدیل واقع نهو تو ظن غالب هی
که انگریزوں میں چاے کا خرچ چوگنا هو جاوے مگر پھر یہه بات بعید
معلوم هوتي هی که انگریز بارہ کڑور پونڈ چاے کے بشرح مذکور یعني في
پونڈ آٹھه آنه کے حساب سے خرید کرسکیں کیونکه اسصورت میں ملک چین
میں چاے کي قیمت دوگني هو جاني ممکن هی اور ڈیڑہ گني هو جانے
میں تو کچھه شک شبهه هي نهیں اور اس زیادتي کے باعث سے اراضي
کا لگان اور محنت کي اُجرت چین کے اُن ضلعوں میں جهاں چاے پیدا
هوتي هی ترقي پکڑیگي اِسلیئے یہه امر تسلیم کرنا چاهیئے که ان دونوں
میں محصولوں کے قائم رهنے کي وجهه سے زیادتي نهیں هوتي اور چاے

کے اُس محصول کا ایک حصہ جو انگریزوں نے چاء پر لگا رکھا ہی چین کے اُن اضلاع کے رهنے والے جہاں چاے کی زراعت هوتي هی حقیقت میں ادا کرتے هیں نظر بوجوهات مذکورہ ثابت هوتا هی کہ انگریزوں نے جو محصول کلارت شراب پر لگا رکھا هی اُسکا ایک حصہ فرانسیسي لوگ ادا کرتے هیں اور ایک حصہ اُس محصول کا جو اور ملک والوں نے اُن جنسوں پر مقرر کر رکھا هی جو اِنگلستان سے اُن ملکوں کو جاتي هیں انگلستان والوں کو دینا پڑتا هی اور جو کہ ایک حصہ اُن محصولوں کا جو کسي ملک کي گورنمنٹ وصول کرتي هی حقیقت میں اُس دوسرے ملک کے رهنیوالوں کو دینا پڑتا هی جسکے ساتھہ اُسکي تجارت هوتي هی اور گورنمنٹ کي بد انتظامي اور لڑائیاں محصولوں کے قائم هونیکے قوي سبب هیں تو یہہ ایک اور ثبوت اسبات کا هی کہ هر ملک اپنے همسایوں کے امن و آزادي سے غرض رکھتا هی *

اُجرت پر جو منافع کا اثر هوتا هی اب آخر میں اُسپر همکو غور کرنا باقي رها هی یعني اسبات پر غور کرنا باقي هی کہ اُس محنت کا اُجرت پر کسقدر اثر هوتا هی جو اُجرتیں پیدا کرنے کے بدلے سرمایہ والوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے میں مصروف هوتي هے اچھي گورنمنٹ کے محکوم تربیت یافتہ لوگوں میں بھي بڑا مطلب هوتا هے جسپر وہ محنت جو محنتیوں کے فائدوں کے واسطے مصروف کیجاتي پھیر کر لگائي جاتي هے جو محنتي کہ قدرتي ذریعوں کے مالکوں کے کاموں میں مصروف اور سرگرم رهتے هیں جیسا کہ اوپر دریافت هوچکا اُنکا ایک ایسا علحدہ گروہ تصور هوسکتا هی جو محنتیوں کے عام گروہ میں سے نہیں لیا گیا بلکہ قدرتي ذریعوں کے موجود هونے سے وہ گروہ اُس عام گروہ میں بڑھجاتا هی اور جو لوگ بمقتضاے ضرورت کے گورنمنٹ کے واجب اور جایز مطلبوں کو سرانجام دیتے هیں وہ حقیقت میں محنتیوں کي منفعت کے کاموں کو سرانجام دیتے هیں اور جس زر محصول سے وہ مطلب پورے هوتے هیں اُسکو اجرت کي منہائي سمجھنا نہیں چاهیئے بلکہ وہ بھي ایک طور کا خرچ هی مگر یہہ بات افسوس کے قابل هی کہ بہت تھوڑي گورنمنٹوں نے جایز کاموں کي ذمہ داري سے قدم آگے نہ بڑھایا یا اُن جایز کاموں کے سرانجام میں بقدر ضرورت محنت خرچ کرائی اور اس میں شک نہیں کہ محنتیوں

کي پرورش کے ذخیرہ میں تمام اور موانع کے جمع ہونے سے جسقدر کمي
آتي هی اور ترقي رک جاتي هی اُس سے زیادہ گورنمنٹ کي بدانتظامي
سے کمي آتي اور ترقي رک جاتي هی چنانچہ اکثر ملکوں میں ایساهي
هوا اور هوتا هی مگر یہہ دونوں باتیں یعنی گورنمنٹ کي بے انتظامي اور
حکام فرماں روا کي مداخلت رعایا کے اُن گروهوں میں جنکي نسبت
یہہ بیان کیا گیا کہ اُن سے لگان اور اجرت و منافع بمقدار مناسب تعلق
رکھتا هی علم انتظام مدن کے ضروري جزوں کے شمار میں نہیں آتیں بلکہ
مخل سبب سمجھے جاتے هیں اور اُن کے اثر پر جسقدر کہ هم اب اشارہ
کرچکے اس سے زیادہ گفتگو نہیں کرتے *

تیسرے منافع کي تاثیر اُجرت پر

جس حالت میں کہ لگان ایک شی خارجي اور محصول ایک
طرح کا خرچ سمجھا گیا تو اب جو کچھہ اجرت میں سے لینا چاهیئے وہ
منافع هی اگر محنت کي بارآوري معلوم هو جاوے تو محنتیوں کي
پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي اُس مناسبت پر موقوف هوگي جو
سرمایہ والوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے والے محنتیوں اور خود
محنتیوں کے استعمال کي اشیا پیدا کرنے والے محنتیوں کی تعداد اور
شمار میں هوگي یا عام فہم لفظوں میں یوں بیان کیا جاوے کہ اُس
مناسبت پر منحصر هی جس مناسبت سے سرمایہ والوں اور محنتیوں
میں حاصل محنت منقسم هوتا هی *

اس سے پہلے لفظ اجتناب کے یہہ معنے بیان هوچکے هیں کہ اس
لفظ سے اُس آدمي کي چال چلن مراد هی جو کسي چیز کے غیر بارآور
خرچ سے پرهیز کرتا هی یا حاصلات آیندہ کي توقع پر محنت خرچ کرتا
هی مختصر یہہ کہ کسي شی کا خرچ ملتوي رکھنا اجتناب هی اور همنے
یہہ بھي بیان کیا کہ محنت کو جب اجتناب کے نتیجہ یعني سرمایہ سے
مدد نملے وہ مؤثر نہیں هوسکتي اور اجتناب بھي بجاے خود کسي کام
میں مؤثر نہیں هوسکتا جب تک کہ محنت کي امداد نپاوے اور
محنت اور اجتناب کرنا طبیعت کو ناگوار هی اسلیئے اُن کے کرنے کے لیئے
خاص خاص معاوضہ کي توقع کا هونا یعني اجتناب کے لیئے منافع کي
توقع اور محنت کے واسطے اجرت کي امید ضرور هی هم یہہ بھي بیان

کرچکے هیں کہ اگرچہ ایک هي آدمي اکثر اوقات اجتناب اور محنت
دونوں کرتا هی مگر همنے آساني کي نظر سے سرمایہ والے اور محنتي کو
جدا جدا شخص سمجھنا مناسب خیال کیا هی درصورت نہونے لگان
یا ایسے محصول کے جو غیر ضروري هو یا لوگوں پر بحساب رسدي نہ لگا
هووے جو کچھہ کہ پیدا هوتا هی انہیں دو گروهوں میں تقسیم هوتا هی
اب یہہ امر قابل غور کے هے کہ اُن کے حصوں کي مناسبت کس بات سے
دریافت کي جاوے چنانچہ جن باتوں سے انفصال اس امر کا هوتا هے
کہ محنتي اور سرمایہ والے عام ذخیرہ کو آپسمیں کس مناسبت سے تقسیم
کرتے هیں وہ دو باتیں معلوم هوتي هیں اول عام وہ شرح منافع کي
جو ایک معین زمانہ کے لیئے سرمایہ کے پیشگي لگانے پر ایک ملک میں
هوتي هی دوسرے وہ زمانہ جو هر ایک خاص صورت میں سرمایہ
کے پیشگي لگانے اور منافع کے وصول هونے کے درمیان میں گذرتا هی *

منافع کي عام شرح کا بیان

یہہ بیان هوچکا کہ منافع اجتناب کا معاوضہ هی اور اجتناب سرمایہ
کے خرچ کا ملتوي رکھنا هی اور وہ جنس جسکا وجود یا قیام اجتناب کے
سبب سے هی اُسکو سرمایہ اور اُسکے مالک کو سرمایہ والا کہتے هیں اور
اس شخص کي نسبت یہہ بات کہي جاتي هی کہ وہ وہ ذریعے پیشگي
لگاتا هی جنکي بدولت سرمایہ موجود یا محفوظ رهتا هی اور یہہ ذریعے
کسیقدر تو اوزار اور مصالح هیں اور کسیقدر محنت هی اور اوزاروں میں
صرف دستکاري کے الات هي داخل نہیں بلکہ کلیں اور جہاز سڑکیں اور
جہازونکے مال و اسباب اُتارنے اور لادنے کے † پشتے اور نہریں بھي داخل هیں
سرمایہ والا الات اور مصالحے تو صراحتاً اور محنتیوں کو اجرت دینے سے
محنت کنایتاً کام میں لاتا هی اور محنتي لوگ اُن الات کي امداد و
اعانت سے اُن مصالحوں کي نئي اور عمدہ جنس قابل فروخت بنالیتے هیں
اور اُسکو سرمایہ والے کا معاوضہ کہتی هیں اور سرمایہ والونکا منافع اُس
فرق و تفاوت پر منحصر هے جو پیشگي لگے هوئے سرمایہ کي مالیت اور

---

† یہہ پشتے وہ هوتے هیں جو سمندر کے کنارہ سے اُس مقام تک جہاں جہاز آکر
کھڑا هوتا هی پاني میں لکڑیوں مٹي وغیرہ سے بنا لیتے هیں

معاوضه كي ماليت ميں پايا جاتا هے معاوضه كے پيدا كرنے ميں أجرت اور مصالح صرف هو جاتے هيں اور جو كه وہ سرمايه والے كے قبضه سے نكلتے رهتے هيں اسيواسطے أنكو دائر سرمايه كهتے هيں اور اوزار خرچ نهيں هو جاتے تو جسقدر رهتے هيں أسقدر وہ سرمايه والونكي ملكيت باقي رهتے هيں اسليئے أنكو قايم سرمايه كهتے هيں منافعوں كے تخمينه سے پهلے الات كے أس حصه كي ماليت كو جو باقي رهتا هے أور معاوضونكي ماليت پر بهي اضافه كرنا چاهيئے چنانچه مكان كي تعمير كرنے والے كے سرمايه كا بهت بڑا حصه داير سرمايه هوتا هى اور أس سرمايه كے خاص جز اينٹ چونه شهتير پتهر اور پتهر كے چوكے جنسے مكان بنايا جاتا هى اور وہ روپيه بهي جو مزدوروں كو بوجهه اجرت ديا جاتا هے اور قايم سرمايه أسكا أسكے علم عمارت كے سوا صرف پاڑ كا سامان اور زينے هيں چنانچه وہ شخص ان سب چيزوں كو پيشگي لگانے كے ايک عرصه كے بعد أنكے معاوضه ميں ايک مكان اور پاڑ اور زينے جو كام ميں آنے سے كسيقدر خراب و خسته هو جاتے هيں موجود پاتا هى روئي كاتنے كا كارخانهدار جو چيزيں پيشگي لگاتا هى أن ميں سے روئي اور اجرت أسكا دائر سرمايه هوتا هى اور مكان اور كليں قايم سرمايه هوتي هيں اور معاوضے أسكے كپڑا اور پرانے مكانات اور كليں هيں اور اسيطرح جهاز والے كو جو كچهه پيشگي لگانا پڑتا هى أسميں سے أسكا قايم سرمايه جهاز هوتا هے اور ملاحوں كي اجرت اور جهاز كے ذخيرے أسكے دائر سرمايه هيں اور معاوضے أسكے جهاز كا كرايه اور خود جهاز جيسا كچهه وہ سفر كے بعد رهے اور باقيماندہ ذخيرہ هيں غرض كه هر صورت ميں جيسے كه ابهي بيان كيا گيا منافع پيشگي لگے هوئے سرمايوں اور معاوضوں كي ماليت كا حاصل تفريق هوتا هى *

منافع كا تخمينه كسطرح كرنا چاهيئے

جواب اس بات كا كه منافع كا تخمينه كس چيز سے هوسكتا هے يهه هى كه أسكا تخمينه كسي ايسي چيز سے كيا جاوے جو اپنے § عام ماليت ميں حتى الامكان تبديلي كے صلاحيت نركهتي هو اگر سرمايه والوں كے پيشگي

§ كسي شى كي عام ماليت أس شى كي وہ قابليت هوتي هى جس كے باعث سے وہ بهت سي بلكه تمام چيزوں سے بدل سكے

لگے ہوئے سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ غلہ یا درخت ہاپس کے پہلوں سے جو شراب کے کام میں آتے ہیں کیا جاوے تو یہہ امر ممکن ہی کہ فصل کي افراط سے مول اُنکا گھٹ جاوے مگر ظاہر میں اسکو نفع معلوم ہووے اور وہ حقیقت میں اُسکا نقصان ہی چنانچہ معاوضہ اُسکا غلہ اور پہلوں میں پیشگي لگے ہوئے سرمایہ کي نسبت بیس روپیہ فیصدي زیادہ ہوسکتا ہی مگر باوجود اسکے عام مالیت کے لحاظ سے اُسمیں نقصان واقع ہو سکتا ہی جس شی کي عام مالیت میں بہت کم تبدیلي آتي ہے وہ روپیہ ہی کسیقدر تو وجہہ مذکور سے اور کسیقدر اس وجہہ سے کہ عام اندازہ ہر شی کي مالیت کا اُسي کے ساتھہ معمول و مروج ہےوہي ایسا ذریعہ ہی کہ اکثر منافع کا حساب اُسي سے ہوتا ہی لیکن اگر دراز زمانوں کا لحاظ کیا جاوے تو روپیہ کي مالیت میں بھي بڑا تفاوت واقع ہوتا ہی اور اگر ایسي تبدیلي دفعتاً واقع ہووے جس سے روپیہ کا حاصل ہونا آساني سے ہوسکے جیسے کہ کھانوں میں زرخیزي وافر ہو اور محنت کي بارآوري ترقي پکڑے یا روپیہ حاصل ہونا مشکل ہو جیسے کاغذ زر اور بنک کے نوٹوں کا بیجا استعمال رایج ہووے اور اور ایسے ہي اسباب ظہور میں آویں تو عام مالیت روپیہ کي تھوڑے تھوڑے زمانوں کے اندر بھي بڑہ گھٹ سکتي ہی *

علمي مطلبوں کي نظر سے محنت پر قابض ہونا مالیت کا اندازہ کرنے کا بہت عمدہ پیمانہ معلوم ہوتا ہی اول تو روپیہ کے بعد مبادلہ کي بڑي شے محنت ہے دوسرے محنت تحصیل کا ایسا عمدہ اور اصلي ذریعہ ہونیکے سبب سے کہ جس شی کو جي چاہے اُسکے پیدا کرنے کے لیئے اُسکو مصروف کرسکتے ہیں اور اشیاء مبادلہ کي نسبت اپني مالیت میں بہت کم بدلتي ہے روپیہ اور ضروریات زندگي جو مالیت میں روپیہ کے قریب قریب ہیں اُنکي مالیت کے استقلال کا سبب کسیقدر یہہ ہوتا ہی کہ وہ ایسي قدرت رکھتي ہیں جسکے ذریعہ سے ہمیشہ محنت پر قبضہ ہو سکتا ہی اور وہ ایسي قدرت ہی کہ اور کسي شی کو حاصل نہیں البتہ ایک قسم کي چیزوں میں جنکي انسانوں کو نہایت حاجت اور رغبت ہی اور وہ چیزیں مقدور اور عظمت ہیں محنت پر قبضہ کرنے کي مالیت کسیطرح نہیں بدلتي مثلاً جو دو شخص اوقات اور مقامات مختلفہ میں ایک ہزار

اوسط محنتیوں کے محنت پر قبضہ کر سکتے هیں عیش و آرام اُنکي زندگي کے بہت مختلف هونے ممکن هیں مگر مقدور و عظمت کے اعتبار سے اپنے اپنے ملکوں میں قریب قریب مساوي کے هونگے اور وہ هر ایک هزار میں کا ایک اور اپنے بھائي بندوں کي نسبت هزار مرتبہ زیادہ دولتمند هوگا اگر هندوستان میں اُسیقدر محنتیوں کي محنت پر ایک روپیہ سے قبضہ هو سکے جسقدر محنتیوں کي محنت پر انگلستان میں دس روپیہ سے قبضہ هو سکتا هی تو ایک هندوستاني جسکے تیس هزار روپیہ سالانہ آمدني هووے اُسیقدر بڑا آدمي هندوستان میں هوگا جسقدر کہ انگلستان میں تین لاکھہ روپیہ سالانہ کي آمدني والا هوتا هی *

اِسلیئے هماري راے حکیمانہ یہہ هی کہ سرمایہ والے کے پیشگي لگے هوئي سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ اُس محنت سے کرنا چاهیئے جسپر وہ سرمایہ والا قبضہ کرسکتا هی اور عموماً مالیت کا تخمینہ روپیہ سے هوتا هی اور جو کہ روپیہ اور محنت کي مالیت اُس درمیاني زمانہ میں جو سرمایہ کے پیشگي لگانے سے معاوضہ کے حاصل هونے تک گذرتا هی قیمت بہت کم بدلتي هی تو عام طریقہ تخمینہ کا بہت کم غلط هوتا هی اِسلیئے هم دونوں کو بلا امتیاز استعمال میں لاوینگے *

امر مذکورہ بالا میں بڑي دشواري اِس وجہہ سے پیش آتي هی کہ منافع کي شرح معاهدہ سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتي بلکہ تجربہ سے متعلق هی اور ایک شخص واحد بھي اپنے منافع کي بجز کاروبار گذشتہ کے منافع کے تحقیق نہیں کرسکتا چنانچہ ایک معاملہ کے جاري رهنے کي حالت میں سرمایہ والا یہہ اُمید کر سکتا هی کہ اُسکے معاوضوں کي مالیت پیشگي لگائے هوئے سرمایہ کي مالیت سے زیادہ هو اور یہہ بھي وہ توقع کرسکتا هے کہ وہ زیادتي بھي کثیر و وافر هو مگر اُسکو یقین نہیں هوسکتا کہ زیادتي هي هو اور نقصان نہو یہہ بات تو کہہ سکتا هی کہ فائدہ هوگا مگر یہہ نہیں کہہ سکتا کہ کسقدر هوگا بلکہ اکثر هوتا هی کہ وہ یہہ بھي نہیں کہہ سکتا کہ اُسکو کیا منافع هوا اسلیئے کہ تجارت اور کارخانوں کے معاملے ایسے مسلسل اور پیچ در پیچ هوتے هیں کہ ظاهر میں برسوں تک منافع معلوم هوتا رهی اور انجام کو دوالا نکل جائے *

لیکن اگر هم یهه دریافت کرسکیں که انگلستان میں پچھلے برس کے آخر روز تک تمام معاملوں کے معاوضه کي مالیت کیا تھي اور پیشگي لگے هوئے سرمایه کي مالیت کیا تھي اور یهه بھي دریافت کرسکیں که سرمایوں کے لگانے سے اُنکے معاوضوں کے حاصل هونے تک جو زمانے گذرے اُنکا اوسط کیا تھا تو یهه بات معلوم هو جاویگي که پچھلے سال اس ملک میں منافع کي اوسط شرح کیا تھي فرض کرو که یهه تمام امور دریافت هوئی اور یهه نتیجه بھي حاصل هوا که پچھلے سال اس ملک میں ایک سال کے لیئے سرمایه پیشگي لگانے پر اوسط شرح منافع کي دس روپیه فیصدي هوئی پھر بھي یهه استفسار باقي رهتا هی که کس کس وجهه سے منافع کي مقدار دس روپیه فیصدي هوئي اور پانچروپیه فیصدي یا بیس روپیه فیصدي نهوئي *

ایسا معلوم هوتا هی که وہ شرح بہت کچھه اُس ملک کے سرمایه والوں اور محنتیوں کے پہلے یعنے سالهاے گذشته کے چال چلن اور نیز اُس سرمایه کي مالیت پر جسکو سرمایه والوں نے محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں پہلے لگایا هو یا مختصریوں بیان کیا جاوے که اُجرت کے پیدا کرنے میں لگایا هو اور محنتیوں کي اُس تعداد پر بیشک موقوف و منحصر رهي هوگي جو کل محنتي لوگوں کي پہلی چال چلن سے موجود اور باقي رهي هو *

بیان اُن سببونکا جنکي رو سے منافع کي شرح قایم هوتي هی

یهه بات تسلیم کیجاویگي که درصورت نهونے موانع رخنهانداز کے منافع کي شرح سرمایه لگانے کے تمام کاروبار میں برابر هوتي هی پس اگر یهه بات دریافت کرسکیں که سرمایه کے ایک بڑے سے بڑے کام میں منافع کي شرح قایم هونیکے کیا کیا سبب هیں تو هم استنباط کرسکتے هیں که درصورت نهونے کسي مانع خاص کے یا تو وهي اسباب یا اور اسباب جو اُنکي برابر قوت رکھتے هوں سرمایه لگاني کے اور سب کاموں میں بھي اُسیقدر شرح منافع

کي قایم کرینگے اسلیئے هم تحقیقات اُن سببوں کي کرتے هیں جنسے سرمایه لگانے کے ایک بڑے کام میں یعني اُن محنتیوں کي اجرت میں سرمایه پیشگي لگانے کے کام میں منافع کي شرح قایم هوتي هے جو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف رهتے هیں یعني محنتیوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرتے هیں *

اس مقدمه کے سهل کرنے کے واسطے هم ایک ایسے ضلع کي چهوٹي سي نو آباد بستي فرض کرتے هیں جس میں زرخیز اراضي کمال افراط سے هاتهہ آتي هی اور وہ بستي ایسي جگهه واقع هی اور اُسکي باشندوں کي خصلت ایسي هی کہ اُسکے باعث سے ملکي اور غیر ملکي جبر و تعدي اور مکر و فریب سے محفوظ هی جسکا نتیجه یهه هی که وهاں لگان اور محصول کا وجود نهیں اور فرض کرو کہ اُس بستي میں دس سرمایه والے اور بارہ سو محنتي کنبے بستے هیں اور وهاں کے رهنے والے روپیه کے چلن سے محض ناواقف هیں اور اُن لوگوں کي هر ایک شی یعني تمام مکانات اور کپڑے اور اسباب خانه داري اور کهانے پینے کي چیزیں سال بهر میں صرف هوجاتي هیں اور دوسرے سال پهر نئي پیدا کي جاتي هیں اور هر کنبه اپني سال بهر کي اجرت سال کے پهلے دن لے لیتا هی اور سال کے آخر دن تک اُسکے عوض کا کام پورا کردیتا هی غرض که سال کے پهلے دن سرمائے پیشگي لگائی جاتے هیں اور سال کے آخر دن پر اُنکے تمام معاوضے وصول هوتے هیں اور فرض کرو که جب اُس بستي کا حال دریافت هوا تو هرسرمایه والے کے قبضه میں ایک سو بیس محنتي کنبوں کي اجرت سال بهر کے واسطے موجود تهي اور سرمایه هرایک کا سو محنتي کنبوں کے پچهلے سال کي محنت کي پیداوار تها جسکو هم ایک هزار کوارٹر غله سمجهیں اور اُسکے استعمال کي جنسیں جنکو بیس پیپے شراب کے قرار دیں بیس کنبوں کے پچهلے سال کي محنت کي پیدا وار کا وہ ذخیرہ تها جسکو سرمایه والے نے اپنے صرف کے واسطے رکهه چهوڑا تها *

ایسے حالات مفروضه میں اگر هر سرمایه والا سو محنتي کنبوں کو اجرت کے پیدا کرنے میں اور بیس کنبوں کو اپنے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے کے واسطے لگاکر اپنا سرمایه صرف کرے اور محنتیوں

کي آبادي بجاے خود قایم رهي یعني نه کهٹے اور نه بڑھے تو منافع کي شرح سالانه فیصدي بیس هوگي اور هرسال ایک هزار کوارٹر غله پیشگي لگایا هوا سرمایه هوگا اور یهه غله سو کنبون کي محنت کي اجرت هي جس سے ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر قبضه هوسکتا هي اور اس سرمایه کا معاوضه اجرت کا ایسا ذخیره هوگا جس سے ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر دوسرے برس قبضه هوسکے جو حقیقت میں هزار کوارٹر کے پہلے سرمایه اور سرمایه والے کے استعمال کي جنسوں کا دوباره پیدا کرنا هے اور یهه جنسیں اُس محنت کے چهٹے حصه کي پیداوار هیں جو سرمایه کے دوباره پیدا کرنے میں لگائي گئي اس لیئے مالیت ان جنسوں کي کل سرمایه کي مالیت کا چهٹا حصه هوگي اور ایک سال پیشگي لگے هوئے سرمایه کے معاوضوں کي مالیت اصل سرمایه کي مالیت سے ایک چهٹا حصه زیاده هوگي پس منافع کي شرح جیسا که همنے پہلے بیان کیا سالانه فیصدي بیس قایم رهیگي اور پانچ چهٹی حصے محنتیوں کے اپني استعمالي جنسوں کے پیدا کرنے میں اور ایک چهٹا حصه سرمایه والوں کي استعمالي جنسوں کے پیدا کرنے میں مصروف رهیگا *

جو نسبت که سرمایه کو محنت سے حاصل هي اُسمیں تبدیلي واقع هونے سے جو اثر پیدا هوں اُن پر غور کیجاتي هي فرض کیا جاوے که نقل مکان یا برے موسم کے باعث سے پچاس کنبوں کي محنتي کنبوں میں کمي پڑے اور هر سرمایه والا وهي سرمایه یعني سو محنتي کنبون کي سال بهر کي اجرت کي پیداوار جسکو همنے هزار کوارٹر غله کے نام سے تعبیر کیا قایم رکهنا چاهیگا مگر اسلیئے که محنتیوں کي تعداد ایک چوبیسویں حصه کي قدر گهٹ گئي تو بجاے اسکے که اُس سرمایه سے ایک سو بیس کنبوں کي محنت پر قبضه حاصل هوسکی صرف ایک سو پندره کنبوں کي محنت پر قبضه هوسکیگا پس هزار کوارٹر غله کے ایکسو پندره کنبوں پر بجاے ایکسو بیس کنبوں کے منقسم هونگے اور سرمایه والیکو بجاے بیس پیپوں شراب کے صرف پندره پیپی اگلے برس میں هاتهه آوینگے اور اگر عکس اسکا فرض کیا جاوے یعني نقل مکان یا ترقي آبادي کي وجهه سے محنتیوں کے پچاس کنبوں کي بڑهوتري هووے تو هر ایک سرمایه والا بجاے ایکسو بیس کنبوں کي محنت کے ایکسو

پچیس کنبوں کے محنت پر قابض هوسکیگا اور هزار کوارٹر غله بجاے ایکسو بیس کنبوں کے ایکسو پچیس کنبوں پر تقسیم هوگا اور سرمایه والا بجاے بیس کنبوں کے پچیس کنبوں کو اپنے شراب کے پیدا کرنے میں مصروف کرسکیگا غرضکه ایک صورت میں منافع فیصدي بیس سے پچیس اور دوسري صورت میں فیصدي بیس سے پندرہ هوجاتا هی اب یهه فرض کیا جاوے که محنتیوں کے بارہ سو کنبی بدستور قایم رهیں اور برخلاف اسکے سرمایه والا بجاے اسکے که ایکسو کنبوں سے اجرت پیدا کراوے اور بیس کنبوں کو تحصیل منافع پر لگاوے ایکسو پانچ کنبوں کو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف کرے تو هر سرمایه والیکا سرمایه سال کے اخر پر ایکهزار پچاس کوارٹر هو جاویگا جو ایکسو پانچ کنبوں کي محنت سے پیدا هوا مگر اُس سے صرف ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر قبضه کرسکتا هی یا اگر هر سرمایه والا اجرت کے پیدا کرنے میں پچانوہ کنبوں کو مصروف کرے اور منافع کے پیدا کرنے میں پچیس کنبوں کو مصروف کرے تو هر سرمایه والے کے پاس نو سو پچاس کوارٹر کا سرمایه هوگا جو پچانوہ کنبوں کي محنت سے حاصل هوا مگر اُس سے ایک سو بیس کنبوں کي محنت پر قبضه هوسکتا هی غرضکه پهلي صورت میں منافع بیس فیصدي سے پندرہ فیصدي هو جاویگا اور دوسري صورت میں پچیس فیصدي سے زیادہ هو جاویگا لیکن اگر اُن محنتیوں کي تعداد کي ترقي کے ساتهه جو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف هیں اُسي نسبت سے کل محنتیوں کي تعداد میں ترقي راہ پاوے یا اجرت کے پیدا کرنے والے محنتیوں کي تعداد کے گهٹنے کے ساتهه ساري محنتیوں کي تعداد اُسي اندازہ سے گهٹ جاوے یا یهه که سرمایه کي مناسبت محنت کے ساتهه بدلي نه جاوے تو منافع کي شرح بهي نه بدلیگي اور اگر هر ایک اُن میں سے بلا مناسبت بڑهے یا گهٹے تو منافع بهي بحسب اُن تبدیلیوں کے بڑهیگا یا گهٹیگا جو اجرت اور محنت کي مقدار حصول میں واقع هوں *

حاصل کلام یهه که آبادي کي نهایت سادي حالت میں یعني جبکه لگان محصول وغیرہ اُسپر کچهه نهوں تو حسب حالات مذکورہ بالا کے منافع کي شرح سرمایه والوں اور محنتیوں کے پچهلے برسوں کے چال چلن پر منحصر هوتي هی *

اس لحاظ سے همنے یهه بات فرض کي که تمام سرمایه والے ایکسا کام کرتے هیں اور محنتیوں کي تعداد بدستور قایم رهنے کي صورتمیں جو هر ایک مستقل ترقي سرمایه کي هووے حالات مفروضه بالا میں اسکي مناسبت سے منافع کي شرح میں کمي هوگي تو تمام سرمایه والوں کي هرگز یهه غرض نهوگي که وه اپنے سرمایوں کو بڑهاویں بجز اسصورت کے که اس سے محنتیوں کي تعداد کو ترقي هو بلکه اپنے سرمایه کي اس مقدار سے زیاده قایم رکهنے سے بهي غرض نهیں هوسکتي جو محنتیوں کي تعداد قایم رکهنے کے لیئے ضرور هووے حاصل یهه که اگر آبادي بدستور قایم رهے یعني ترقي قبول نکرے تو ساري غرض انکي یهه هوگي که وه اجرت پیدا کرنے میں صرف اسیقدر محنت کو مصروف کریں جو اس مستقل آبادي کي ضروریات زندگي کے پیدا کرنے کے لیئے کافي وافي هووے اور اگر آبادي کے ترقي کرنے سے محنتیوں کي تعداد میں ترقي هو جاوے تو سرمایه والے انسے ایسے پیش آوینگے جیسے که کاشتکار اپنے گهوڑے یا بیلوں سے اور آقا اپنے غلاموں سے پیش آتا هی *

جب یهه فرض کیا جاوے که سرمایه والے کو صرف اپنے مطلب سے کام هوتا هی تو ایسي صورتمیں منافع کي شرح کسیقدر محنت کي بارآوري پر اور کسیقدر اس عرصه پر موقوف هوگي جو سرمایه کے پیشگي لگانے سے معاوضه حاصل هونے تک گذرتا هی اور اگر وه زمانه دریافت هو جاوے تو منافع کي شرح کا معلوم هونا محنت کي بارآوري پر موقوف هوگا مثلاً اگر ایک محنتي ایک برس کي محنت سے اسقدر معاوضه پیدا کرسکے جسکو دس کوارٹر غله کے فرض کرسکیں اور اسکے ذاتي خرچ کے لیئے پانچ کوارٹر کافي هوں تو منافع کي شرح فیصدي سالانه سو هوگي سرمایه والا پانچ کوارٹر پیشگي لگا کر دس کوارٹر وصول کر لیگا اور اگر محنتي پندره کوارٹر پیدا کر سکے تو منافع کي شرح فیصدي دو سو سالانه هوگي اورسرمایه والا پانچ کوارٹر کا سرمایه پیشگي لگانے سے پندره حاصل کرلیگا اگر محنتي صرف ساڑے سات کوارٹر پیدا کرسکے تو منافع کي شرح پچاس فیصدي سالانه هوگي اور برخلاف اسکے جبکه محنت کي بارآوري معلوم هو جاوے تو منافع کي شرح اس زمانه پر موقوف هوگي جس زمانه تک سرمایه پیشگي لگا رها جو محنتي که اجرت کے طریقه پر پانچ کوارٹر پاوے اور

ایک برس کي محنت سے دس کوارٹر پیدا کرسکے تو ایک سرمایہ والا
جو اپنے پاس دس کوارٹر کا سرمایہ رکھتا هو دو محنتیوں کو لگا سکتا
هی اور هر محنتي اُسکو دس دس کوارٹر هر برس معاوضہ میں دیگا
لیکن اگر کوئي محنتي ایک برس کے اخیر میں دس کوارٹر دینے کے
بجاے بیس کوارٹر دو برس کے اخیر میں دیوے تو وہ سرمایہ والا جسکے
پاس کل دس کوارٹر سرمایہ هووے دو محنتیوں کي جگہہ صرف ایک
محنتي لگا سکیگا اسلیئے کہ اگر وہ دو محنتي لگاوے تو سرمایہ اُسکا
اس سے پہلے پورا هو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا هووے پس سرمایہ والا اُسیقدر
سرمایہ سے نصف محنتي لگا سکیگا اور دس کوارٹر خالص آمدني کے
هر سال کے آخر میں حاصل کرنے کے بجائے هر دوسرے سال کے آخر
میں حاصل کریگا *

مگر خوش نصیبي سے ایک ملک کے سرمایہ والے ایسا کام نہیں
کرتے بلکہ هر شخص اپني بہبودي کے لیئے بلالحاظ اس امر کے تدبیر
اپني کرتا هی کہ اُسکے پروسي پر کیا تاثیر اُسکي هوگي سرمایہ اور آبادي کو
سرمایہ والوں کي بحث اور حرص سے ترقي هوتي هی واضح هو کہ هم
پھر مقدمہ مفروضہ کي طرف رجوع کرتے هیں فرض کرو کہ منجملہ
سرمایہ والوں کے ایک سرمایہ والا اوروںکي مانند اُن بیس محنتي کنبوں
کي جگہہ جو اُسي کے استعمال کے جنسیں پیدا کرتے هیں اور اُن سو
محنتي کنبوں کي جگہہ جو اُجرت کے پیدا کرنے میں مصروف هوتے هیں
ایکسو دس محنتي کنبے اُجرت کے پیدا کرنے میں لگاوے تو اُسکے پاس
اخیر سال میں اُسکا سرمایہ گیارہ سو کوارٹر غلہ هو جائیگا جو ایکسو دس
محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا هوا اور جس سے حال کي اُجرت
کي شرح کے موافق ایک سو بتیس محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ
هو سکتا هی باقي نو سرمایہ والوں میں سے هر ایک کے پاس ایک ایکهزار
کوارٹر کا سرمایہ هوگا جو سو محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا هوا
جس سے حال کي شرح اُجرت کے بموجب ایکسو بیس کنبوں کي
محنت پر قبضہ هوسکتا هی پس ملک کے تمام پہلے سرمایہ یعني
دس هزار کوارٹر کي جگہہ جو بارہ سو کنبوں کي اُجرت تھا ایکسو دس
هزار کوارٹر هو جاویگا اور اُنهیں بارہ سو محنتي کنبوں کي اجرت میں خرچ *

هوگا مگر جو کہ صرف بارہ سو کنبے اُسکے لینے والے هیں تو کل منافع کی شرح فیصدی قریب ایک کے گھٹ جاویگی یا بیس فیصدی سے کچھہ کم اُنیس فیصدی سالانہ ہو جاویگی اور یہہ کمی منافع کی اُس سرمایہ والے کو اپنے زیادہ کیئے ہوئے سرمایہ کا فائدہ اُٹھانے سے باز رکھیگی جسکی وجھہ سے وہ کمی منافع کی واقع ہوئی اور یہہ شخص آپکو ایکہزار ایک سو کوارٹر کے سرمایہ کا قابض پاویگا جو ایسی اُجرت هی کہ ایکسو دس محنتی کنبوں کی محنت سے پیدا ہوئی جس سے ایکسو تیس اور کچھہ زاید محنتی کنبوں کی محنت پر قبضہ ہو سکتا هی مگر اور ہر ایک سرمایہ والا اپنے ایکہزار کوارٹر کے سرمایہ سے جو ایکسو محنتی کنبوں کے محنت سے پیدا ہوا ایکسو اُنیس سے کچھہ کم محنتی کنبوں کی محنت پر قبضہ کرسکیگا پہلا سرمایہ والا سرمایہ کی مالیت اور منافع کی مقدار کو بڑھا ہوا پاویگا اگرچہ پہلی شرح منافع کی فیصدی ایک کے بقدر گھٹ گئی لیکن اور تمام باقی سرمایہ والے اپنے سرمایوں اور اپنے منافعوں کی مقدار کو گھٹا ہوا پاوینگے *

اب یہہ امر واضح هی کہ کوئی چیز ایسی نہیں جسکو سرمایہ والا ایسی ناراضی سے قبول کرتا هی جیسی ناراضی سے کہ اپنے سرمایہ کی مالیت کی کمی کو قبول کرتا هی بلکہ وہ اُسمیں ترقی نہونے سے بھی ناخوش ہوتا هی واضح ہو کہ تھوڑا تھوڑا جمع کرنے سے سرمائے بہم پہنچتے هیں اور رفتہ رفتہ یہہ جمع کرنا عادت میں داخل ہو جاتا هی سرمایہ والا اپنے سرمایہ کے بڑھانے کو اپنی زندگی کا بڑا کام جلد سمجھنے لگتا هی اور اپنے خرچ کے ذریعوں کی نسبت اپنے منافع کے جز کثیر کو سرمایہ کی ترقی کا بڑا ذریعہ جانتا هی غرضکہ یہہ غالب هی کہ اور سرمایہ والے بھی اپنے سرمایوں کی مالیت کے کم نہونے دینے پر سعی و کوشش کرینگے گو منافع کی عام شرح کسیقدر کم ہو جاوے پس ہر ایک آگے پیچھے پہلے سرمایہ والے کی تقلید کر کے اپنے اپنے سرمایوں کے بڑھانے کے واسطے وہ حصہ محنت کا جو اُنکے خاص استعمال کی جنسوں کے پیدا ہونے میں لگتا تھا اُسمیں لگائینگے اور ہر سرمایہ والا ایک هی زمانہ میں بجائے اُسکے کہ ایکسو محنتی کنبوں کو سرمایہ کے دو بارہ پیدا کرنے اور بیس کنبوں کو اپنے استعمال کی جنسوں کے مہیا کرنے میں مصروف کرے ایکسو دس محنتی کنبوں کو سرمایہ کے دوبارہ قائم کرنے اور صرف دس کو اپنے

استعمال کي جنسوں کے حاصل کرنے میں مصروف کریگا اور منافع کي شرح اس صورت میں بیس فیصدي سے دس فیصدي ہوجاویگي اور منجملہ بارہ سو محنتي کنبوں کے گیارہ سو کنبے اُجرت کے پیدا کرنے میں اور صرف ایکسو کنبے منافع کے بہم پہونچانے میں مصروف ہونگے اور ملک کي سالانہ پیداوار دس ہزار کوارٹر غلہ اور دو سو پیپے شراب کي جگہہ دس ہزار ایکسو کوارٹر غلہ اور سو پیپے شراب کے ہو جاویگي اور محنتیوں کے پانچ چھٹے حصے اپني استعمالي چیزوں کے مہیا کرنے میں اور ایک چھٹا حصہ اُنکا سرمایہ والوں کي اشیاء استعمالي کي تحصیل میں سرگرم رہنے کے بجاے اب گیارہ بارھویں حصے محنتیوں کے اپني منفعت کے واسطے اور صرف ایک بارھواں حصہ سرمایہ والوں کے فائدے کے لیئے مصروف ہوگا *

لیکن منافع کي یہہ کمي صرف اُس حالت میں واقع ہو سکتي ہی کہ یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتي کنبوں کي تعداد میں کبھي تبدیلي نہ آویگي مگر یہہ امر خلاف قیاس ھے کہ اُنکي تعداد میں ترقي نہووے اُجرت کي ترقي سے محنتي جلد جلد شادیاں کرینگے اور کنبے اُنکے کثرت سے بڑہ جاوینگے اگر محنت ہمیشہ برابر بارآور رھے تو یہہ امر ممکن ھی کہ سرمایہ کو جو محنتیوں سے پہلے مناسبت تھي وہ پھر بحال ہو جاوے اور جو کچھہ نتیجے اس سے پیدا ہونگے وہ سب مفید ہونگے چنانچہ محنتیوں کي حالت اُس سے بدتر نہو جاویگي جیسیکہ سرمایہ کي ترقي سے پہلے تھي اور سرمایہ والوں کي حالت بھي پھر بہتر ہوجاویگي یعنے اُنکے سرمایوں کي مالیت اور منافعوں کي مقدار بڑہ جاویگي اور منافع کي شرح پھر بیس فیصدي سالانہ ہو جاویگي *

ہمنے اس مقدمہ کي ابتدا ایسا ملک فرض کرنے سے کي ھی جسمیں زر خیز اراضي افراط سے موجود ھی ایسي حالت میں جبکہ باشندوں کي تعداد بڑھتي جاوے محنت کي بارآوري ایک مدت دراز تک جاري رہني چاھیئے بلکہ ترقي کرتي جاوے مگر بہہ اچھے آباد ملک میں بہت کم واقع ہوتا ھی کہ ترقي آبادي کي صورت میں محنت کي بارآوري برابر رھی کیونکہ محنت مصنوعي چیزوں میں لاگت کي مناسبت سے زیادہ بارآور ہو جاتي ھی اور زراعت میں جب تک ترقي یافتہ محنت و ہنر

یا زمین کی ذاتی ترقیوں سے مدد نہ پہونچے تب تک محنت لگنا کی مناسبت سے کم بارآور رہتی ہے اور محنتی کے برتاو میں جو اکثر خام پیداوار یا خفیف طیار شدہ جنسیں آتی ہیں تو مصنوعی چیزوں کے حاصل کرنے میں جو ترقی یافتہ اسانی ہوتی ہی اُس سے اوس بڑھی ہوئی مشکل کا تدارک نہیں ہوسکتا جو خام پیداوار کی تحصیل میں ہوتی ہے حاصل یہہ کہ ایک پرانے ملک میں جبکہ منافع کی شرح سرمایہ کے بڑھ جانے سے گھٹ جاتی ہی تو اُسوقت تک یہہ بات بہت کم واقع ہوتی ہے کہ سرمایہ کی مناسبت سے آبادی کے ترقی پانے سے اصلی حالت پر بحال ہوجاوے جب تک کہ پہلے دنوں کی نسبت محنتی آدمی خام پیداوار کو کم نہ لیوے یا کم بارآور زمینوں کی کاشت کی ضرورت سے ایسی ایسی مستقل ترقیوں کے ذریعہ سے جیسے دلدلی اور مرطوب زمینوں کو پاک صاف کرکے قابل کاشت و زرخیز کیا جاتا ہے جاتی نرہی یا زیادہ محنت یا ہنر یا غیر ملکی امداد سے وہ ضرورت رفع نکیجاوے ایسے ملکوں میں ترقی ہونے سے حقیقت میں سرمایہ کی ترقی ہونی ہی اور سرمایہ کی ترقی سے منافع کی شرح میں کمی واقع ہوتی ہی اور روک تھام اس کمی کی آبادی کی ترقی کے سبب سے ہوتی ہے اور آبادی کی ترقی کی روک ٹوک خام پیداوار کی تحصیل میں زیادہ مشکل پیش آنے سے ہوتی ہی اور اُس مشکل کا دفعیہ تو شاذ و نادر ہونا ہی مگر وہ مستقل ترقیات زراعت یا افزایش محنت و ہنر یا غیر ملکی امداد سے کم ہو جاتی ہے اور بطریق عام نتیجہ کے اُس مشکل کی کمی کا میلان سرمایہ اور آبادی کے بڑھانے اور منافع کی شرح کے گھٹانے کی جانب ہمیشہ رہتا ہی *

مقدمہ مفروضہ میں یہہ فرض کیا گیا کہ ملک کا تمام سرمایہ سال بہر میں خرچ ہو جاتا ہی اور سال ہی بہر میں پھر پیدا ہو جاتا ہی اور یہہ معلوم ہو چکا ہی کہ ایسی صورتوں میں محنتیوں کی تعداد بدستور رہی تو کوئی مستقل اضافہ سرمایہ میں بغیر اسبات کے نہیں ہوسکتا کہ منافع کی شرح میں اُس زیادتی کی مناسبت سے فی‌الفور کمی واقع ہو اسلیئے کہ اگر سرمایہ والا جسنے اپنے سرمایہ پر وہ اضافہ کیا پھر نقصان اُتھاکر اُسکو مکرر پیدا نکراوے تو وہ اضافہ سال بہر میں نابود ہو جاوے لیکن ایسے طریق سے کیا جاوے جسکے دوبارہ پیدا کرنے میں

مگر محنت درکار نہووے تو نتیجہ اُسکا مختلف ہوگا مثلاً فرض کرو کہ سرمایہ والا بجاے اسکے کہ وہ اُن سو کنبوں پر جو اجرت پیدا کرتے ہیں پانچ کنبی اضافہ کرکے اُن پانچ کو ایسی پائدار کل کے بنانے میں مصروف کرے جسکے ذریعہ سے ایک آدمی وہ کام کرنے لگے جسکو پہلے دو آدمی کرتے تھے اب پہلے برس کے آخر میں تو سرمایہ والا ایک سو بیس کنبوں کی اجرت پر جو سو کنبوں کی محنت سے پیدا ہوئی اور اپنے استعمال کی جنسوں کو جو پندرہ کنبوں کی محنت سے مہیا ہوئیں اور اُس کل پر جو پانچ کنبوں کی محنت سے طیار ہوئی قابض ہوگا لیکن بعد اُسکے پچھلے برسوں میں ایک سو بیس کنبوں کی اُجرت ننانوے محنتی کنبوں اور ایک کل کے لگانے سے حاصل کرسکیگا اور اپنی اُستعمالی جنسوں کے پیدا کرنے میں اکیس کنبی لگا سکے گا دو نوں چیزوں یعنی مقدار اور شرح منافع میں ترقی ہو جاویگی اور باوجود اُسکے اجرت میں کمی واقع نہوگی اور یہہ کل ایک ایسا نیا محنتی ہی جو محنتیوں کی موجودہ تعداد پر اضافہ کیا گیا مگر اُسکی پرورش کا کچھہ خرچ نہیں پڑتا چنانچہ جس سرمایہ والے نے اس کل کو بنایا اُسکے منافع کی مقدار اُس کل کے ذریعہ سے بدون اسکے زیادہ ہو جاتی ہی کہ اور سرمایہ والوں کے منافع میں وہ کمی واقع ہووے جو سرمایہ پر اضافہ ہونے سے ہونی چاہیئے جس اضافہ کے قایم رکھنے اور کام میں لانے کے لیئے زیادہ محنت درکار ہوتی ہی اور نیز بدون اسباب کے اُس منافع کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہی کہ اور محنتیوں کی اجرت میں کمی آوے جیسا کہ ایسے محنتی کے زیادہ کرنے سے ہوتی ہی جسکی پرورش محنتیوں کی پرورش کے عام ذخیرہ میں سے ضرور ہوتی ہی حقیقت میں کل یا اور اوزار ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے محنت کی بارآوری ترقی پاتی ہے مثلاً لاکھوں روپیہ جو انگلستان میں پلوں اور سڑکوں اور بندرگاہوں میں صرف ہوئی اُنکا میلان منافع کی شرح یا اجرت کی مقدار کے گھٹانے پر نہیں ہوا بلکہ اُنکے ذریعہ سے محنت زیادہ بارآور ہوئی اور محنت کی بارآوری سے دایر سرمایہ اور ملک کی آبادی نے بمناسبت ترقی پائی *

اسلیئے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ کے بڑے کام یعنی محنتیونکے استعمال کی جنسیں یا اجرت پیدا کرنے کے کام میں معاوضوں کی مالیت اور پیشگی

لگے ہوئے سرمایوں کي مالیت کا حاصل تفریق یعني منافع محنت کي
اُس تعداد پر منحصر ہوتا ہے جو پہلے زمانہ میں اجرت پیدا کرنے کے لیئے
بمناسبت اُس مقدار محنت کے صرف کي گئي جسپر اُس پیدا شدہ اجرت
سے قبضہ حاصل ہوسکتا ہے اور چونکہ منافع کي شرح سرمایہ کے مختلف
کاموں میں برابر ہونے پر میلان رکھتي ہی تو ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے
ہیں کہ تمام سرمایوں سے گو اُنکو کسي کام میں لگایا جاوے منافع قریباً اُسي
شرح سے حاصل ہوتا ہی جس شرح پر اُن سرمایوں سے وصول ہوتا ہی
جو اجرت پیدا کرنے کے کاموں میں لگائی جاتی ہیں *

سرمایہ کے پیشگي لگانے کا اوسط زمانہ

منجملہ اُن دو اصولوں کے جنکي روسے پیداوار کي تقسیم سرمایہ والوں
اور محنتیوں میں ہوتي ہی پہلی اصل یعني سرمایہ کے پیشگي لگانے
کے منافع کي شرح تحقیق کرکے اب ہم اُن سببوں کي تحقیق کرتے ہیں
جنسے دوسري اصل یعني سرمایہ کے پیشگي لگانے کا اوسط زمانہ دریافت
ہوتا ہی *

یہہ بات یاد رہی کہ سرمایہ والے کے حصہ کا لفظ اگرچہ انتظام مدن
والوں کے برتاؤ میں کثرت سے رہتا ہی مگر بخوبي صحیح و درست نہیں
جب کہ تمام پیداوار طیار ہو جاتي ہے تو وہ بالکل سرمایہ والے کي ملک
ہوتي ہی جو محنتیوں کو پیشگي اجرت دینے سے اُسکو خرید کرتا ہی
اسلیئے سرمایہ والے کے حصہ کے لفظ سے جو شي مراد ہوني ہے وہ پیداوار
یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو وہ سرمایہ والا اپنے کام میں
لانے کے لیئے رکھہ سکے اور اسطرح اپنے برتاؤ میں لاسکے جس سے اُسکي
سرمایہ کي مالیت میں نقصان نہ اوے اور محنتي کے حصہ سے جوشي
مراد ہوني ہی وہ پیداوار یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو
سرمایہ والا اگر اپنے سرمایہ کو برقرار رکھنا چاہی تو اپنے استعمال میں
نہیں لاسکتا بلکہ اُس محنت کي اجرت میں پیشگي دیتا ہی جس سے
دوبارہ سرمایہ قایم ہوتا ہی ابھي ثابت ہوچکا ہی کہ سرمایہ کے پیشگي
لگے رہنے کا زمانہ معلوم ہوتا ہی تو سرمایہ والے اور محنتي کے حصوں
کي مناسبت منافع کي شرح کے ذریعہ سے دریافت ہو جاتي ہی اور

علی ہذالقیاس یہہ بات بھی صاف واضح ھی کہ جب منافع کی شرح دریافت ہوتی ھی تو سرمایہ کے پیشگی لگے رھنے کے زمانہ سے مناسبت اُن حصوں کی معلوم ھوجاتی ھی مثلاً اگر کسی سرمایہ والے کا معاوضہ بارہ کوارٹر غلہ ھو اور یہہ دریافت کرنا منظور ھو کہ اُسمیں کسقدر سرمایہ ھی اور کسقدر منافع ھی تو پہلے یہہ امر تحقیق کرنا چاھیئے کہ اُسکا سرمایہ کسقدر عرصہ کے واسطے معاوضہ حاصل ھونے تک لگا رھتا ھی دوسرے یہہ امر تحقیق کرنا لازم ھی کہ منافع کی رایج الوقت شرح کیا ھے اگر جواب اِن دونوں سوالوں کا یہہ ھووے کہ زمانہ ایک سال اور منافع بیس فیصدی سالانہ ھی تو یہہ بات صاف واضح ھی کہ اُجرت میں ھمیشہ دس کوارٹر لگانے سے دو کوارٹر منافع ملیگا اور اگر سرمایہ کے پیشگی لگانے کا زمانہ صرف چھہ مہینے ھوں اور منافع کی شرح بیس فیصدی سالانہ قائم رھے تو سرمایہ میں † گیارہ کوارٹر سے کچھہ زیادہ لگانے ضرور ھونگے اور منافع ایک سے بھی کچھہ کم ھوگا اور اگر سرمایہ کے لگے رھنے کا زمانہ دو برس ٹھہرایا جاوے اور منافع کی شرح بدستور سابق بیس فیصدی سالانہ رھے تو آٹھہ کوارٹر سے کم سرمایہ کے واسطے کافی اور چار کوارٹر سے زیادہ منافع حاصل ھوگا غرضکہ جسقدر کہ سرمایہ کے لگے رھنے کا زمانہ بڑھتا جاویگا اور منافع کی شرح بدستور فیصدی سالانہ قائم رھیگی تو اُسیقدر سرمایہ والے کا حصہ بڑھتا جاویگا اور جسقدر وہ زمانہ گھٹتا جاویگا اُسیقدر منافع بھی اُسکے مناسبت سے گھٹیگا علاوہ اسکے یہہ بات بھی ظاھر ھی کہ اگر سرمایہ کے پیشگی لگانے کا زمانہ معین ھو جاوے تو سرمایہ والے کا حصہ بحسب ترقی شرح منافع کے بڑھیگا اور جسقدر شرح منافع میں کمی واقع ھوگی اُسیقدر حصہ اُسکا گھٹیگا ٭

اب کس بات پر اُس زمانہ کا حصر ھوتا ھی جسمیں پیشگی سرمایہ لگا رھتا ھی اس سوال کا کوئی عام جواب نہیں دیا جاسکتا واضح ھو کہ زمانہ کا فرق و تفاوت قسم اراضی اور آب و ھوا کے موافق مختلف ھوتا ھی

† اس مقام پر غلطی معلوم ھوتی ھی از روے حساب کے گیارہ سے کچھہ کم سرمایہ ھوگا اور ایک سے کچھہ زیادہ منافع ھوگا

اور مختلف کاموں میں بلکه ایسے کاموں میں بھي جو اکثر باتوں میں بالکل مشابہه هوں زیادهتر مختلف هوتا هی*

یورپ میں فصل سالانه اور هندوستان میں ششماهي هوتي هی اسلیئے کاشتکاري کے کاموں میں جس زمانه کے واسطے اُجرت پیشگي لگائي جاتي هی اُسکا اوسط انگلستان میں هندوستان کي نسبت دوچند هوتا چاهیئے گهوڑوں کے بچه لیئے اور اُنکي پرورش کرنے میں جو سرمایه لگایا جاتا هی اُسکا بڑا حصه چار پانچ برس پیشگي لگا رهتا ضرور هي اور درختوں کے لگانے میں چالیس پچاس برس اور نان بائي اور قصائي کے کام میں جو سرمایه پیشگي لگتا هی اُسکا تهوڑا حصه ایک هفته سے کچهه تهوڑے زیاده وقت کے واسطے پیشگي لگا رهتا هی مچهلي والے کا سرمایه ایکهي روز میں خراب هو جاتا هی اور شراب کے سوداگر کا سرمایه اگر سو برس تک رکها جاوے تو اُسمیں زیاده خوبي آ جاتي هی عموماً یهه کہا جاتا هی که اوسط زمانه ایک ملک میں دوسرے ملک کي نسبت منافع کي عام شرح کي باهمي مناسبت سے کم یا زیاده هوتا هی دنیا کي عام تجارت کے بازار میں جس ملک میں منافع کي شرح کم هوتي هی اُس میں به نسبت اُس ملک کے جسمیں وه شرح زیاده هوتي هی ایسا فائده هوتا هی جو اُسیقدر سود در سود کے طور سے بڑهتا جاتا هی جسقدر سرمایه کے پیشگي لگانے کا زمانه بڑهتا جاتا هی منافع کي شرح ملک روس میں انگلستان کي نسبت دوگني سے زیاده زیاده بڑهي هوئي سمجهي جاتي هی چنانچه هم فرض کرتے هیں که انگلستان کي شرح فیصدي پانچ سالانه هی اور روس کي فیصدي دس سالانه هی مثلاً روس میں جو چیز سو روپیه بیس برس کے لیئے پیشگي لگانے سے طیار هوگي وه سات سو روپیه کو فروخت هوگي اور انگلستان میں اُسیقدر زمانه کے واسطے دو سو روپیه پیشگي لگانے سے جو چیز طیار هوگي وه چهه سو روپیه سے کم کو فروخت هوگي غرضکه منافعوں کا حاصل تفریق اول سرمایه سے دو چند زیاده هوگا خیال کیا جاتا هی که ملک هالنڈ اور انگلستان میں دنیا کے اور تمام ملکوں کي نسبت منافع کم هی اور اسي وجهه سے هالنڈ والوں اور انگریزوں پر وه تجارتیں جنکے معاوضه مدتوں میں ملتے هیں منحصر هوگئي هیں اجنناب اُنکے نزدیک تحصیل کا ایک سستا

ذریعہ ھی اور وہ اُسکو بمرتبہ غایت کام میں لاتے ھیں اور ملکوں سے تجارت کرنے میں عموماً نقد روپیہ دیتے ھیں اور اپنا مال مدتوں کے وعدہ پر اودھار دیدیتے ھیں خام پیداوار خرید کرتے ھیں اور جنسیں طیار کرکے بیچتے ھیں اور بہت سی صورتوں میں وہ لوگ بیگانے ملک والونکو پیداوار کے ابتدائي خرچ کے واسطے سرمایہ پیشگي دیتے ھیں چنانچہ بنگالہ کے نیل اور راس‌گوڈھوپ کي شراب اور استریلیا کي اُون اور میکسیکو کي چاندي کا بہت سا حصہ انگلستان کے پیشگي سرمایہ سے پیدا ھوتا ھی اب اگر منافع کي شرح ان لوگوں میں بڑھي ھوئي ھوتي تو اُن پیشگي لگے ھوئے سرمایوں پر سود در سود اس قدر بڑھجاتا کہ معاوضوں پر اُسکي زیادتي سخت ناگوار ھوتي اور اسي باعث سے مختلف ملکوں میں جہاں سرمایہ والے اور محنتي کے آپسمیں پیداوار تقسیم ھوتي ھی وہ سب جگہہ ایک ھی سي ھونے کي طرف راجع ھوتي ھی چنانچہ جہاں منافع زیادہ ھوتا ھی وھاں سرمایہ والیکا حصہ اُس زمانہ کي کمي کي وجہہ سے جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگتا ھی دبا رھتا ھی اور جہاں منافع کم ھوتا ھی وھاں درازي زمانہ کي وجہہ سے تھما رھتا ھی اُس زمانہ کي کمي بیشي کي نسبت جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاتا ھی محنتي آدمي کو شرح منافع کي کمي بیشي سے زیادہ علاقہ ھوتا ھی محنت کي بارآوري اور سرمایہ کے پیشگي لگے رھنے کا زمانہ اگر معین ھو جاوے تو پیداوار میں محنتي کے حصہ کي مقدار جیسا کہ ھم ثابت کرچکے ھیں منافع کي شرح پر موقوف ھوگي اسلیئے محنتي کي غرض یہہ ھوتي ھی کہ اُسکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا ھی اُسکے منافع کي شرح درصورت اور چیزوں کے بدستور رھنے کے کم ھوني چاھیئے اور اگر یہہ امر ممکن ھو کہ منافع کي شرح سرمایہ کے اور کاموں میں زیادہ ھو سکے تو خاص اُس پیداوار سے سرمایہ منحرف ھوگا جس سے محنتي صریح تعلق رکھتا ھی یعني اُن جنسوں کي پیداوار سے جو محنتیوں کے استعمال میں آتي ھیں علحدہ کرکے زیادہ منافع والے کاموں میں لگایا جاویگا جس سے محنتي کي پرورش کا عام ذخیرہ کم ھو جاویگا پس جب کہ اور تمام باتیں بدستور رھیں تو محنتي کي اصلي غرض یہہ ھوتي ھی کہ منافع کي شرح عموماً گھٹتي رھے مگر اول یہہ یاد رکھنا چاھیئے کہ

وہ اوسط زمانہ جسکے واسطے سرمایہ خصوص اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں پیشگی لگایا جاتا ہی جو مزدوروں کے برتاؤ میں آتی ہیں اسقدر کم ہوتا ہی کہ سرمایہ والیکا حصہ اُس حالت میں بھی تھوڑا ہوتا ہی کہ منافع کی شرح بڑھی ہوئی ہووے چنانچہ اگر چھہ مہینے کے واسطے سرمایہ پیشگی لگایا جاوے تو بحساب بیس فیصدی سالانہ بڑھی ہوئی شرح کے سرمایہ والیکا حصہ ایک گیارھویں حصہ سے کم ہوگا اور دوسرے یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ منافع کی بڑھی ہوئی شرح عموماً محنت کی بڑی بارآوری کے ساتھہ ہوتی ہی غرضکہ جب منافع کی شرح بڑھی ہوئی ہوتی ہی یعنی محنتی پیداوار کی مالیت میں سے تھوڑا حصہ پاتا ہی تو اُسکو بہ نسبت اُس حالت کے کہ منافع کی شرح گھٹی ہوئی ہوتی ہی یعنی وہ پیداوار کی مالیت میں سے زیادہ حصہ پاتا ہی عموماً زیادہ ملتا ہی یا یوں کہیں کہ اُسکو جنسوں کی زیادہ مقدار ملتی ہی محنتی کے حصہ کی بڑھوتری دس گیارھویں حصوں سے اکیس بائیسویں حصوں تک ہونے سے جو منافع کو بقدر نصف کے گھٹتا ہوا فرض کرنے سے ہوگی اجرت کی مقدار میں بہت کم اضافہ ہوگا *

محنتی کے استعمال کی جنسونکے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاوے اُسکے پیشگی لگانے کے زمانہ کا کم ہونا محنتی کے حق مفید ہی ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک محنتی بہت کم زرخیز اراضی پر زمین کے کھودنے اور خس و خاشاک کے صاف کرنے سے سال بھر محنت کرکے بائیس کوارٹر غلہ کی پیداوار زاید کے پیدا کرنے کے واسطے باجرت دو سو روپیہ سالانہ کے مقرر کیا جاوے اور منافع کی شرح فیصدی دس سالانہ اور اجرت کے پیشگی لگانے سے غلہ کے قابل استعمال ہونے تک ایک برس گذرے تب غلہ کی قیمت دو سو بیس روپیہ ہوگی اور محنتی بیس کوارٹر پاویگا یا دو سو روپیہ پاویگا جسکی عوض میں بیس کوارٹر آوینگے لیکن اگر وہ غلہ دس برس کے بعد استعمال کے قابل ہو تو بجاے اُسکے کہ دو سو بیس روپیہ کو فروخت ہووے پانسو روپیہ سے زیادہ کو فروخت ہوگا اور محنتی دو سو روپیہ کی جگہہ سو روپیہ سے کم پاویگا یا یہہ کہ وہ اپنی اجرت سے بجاے بیس کوارٹر کے دس کوارٹرونسے کم کم خرید کرسکیگا غلہ کے پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار ہوگی جسقدر کہ پہلے درکار تھی مگر اجتناب اُس سے دس درجہ

زیادہ کرنا پڑیگا*

سرمایہ کے پیشگي لگے رهنے کے زمانہ کي درازي کا پہلا ایک اور نتیجہ هوتا هی کہ سرمایہ والا اُسي مقدار سرمایہ سے پہلے کي نسبت بہت تهوڑے محنتي لگا سکیگا مثلاً اگر دس کوارٹر ایک محنتي کنبي کي پرورش کے واسطے سال بهر کے لیئے ضرور هوویں اور اخیر سال پر وہ گیارہ کوارٹر استعمال کے قابل پیدا کرسکیں تو سرمایہ والا سو کوارٹر کے سرمایہ سے دس محنتي کنبوں کو پہلے سال میں اور گیارہ کنبوں کو هرسال آیندہ میں لگا سکتا هی لیکن اگر غلہ ایسا هو کہ بدون دس برس رکھنے کے صرف و استعمال کے لائق نہو تو وہ سرمایہ والا جسنے سو کوارٹر کے سرمایہ سے کام شروع کیا ایک کنبے سے زیادہ نہ لگا سکیگا کیونکہ اگر وہ زیادہ اُس سے لگاوے تو کل سرمایہ اُسکا اُس سے پہلے پہلے صرف هو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا هووے سرمایہ پیشگي لگے رهنے کے زمانہ کي درازي وهي اثر پورا پورا دیکھلاویگي جو محنت کي کم بارآوري دکھلاتي هی*

مگر اُس زمانہ کا ایسي چنسوں کي پیداوار میں دراز هوتا جو محنتي کے صرف میں نہیں آتیں محنتي کے لیئے بالکل مضر نہوگا فرض کرو کہ ایک مزدور ایک برس کي محنت سے گیارہ چھٹانک فیتہ طیار کرسکے اور اُجرت اُسکي دو سو روپیہ في سال هووے اور وہ ایک برس کے واسطے پیشگي لگائي گئي هو اور شرح منافع کي تیصدي دس سالانہ هو تو وہ محنتي دس گیارهویں حصہ فیتہ کي مالیت کے اپني اجرت میں پاویگا یا یوں کہیں کہ اپني اجرت سے دس چھٹانک فیتہ خرید کرسکیگا اگر فیتہ کا قابل فروخت هونے کے لیئے دس برس تک رکھا رهنا ضرور هووے تو وہ محنتي اپني اجرت سے کامل فیتہ پانچ چھٹانک سے کم خرید کرسکیگا لیکن اُسکو فیتہ کي خریداري کي کبھي خواهش نہیں هوتي اور فیتہ کے کام میں سرمایہ کے لگے رهنے کے زمانہ کي درازي سے اُس سرمایہ میں جو پیشگي لگا رهتا هی اور عام محنت کي بارآوري یا منافع کي شرح یا کاموں میں سرمایہ کے پیشگي لگے رهنے کے زمانوں میں کوئي تبدیل نہیں هوتي اسلیئے محنتي کو زینہار اُسکي پروا نہیں هوتي البتہ صرف فیتہ کے خرچ کرنے والوں پر اُسکا اثر هوتا هی*

هم ثابت کرچکے هیں که حقیقت میں بڑهي هوئي اجرت اور بڑها هوا منافع ساتهه ساتهه رهتے هیں تسپر بهي باقي اور سب چیزوں کے برابر رهنے میں محنتي کو نفع اسبات میں هی که منافع عموماً گهتا هوا رهی اور اسیطرح یهه بات بهي ظاهر هی که سرمایه والے کو نفع اسمیں هی که منافع عموماً بڑها رهی جب کسي کام میں منافع کي شرح گهت جاتي هی تو میلان اُسکا یهه هوتا هی که سرمایه کو اور کاموں کي طرف پهیرے اس سے یهه واقع هوتا هی که پهلے سرمایه والوں میں بحث و حرص کم هو جاتي هی اور دوسرے سرمایه والوں میں بڑه جاتي هی پهلے سرمایه والوں کو صرف اس وجهه سے نقصان گوارا هو جاتا هی که وه تمام گروه پر پهیل جاتا هی *

لیکن سرمایه کے پیشگي لگانے کے زمانه کي درازي کا اثر سرمایه والی پر صرف اُسقدر هوتا هی جسقدر وه اُن خاص چیزوں کو اپنے کام میں لاتا هی جنکی پیدا کرنے میں زمانه کو درازي هوئي جب که ایک معین زمانه کے واسطے سرمایه کے پیشگي لگانے پر منافع کي شرح معلوم هو جاوے تو جو وقت ایک پیپه پورت شراب کے بوتلوں میں بهرنے اور قابل استعمال هونے تک گذرتا هی وه سوداگر پر صرف اسقدر اثر کرتا هی جسقدر که وه پورت شراب پیتا هے حاصل یهه که شراب پینے والا هونے کے اعتبار سے اُسکي غرض یهه هوتي هی که وه زمانه تهوڑا هووے اور سرمایه والا هونے کے اعتبار سے اُسکو پروا اُسکي نهیں هوتي *

واضح هو که اب هم اُن سببوں کا مختصر حال بیان کرچکے جو اجرت کي عام شرح پر موثر هوتے هیں اور اجرت کي عام شرح علم انتظام مدن میں اور مضمونوں کي نسبت نهایت اهم اور مشکل هی چنانچه مفصله ذیل امور تحقیق اور قایم هوچکے *

پهلے یهه که اجرت کي عام شرح کا حصه محنتیونکي پرورش کے ذخیره کي اُس مقدار پر هوتا هی جو اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے هو جنکي پرورش اُس ذخیره سے هوني ضرور هی *

دوسرے یهه که مقدار اُس ذخیره کي کسیقدر اُس محنت کي بارآوري پر جو محنتیوں کے استعمال کي جنسیں یا اجرتیں پیدا کرنے میں لگتي هی اور کسیقدر اُن محنتیوں کي تعداد پر موقوف هوتي هی

جو تمام محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں *

تیسرے یہہ کہ محنت کي بارآوري محنتي کي خصلت یا اُس مدد پر موقوف ہوتي ہی جو اُسکو قدرتي ذریعوں اور سرمایہ اور اُسکے کاموں میں کسي قسم کي مزاحمت نہونے سے حاصل ہوتي ہی *

چوتھے یہہ کہ جب لگان نہو اور نامناسب محصول نہ لگایا جاوے یا مناسب محصول بحساب رسدي نلگا ہو تو تمام محنتیوں کي تعداد سے اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت جو اجرتیں پیدا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں کسیقدر منافع کي شرح اور کسیقدر اُس زمانہ پر موقوف ہوتي ہی جسکے واسطے اجرتوں کے پیدا کرنے کے لیئے سرمایہ پیشگي لگا رہنا ضرور ہی *

پانچویں یہہ کہ کسي مفروض زمانہ میں منافع کي شرح سرمایہ والوں اور محنتیوں کے بہلے چلن پر موقوف ہوتي ہی *

چھٹے یہہ کہ وہ زمانہ جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگا رہنا ضرور ہوتا ہی کسي عام قاعدہ کا مطیع نہیں ہوتا بلکہ درصورت قلت منافع کے طویل ہونے پر مایل ہوتا ہی اور زیادتي منافع کي حالت میں کوتاہ ہونے پر راغب ہوتا ہی *

اُن سببوں کي تحقیقات سے جنسے اجرت قایم ہوتي ہی وہ سبب بھي بہت کچھہ تحقیق ہوگئے جنسے منافعے قرار پاتے ہیں اب صرف اسقدر بیان کرنا چاهیئے کہ تین طرح سے منافع دیکھا جاتا ہی اول منافع کي شرح سے دوسرے منافع کي مقدار سے تیسرے مطلوبہ چیزوں کي اُس مقدار سے جسپر ایک معین منافع سے قبضہ ہوسکے واضح ہو کہ وہ سبب جنکے ذریعہ سے منافع کي شرح کا تصفیہ ہوتا ہی مذکور ہوچکے اور یہہ امر ثابت ہوچکا ہی کہ وہ سبب اُس مناسبت پر موقوف ہوتے ہیں جو اجرت پیدا کرنے والے مویشیوں کي مقدار حصول کو محنت کي مقدار حصول سے ہوتي ہی اگر منافع کي شرح قرار پا جاوے تو سرمایہ والے کے منافع کي مقدار اُسکے سرمایہ کي مقدار پر موقوف ہوگي اس سے لازم آتا ہی کہ سرمایہ کي ایسي ترقي سے منافع کي شرح کم ہو جاوے جسکے ساتھہ اُسکي مناسبت سے محنتیوں کي تعداد نہ بڑھے تو کل سرمایہ

والوں کي حالت اُسوقت تک زوال پذیر نہوگي که منافع کي شرح کي کمي سرمایه کي اُس زیادتي سے زیادہ نہو جاوے جو اب سرمایه میں هوئي مثلاً پانچ روپیه فیصدي کي شرح سے بیس لاکهه روپیه پر اتنا نفع ملسکتا هے جتنا دس فیصدي کي شرح سے دس لاکهه روپیوں پر حاصل هوسکتا هے اور ساڑے سات فیصدي کي شرح سے بیس لاکهه روپیوں پر بہت زیادہ نفع حاصل هوگا اور سرمایه کي ترقي کا میلان آبادي کي ترقي کي طرف گو وہ ترقي اُسکے برابر نہیں هوتي ایسا هوتا هی که تمام دنیا کي تاریخ میں کوئي مثال ایسي نہیں جس سے ظاهر هووے که تمام سرمایوں کي ترقي سے تمام منافعوں میں کمي آئي هو *

واضح هو که مقدار اُن مطلوبه چیزوں کي جسکو منافع کي ایک مقدار معین سے خرید کرسکتے هیں مقدار منافع سے یک لخت بیگانه هی ایک چیني سرمایه والے اور ایک انگریز سرمایه والے کو جنکے سالانه منافع سے ایکسال کیواسطے دس دس محنتي کنبوں کي محنت پر قبضه هوسکتا هی عیش و آرام مختلف درجوں سے حاصل هوسکیگا چنانچه انگریز کو اوني کپڑے اور باسن اور چیني کو چاے اور ریشمین کپڑے زیادہ حاصل هوسکینگے غرضکه تفاوت اُنکا چین و انگلستان کي اُس محنت کي مختلف بارآوري پر منحصر هی جو اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف هوتي هی جنکو اُن دونوں ملکوں کے سرمایه والے اپنے کام میں لاتے هیں مگر وہ دونوں شخص محنت پر قبضه کرسکنے اور اُسکے سبب سے لوگوں میں ابرو رکھنے میں برابر هوتے هیں هم یهه ثابت کرچکے هیں که جوں جوں آبادي بڑھتي هے اُسیقدر محنت خام پیداوار کے حاصل کرنے میں کم بارآور هونے پر اور مصنوعي چیزوں کے طیار کرنے میں زیادہ بارآور هونے پر میلان کرتي جاتي هی اسلیئے سرمایه والا اُسیقدر منافع سے کم آباد ملکوں میں موٹي جهوٹي پیداوار کثرت سے حاصل کریگا اور کمال آباد ملکوں میں عمدہ عمدہ سامان بقدر اوسط حاصل کریگا ایک ایسا جنوبي امریکا والا جو اپني سالانه آمدني سے سو محنتي کنبوں کي محنت پر قبضه کرسکے جنگل کے کنارے ایک لکڑیکے گھر میں رهیگا اور شاید سو گھوڑے باندہ سکیگا اور ایک انگریز اُسیقدر مقدور والا ایک اچھي اراسته کوٹھي میں رهیگا اور دو گھوڑے اور ایک چھوٹي رکھه سکیگا غرض که هر ایک کو الگ الگ لطف و لذت کے ایسے ذریعے حاصل هونگے جو ایک دوسرے کي قدرت سے خارج هونگے *

محنت اور سرمایہ کے مختلف کاموں میں مقدار اجرت اور منافع کي شرح کي کمي بیشي کا بیان

واضح هو که پہلي بحثوں میں هم ثابت کرچکے که اجرت اور منافع کي ایک اوسط شرح موجود هوتي هے اور اب هم بعضے اُن خاص سببونکے اثروں کي نسبت غور و تامل کرتے هیں جو محنت و سرمایه کے مختلف کاموں میں اجرت کي مقدار اور منافع کي شرح پر موثر هوتے هیں *

اُس مشہور باب میں جو آدم اسمتھ صاحب کي کتاب دولت اقوام میں مندرج هی اس مضمون کو بالفاظ مفصله ذیل قلمبند کیا گیا هے *

یعنی وہ فرماتے هیں که هم جسقدر دریافت کرسکے هیں وہ صرف پانچ صورتیں هیں جو بعض کاموں میں تهوڑے سرمایه پر کم منافع کا باعث اور بعض کاموں میں بہت سے منافع کا سبب هوتي هیں اول خود کاموں کا پسندیدہ هونا یا ناپسندیدہ هونا دوسرے وہ آساني اور ارزاني اشکال اور خرچ جو اُنکے سیکهنے میں پیش آتا هی تیسرے اُن کاموںمیں مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال چوتهے تهوڑا یا بہت اعتبار جو اُنکے کرنے والوں کو لوگوں میں حاصل هو پانچویں اُن کاموں میں کامیابي کا غالب هونا یا نهونا انتہی *

چو که اب تقریر هماري آدم اسمتھ صاحب کي رایوں کي توضیح و تشریح کے بطور هوگي تو حتی‌الامکان اُسي ترتیب کي پیروي عمل میں آویگی جسکو صاحب ممدوح نے قایم کیا *

اول کاموں کا پسندیدہ هونا

محنت کے عمل سے آرام کا نقصان سمجھا جاتا هی اور جبکه محنت کي اجرت یا معاوضه کا هم ذکر کرتے هیں تو اُس سے یهي نقصان مراد هوتا هے مگر جیسے که همنے بیان کیا که صرف سستي اور کاهلي جو سخت محنت اور مستقل کوشش سے باز رکھتي هی ایسي شی نهیں که جسپر محنتي کو غالب آنا چاهیئے بلکه اُسکے کام کا خطرناک یا مضر هونے کے

سبب ناپسندیدہ یا ذلیل ہونا بھي ممکن ہے غرضکہ ان صورتوں میں اجرت
اُسکي صرف اُسکي مشقت کا ھي انعام نہیں بلکہ جوکھوں یا بے آرامي
یا بے عزتي یا خطرہ کي بھي جو اُسکو سہناپڑتا ھی جزا ہوتي ھی مگر
آدم اسمتھہ صاحب کي یہہ راے ہے کہ اُن خطروں کا اندیشہ جنہر جرات
اور فطرت کے ذریعہ سے غالب آسکتے ہیں ناپسندیدہ نہیں اور اس وجہہ سے
اجرت کسي کام میں زیادہ نہیں ہوتي چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ کاروبار
کے مخاطرہ اور اُن میں زندگي کا بال بال بچنا انجام کار میں بجاے اسکے
کہ جوان آدمیوں کو کم ہمت و بیدل کرے اکثر اُس پیشہ کي رغبت کا
موجب ہو جاتا ھی مگر جن کاموں میں جرأت اور فطرت مفید نہیں
ہوتي حال اُنکا اور ھی چنانچہ جن پیشوں کي بدولت تندرستي میں
بڑا خلل آتا ھی اجرت اُن میں نہایت زیادہ ہوتي ھی انتھی *

البتہ جو کام صحت کو مضر ہوتے ہیں اُنکے شمول میں عموماً اور
باتیں بھي ناپسندیدہ ہوتي ہیں جیسے گرد اور خاک اور مسموم ہوا اور
بہت گرمي اور سردي سہنا اور بہت گرمي میں سے دفعتاً سردي میں
آجانا یا بہت سردي میں سے دفعتا گرمي میں آجانا تندرستي کے لیئے
ایک کام کے مضر ہونے کے بڑے سبب ہوتے ہیں یہي اُسکي ناپسندیدگي کے
بھي باعث ہوتے ہیں جس کام میں محنت اور بیماري اور بے آرامي کي
برداشت کرني پڑتي ھی اُس میں ترغیب بھي بڑي ہوني چاہیئے مگر
سب کاموں میں یہہ سب اکھٹي نہیں ہوتیں چنانچہ عمارت کے نقاش کا
پیشہ معمولي کاموں میں نہایت پسندیدہ اور تندرستي کے لیئے نہایت
مضر و خراب ھی اور بوخلاف اُسکے قصائي کا پیشہ کمال مکروہ اور نہایت
سنگدلوں کا کام ھی مگر تندرستي کے مقدمہ میں بغایت مشہور و معروف
ھی منجملہ اِن دونوں کے ہر ایک کي اجرت کو قریب قریب تصور کرتے
ہیں اور اِن دو نوں پیشوں میں محنت کي حیثیت سے جو بہت
خفیف ہوتي ہے معاوضہ بہت زیادہ ہوتا ھي مگر تحقیر عوام اور جگ
ھنسائي کے اندیشے جو کم تربیت یافتہ لوگوں میں بہت قوي ہوتے ہیں
وہ کسي کام میں اجرت کي زیادہ ہونے کے نہایت مؤثر ذریعہ ہوتے ہیں
کیونکہ وہ اندیشے ہماري طبیعت کے نہایت قوي اثروں میں سے ہوتے ہیں
آدم اسمتھہ صاحب نے جلاد کي مثال لکھي ھی ہم ڈھنڈوریئے کي مثال

اُس پر مستزاد کرتے هیں چنانچه یهه دونوں ایسے پیشے هیں که جب
کام کا اعتبار اُن میں کیا جاتا هی تو اجرت کي مقدار اُنکو بلا اندازہ ملتي
هی اور اس وجهه سے زیادہ اجرت نهیں ملتي که وہ بهت زیادہ محنت
کرتے هیں بلکه اس وجهه سے که لوگ اُنکو بهت برا جانتے هیں یهانتک
که جهاں وہ جاتے هیں لوگ اُنکی کنکر پتهر مارتے اور تالي پیٹتے هیں
اور شاید سب سے برا پیشه بیعزتي کا بهیک مانگنا هی مگر جب وہ
پیشه کے طور پر کیا جاتا هی تو یقین هوتا هی که وہ سب پیشوں سے
زیادہ نافع هوتا هی *

مخاطرہ اور بے ابروئي اور بے آرامي کا اُجرت پر ایسا اثر هوتا هی
جو مذکور هوا اور یهه بهي گمان کیا گیا که جو کام جسقدر زیادہ
پسندیدہ هی اُسیقدر ناپسندیدہ کام کي نسبت اُسمیں اُجرت کم ملتي هے
چنانچه آدم اسمتهه صاحب نے لکها هی که تربیت یافته لوگوں میں شکاري
اور مچهلي والے جو ایسے کام کو اپنا پیشه ٹهراتے هیں جسکو اور لوگ
دل لگي کے واسطے کرتے هیں بغایت مفلس هوتے هیں چنانچه قول اُنکا
یهه هی که تهیوکریٹس کے عهد سے تمام مچهلي پکڑنیوالے غریب محتاج
چلے آتے هیں طبعي ذوق انسانوں کا جو اُن کاموں کیطرف هوتا هی اسلیئے
به نسبت اُن لوگوں کے جو اُن کے ذریعه سے پرورش پا سکتے هیں بهت
زیادہ آدمي اُنکو کرنے لگتے هیں اور پیداوار اُنکي محنت کي بازار میں اپنے
مقدار کي مناسبت سے بهت ارزاں بکتي هے جس سے اُس کے محنتیوں کو
بهت تهوڑا کهانے کو ملتا هی انتهی مگر یهه بات مشکل سے کهه سکتے
هیں که اچهي تربیت یافته لوگوں میں شکار بهي پیشه هوتا هی اور آدم
اسمتهه صاحب نے جو مچهلي پکڑنیوالے کي مثال بیان فرمائي اُسکي
صداقت پر بهي همکو شک هی اگر اُنهوں نے اپنے خیال کو اُن چهوٹے
گروهوں پر منحصر کیا هی جو دریاؤں اور تالابوں کے کنارہ پر مچهلیوں کا
شکار کرتے هیں تب تو البته صحیح هی حقیقت میں یهه لوگ اُس کام
کو پیشه کے طریقه سے کرتے هیں جسکو اور لوگ تفریح طبع سمجهتے هیں
مگر سمندر سے مچهلي پکڑنا ایک ایسا سخت اور دشوار کام هی که وہ
بهت مرغوب نهیں اگر سواے اسبات کے که جو لوگ اس کام کو کرتے هیں
وہ خوب موٹے تازہ هوتے هیں اور اُنکے اور اُنکے تمام کنبوں کے پاس کهانے

پیٹے کا سامان افراط سے هوتا هی اس پیشے سے اچھی آمدني هونے کا کوئی اور ثبوت درکار هو تو وہ یہہ هی کہ جو سرمایہ اُس کام میں لگا هوتا هی وہ عموماً مچھلي پکڑنیوالوں کا هوتا هی اور وہ کچھہ تهوڑا نہیں هوتا *

پس اب یہہ اندیشہ هی کہ یہہ عام قاعدہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ لوگ جو سرمایہ نہیں رکھتے اُنکے پیشہ میں ناپسندیدگي کے درجہ کا تفاوت هوتا هی وہ پیشے جو مثل چرواهے اور کسان کے پہلے پہل اختیار کیئے گئے بہت کم ناپسندیدہ هیں اور اسي وجہہ سے همکو یقین هی کہ کشتکاري کے مزدوروں کو سب سے تهوڑي اُجرت ملتي هی اِسلیئے عموماً تصور کرنا چاهیئے کہ کاشتکاري کے عام محنتیوں کي معمولي اُجرت صرف جسماني محنت کي وہ مالیت هی جو کسي خاص وقت و مقام میں ادا کیجاوے اگر اُسي وقت و مقام میں دوسرے محنتي کي محنت کي اُجرت زیادہ ملتي هی تو همکو یہہ سمجھنا چاهیئے کہ اُس محنتي کے پیشہ میں کوئي خاص دقت اور ناپسندیدگي هی یا زر لگان یا منافع بهي اُسکي اُجرت میں شامل هی *

آدم اسمتهہ صاحب کا یہہ قول هی کہ پسندیدگي اور ناپسندیدگي کي حیثیت سے سرمایہ کے اکثر کاموں مین کوئي اختلاف نہیں اور اگر هی تو بہت تهوڑا هی مگر محنت کے کاموں میں بہت بڑا فرق هی چنانچہ جیسے همنے ثابت کیا وہ نتیجہ نکالتے هیں کہ اوسط اجرتوں کي نسبت اوسط منافعے زیادہ قریب قریب برابر کے هوتے هیں اور منافع کا وہ حصہ جو صرف اجتناب کا معاوضہ هوتا هی ایکهي وقت اور ایکهي مقام میں یکساں هوتا هی اسواسطے کہ اجتناب ایک منفي مفهوم هونے سے مدارج کو قبول نہیں کرتا مگر اُس سرمایہ کي مقدار میں مدارج هیں جسکے استعمال غیربارآور سے سرمایہ والا اجتناب کرتا هی اور ایسي هي زمانہ کي درازي میں مدارج هیں جسکے واسطے اجتناب کیا جاتا هی *

مگر هم یہہ تسلیم نہیں کرسکتے کہ سرمایہ کے اکثر کاموں کي پسندیدگي یا ناپسندگي یکساں هوني هی اور آدم اسمتهہ صاحب بهي اگر منافع کے معني زیادہ محدود اور اجرت کے معنی زیادہ وسیع اُن معنوں کي نسبت جو اس رسالہ میں مندرج هیں نہ لیتے تو اُسکو اس طرح قایم نکرتے واضح هو کہ همنے لفظ اجرت کا استعمال صرف محنت جسماني کي

برداشت کے معاوضہ میں کیا اور جسمانی محنت اور بے ارامي همیشہ ناپسندیدہ هوتي هی لیکن سرمایہ کا لگانا روحانی محنت هی اور اکثر جي کو بھاني هی چنانچہ اکثر هم اُن لوگوں کا حال سنتے هیں جو اپنے کام و پیشہ میں دلسے مصروف هیں گو وہ کام اُنکی عموماً مرغوب و پسندیدہ نہیں بلکہ خود ایک جراح نے همسے یہہ بات کہی کہ امدني میري کچھہ هي هو مگر کمال خوشي اسمیں هی کہ میں کسي فوج کی اسپتال کا سپرنٹنڈنٹ هوں انسان کي آدهي مصیبتیں منتظموں کي حکمراني کي خوشي اور جرنیلوں کي لڑائي کے شوق ذوق سے پیدا هوتي هیں علاوہ اسکے صرف محنتي آدمي صرف نقد اجرت یا اُسکي مالیت کے برابر خوراک یا پوشاک یا مکان پاتا هے مگر سرمایہ والا اکثر اوقات اقتدار اور نامورى اور کبهي ایسا بڑا صلہ حاصل کرتا هے جو انسان کو حاصل هوسکتا هے یعني اُسکو اس امر سے آگاهي هوتي هے کہ دور دراز ملکوں میں همیشہ کے لیئے اُسکے کاموں کا فائدہ پہونچا هے برخلاف اُسکے سرمایہ کے ایسے ایسے کام بھي هیں جیسے غلاموں کي تجارت جس سے سختي اور خطرہ اور لوگوں کي لعنت ملامت اوٹھاني پڑتي هی اگر کوئي غلاموں کا سوداگر ایسا تصور کیا جاوے کہ وہ اپنے پیشہ میں غور و تامل کرتا هی تو اِسمیں کچھہ شک نہیں کہ وہ آپکو ملامت کریگا یہہ کچھہ ضرور نہیں کہ هم مضبوط نتیجہ نکالکر یہہ بات ثابت کریں کہ وہ تمام چیزیں جنسے زندگي پسندیدہ یا گوارا هوتي هے منافع کے لالچ سے جوکھوں میں ڈالي جاویں تو منافع بہت زیادہ ملنا چاهیئے یا باهمي بحث و حرص سے بہت سے اُن پیشوں کا صلہ بہت گہٹنا چاهیئے جنکا صلہ اُنکے ساتھہ لازم ملزوم هوتا هی *

ممکن هی کہ یہہ امر صریح ظاهر نہو کہ کسي نا پسندیدہ کام کے منافع زاید کو اُس کام میں لگی هوئے سرمایہ سے کوئي مناسبت رکھنے کي کیا وجہہ هی مگر یہہ بات یاد رکھني چاهیئے کہ معین سرمایہ رکھنے والوں کي تعداد جو سرمایہ کي مفروضہ مقدار کے بڑھتے جانے سے گہٹتي جاتي هی تو ایک معین سرمایہ کے قابضوں کو ایک طرح ایسا انحصار تجارت حاصل هوجاتا هی جو اُس سرمایہ کے بڑھنے سے زیادہ سخت اور چست هوتا جاتا هي اور دوسرے یہہ بات بھي یاد رکھنے کے قابل هی کہ جستدر

ایک آدمی کا سرمایہ زیادہ ہوتا ہے اور اُسکے سبب سے اُسکی آمدنی زیادہ ہوتی ہے تو اُسیقدر اُسکو اسبات پر زیادہ ترغیب درکار ہوتی ہی کہ وہ اپنے سرمایہ کے بڑھانے کی امید پر اخلاقی یاجسمانی برائیاں گوارا کرے علاوہ اُسکے تکلیف اور مرتبہ کی کمی جو ہرایک پیشہ میں ہوتی ہی وہ سرمایہ سے اُلٹی مناسبت رکھتی ہی البتہ جہاں کسی پیشہ پر اعتراض اُسکی برائی کی وجہہ سے وارد ہوتا ہو جیسے قمار خانہ کا نال کہینچنے والا ہونے یا اُس سے بدتر میر نشاط ہونے کی صورت میں ہوتا ہی تو اُس پیشہ کی وسعت سے صرف بدنامی شہرت پاویگی مگر جب یہہ اعتراض اُسپر عاید نہوتا ہو تو جو پیشہ اختصار و کوتاہی کی صورت میں ذلیل معلوم ہوتا ہی وہی وسعت پانے سے معزز ہوجاتا ہی اگرچہ تکلیف سے بالکل نجات حاصل نہیں ہوسکتی مگر جب کہ سرمایہ اتنا فراواں ہوجاتا ہی کہ اُس سے منشی اور بڑی عقیل اور دیانت دار مشہر نوکر رکھے جاویں تو وہ تکلیف اسقدر گھٹ جاتی ہی کہ سرمایہ والے کا تہوڑا وقت اُسمیں روزانہ صرف ہوا کرتا ہی چنانچہ آج کل بہت سے ایسے آدمی جو اکثر علموں میں خصوصاً علم ادب اور علم حکومت میں دلسے مصروف اور معزز و ممتاز ہیں وہی بڑے بڑے بنکوں اور عمدہ عمدہ شراب کے کارخانوں اور علی‌ہذالقیاس اور سوداگری کے دھندوں کی انسری کرتے ہیں یہہ امر غالباً معلوم نہیں ہوتا کہ اس کام میں مصروف ہونے سے اُنکا بہت سا وقت صرف ہوتا ہو *

جو نتیجہ کہ ان مخالف صورتوں میں تصور کیا جاوے وہ یہہ ہی کہ منافع کا جو حصہ علاوہ اجتناب کے تکلیف اور جانکاہیوں کا معاوضہ ہوتا ہی اگرچہ حقیقت میں مقدار میں زیادہ ہوتا جاتا ہی مگر پہر بہی لگے ہوئے سرمایہ سے جسقدر کہ وہ زیادہ ہوتا جاتا ہے نسبت اُسکی کم ہوتی جاتی ہی ہمارے نزدیک یہہ تصور تجربوں سے تصدیق ہوتا ہی گمان غالب ہی کہ انگلستان میں کوئی چند آدمی ہونگے جو دس لاکہہ روپیہ کا سرمایہ لگاکر دس روپیہ فیصدی سالانہ سے کچھہ کم پر راضی نہوں ایک مشہور کارخانہ دار نے جسکا سرمایہ چارلاکہہ روپیہ کا تہا منافع کی کمی کی ہمسے شکایت کی اوراپنے منافع کی مقدار تخمیناً ساڑے بارہ روپیہ فیصدی سالانہ بیان کی اس سے یقین ہوتا ہی کہ جو لوگ ایک

اور دو لاکهه کے اندر اندر سرمایه رکهتے هیں وہ پندرہ روپیه فیصدي سالانه سے زیادہ کے متوقع نهیں هوتے کوئي تجارت تهوک داري کے طریقه پر ایک لاکهه روپیه سے کم میں هزار دقت سے هوتي هی اسلیئے کم مالیت کے سرمایے کسانوں اور دوکانداروں اور چهوٹے چهوٹے کارخانه داروں سے علاقه رکهتے هیں اور جب که اُنکے سرمایوں کي مقدار کل پچاس یا ساتهه هزار روپیه تک هوتي هی تو وہ بیس روپیه فیصدي سالانه منافع کي توقع رکهتے هیں اور جب اُنکا سرمایه اس سے بهي کم هوتا هی تو اور زیادہ منافع کي امید کرتے هیں همنے یهه بات اپنے کانوں سنی هے که وہ میوہ فروش جو خوانچوں میں میوہ لگا کر بیچتے هیں وہ بحساب في روپیه دو آنه آٹهه پائي منافع لیتے هیں جو بیس فیصدي روزانه اور سات هزار روپیوں سے زیادہ فیصدي سالانه هوتا هی مگر یهه بهي بهت کم معلوم هوتا هی کیونکه کسي خاص وقت میں جو سرمایه لگا هوتا هی وہ مالیت میں دو روپیه آٹهه آنه سے زیادہ نهیں هوتا اور بیس فیصدي کے حساب سے آٹهه آنه روزانه اُسپر منافع هوگا اور یهه رقم ایسي هی که اُس سے صرف محنت کي اجرت بهي وصول نهیں هوسکتي مگر یهه امر ممکن هی که ایک دن میں کئي مرتبه سرمایه کي لوٹ پهیر هو اور یهه سرمایه والے اگر هم اُنکو سرمایه والا کهه سکیں تو بوڑهے اور ضعیف آدمي هوتے هیں جنکي محنت بهت تهوڑي مالیت رکهتي هی غرضکه یهه حساب غالب هی که صحیح اور درست هووے چنانچه همنے اس مثال کو منافع کي ایسي بڑي سے بڑي شرح کے طور پر بیان کیا جسکا حال هم جانتے هیں *

دوسرے کام کے سیکهنے کي آساني

آدم اسمتهه صاحب فرماتے هیں که محنت کي اجرتوں میں کام کے سیکهنے کي آساني اور ارزاني یا مشکل اور خرچ کے اعتبار سے فرق و تفاوت هوتا هی جب کوئي کل قیمتي قایم کیجاتي هی تو یهه توقع کیجاتي هی که اُسکے گهس جانے سے پهلے پهلے جو اُس سے بڑا کام نکلیگا اُس سے اُسکي لاگت کا سرمایه اور اُسکا معمولي منافع حاصل هو جاویگا ایک ایسا آدمي جسکي تعلیم و تربیت بهت سي محنت اور بهت سا وقت خرچ هونے سے هوئي هی اُس قیمتي کل کے مشابه هی یهه توقع هوتي هی که جو کام وہ شخص سیکهتا هی اُس سے عام محنت کي معمولي اجرت کے علاوہ

تمام خرچ تعلیم و تربیت کا معہ معمولي منافع کے جو اُسیقدر مالیتی سرمایہ پر ملتا هی اُسکو ملجاویگا اور یہہ امر ایک مناسب مدت میں پورا هوتا هی اسلیئے اُسمیں آدمي کي عمر کے غیر محقق زمانہ کا لحاظ اسیطرح رکھنا چاهیئے جسطرح کل کے قایم رهنے کے کسیقدر محقق زمانہ کا لحاظ کیا جاتا هی اور فرق و تفاوت جو تربیت یافتہ لوگوں کي محنت اور عام محنت کي اجرت میں واقع هوتا هی اسي قاعدہ پر مبني هوتا هی انتہی *

واضح هو کہ اس تمام عمدہ تقریر سے بجز اسبات کے همکو اتفاق هی کہ هماري دانست میں اسي تقریر سے یہہ مناسب معلوم هوتا هی کہ هنرمند محنت کا معاوضہ جو عام محنت کي نسبت زیادہ هوتا هی اُسکو بجاے اجرت کے منافع کہنا چاهیئے کیونکہ وہ زاید معاوضہ ایک ایسا فائدہ هی جو هنرمند محنتي کو کسیقدر اُسکي ذاتي بهلے چال چلن اور کسیقدر اُسکے مربیوں اور دوستوں کي چال چلن اور اُس خرچ و محنت سے جو خود اُسنے یا اُسکے ماں باپ یا اُسکے دوستوں نے اُسکي تعلیم و تربیت میں کي هو حاصل هوتا هی غرضکہ یہہ منافع ایک ایسے سرمایہ کا هی جسکا قابض جب تک دوگني محنت نکرے تب تک اُس سے کچھہ فائدہ حاصل نہیں هوسکتا *

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے هیں کہ اعلی پیشوں میں اس خرچ اور محنت کا معاوضہ کافي نہیں ملتا اور کمي معاوضہ کي وجوہ یہہ بیان کرتے هیں کہ منجملہ اُنکے پہلے نام آوري کي خواهش جو اُن پیشوں میں بڑي لیاقت حاصل کرنے سے هوتي هی دوسرے وہ تھوڑا بہت طبیعي اعتماد جو هر شخص کو صرف اپني لیاقتوں هي پر نہیں بلکہ اپني خوش قسمتي پر بھي هوتا هی تیسرے علمي اور مذهبي کاموں میں اُس کمي کي وجہہ تعداد اُن شخصوں کي هی جو اُن کاموں کے واسطے سرکاري مصارف سے تربیت پاتے هیں *

پہلے دونوں سبب قوي اثر رکھتے هیں باقي تیسرے سبب کا اثر هماري دانست میں مبالغہ کي رو سے لکھا گیا یا شاید ایسا هو کہ اُس زمانہ کي نسبت جب مصنف موصوف نے حال اُسکا تحریر کیا تاثیر اُسکي اب بہت گھٹ گئي اسلیئے کہ اول تو انگریزوں کي آبادي اگرچہ

اس عرصہ میں دوچند کے قریب قریب ہوگئی مگر اُن ذخیروں کی تعداد
جنکے ذریعہ سے اعلی تربیت مفت حاصل ہوتی ہی کچھہ زیادہ نہ بڑھی
دوسرے اُس تبدیلی کی وجہہ سے جو تعلیم کے مقاموں میں اوقات بسری
کے طریقہ میں واقع ہوئی اور بہت سی صورتوں میں ذخیروں کی مالیت
کی ایسی حالت میں براے نام بدستور رہنے سے جبکہ روپیہ کی مالیت
پہلے کی نسبت آدھی سے کم رہگئی ہی اُن لوگوں کو اصلی مدد بہت
کم پہنچتی ہی جو اُنکو حاصل کرتے ہیں معلوم ہوتا ہی کہ آدم اسمتھہ
صاحب نے یہہ گمان کیا کہ اکثر پادری سرکاری خرچ سے تعلیم پاتے ہیں
چنانچہ وہ صاف لکھتے ہیں کہ بہت کم پادری ایسے ہیں کہ اُنہوں نے
اپنے ذاتی صرف سے تربیت پائی مگر بالفعل انگریزوں کے دونو § یونیورسٹیوں
میں کوئی طالبعلم ایسا ہوگا کہ اُسکی پرورش مال وقف سے ہوتی ہوگی
اور گمان غالب یہی ہی کہ وہاں بیس طالبعلم بھی ایسے نہیں کہ نصف
مصارف کی قدر اُس چشمہ سے فیضیاب ہوتے ہوں اور بہت سے ایسے
ہیں کہ تربیت کی نسبتی ارزانی کے علاوہ روپیہ پیسے کی کچھہ امداد
نہیں پاتے اور نسبتی ارزانی اس لیئے کہتے ہیں کہ اکسفرڈ یا
کیمبرج کے یونیورسٹیوں میں جسقدر روپیہ دیا جاتا ہی وہ اُس سے کچھہ
کم نہیں ہوتا جو اور ملکوں کے بہت سے یونیورسٹیوں میں دیا جاتا
ہی مگر یہاں اور ملکوں کے یونیورسٹیوں کی نسبت استاد کی توجہہ
ہرطالب علم پر زیادہ ہوتی ہی اور ملکوں میں جو † لکچر دیا جاتا
ہی وہ ‡ پرافسر کے تقریر ہوتی ہی مگر انگلستان کے یونیورسٹیوں میں
کالج کے لکچر جو تعلیم کے بڑے ذریعہ ہیں گویا وہ طالب علموںکا امتحان
ہی ظاہر ہی کہ ان دونوں طریقوں میں اُستاد کو جو محنت کرنی
پڑتی ہی مطابقت اُسکی بہت دشوار ہی مگر جس طریقہ میں زیادہ

---

§ یونیورسٹی مدرسہ اعظم کو کہتے ہیں جس سے ادنی درجہ کا مدرسہ جو
اُسیکی ایک شاخ سمجھا جاتا ہی کالج کہلاتا ہی اور اُس سے بھی ادنی درجہ کے
مدرسہ کو اسکول کہتے ہیں

† لکچر کے معنے تدریس ہیں یعنی ایک جماعت کے روبرو اُنکے سمجھنے کے
واسطے کوئی مضمون مشرح بیان کرنے کو کہتے ہیں

‡ یونیورسیٹی میں جو معلم ہر ایک علم کے ہرتی ہیں اُنکو پرافسر کہتے ہیں

محنت ہوتي هی اُسمیں یہہ ضرور هی کہ اوستاد تہوڑے طالبعلموں کو
تعلیم کیا کرے اب اگر اوستادوں کو وقف کے ذخیروں سے کچھہ نہ ملے تو
دو حال سے خالي نہوگا یا تو طالبعلم سے زیادہ تنخواہ چاهینگے یا اور
ملکوں کي تعلیم کا طریقہ اختیار کرینگے یعني بڑي بڑي جماعتوں کو
تقریریں سنایا کرینگے *

وہ بڑا سبب جسکي بدولت بعضے اعلی پیشونکے واسطے بہت کثرت
سے امیدوار هوتے هیں اور اس کثرت سے اُنکے معاوضے گہٹ جاتے هیں
آدم اسمتہہ صاحب کے بیاں سے رہ گیا *

نہایت ارزاں طریقہ کي روسے اوسط خرچ ایک لڑکے کي اُسوقت تک
پرورش کرنے کا جب کہ وہ خود اپني معمولي محنت سے اپني پرورش
کے لایق هووے چار سو روپیہ تک هوسکتا هی اور یہہ رقم اُس رقم کي
دوچند هی جو کسي ولدالزنا کے باپ سے اُسکي پرورش کے واسطے اُس
گرجے والے لیتے هیں جس گرجے کے علاقہ میں وہ شخص رهتا هی مگر
وجہہ اِسکي یہہ هی کہ گرجے والے بہہ سوچتے هیں کہ یہہ بچہ شاید
مرجاوے اور کسي شریف کے لڑکے کو ایسي تربیت دیجاوے کہ وہ اپنے
باپ کے مرتبہ کو پہنچے تو اوسط صرف اُسکا بیس هزار چار سو روپیہ سے
کم نہوگا مگر وہ محنت جو خود لڑکے کو اور وہ خرچ جو اُسکے باپ کو
تحصیل علم میں اوٹھانا پڑتا هی اُس سے یہہ غرض نہیں هوتي کہ آیندہ
کو منافع حاصل هوگا بلکہ لڑکا صرف اُسیوقت کي سزا کے خوف اور تعریف
کي توقع سے محنت اوٹھاتا هی اور باپ بھي اُسکا کبھي یہہ خیال نہیں
کرتا کہ یہہ طریقہ ارزاں هی کہ پہلے پہل اپنے لڑکے کو آتہہ برس تک
دیہات میں پرورش کراوے جہاں في هفتہ ایک روپیہ خرچ هوتا هی
اور پہر اُسکو روئي کے کارخانہ یا کسي اور کارخانہ میں بھیجے اور نہ یہہ
خیال کرتا هی کہ زیادہ خرچ سے تعلیم کرنا ایک ایسی تجارت کرنا هی
جس سے آیندہ کچھہ نفع نہو اپنے لڑکوں کي ترقي روز افزوں کے دیکھنے سے
تمام بھلے آدمیوں کو بلکہ تمام انسانوں کو باستثناء دوچار نامعقول آدمیوں
کے نہایت خوشي اُسیوقت حاصل هوتي هی اور جو صرف اُس بابت
کیا جاتا هی وہ اُس خوشي کے حاصل هونے سے اُسیطرح وصول هوجاتا
هی جیسے کہ وہ خرچ وصول هوجاتا هی جو لحظہ دو لحظہ کي

خوشیوں کیواسطے اوتھایا جاتا ہی یہہ بات راست ہی کہ اُس سے ایک آیندہ مقصود بھي حاصل ہونا ممکن ہی مگر جس غرض سے کہ وہ بالفعل خرچ کیا جاتا ہی اُسکا حاصل ہونا بھي ایک بہت بڑي بات ھے *

مگر بعض بعض صورتوں میں وهي خرچ و محنت زاید جو اسطرح عاید ہوئي ہی اعلی عہدوں کے حصول کے لایق ہونے کے واسطے کافي وافي ہوتي ہی اور باقي صورتوں میں وہ خرچ اور محنت اعلی عہدوں کے حصول کے لایق ہونے کي خرچ و محنت کا بڑا حصہ ہوتي ہی چنانچہ پادري ہونے کے واسطے وہ خرچ اور محنت ہرطرح کافي ہوتي ہی کیونکہ اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورسیتي کے ایک طالبعلم کو درجہ حاصل کرنے سے پہلے کچھہ تہوڑا سا اور پڑھنا تو پڑتا ہی مگر خرچ کچھہ نہیں کرنا پڑتا پس جو کچھہ اُسکو پادري ہوجانے کے بعد حاصل ہوتا ہی اُسمیں سے اُسکي محنت کي اجرت وضع ہونے کے بعد جو باقي رہتا ہی وہ محض منافع اُسکا ہی اور جب کہ اسبات پر ہم غور کرتے ہیں کہ علاوہ اُن مقصدوں کے جو نقدي سے علاقہ رکھتے ہیں اور بہت سے مطلب بھي ہیں کہ اُنکے واسطے محنت اوتھاني پڑتي ہی تو ہمکو تعجب ہوتا ہی کہ نقدیکے انعامات اسقدر بڑے کیوں ہیں واضح ہو کہ ان بڑے انعاموں کے قایم رہنے کے تین سبب ہیں جنمیں سے دو سبب وہ ہیں کہ اُنسے امیدواروں کي تعداد گھتتي رہتي ہی اور تیسرا وہ جو امیدواروں کے استعمال کے ذخیرہ کو بڑھاتا ہی پہلے دونوں سببوں کي کیفیت یہہ ہی کہ پادریانہ خصلت پر دھبہ نلگنے پاوے اور پادري لوگ دنیا کے کاموں سے خصوصاً ایسے کاموں سے جنسے بہت سا مال دولت حاصل ہووے الگ تہلگ رہیں بہت لوگ گرجے میں داخل ہو جاتے اگر اُنکو پادري ہونے کے ساتھہ اور پیشوں کے کرنے کي بھي اجازت ہوتي یا یہہ بات حاصل ہوتي کہ جب وہ چاہتے اُسکو چھوڑ بیتھتے مگر وہ ایسي راہ میں جانے سے انکار کرتے ہیں جسمیں اُنکو یہہ اجازت نہیں کہ اُس سے واپس چلے آویں یا کہ کسي اور طرف کو بھي متوجہ ہوں غالب یہہ ہی کہ ان ہي سببوں سے انگلستان میں پادریوں کي تعداد محدود رہتي ہی جو لوگ اس فرقہ میں داخل ہیں اُنکي آمدني اُس ذخیرہ کي بدولت قایم ہی جو قانون کي روسے اُنکے لیئے علاحدہ کیا گیا اور وہ ذخیرہ کسیقدر قانون کے

مکرر سدگرر اُس حمایت سے برابر رهتا هی جو قانون نے اصل پادریوں کے نائبوں کے معاوضے بڑهی هوئی رهنے پر کي هی جس سے وہ کم سے کم مقدار معاوضہ کي جو آپس کے مباحثہ سے قایم هوسکتي هی نہ اصل پادري دیسکتا هی نہ اُسکا نایب لی سکتا هی فوج میں داخل هونے کے قابل هونے کا خرچ قریب قریب اُسي خرچ کے هوتا هی جو گرجا میں داخل هونے کے واسطے هوتا هی صرف چهہ هزار روپیہ اول سند حاصل کرنے اور اور سامان درست کرنے میں زیادہ خرچ هوتے هیں مگر چونکہ اس پیشہ میں آغاز عمر سے آدمي بهرتي هوسکتا هے تو یہہ نقصان پورا هوجاتا هی جہاز کے نوکروں میں داخل هونے کا بہت کم صرف هی اور یہہ دو نوں ایسے پیشے هیں کہ بدون زیادہ علم تحصیل کیئے آدمي اُن میں داخل هوسکتا هی بحري اور بري فوجوں کي تنخواہ اور تمام مواجب جو قانون سے معین هیں گو ظاهر میں متوسط معلوم هوتے هیں مگر حقیقت میں اُس مقدار سے بہت زیادہ هیں جو لئیق امیدواروں کي مقدار حصول کے قایم رکهنے کے واسطے ضروري هوني اور اُن دو نوں پیشوں میں داخل هونے میں جو مشکلیں پیش آتي هیں وہ اسقدر مشہور هیں کہ بہت کم آدمي ایسے هوں گی جو بدون سخت ضرورت کے اُن پیشوں میں داخل هونا چاهتے هوں مگر باوجود اسبات کے جسکے بدولت تعداد امیدواروں کي گهٹتي رهتي هی بحري فوج کے سردار اعظم کے دفتر اور بخشیے خانوں میں جتني نوکریاں خالي هوتي هیں اُن سے دس گنے امیدوار پہلے سندیں حاصل کرنے کے واسطے گهیرے رهتے هیں *

یهي بات اور سب سرکاري عہدوں کي نسبت بهي کهي جاسکتي هے اگرچہ آمدني اُن عہدوں کي تعلیم کے خرچ کے اعتبار سے بہت تهوڑي هوتي هی مگر اُن پر بهي بہت سي حرص و طمع کیجاتي هی *

اگر ثبوت اسبات کا زیادہ درکار هو کہ اعلی پیشہ کے امیدواروں کي تعداد آیندہ منافع کي نسبت زیادہ تر اس خیال سے مستقل رهتي هی کہ تمام مربي اپنے بچوں کو کم سے کم اپنے مرتبہ کے لایق تعلیم کرانے میں کوشش کرتے هیں تو وہ ثبوت اُستانیوں کي کثرت تعداد سے حاصل هی ایک لڑکي کي ایسي تعلیم و تربیت کا خرچ کہ وہ اُستاني هونے کے قابل هو اگرچہ اسقدر نہیں هوتا جسقدر ایک لڑکے کي ایسي تعلیم میں هوتا

هی جس سے وہ کچھہ لئیق ہو جاوے مگر پھربھي بجاے خود بہت بڑا ہوتا هی اور اس خرچ کے کسي جزو کا سرانجام سرکاري خزانہ سے نہیں ہوتا مگر پھربھي امیدوار اس پیشہ کے اسقدر ہیں کہ اُس عہدہ کي تنخواہ مشکل سے خدمتگار کي تنخواہ کے برابر پڑتي هی *

ایک باقاعدہ تعلیم کے معمولي خرچ کے سوا دس ہزار روپیہ کے قریب زیادہ خرچ کرنے سے ایک جوان آدمي طبابت کے قابل ہوجاتا ہے اور پندرہ ہزار زیادہ خرچ کرنے سے وکالت کرنے کے لایق ہو جاتا هی باقي قانون اور طبابت کي اور ادنی شاخوں کے پیشوں میں اُسیقدر خرچ ہوتا ہے جسقدر کہ فوج یا گرجی میں داخل ہونے پر پڑتا هی مگر طبابت یا وکالت کي کوئي شاخ ایسي نہیں کہ کوئي شخص اُس میں بغیر تین برس سے پانچ برس تک شاگردي کیئے کام کرنے کا مجاز ہووے یا بدون تین چار برس کي محنت سے تحصیل کرنے کے کامیاب ہوسکے اور اِن هي سببوں کے اثر سے پیشہ طبابت یا وکالت کے امیدواروں کي تعداد اسقدر گھٹتي رهتي هی کہ همکو اسبات میں بہت شبہہ ہوتا ہے کہ في زماننا فن طبابت اور وکالت کا معاوضہ اُسیقدر تھوڑا هی جتنا کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اپنے وقت میں بیان فرمایا هی اگرچہ طبابت کي نسبت همکو زیادہ شبہہ هی مگر برسوں کے تجربہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہہ بیان آدم اسمتھہ صاحب کا کہ اگر تم اپنے لڑکے کو قانون سکھنے کے واسطے بھیجو تو اُس فن میں اُسکا اتني لیاقت بہم پہنچانا جسکے ذریعہ سے اوقات اپني بسر کرے ایک بسوہ ممکن هی اور اُنیس بسوہ ممکن نہیں زمانہ حال کے حالات سے کچھہ مطابقت نہیں رکھتا همنے قانون کے طالب علم شاید قریب سو کے دیکھے جنمیں سے قانون کي تحصیل میں جسنے اچھي محنت اور مشقت اُٹھائي وہ همیشہ کامیاب ہوا اور ناکامي مستثنی اور نادر رهي اگرچہ بہت لوگوں نے مناسب محنت نکي مگر همنے دیکھا کہ محنتیوں کي ناکامي کي نسبت کاهلوں کي کامیابي زیادہ ہوئي غرض کہ بجاے اسبات کے کہ هم قانوني طالب علم کے بیس بسوہ میں سے ایک بسوہ کامیابي مانیں اسبات پر میلان رکھتے ہیں کہ وہ بیس میں سے دس بسوہ کامیاب ہوگا *

تیسرے مصروفیت کا استقلال

واضح ہو کہ مختلف کاموں میں اجرت اور منافعوں کے مختلف ہونے کا تیسرا سبب مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال ہی مگر اس سبب سے جو اختلافات واقع ہوتے ہیں وہ حقیقي نہیں ہوتے بلکہ ظاہري ہوتے ہیں مثلاً کوئي لنڈن کا پلہ دار ایک گھنٹہ کے واسطے مصروف کیا جاوے اور آٹھہ آنہ سے کم کم اُسکو دیا جاوے تو وہ شخص آپ کو گھاٹے میں سمجھے گا بازار کے گلي کونچوں وغیرہ میں اینٹ پتھر وغیرہ بچھانے والا یا گارہ ڈھونے والا مزدور جسکي محنت پلہ دار سے زیادہ شاق اور سخت ہی دو آنہ في گھنٹہ سے زیادہ بہت کم پاتا ہی مگر فرش بنانے والیکو کام ہمیشہ ملتا ہی اور وہ بحساب في گھنٹہ دوآنہ کے اوسط ایک روپیہ آٹھہ آنہ روزانہ اور چار سو ساٹھہ روپیہ کے قریب سالانہ پیدا کرسکتا ہي اور پلہ دار بعض اوقات معطل بیٹھا رہتا ہی اگر پلہ اُٹھانے والے کو فرش بنانے والے کي نسبت تین چہارم کي قدر کم کام ملے تو سالانہ آمدني برابر کرنے کے واسطے اُسکي في گھنٹہ سہ چند اجرت زیادہ ہوني چاہیئے اور آدم اسمتھہ صاحب تصور کرتے ہیں کہ پلہ‌دار جو اپنے کام کے غیر مستقل ہونے کے باعث سے فکر و تردد میں رہتا ہی تو اُسکي پریشاني کے معاوضہ کے واسطے سالانہ اجرت اُسکي اوسط سے زیادہ زیادہ ہوني چاہیئے لیکن اس برائي کا عوض اُس محنت کي کمي سے جو اُسکو کرني پڑتي ہی زیادہ ہو جاتا ہی اور اکثر لوگوں کے نزدیک بقدر مناسب سے زیادہ ہو جاتا ہے کیونکہ ہم یہہ یقین کرتے ہیں کہ انسان کو کوئي چیز ایسي ناپسندیدہ نہیں جیسے کہ مستقل یا متصل محنت ناپسندیدہ ہی جس پیشہ میں متواتر محنت کے نہونے سے جو فرصت ملتي ہی وہ فرصت بیکاري کے فکر تردد کا اسقدر زیادہ عوض ہوتي ہی کہ اُسکی سبب سے اُس پیشہ میں سالانہ اجرت عام اجرت کے اوسط سے گھٹ جاتي ہی *

مگر یہہ بات یاد رہی کہ سرمایہ کے استعمال میں یہہ معاوضہ حاصل نہیں ہوتا کیونکہ عموماً کہا جاسکتا ہی کہ سرمایہ جو کبھي کبھي غیر بارآور رہ جاتا ہی تو سرمایہ والے کو اُس سے کچھہ فائدہ نہیں ہوتا اسلیئے یہہ امر ضروري ہی کہ جب سرمایہ اسقدر بارآور ہووے جس سے فاضل منافع

حاصل هووے تو کم سے کم غیر بارآوري کے زمانه کا نقصان پورا هوسکیگا چنانچه مکان بنانے والے کا سرمایه اکثر اوقات غیر بارآور پڑا رهتا هی کیونکه بعض مقام ایسے هیں که وهاں اُسکے بہت سے گھر سال بھر میں نو مہینے تک خالي پڑے رهتے هیں تو ضرور هی که مکان والیکا منافع آبادي کے وقت کا اُس منافع کي نسبت جب که وہ برابر آباد رهیں چوگنا هونا چاهیئے جس سے نقصان اُسکا پورا هوجاوے مصروفیت کے غیر مستقل هونے کا اجرت اور منافع پر ایک اثر یهه بهي هوتا هے که اکثر خدمتیں اور جنسیں جبکه اُنکي مانگ زیادہ هوتي هے ارزاں هوجاتي هیں مثلاً ایک ایسا شخص که اُسکو روز روز کام ملتا هووے اور چار گهنٹه في یوم اپني محنت کے قرار دے اور اُسکے مقابله پر اور لوگ بهي اُسي کار کے موجود هو جاویں تو جسقدر وہ دو گهنٹه کي اجرت اُن لوگوں کے نهونیکي صورت میں طلب کرتا کام ناکام اُنکے هونیکي تقدیر پر اسیقدر اجرت چار گهنٹه کي محنت پر قبول کریگا *

چوتھے اعتبار

آدم اسمتهه صاحب نے جو اجرت کے مختلف هونے کا چوتها سبب کاریگر کے تهوڑے بہت اعتبار کو قایم کیا هی یهه سبب بہت کچهه دوسرے سبب یعني تعلیم کے خرچ میں داخل معلوم هوتا هی مگر هم دیکهتے هیں که کبهي کبهي لوگ اُن شخصونکا اعتبار کرتے هیں اور وہ لوگ اُس اعتبار کے مستحق هوتے هیں جنکي تربیت بہت بري حالتونمیں هوتي هے اور تدین ایسے شخصونکا نیک مزاجي کي خصوصیت سے جو قدرت سے اُنکو عطا هوئي ظهور پذیر هوتا هی اور انعام اُسکا ایسے حالات میں ایک قسم کا لگان تصور هونا چاهیئے مگر چونکه یهه قاعدہ عام هی که تربیت اخلاق کا نتیجه ذي اعتباري هے اور اس صورت میں ذي اعتباري بهي انسان کے غیر مادي سرمایه کا ایسا هي ایک جزو هوتي هی جیسے اُسکے علم اور هوشیاري متصور هوني چاهیئے *

پانچویں کامیابي کا غالب هونا

آدم اسمتهه صاحب نے اخیر سبب جو مختلف کاموں کے مختلف معاوضے ملنے کا قایم کیا هی کامیابي کا غالب هونا یا نهونا هی واضح هو که بعض صورتوں میں کامیابي کا متیقن نهونا مصروفیت کي غیر استقلالي سے مشابه هی مگر چند مثالوں سے مختلف هونا اُنکا ثابت هوجاویگا مثلاً

قانون و طبابت کے پیشے بہت غیر مستقل تصور کیئے گئے مگر ظاہر ہی کہ کامیاب طبیب یا وکیل ہمیشہ سخت مصروف رہتا ہی اور علاوہ اُسکے ایک آدمی کو اسبات کا یقین ہو سکتا ہی کہ اُسکو ایک معین پیشہ میں ایک ایک روز کا کام پورا چالیس یا پچاس مرتبہ برس روز میں ملیگا اور آمدنی اُسکی پرورش سالانہ کے لیئے کافی ہوگی پس ایسے پیشہ میں باوجود غیر مستقل ہونے کی کامیابی محقق و ثابت ہی *

غیر محقق ہونا کامیابی کا عام محنت کی اجرت پر موثر نہیں ہوتا اس لیئے کہ کوئی آدمی جب تک آپ کو کسی ایسے کام میں جسکی کامیابی محقق و ثابت نہو مصروف نہیں کرسکتا کہ وہ کسیقدر سرمایہ والا نہو یا سرمایہ لگانے سے اُسکا معاوضہ حاصل ہونے تک جو زمانہ گذریگا اُسکے واسطے کافی وافی ذخیرہ نرکھتا ہو مگر اُسکا اثر ظاہری اور اصلی بہی منافع پر بہت بڑا ہوتا ہی *

البتہ علم کامل سے امور اتفاقیہ کا تصور باقی نہیں رہتا لیکن اگر تمام آدمی اتنی معلومات کافی رکھیں کہ کامیابی کے اتفاقوں کا حساب اچھی طرح سے کر سکیں اور کوئی عجلت نا مناسب اُنسے ظہور میں نہ آوے اور بزدلی کا دخل نہو تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ تب بہی کسی کام کی مصروفیت کے اوسط منافعے اُسکے کامیابی کے غیر محقق ہونے سے بڑہ جاوینگے *

مثلاً جبکہ رقمیں برابر ہوویں تو ظاہر ہی کہ جیتنا جسقدر بھلائی ہوتا ہی ہارنا اُس سے بہت زیادہ برائی ہوتا ہی اگر دو آدمی بیس بیس ہزار روپیہ سرمایہ رکھتے ہوں اور ایک روپیہ اُوچھالکر دس دس ہزار کی شرط لگاویں تو جیتنے والیکے سرمایہ میں صرف ایک ثلث کا اضافہ ہوگا اور ہارنے والیکا آدھا رہ جاویگا لاپلاس صاحب چھبیس فیصدی کا نقصان شمار کرتے ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ برابر کے جوئے میں منفعت کی نسبت مضرت زاید عاید ہوتی ہی مثلاً فرض کیا جاوے کہ ایک کھلاڑی سو روپیہ کا سرمایہ رکھتا ہو اور اُسمیں پچاس شرط پر † ہیڈز اور ٹیلز کی

† انگریزی میں ہیڈ سر کو اور ٹیل دم کو کہتے ہیں اب انگریزی میں یہہ نام چت پٹ کے کھیل کا ہی اور وجہہ اُسکی یہہ ہی کہ انگریز روپیہ کو اوچھالا کرتے ہیں اور روپیہ کے ایک طرف جو بادشاہ کے سر کی تصویر ہوتی ہے اسلیئے اُس جانب کو ہیڈز کہتے ہیں اور دوسریطرف گلکاری اور سنہ وغیرہ ہوتا ہی اُسکو ٹیلز کہتے ہیں کھیلنے والوں میں سے ایک شخص ہیڈز کیجانب لیتا ہے اور دوسرا شخص ٹیلزکیجانب اپنے فرض کرتا ہے

لگاوے تو بعد اُسکے کہ وہ زر شرط کو جمع کرے کل سرمایہ اُسکا ستاسی باقي رهيگا يعني وہ ستاسي جو جوکهوں سے پاک صاف هيں اُسيقدر سرور اُسکو بخشينگے جسقدر کہ پچاس بے جوکهوں اور پچاس مشروط جنکے جاتے رهنے يا دوچند هو جانے کا امکان هی اُسکو خوشي بخشتے هيں همنے تسليم کيا کہ يہہ حساب صحيح هی اور جسقدر اگاهي اور هوشياري همنے فرض کي هی لوگوں ميں موجود هی تب بهي کوئي شخص جسکے پاس ايک لاکهہ روپيہ کا سرمايہ هووے پچاس هزار روپيہ هارنے کے امکان سے اُسوقت تک نهيں لگائيگا جب تک کہ اُسکو جيتنے اور اپنے پچاس هزار سرمايہ پر مناسب منافع حاصل کرنے کي توقع نہو بلکہ علاوہ اسکے تيرہ هزار روپيہ منافع کي جوکهوں سهنے کے معاوضہ ميں اور نہ سمجهہ ليوے *

ذکر اسبات کا کچهہ ضرور نهيں کہ يہہ امر بعيد از عقل هی کہ انسان ايسا واقف اور عقيل هووے مگر يہہ معلوم هوتا هی کہ کاميابي کے غير محقق هونيکي دو قسميں هيں چنانچہ بعض صورتوں ميں خود کام کے ساتهہ اُنميں جوکهوں لگي رهتي هی اور اُس کام کي کار روائي پر بدرجہ مساوي عود کرتي هی چنانچہ باروت کا بنانا اور محصولي مال کو بلا محصول خفيہ لانا يا ليجانا اُسکي مثاليں هيں اگرچہ تجربہ اور هوشياري کسيقدر جوکهونکو کم کرديتي هی مگر نہايت سے نہايت چالاک محصولي مال کا مخفي ليجانے والا اور غايت سے غايت هوشيار باروت بنانے والا ايک اوسط درجہ کا نقصان اوٹهاتا هی مگر هاں اور کام ايسے هيں کہ جنميں ايک مرتبہ کاميابي نصيب هوگئي تو وہ مستقل رهتي هی چنانچہ يہہ امر اکثر کهان کهودنيوالوں کو پيش آتا هی جن جن ملکوں ميں کهانيں کهودي جاتي هيں وهاں عموماً يہہ بات مشهور هی کہ کهان کهودنا گويا اپکو برباد کرنا هی مگر کهان کهودنيوالے ايسے بهي هيں کہ اُنکو کبهي نقصان نهيں هوا اور ايسے هي اعلى درجہ کے پيشوں کي نسبت بهي کهاجاتا هی مگر آدم اسمتهہ صاحب کے فرمانے کے بموجب اُنکو نا محقق تسليم کرکر يہہ صاف واضح هوتا هے کہ وہ خرابي جو اُنکے نامحقق هونے سے پيدا هوتي هے وہ اُن لوگوں کو پيش آتي هے جو خطا کرتے هيں باقي جو لوگ اُن پيشوں ميں کامياب هوتے هيں اُنکو مستقل اور بے جو کهوں آمدني هاتهہ آتي هي غرض کہ نامحقق هونا اُنکا ذاتي هی اور وہ اُس

غلطي سے پيدا هوتا هى جو هر انسان سے اُسوقت سرزد هوتي هى جب وہ اپني لياقتوں ميں حريف کا مقابلہ کرتا هے اگر امتحان هونے کے بعد وہ کمتر نکلے تو اُسکي ناکامي کا کوئي چارہ نهيں اور اگر خلاف اُسکے ظاهر هو تو کاميابي اُسکي مستقل هى جس کام ميں بالضرور هميشہ جوکهوں هوتي هى اُس ميں مصروف هونے والے ايک شخص کي کاميابي يا ناکاميابي سے اوروں کي کاميابي يا ناکاميابي کا اندازہ هو جاتا هى اگر کوئي پرانا کسان اپنے ذاتي تجربوں سے همکو آگاہ کرے تو گمان غالب هى کہ کاشتکاري کي جوکهوں کا کسيقدر صحيح قياس اُسپر کرسکتے هيں ليکن اگر کاميابي کا اندازہ اُن اتفاقي امروں سے جو باب طبابت اور وکالت ميں حادث هوتے هيں دس يا بيس چني چني مثالوں سے کيا جاوے تو بڑي غلطي ميں پڑنے کا قوي احتمال هى اور اس صورت ميں پهلي قسم کي غير محققي دوسري قسم کي نسبت زيادہ تر صحت کے قريب قريب اندازہ کيجاسکتي هے *

آدم اسمتهہ صاحب نے اِن دو قسموں کي نسبت يهہ بات فرمائي کہ اُنکا پورا پورا اندازہ نهيں کيا جاتا اور اسي وجهہ سے جوکهوں والے کاموں کا اوسط منافع بے جوکهوں والے معاملوں کي نسبت تهوڑا هوتا هى اور اس رائے کو ايسے زور شور سے لکها هى کہ هم طول طويل انتخاب اُسکا مناسب سمجهتے هيں *

وہ فرماتے هيں کہ بڑا حصہ انسانوں کا جو اپني لياقتوں پر حد سے زيادہ قياس کرتا هى يهہ ايک ايسي قديم خرابي هى کہ اُسپر هر زمانہ کے حکيموں اور اخلاق والوں نے توجهہ کي هى مگر لوگوں کے اُس بيهودہ گمان کي جو وہ اپني خوش نصيبي پر کرتے هيں بهت کم خبر لي هى مگر يهہ گمان بهت زيادہ پهيلا هوا هے چنانچہ کوئي شخص ايسا نهيں کہ وہ صحت کامل اور عزم صحيح رکهتا هو اور اُس بيهودگي سے بالکل پاک هو واضح هو کہ منافع کے امکان کو هر آدمي کچهہ نکچهہ زيادہ اندازہ کرتا هى باقي نقصان کے امکان کو بهت سے آدمي هلکا سمجهتے هيں اور شاذ و نادر کوئي شخص ايسا هوگا جو صحت کامل اور عزم صحيح رکهتا هو وہ نقصان کے امکان کي قدر اُسکي حيثيت سے زيادہ قرار دے *

منافع کے امکان کا زیادہ اندازہ کرنا † لاٹري میں کامیاب ھونے کي عام رغبت سے دریافت ھو سکتا ھی نہ کبھي ایسا ھوا اور نہ آگے کو ھو گا کہ لاٹري میں دغل فصل نھو یا اُس میں جو منافع ھوتا ھے وہ اس طرح سے ھو کہ اُس سے ھر ایک کا نقصان بھي پورا ھو جاوے کیونکہ ایسي لاٹري سے کسیکو کچھہ فائدہ نھوتا وہ لاٹري جو گورنمنٹ کیطرف سے ھوتي ھی اُس میں حصہ دار ھونے کے لیئے جو تکٹ ملتے ھیں وہ حقیقت میں اُس قیمت کے نہیں ھوتے جو قیمت حصہ لینے والیکو تکٹ کي دیني پڑتي ھی مگر پھر بھي وہ تکٹ پیشگي لگے ھوئے روپیہ پربیس یا تیس اور کبھي چالیس فیصدي کے حساب سے بازار میں فروخت ھوتے ھیں تکٹوں کي اس مانگ کا اصلي باعث ایک بڑي رقم حاصل کرنیکي امید موھوم ھوتي ھی چنانچہ معقول اور سنجیدہ لوگ بھي لاکھہ دو لاکھہ روپیہ کي بڑي رقم حاصل کرنیکے لیئے تھوڑي رقم کا دینا مشکل سے ناداني جانتے ھیں باوجودیکہ وہ لوگ اسبات سے بخوبي واقف ھیں کہ وہ تھوڑي رقم بیس یا تیس فیصدي اُس موھوم رقم کي مالیت سے زیادہ مالیت رکھتي ھی اگرچہ اُس لاٹري میں جس میں دو سو روپیہ سے زیادہ رقم مرھوم نہیں ھوتي اور صورتوں کے اعتبار سے گورنمنٹ کي لاٹري کي نسبت بہت کم دغل فصل ھوتا ھی مگر اُسکے تکٹوں کے اسقدر خریدار نہیں ھوتے بعض بعض لوگ اسبات کے خیال سے کہ کسي بڑي رقم کے حاصل کرنیکا بھتر موقع ھاتھہ آوے کبھي کبھي بہت سے تکٹ خرید کرتے ھیں اور بعضی چھوٹے چھوٹے حصوں کے اور بھي زیادہ تکٹ خرید کرلیتے ھیں مگر اس سے زیادہ کوئي مسئلہ حساب کا صحیح نہیں کہ جسقدر زیادہ خریدو گے اُسیقدر زیادہ غالب ھی کہ نقصان اُتھاؤ گے اور اگر کل خریدو گے تو کوئي فائدہ نہیں اور جسقدر تمھارے تکٹوں کي تعداد زیادہ ھوگي اُسیقدر اس مسئلہ کي صحت زیادہ ھو جاویگي *

یہہ بات کہ نقصان کا امکان اکثر ھلکا سمجھا جاتا ھی اور اُسکا اندازہ اُسکي حیثیت سے زیادہ نہیں کیا جاتا بیمہ والوں کے متوسط منافع سے

---

† لاٹري فواید عظیم کے ایسے تقسیم کرنے کو کہتے ھیں جو اتفاق اور تقدیر سے حاصل ھوسکیں چٹھیاں ڈالنا اس قسم کا خاص کام ھے جنمیں ایک بڑے فائدہ کو بہت سے حصوں میں تقسیم کردیتی ھیں مگر قسمت اور اتفاق سے وہ ایک حصہ دار کو حاصل ھو جاتا ھی *

ظاهر هوتي هی بیمه کرنے کے واسطے عام اس سے که وه آتش زدگي کي بابت هو یا غرق سمندر کي حیثیت سے هووے بیمه کي عام شرح اُسقدر هوني چاهیئے جو عام نقصانوں کے معاوضه اور مصارف اهتمام اور اُسقدر منافع کے واسطے کافي هو جسقدر که بیمه کرنے والوں کے سرمایه کے برابر سرمایه سے جو کسي عام پیشے میں لگایا جاتا هی حاصل هوسکتا هی اور جو شخص ایسي شرح سے کچهه زیاده ادا نهیں کرتا تو یهه ظاهر هی که وه جوکهوں کي اصلي مالیت سے کچهه زیاده یا کم سے کم ایسي قیمت سے زیاده ادا نهیں کرتا جس سے معقول طریقه سے بیمه کرنے کي توقع کرسکے اگرچه بهت لوگوں نے تهوڑا تهوڑا روپیه بیمه کے ذریعه سے پیدا کیا مگر ایسے لوگ بهت تهوڑے هیں که اُنکو اُسکے ذریعه سے بهت روپیه هاتهه آیا هو اور اسي لحاظ سے یهه بات ظاهر معلوم هوتي هی که نفع نقصان کي جانچ تول اس پیشه میں اور عام پیشوں کي نسبت جنکي بدولت بهت لوگ بهت سا روپیه پیدا کرتے هیں زیاده اچهي نهیں هوتي اور باوجود اسکے که بیمه کي شرح بهت کم هوتي هی تسپر بهي لوگ اُس سے رو گرداني کرتے هیں اگر تمام سلطنت کا اوسط لیا جاوے تو منجمله بیس گهروں کے اونیس بلکه سومیں ننانوے گهر آتش زدگي کا بیمه نهیں رکهتے اور اسلیئے که سمندر کي جوکهوں اکثر لوگوں کے نزدیک زیاده خطر ناک هی تو بیمه شده جهازوں کي تعداد غیر بیمه شده جهازوں کي نسبت بهت زیاده هوتي هی مگر باوصف اسکے بهي بهت سے جهاز هر موسم میں بلکه لڑائي کے وقتوں میں بلا بیمه چلتے هیں اور یهه کام اُنکا بعض اوقات حماقت نهیں جب کسي بڑي کمپني بلکه بڑے تاجر کے بیس تیس جهاز سمندر میں چلتے هوں تو وه گویا ایک دوسرے کا بیمه کرسکتے هیں یعني حفاظت کرسکتے هیں اُن سب کا بیمه نهونے سے جو رقم بچے گي وه تمام نقصانات ممکن الوقوع کا معاوضه کرسکتي هی بلکه کسیقدر بچ بهي رهی گي مگر بهت سي صورتوں میں گهروں کي طرح جهازوں کے بیمه کرانے سے غفلت کرنا اس عمده خیال کا نتیجه نهیں هوتا بلکه اندها دهندي اور جوکهوں کے بیهوده سمجهنے کا نتیجه هوتي هی منافع کي معمولي شرح همیشه جوکهونکے ساتهه زیاده هوتي هی مگر یهه امر واضح نهیں هوتا که وه اُسکي مناسبت سے زیاده هوني هی یا اسقدر که نقصان کا پورا معاوضه کرسکے پیشوں میں

جسقدر جوکہوں کي زيادتي هوتي هی اُسيقدر لوگوں کے دوالے نکلتے هيں تمام پيشوں ميں نہايت جوکہوں کا پيشہ مال محصولي کا بلا اداے محصول کے ليجانا تصور کيا گيا اگرچہ کامیابي کي صورت ميں نفع بهي غايت درجہ کا هی مگر اُسميں دوالا نکلنا بهي يقيني هی خواه مخواه کاميابي کي توقع اس پيشہ ميں بهي ويسي هي هوتي هی جيسيکہ اور موقعوں ميں بهي لوگ اندها دهندي سے کرليتے هيں اور يهي اميد اسقدر لوگوں کو دهوکہ ديکر ايسے جوکہوں کے پيشونميں پهنساتي هی کہ باهمي بحث و حرص سے منافع اُنکا اُس مقدار سے گهٹ جاتا هی جو جوکہوں کے معاوضہ کيواسطے کافي هو نقصان کے پورے معاوضہ کے ليئے يہہ امر ضروري هی کہ سرمايون کے معمولي منافعوں سے معمولي اضافي اُنکے بہت زيادہ هوں اور ايسے نہوں کہ صرف اُن نقصانوں کا هی تدارک کرسکيں جو کبهي کبهي واقع هوتے هيں بلکہ پيشہ کرنيوالوں کو اتنا بالائي منافع بچے جتنا بيمہ کرنيوالوں کو بچتا هی ليکن اگر ان سب باتوں کے ليئے سرمايہ کے عام معاوضے کفايت کريں تو اکثروں کے دوالے ان پيشوں ميں بهي اکثر نہ نکلينگے جيسے کہ اور پيشوں ميں اکثر نہيں نکلتے انتهی *

اس سے کچهہ بحث نہيں کہ ادم اسمتهہ صاحب کے نتيجے بجاے خود صحيح هيں يا غلط مگر اتني بات محقق هی کہ جو صورتيں اُنہوں نے قايم کی هيں وہ نتيجے اُنسے پيدا نہيں هوتے کيونکہ بڑے منافع کے پيشوں ميں بهي اکثر دوالے نکل سکتے هيں چنانچہ هم فرض کرتے هيں کہ دس سوداگر ايک ايک لاکهہ روپيہ کا سرمايہ ايک برس کے واسطے ايک ايسے پيشہ ميں لگاويں جو نہايت بے جوکہوں مشہور و معروف هووے اور اور دس سوداگر اُسيقدر سرمايہ اُسيقدر مدت کے واسطے ايک جوکہوں والے پيشہ ميں صرف کريں اور هم ايسي دقت رکهنے والے پيشوں ميں اوسط شرح منافع کي دس روپيہ فيصدي ٹهراويں تو وہ دس لاکهہ روپيہ کا سرمايہ جو بے جوکہوں پيشہ ميں لگايا گيا آخر سال پر گيارہ لاکهہ روپيہ هوجاوے کا مگر اُسی مناسبت سے وہ کام ميں لگا رهيگا جيسے کہ پہلے تها اور وہ سرمايہ جو جوکہوں والے پيشہ ميں لگايا گيا اگر وہ بهي سال کے آخر ميں گيارہ لاکهہ روپيہ هوجاوے تو يہہ صاف ظاهر هی کہ هر پيشہ ميں نفع برابر هوتا هی اگرچہ سرمايہ کے مختلف طور سے

لگنے میں بعضے اُنمیں سے برباد ہوجاتے اور بعضے نہال ہوجاتے اس لیئے کہ یہہ امر ممکن ہی کہ دو کا بالکل مال متاع برباد ہوجاتا اور دوسرے دو کا دوچند ہوجاتا اب اگر جوکہوں والے پیشہ کا سرمایہ آخر سال پر دس لاکہہ سے بارہ لاکہہ ہوجاوے تو یہہ امر صاف واضح ہی کہ جوکہوں والا پیشہ بے جوکہوں والے کي نسبت دوگنے نفع کا سبب ہوا اگرچہ وہ کل منافع دسوں میں سے دو یا تین یا ایک ہی شخص کو نصیب ہو اور باقي شریکونکا دوالا نکل جائے *

بیمہ کي مثال اس سے بھي زیادہ بیڈھنگي تقریر ہی کیونکہ اُسکے تمام مراتب سے ایسے نتیجے پیدا ہوتے ہیں جو آدم اسمتھہ صاحب کے نتیجے سے بالکل مخالف ہیں ہم کہتے ہیں کہ بیمہ ایک نہایت بے جوکہوں پیشوں میں سے ہی اگر اُسمیں منافع متوسط ہی تو اُسکے متوسط ہونے کي وجہہ صرف وہ آپس کي زیادہ بحث و حرص لوگوں کي ہی جو اُسکے کرنے میں اُسکے بے جوکہوں ہونیکے باعث سے ہوتي ھے جس سے بخوبي ثابت ہوتا ہی کہ جوکہوں والے پیشونمیں بڑے منافع حاصل ہوتے ہیں اور نہ یہہ کہنا درست ہی کہ اکثر آدمي جوکہوں کوحقیر و خفیف سمجھہ کر ایک متوسط شرح بیمہ کي بے جوکہوں ہوجانے پر ادا کرنے سے احتراز کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ جوکہونکا اسقدر اندیشہ کرتے ہیں کہ اُس سے بچنے کے لیئے بہت ناواجب شرح دینے پر بھي راضي ہوتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب کے قول کے موافق بیمہ والوں کو اتنا لینا چاھیئے کہ جوکہوں کي مالیت کے علاوہ مصارف اہتمام اور منافع معمولي کو کافي وافي ہووے چنانچہ آتش زدگي کے بیمہ عام میں † ایک شلنگ چھہ پنس فیصدي پونڈ لیا جاتا ہی منجملہ اُنکے چھہ پنس مصارف اور منافع میں محسوب ہوتے ہیں تو ایک شلنگ جوکہوں کي مالیت سمجھا جاتا ہی مگر بیمہ کرانے والیکو تین شلنگ فیصدي پونڈ سرکار میں داخل کرنے پڑتے ہیں اور اس صورت میں بیمہ کا کل خرچ جو چار شلنگ چھہ پنس فیصدي پونڈ پر ہوتا ہی وہ جوکہوں کي مالیت سے پچگنا ہوتا ہی باوجود اس بڑي شرح کے ہمکو یقین ھے

---

† ایک پونڈ برابر دس روپیہ کے اور ایک شلنگ برابر اٹھہ آنہ کے اور چھہ پنس برابر چار آنہ کے ہوتے ہیں *

کہ اچھے گہروں میں سے منجملہ سو گہروں کے ایک گہر بھي ایسا نہوگا کہ اُسکا بیمہ نہو اِس سے صاف ظاہر ھی کہ لوگ جوکہوں سے اسقدر ڈرتے ھیں کہ اپنے حفظ و حراست کے واسطے جوکہوں کي پچکني قیمت دیني گوارا کرتے ھیں *

همکو اسبات پر بھي شک ھوتا ھی کہ بڑے فائدوں کي توقع یا بڑے نقصانوں کے اندیشہ کا اثر طبیعت پر زیادہ ھوتا ھی جس سے یہہ لازم آتا ھی کہ لوگ بڑے فائدوں کے امکان یا بڑے نقصانوں سے محفوظ رھنے کے یقین کو اصلي مالیت سے زیادہ تو روپیہ صرف کرکے خرید نے کو طیار ھوتے ھیں اور یہہ بات اُن باتوں کے ملاحظہ سے جو بیمہ اور لاٹري کي نسبت بیان کي گئیں بخوبي ثابت ھوتي ھی تھوڑے ھي دن ھوئے کہ انگریزي سلطنت کي طرف سے جو لاٹري ھوئي اُس سے بڑا ثبوت اس امر کا حاصل ھی کہ لوگ امکان حصول فواید عظیم کا اندازہ اُن دنوں کي لاٹري کي نسبت جسکو آدم اسمتھہ صاحب نے مشاھدہ کیا تھا بہت زیادہ کرتے ھیں اور ھمیشہ ٹکٹوں کي اصلي مالیت بحساب في ٹکٹ دس پونڈ کے معین رھي اور ھر ٹکٹ دس پونڈ کا ھمیشہ ایک ایسي رقم تھا جو تمام حاصل ھونے والي رقموں کے مجموعہ کے برابر تھا اور ھر ٹکٹ کي اوسط قیمت اکیس پونڈ سے چوبیس پونڈ تک تھي اس صورت میں بیس یا تیس فیصدي کي جگہہ اپني توقع کي مالیت کي نسبت سو فیصدي سے زیادہ زیادہ ادا کیئے جسطرح کہ وہ بیمہ کے معاملوں میں پانسو فیصدي کے قریب قریب اپني جوکہوں کي مالیت سے زیادہ ادا کرتے ھیں معلوم ھوتا ھی کہ ٹکٹ کے خریداروں نے چوبیس پونڈ اور بیس ھزار پونڈ کي نسبت کو دیکھا اور چوبیس پونڈ اور بیس ھزار پونڈ کے حصول کے دو ھزارویں امکان کے درمیان میں کوئي نسبت ندیکھي یعني یہہ نہیں سوچا کہ چوبیس پونڈ دینے سے دو ھزار ٹکٹ داروں میں همکو حاصل ھونے کا امکان دو ھزارواں ھوگا جیسے کہ وہ لوگ اپنے گہروں کا بیمہ کرنے میں دو پونڈ اور پانچ شلنگ کا مقابلہ ایک ھزار پونڈ کے کہونے کے امکان کے دو ھزارویں حصہ سے کرنے کے بجاے ایک ھزار پونڈ سے کرتے ھیں آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات ٹھیک ٹھیک لکھي ھی کہ اگر ادا کي ھوئي رقم اور حاصل ھونے والي رقم کے درمیان میں تبدیلي آجاوے تو اگرچہ سودا زیادہ مفید

ھو جاویگا مگر خریداروں کي کثرت بہت گھٹ جاویگي کوئي شخص آدھي ٹکٹوں کو في ٹکٹ بارہ پونڈ کي قیمت سے بھي خرید نہیں کریگا کیونکہ وہ دریافت کرلیگا کہ امکان حصول دو لاکھہ پونڈ کے لیئے ایک لاکھہ بارہ ھزار پونڈوں کا ادا کرنا کسقدر لغو و بیہودہ ھی لیکن اگر گورنمنٹ کي طرف سے لاٹري ھو تو ھزاروں آدمیوں سے اس قسم کي حماقت دوگني تگني ظہور میں آویگي علی ھذالقیاس اگر في سال دو ھزار میں سے ایک گھر کے جلنے کے بجائے جسکو ھم زمانہ حال کا اوسط سمجھتے ھیں دس گھروں میں سے ایک گھر جلنے لگے اور بیمہ کا خرچ جو سالانہ ادا کیا جاتا ھی بائیس پونڈ اور دس شلنگ فیصدي ھو جاوے تو بلاشبہہ بیمہ گھٹ جاویگا اگرچہ بیمہ کي شرح حال کي نسبت دو چند مفید ھوگي *

* جن کاموں میں تھوڑے ھي خرچ سے بڑے معاوضہ کا امکان ھووے وہ لاٹري کي سي خاصیت رکھتے ھیں اور گمان کیا جاسکتا ھی کہ اُن کاموں میں لوگوں کي باھمي بحث و حرص اسقدر امکان کي اصلي مالیت کي مناسبت سے نہیں ھوتي جسقدر اُس ممکن معاوضہ کي زیادتي سے ھوتي ھے جو اُس خرچ کو منہا کرنے کے بعد باقي رھتي ھے اگر یہہ زیادتي بہت بڑي ھووے تو گمان کیا جاسکتا ھی کہ مقابلہ کرنے والوں کي تعداد کثیر جو فائدہ عظیم کي تعداد کي مناسبت سے ھو ھر شخص کے امکان حصول کو اسقدر گھٹائے گي کہ اُن کاموں میں انجام کار منافع باقي نرھیگا واضح ھو کہ انگلستان میں گرجے میں داخل ھونا اور فوج میں بھرتي ھونا اور وکالت اسي قسم کے کام ھیں کہ اُن میں ایسے عظیم فائدے ھوتے ھیں کہ انسان کي ھر خواھش کو بدرجہ غایت پورا کرسکتے ھیں اور جیسا کہ بیان ھو چکا ھی اُن کے حاصل کرنے کے لیئے اُن لوگوں کو جو کسي شریف شخص سے تعلیم پاچکے ھوں کچھہ تھوڑا ھي سا اور خرچ کرنا ضرور ھوتا ھی چنانچہ گرجے میں داخل ھونے اور سپاہ میں بھرتي ھونے کے لیئے تو کچھہ بھي اور درکار نہو لیکن وکالت کے پیشہ میں پندرہ سو پونڈ کے قریب قریب شاید اور مطلوب ھوں ایسي صورتوں میں اگر وکیلوں کي تعداد برسوں کي تحصیل علم کي ضرورت سے دبي نرھتي اور گرجے اور بحري بري فوجوں کے مراجب اُن ذخیروں سے برقرار نرھتے جو

اُنکے استعمال کے واسطے مقرر و مخصوص ہیں تو ہمکو کچھہ شک شبہہ نہیں کہ ان پیشوں میں آپس کي بحث و حرص اُنکے اوسط منافع کو اسقدر سے بھي زیادہ گھٹادیتي جسقدر کہ وہ آج کل ہی اکثر ہم ایسي تجویزیں سنتے ہیں کہ پادریوں کے تمام مواجب جو برابر نہیں ہیں اُنکو برابر کرنا بلکہ کم کرنا قرین مصلحت ہی اگرچہ ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بیس ہزار پونڈ ایک ارک بشپ کو ایسے کام کے لیئے سالانہ دینا جو ایک گرجے کے آباد علاقہ کے پادري کے کام سے جو سو پونڈ سالانہ پاتا ہی مقدار میں کم ہي روپیہ کا مفت ضایع کرنا ہے لیکن مقصود اپنا اگر یہہ بات ہو کہ ایک ایسا پادري نہایت سستے داموں ہاتہہ آوے جسکي تعلیم و تربیت میں بہت سا روپیہ صرف ہوا ہو تو وہ مقصود بڑے بڑے مواجب کے گھٹانے سے حاصل نہوگا بلکہ بڑھانے سے ہاتہہ آویگا اگر انگلستان کے بشپوں کے علاقونکي آمدني اکھٹي کیجاوے تو ایک لاکھہ پچاس ہزار پونڈ سالانہ سے کچھہ کم ہوتي ہی اور اُس رقم کو اگر دس ہزار پادریوں پرتقسیم کیا جاوے تو ہر پادریکا مواجب پندرہ پونڈ کے قدر بڑہ جاویگا کوئي آدمي یہہ یقین کرسکتا ہی کہ اُس تبدیل سے پادریوں کي دنیوي خواہشیں نہیں گھٹینگي کوئي چیز اتني گراں نہیں بکتي جتني کہ وہ شی جسکو نہایت عمدہ سوچي ہوئي لاٹري کي ترتیب سے بیچا جاتا ہی اگر ہم یہہ چاہیں کہ تنخواہیں گراں قیمت کو فروخت ہوں یعني بڑي کارگذاري اور بڑي لیاقت جہانتک کہ ممکن الوقوع ہی ہمکو تھوڑي تنخواہ میں حاصل ہو تو عمدہ ذریعہ اُسکا یہہ ہي کہ بیش قرار مواجبونکي تقرر سے لوگوں کے شوق کو بھڑکاویں اور ایک یا دو شخصوں کو تقرر واجب سے بہت زیادہ عنایت فرماویں تاکہ ہزاروں شخص اپني اپني خدمتونکو ہمارے ہاتہہ آدھي قیمت پر فروخت کریں *

یہہ سنا ہی کہ ایکمرتبہ روم میں یہہ بات تجویز ہوئي کہ بڑے گنبذ کي تعمیر کا نہایت سہل طریقہ یہہ ہی کہ ایک قالب مٹي کا اُس گنبذ مطلوب کي صورت کا درست کیا جاوے اور اُسپر تعمیر شروع کیجاوے مگر گنبذ میں سے مٹي کے نکالنے کا خرچ بہت بڑا معلوم ہوا تو اُسي قاعدہ پر جو ہمنے بیان کیا یہہ بات تجویز ہوئي کہ اُس مٹي میں قالب بناتے وقت ادھر اودھر روپیہ پیسے اشرفي بقدر اُس مالیت کے جو اُن مزدوروں

کي نصف اجرت کے واسطے کافي وافي ھو جو مزدوري لیکر اُسکو نکالانے ملائے جاویں اور بعد اُسکے لوگونکو بلا اداے اجرت اُسکے اُتھا لیجانیکي اجازت دیجاوے چنانچہ تجویز مذکور سے گمان کیا گیا تھا کہ بہت سے لوگ اُس متي کے نکالنے کے لیئے جمع ھونگے اگرچہ حقیقت میں محنت اُنکي آدھي اجرت پر حاصل ھوگي *

ھم راے اپني ظاھر کرچکے ھیں کہ وکالت کے پیشہ میں گرجے کي نسبت آمدني زیادہ ھی اور اس تفاوت کا سبب ھم یہہ قایم کرتے ھیں کہ وکالت میں گرجے کي نسبت لاٹري کي خاصیت کم ھے اور پہلے بھي ھم بیان کرچکے ھیں کہ خرچ اُسمیں زیادہ اور فواید عظیم اُسمیں تھورے ھوتے ھیں اور جس پیشہ میں فواید عظیم نہایت تھورے ھوتے ھیں اور لاٹري اُس میں یکقلم جاتي رھتي ھے تو خرچ اُسکا نہایت بڑا ھو جاتا ھی اُس پیشہ میں آمدني بہت اچھي ھوتي ھے جیسے مدرسي کا پیشہ ھے غالباً چندسرمایہ ایسے ھونگے جنکے کل مجموع سے ایسے محقق اور بڑے منافع کي رقم ملتي ھوگي *

تجارت کے بعض بعض معاملہ ایسے ھیں کہ وہ لاٹري کي خاصیت رکھتے ھیں چنانچہ تجارت کي کمپنیوں کے وہ حصے اسي قسم کے تھے جنسے تجارت میں حماقت کا بازار سنہ ۱۷۲۰ اور سنہ ۱۷۲۵ع میں گرم ھوا منجملہ ان ھزاروں آدمیوں کے جو ملک پیرو اور چلي اور رایوپلاٹا اور کولمبیا اور میکسیکوکي کمپنیوں کے حصے خریدنے پر جھک پڑے کتنے آدمي ایسے تھے کہ اُنھوں نے تحقیق اور تفتیش تو در کنار تحقیق کا ارادہ بلکہ خیال بھي کیا ھو کہ جس کمپني کے ھم لوگ شریک ھوتے ھیں اُسکي کامیابي بھي غالب ھی یا نہیں ھاں جو کچھہ وہ علم رکھتے تھے وہ صرف اسقدر تھا کہ ریل‌ڈیل‌مونٹ کي کمپني کے حصے جو ستر ستر پونڈ کو خریدےگئي وہ اب بارہ بارہ سو پونڈوں کو فروخت ھوتے ھیں تو اُنھوں نے اور کمپنیوں کے کئي کئي حصے اسي نظر سے خرید لیئے کہ اگر کامیابي ھوئي تو اُن کو ھزار فیصدیکا منافع حاصل ھونا ممکن ھی اور اگر ناکامیابي ھوئي تو صرف سو دو سو پونڈ کا نقصان ھوگا *

مگر عموماً یہہ کہا جاتا ھی کہ تجارت کے ایسے معاملے جنمیں بہت جلد بڑے فائدے حاصل ھوتے ھیں لاٹري کي خاصیت رکھنے کي نسبت زیادہ تر معمولي جوئے میں داخل گنے جاتے ھیں نقصان ممکن‌الوقوع اکثر

ممکن‌الوقوع آمدني کي برابر يا اُس سے زايد هوتا هے اور عموماً زيادتي کي مناسبت هم بيان کرچکے هيں که جو ناواجب اميديں يا ناواجب انديشے بڑي آمدني يا بڑے نقصان کے امکان سے پيدا هوتے هيں اب اُنکو ايسا سمجهنا چاهيئے که وه دونوں باهم تل رهے هيں اور آدم اسمتهه صاحب کے اس مسئله کے ظهور کا سامان کرتے هيں که لوگ اپني خوش نصيبي پر بيهوده گمان رکهتے هيں اگر آدم اسمتهه صاحب کي راے صحيح و درست هووے يعني هر شخص اپني تندرستي اور عزم درست ميں اسپر مائل هو که غلطي سے امکانوں اور اتفاقوں کا حساب اپنے حسب مدعا کرے تو يهه لازم هوگا که اُن تجارتوں ميں جنميں بڑي جوکهوں کے انديشه سے بڑے فائده کي توقع هوني هی لوگ اسقدر بحث و حرص کرنے لگتے هيں که اگر اُن ميں منافع بالکل معدوم نهيں هو جاتا تو اور معمولي معاملوں کي نسبت بهت کم ره جاتا هے اور همکو بهي يهي يقين‌هے مثلاً کهان کا کهودنا اور سرکاري فنڈوں يعني نوٹوں کے خريد فروخت کرنے کا معامله کرنا سرمايه کے ايسے کام هيں جنميں بالکل بربادي کي جوکهوں کے ساتهه عظيم‌الشان کاميابي کي توقع هوتي هی پهلا معامله يعني کهان کهودنا مشهور هی که معمولي اوسط منافع سے کم هي اُسميں حاصل نهيں هوتا بلکه کل مجموعه منافع کا اتنا بهي نهيں هوتا که نقصان کے مجموعه کا کچهه بهي علاج کرسکے علم اور محنت اور سرمايه اور کاميابي کے اور تمام لوازم مقام کارنوال کے ايک ضلع ميں جو نهايت زرخيز معدني ضلع هی لگائے جاتے هيں اور پهر بهي يهه گمان کيا جاتا هی که اُس تانبے اور ٹين کي مجموعي قيمت جو هر سال وهاں سے نکلتا هی اُن مصارف کی برابر نهيں هوتي جو اُنکے نکالنے ميں صرف هوتے هيں مگر چند سرمايه والوں کو بهت سي دولت حاصل هوجاتي هی اور اُنکي دولتمندي اور کاميابي اوروںکے نقصان بلکه بربادیکا باعث هوني هی *

سرکاري فنڈونکي تجارت ميں اگر کچهه خرچ بهي نکرنا پڑے تب بهي حساب کي روسے ثابت هی که کل مجموعه تجارت ميں کوئي فائده نهيں هوسکتا اسليئے که جو کچهه ايک ذريعه سے حاصل هوتا هی وه دوسرے ذريعه سے ضايع هوجاتا هی ليکن يهه تجارت بهت بڑے خرچ کے ساتهه جاري ساري هی هر سوپونڈ کے فنڈ کے انتقال پر دو شلنگ

چھہ پنیس کمیشن دیجاتي هی اور جو آدمي خرید و فروخت آٹھہ لاکھہ پونڈ کے فنڈوں کي سالانه کرتا هی اور یهه رقم اُن لوگوں کے نزدیک کچھہ بڑي نهیں جو رات دن ان فنڈوں کي تجارت کرتے هیں تو اُسکو هرسال ایک هزار پونڈ سالانه کمیشن کے تخمیناً دینے پڑتے هیں اور فرض کرو که وہ شخص اوسط کامیابي سے تجارت کرتا هی مگر یهه هزار پونڈ سالانه نقصان اُسکا ظاهر هی *

بهر حال اگر هم کچھہ بهي انسانوں کے اُس بهروسه کے ساتھہ منسوب کریں جو اُنکو اپني بر تر خوش نصیبي پر حاصل هی تو بهت کچھہ اُس بهروسے سے نسبت کرتے هیں جو اُنکو اپني بهتر قابلیت پر هوتا هی اور یهه اعتماد ایسا هی که اگر عام هوتا تو اُس سے بهي ایسے هی اتفاقوں اور امکانوں کي حسب مدعا اپنے غلط شماري هوتي جیسے پهلے سے هوتي هی مگر بسبب ظاهر یهه اعتماد جو هرخاص کام میں نامعقول نهیں هوتا تو پهلے کي نسبت زیادہ قوي اور عام هی*

منجمله سرمایه کے اُن کاموں کے جنکي کامیابي محقق نهیں هوتي تیسرے اور آخر قسم کے وہ کام هیں جو لاٹري کے بالکل خلاف هیں یعني وہ که اُنمیں همیشه فائدا تهوڑا هوتا هی مگر قریب یقین کے هوتا هی اور نقصان بڑا هوتا هی مگر وقوع اُسکا بعید هوتا هی *

اگر همارا قیاس صحیح هو تو اس بڑے نقصان کے بعید امکان کو عموماً عظیم‌الشان سمجهنا ضرور هوتا هي اور جو سرمایه والا اُسکو گوارا کرتا هی تو یهه لازم هی که اُس منافع کے علاوہ جس سے وہ اپنے کاروبار کے بے جوکهوں هونے کي حالت میں راضي هوتا هے پهلے تو بدرجه اوسط اُسکو ایک ایسا زاید منافع ملنا چاهیئے جو اُسکي جوکهوں کي برابر هووے اور دوسرے ایک اور منافع جو اُسکے اندیشه اور تردد کا عوض هو یعني برائي کي اُس زیادتي کا عوض هو جو نقصان کي حالت میں کامیابي کي حالت کے فائدہ پر غلبه رکهتي هی اور تیسرے علاوہ اُس کے ایک اور منافع ملنا اُسکو واجب هی جو اُس بڑے اندیشه اور خوف کا عوض هو جو وہ اپنے نا کامیابي کي دور اندیشي سے کرتا هی *

اب واضح هو که اسي قسم میں وہ سب کام سرمایه کے داخل هیں جنکو بڑے نقصان والے کاموں سے تمیز کرنے کے لیئے عموماً بے جوکهوں کام

کہتے ہیں جو سوداگر یا کارخانہ دار اپنی ذات کو محفوظ رکھنا چاہے تو یہہ بات اُسکو لازم ہی کہ بڑے فائدہ کی توقع کسی ایک کام سے نکرے مگر سوشایہ کا کوئی بارآور کام بالکل بے جوکہوں نہیں ہوسکتا البتہ ممکن ہی کہ ایک سرمایہ والا کسی ایسے شخص کو جو کسی کام میں سرمایہ لگانا چاہے سرمایہ اپنا قرض دے اور بحسب قانون اُس سے ضمانت لیوے اور وہ ضمانت قرضہ سے اتنی زیادہ ہووے کہ وہ قرضہ بے جوکہوں سمجھا جاوے مگر یہہ بات ضرور ہی کہ اگر وہ سرمایہ کسی تجارت میں لگایا جاوے تو وہ بلاشبہہ جوکہوں میں رہیگا کیونکہ وہ قرض میں لگا رہیگا اور گماشتوں پر بہروسا کیا جاویگا اور ہر طرحکی احتیاط اور دور اندیشی عمل میں آنے کے بعد ممکن ہے کہ ایک بڑے بارآوری کے موسم یا مقدار حصول کے کسی غیر متوقع ذریعہ کے پیدا ہونے یا غیر ملکی اور ملکی انتظاموں میں دفعتا تبدیلی انی یا تجارت کے کاموں میں کہلبلی پڑنے سے نہایت عمدہ تدبیروں کے کاموںمیں بربادی پیش آوے کسی بیوپاری کو اسبات کا یقین نہیں ہوسکتا کہ دس برس گذرنے پر اُسکا دوالا نہ نکلیگا اگر ہمارا قول راست ہی تو اس نقصان عظیم کی جوکہوں کا معاوضہ جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے فائدے کی توقع نہو تو اُس نقصان کی مالیت سے کسیقدر زیادہ مالیت کا منافع ہونا ضرور ہی جسطرح کہ بڑے فائدہ کے امکان کو جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے نقصان کا خوف نہیں ہوتا اُس منفعت کی مالیت سے زیادہ مالیت پر خرید لیتے ہیں اور جو کہ بہ نسبت اُس معاوضہ کے جو بالکل بے جوکہوں والے کام میں بشرطیکہ کوئی ایسا کام ہووے ہوتا پچھلی قسم کے کاموں میں جسطرح سے تہوڑا معاوضہ ہوتا ہی اُسی طرح سے پہلے قسم کے کاموں میں زیادہ اوسط معاوضہ ہوتا ہے *

اجرتوں اور منافعوں کے اختلافوں کا بیان جو سرمایہ اور محنت کے ایک کام سے دوسرے کام میں منتقل کرنے کی مشکل سے واقع ہوتی ہیں

واضح ہو کہ اجرتوں کا برابر نہونا اور منافعوں کا اختلاف جسپر ابتک گفتگو کی گئی ایسے سببوں سے واقع ہوتا ہی جو خود اُن کاموں

کي ذاتين ميں هوتي هيں جن کي بحث هوچکي اور عموماً هم يهه بات کهتے هيں کہ وہ اختلاف اُس حالت ميں بهي موجود رهتی اگر ايک کام کو دوسرے کام سے جب جي چاهتا بدل ليتے مگر ايسے بڑے بڑے اختلاف موجود هيں جنکا جواب اُن صورتوں ميں سے کسي صورت سے نهيں هوسکتا جنکي روسے لوگ ايک کام کو دوسرے کام پر ترجيح ديتے هيں اور اسي واسطے وہ صرف اُن مشکلوں کي وجهہ سے جو محنتي اور سرمايہ والوں کو اُنکے کاموں کے بدلے ميں پيش آتي هيں جاري رهتي هيں *

جس مشکل سے ايک پيشہ سے دوسرے پيشہ ميں محنت منتقل کيجاتي هی ايک بڑے درجہ کي تربيت يافتہ حالت کے ليئے بڑي برائي هے اور وجود اُس مشکل کا تقسيم محنت کي مناسبت سے هوتا هی هرشخص ايک وحشي حالت ميں هر کام کے کرنے کي برابر لياقت رکهتا هی اور هر ايک کام کرليتا هی مگر تربيت کي ترقي ميں دوبانوں سے وہ ميدان روز بروز تنگ هوتا جاتا هی جسميں کوئي خاص شخص اپني اپکو منفعت کے ساتهہ مصروف کر سکتا هی اول يهہ کہ جن کاموں ميں وہ مصروف هوتا هی وہ دمبدم تهوڑے هوتے جاتے هيں چنانچہ آدم استهہ صاحب بيان کرتے هيں کہ گهنڈي‌دار سوئي کے کارخانہ ميں ايک آدمي تو تارکشي کرتا هی اور دوسرا اُسکو سيدها کرتا هی اور تيسرا اُسکو کاٹتا هی اور چوتها نوک نکالتا هی اور پانچواں اُسپر گهنڈي چڑهانے کے واسطے اُسکے سرے کو رگڑتا هے اور گهنڈي بنانے ميں دو يا تين کام جدے جدے کرنے کےبعد اُسکو سوئي پر قايم کرنا ايک علحدہ کام هی اور جلا دينا سوئي کا ايک اور کام هی اور بعد اُسکے اُنکو کاغذ ميں لگانا بهي بجاے خود خاص کام هے غرضکہ ايک سوئي کے بنانے ميں قريب اٹهارہ جدے جدے کاموں کے کرنے پڑتے هيں انتهی پس بڑے کارخانوں‌ميں جو آدمي ايک کام کرتا هی اور کاموں ميں وہ ناتجربہ کار هوتا هی *

دوسرے يهہ کہ جدے جدے کام کے کاريگروں کو اپنے اپنے خاص کام ميں تقسيم محنت کے باعث سے جو کمال حاصل هوتا هی وہ اسبات کا مانع هی کہ وہ دوسرا کام جسکو اُنهوں نے نهيں سيکها وہ اُنسے هوسکے اگرچہ وہ درجہ غايت کے هوشيار اور چابک دست هوويں جس کاريگر کي خاص محنت کي مانگ موقوف هوگئي هو وہ پرانے پرانے کارخانوں کو ايسے

کاریگروں سے معمور پاویگا کہ اُنہوں نے اوقات اپنی اُسکام میں اُسوقت سے صرف کی ھی کہ اُنکے اعضا اور طبیعت میں قوت آخذہ اچھی تھی *

ایورٹ صاحب سے جو اُن ھوشیار گواھوں میں سے ھیں جنکا اظہار اُس کمیٹی نے لیا جو کاریگروں اور کلوں کی تحقیقات کے لیئے مقرر ھوئی تھی یہہ سوال ھوا کہ کوئی واقعہ آپ ایسا بیان کرسکتے ھیں کہ جس سے یہہ بات ثابت ھو کہ عمدہ عمدہ کاریگروں کو بھی جبکہ اُنکو اُنکے روز مرہ کے کام سے علیحدہ کرکے گو اُسی پیشہ کے دوسرے کام میں مصروف کیا جاوے وہ نکمے ھو جاتے ھیں جواب دیا کہ ھاں میں بیان کرسکتا ھوں چنانچہ میں لینک شایر کے گھنتے اور گھڑی کے اوزار اور اُسکی حرکت کے آلات بنانے والوں کا حال نقل کرتا ھوں واضح ھو کہ یہہ لوگ بڑے کاریگر تصور کیئے جاتے ھیں اور وہ اُسی قسم کے آلات کام میں لاتے ھیں جو روئی کی کلوں کے بنانے والے کام میں لاتے ھیں مگر اُنہوں نے گھڑی گھنٹوں کے اوزار اور اُنکے حرکات کے آلات بنانے کے سوا اور کسی کام کی تربیت نہیں پائی پس جب کہ اُن لوگوں سے روئی کی کلیں بنانے کا کام لیا جاتا ھی تو یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ اُنکو دھات کے کاموں میں ابھی اسقدر سیکھنا چاھیئے کہ گویا اُنہوں نے ابتک کچھہ بھی نہیں سیکھا ھمنے اُنکو دیکھا کہ وہ روز مرہ کے معمولی کام مثل سوھن سے ریتنے اور خراد پر اوتارنے کے بھی بالکل نہیں جانتے *

گارنیئر صاحب اپنے دلچسپ حاشیوں میں جنکو آدم اسمتھہ صاحب کے ترجموں پر چسپاں کیا فرانس کے ادنی درجہ کے لوگوں کی آسایش کو انگلستان کے مفلسوں کی حالت سے مقابلہ کرتے ھیں اور جو فرق اُسمیں قایم کرتے ھیں اُسکا سبب یہہ بتاتے ھیں کہ انگلستان میں محنت کے دور پر وہ قیدیں قایم کی گئیں جو فرانس میں پائی نہیں جاتیں وہ بیان کرتے ھیں کہ ایسی گورنمنٹ میں جو محنت میں مداخلت نکرے یہہ امر ممکن نہیں کہ کوئی تندرست اور قوی آدمی بیکار رھے اگر اُسکی بری عادتوں سے محنت کرنا اُسکو ناگوار نہو محنتی آدمی کو جب یہہ اجازت ھوگی کہ وہ اپنی محنت کے واسطے اپنی مرضی کے موافق کوئی کام انتخاب کرے تو بلاشبہ ایک نہ ایک کام پاویگا اور جسقدر کہ ملک کی دولت زیادہ ھوگی اُسیقدر کام ملنا اُسکو یقینی ھوگا کام نہ ملنے کی فریاد ایک حیلہ اُن کاھل وجودوں کا ھی جو خیرات کے ٹکڑوں کو محنت کی اجرت پر

ترجیح دیتے هیں اگر وہ محنت کی تلاش کریں تو مثل اپنے همسروں کے پاویں اگرچه فرانس میں انگلستان کی نسبت آبادی ایک تہائی زیادہ اور محنتیوں کی پرورش کا ذخیرہ بہت کم هی مگر محنتی لوگ احتیاج بلکه بے آرامی سے پاک و صاف هیں انتہی *

اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں که انگریزوں کے قواعد و عادات میں بہت سی باتیں ایسی هیں جنسے انگلستان کے محنتیوں کی محنت پابزنجیر اور گمراہ هو جاتی هی اور ان هی سببوں سے انگلستان کے بہت سے محنتی اکثر مدت تک بیکار رهتے هیں اور یہه بهی یقین هی که فرانس ایسے بہت سے سببوں سے انگلستان کی نسبت آزاد هی وہ انحصار تجارت جو شہروں اور کاریگروں کے سندیافته گروهوں کو حاصل تها اور ظالمانه قانون اور محصول اُس انقلاب کی بدولت جو فرانس میں هوا یکقلم معدوم هوگئے مگر بااینہمه پهر بهی وهاں بہت سی ایسی باتیں باقی هیں که اس قسم کی خرابیاں اُنسے پیدا هوتی هیں بہت دن نہیں گذرے که پولس کے قانون سے قصابونکی تعداد شهر پیرس میں چار سو پر محدود کی گئی اور سب سے بڑے درجه کے کاموں میں سے نہایت عمدہ جو تعلیم کا کام هی سو اُسکو گورنمنٹ نے اپنی مرضی اور اختیار پر منحصر کر رکها هی اور سوداگریکے قانون ملک فرانس کے انگلستان کے قانونوں سے بهی زیادہ خراب هیں اور اس صورت میں اگر فرانسیسی محنتی بیکاری کی وجهه سے کبهی تکلیف نہیں اُٹهاتے تو وہ اس وجهه سے نہیں که اُنکو سرکاری مداخلت سے پوری پوری یا ایک بڑے درجه کی آزادی حاصل هی اگر مصروفیت اُنکی انگلستان کے محنتی لوگوں کی نسبت حقیقت میں زیادہ مستقل هووے تو همکو یقین کامل هی که یہه استقلال خاصکر اُنکے کارخانوں کی کمتر وسعت پر اور تقسیم محنت کی کمی پر مبنی هی اور تقسیم محنت کی کمی اُن کارخانوں کی وسعت کے کمتر هونے کے باعث سے هی ایک ثلث سے کم انگلستان کی اور دو ثلث سے زیادہ فرانس کی آبادی کاشتکاری میں مصروف هی مگر باوجود اس کے هم اسباب کے خیال کرنے پر مایل هیں که انگریزی محنتیونکی پرورش فرانسیسی محنتیوں کی نسبت بہتر هوتی هے مگر اُنکی پوشاک اور اور مصنوعی چیزوں میں جو وہ الگ الگ استعمال میں لاتے هیں کوئی مقابله نہیں انگلستان میں بڑا حصه موتی

چھوٹی چیزونکا فرانس کي نسبت سستا اور اچھا ملتا ھی اور کاشتکاري
اور کارخانوں کے محنتیوں کي اجرت ملک فرانس میں انگلستان کي
نسبت نصف اجرت کے قریب‌قریب ھے مستر سے صاحب اپني کتاب میں
لکھتے ھیں کہ ایک گنوار گٹھیا کي بیماري میں مبتلا تھا حسب اتفاق
اسنے مجھہ سے علاج اپنا پوچھا چنانچہ میںنے کہا کہ ایک فلالین کي
کمري اور کپڑوں کے نیچي پھني چاھیئے مگر وہ یہہ نسمجھا کہ فلالین
کیا چیز ھی تو میںنے اُس سے دو بارہ کہا کہ اپنے قمیص کے نیچے ایک
کپڑے کي کمري پھنو مگر استر اُسکا اوپر رھی اُسنے جواب دیا کہ مجھنو
اتنا مقدور کہاں کہ قمیص کے نیچے کوئي کپڑا پھنوں جبکہ اوپر پھنے کا
بھي کبھي مقدور نہیں ھوا باوجودیکہ یہہ شخص اپنے ھمسایوں
میں کچھہ بري حالت میں نتھا انتہی *

فرانسیسي محنتي انگریزي محنتي کي نسبت زیادہ کاموں میں
مصروف رھنے سے زیادہ پیشے موجود رکھتا ھی جنمیں وہ مصروف ھوسکے
اسي وجھہ سے ھر کام میں اسکي محنت کم بارآور ھوتي ھی اور ظن
غالب یہہ ھی کہ روسي محنتي فرانسیسي محنتي کي نسبت بہت کم
بیکار رھتا ھی اور تاتاري محنتي اُن دونوں کي نسبت بہت زیادہ کم
معطل بیٹھتا ھی مگر بہت کم اصول ایسے ھیں جو اس اصول سے زیادہ
صاف قایم ھیں اور سب باتون کے یکساں رھنے میں محنت کي بارآوري
تقسیم محنت کي مناسبت سے ھوتي ھے اور تقسیم محنت کي مناسبت
سے کبھي کبھي بیکاري کي تکلیف اُٹھاني ضرور ھوتي ھی ایک وحشي
آدمي کا حال اُسیکے ھتیاروں پر قیاس ھو سکتا ھی یعني اُسکے سونٹے اور
اُسکي کھاري سے کہ بھدي اور ناکارہ ھوتي ھی مگر وہ بجاے خود اپني
ذات میں کامل ھوتي ھی اور ایک تربیت یافتہ کاریگر پہیہ یا بیلن
کي مانند ھوتا ھی یعني جبکہ وہ ھزار پرزوں کے ساتھہ کسي پیچیدہ کل
میں لگایا جاتا ھی تو ایسے کاموں میں مدد دیتا ھی کہ آدمي کي عقل
اور طاقت سے خارج ھیں مگر تنہا لیا جاوے تو محض بیکار اور نکما ھے *

ایک کام سے دوسرے کام میں مادي سرمایہ کے منتقل کرنے کي مشکل
اُس درجہ پر موقوف ھی جس درجہ پر اُسکي صورت مصنوعي چیزوں
میں بدلبگئي ھو اور بعد اُسکے اُس تبدیلي پر موقوف ھرتي ھی جو

اُسکے اجزاء کے مرتب کرنے میں کیجاوے ناطیار مصالحے ایک ایسے کام میں لگنے کے بجاے جسکے لیئے وہ تجویز کیئے گئے ہوں دوسرے کام میں تھوڑي سي دشواري سے عموماً کام آسکتے ہیں مثلاً جو پتھر کسي پل کي تعمیر کے واسطے اکھتے کیئے گئے ہوں وہ ایک مکان کي تعمیر میں بآساني کام آسکتے ہیں لیکن اگر پل یا مکان میں وہ لگادیئے گئے ہوں تو دوسرے کام میں لگانے کے لیئے اُنکے نکالنے کا خرچ اُن کي مالیت سے زیادہ ہوگا وہ قیمتي آلات جو مستقل سرمایہ کے رکن اعظم ہوتے ہیں علاوہ اُس مطلب کے جسکے واسطے وہ بناے گئے کسي مطلب کے نہیں ہوتے یہاں تک کہ اُن کي لاگت کا اوسط منافع بھي اُن سے وصول ہونا موقوف ہو جاتا ہے تو اسپر بھي اُسي کام میں مدت تک اسلیئے لائے جاتے ہیں کہ اگر اُنکو دوسرے کام میں لاویں تو اور بھي زیادہ نقصان اُٹھانا پڑے مثلاً ایک ایسي دخاني کل کا بیس ہزار پونڈ کے صرف سے بنانا خسارہ کا کام ہے جس سے صرف سو پونڈ سالانہ منافع حاصل ہو مگر اس میں اور بھي زیادہ نقصان ہے کہ اُسکو پرانے لوھے میں پانسو پونڈ کو فروخت کر ڈالیں *

واضح ہو کہ عقلي یعني غیر مادي سرمایوں اور بیجان یعني مادي سرمایوں میں لحاظ مذکورہ بالا کي حیثیت سے بڑي مشابہت ہے چنانچہ دیانت اور محنت اور راے اور علم اصول اور اور عادتیں اور تعلیم جو اخلاق اور ادراک سے متعلق ہے ہم ان سب کے مجموعہ کو عمدہ تربیت کے نام سے پکارتے ہیں یہہ ایک طرح کے عقلي ناطیار مصالحہ ہیں جنکو اپني مرضي کے موافق ایک تجویز کیئے ہوئے کام سے پھیر کر دوسرے کام میں لگاسکتے ہیں ایک معین پیشہ کے خاص علم اور خاص عادتیں ایک دخاني کل یا پن چکي کي مانند اپنے خاص کاموں کے سوا اور کاموںمیں بہت کم قدروقیمت رکھتے ہیں مگر عموماً یہہ بات ہے کہ سرمایہ کي دونوں قسموں میں سے عقلي سرمایہ زیادہ انتقال کے قابل ہی اور جسقدر کہ وہ زیادہ خالص عقلي سرمایہ ہوگا اُسیقدر زیادہ انتقال کے قابل ہوگا جولاہي کي چابکدستي اور علم اُسکا کسي دوسرے پیشہ میں اُسکے لیئے بہت کم سودمند ہوگا لیکن اگر کوئي طبیب یا وکیل کسي وجہہ سے اپنے پیشہ کے جاري رکھنے سے بازآے تو وہ واقفیت اور عقلي عادتیں جو اُسنے اپنے پہلي پیشہ میں حاصل کي تھیں دوسرے پیشہ میں بہت کام آوینگي جسماني

محنت کے سبب سے خصوصا جبکہ محنتي چند معین حرکتیں کرتا رهی یعني اُسکے بعض اعصاب بہت سي محنت میں رهیں اور باقي بہت کم محنت اُتھاویں ترکیب عنصري اکثر بیڈھنگي اور کمزور هو جاتي هی چنانچہ شاصاحب ایک جراح کامل نے جو اُکھڑے عضوونکو ٹھیک ٹھاک کرنے میں بہت مشہور تھے همسے یہہ بیان کیا کہ هر آدمي کے جسم کے بیڈھنگے پن کو دیکھہ کر میں اُسکے پیشہ کو بتا سکتا هوں مگر عقلي محنت باستثناء اُن چند صورتون کے جو کثرت فکر و غور سے دماغ میں خلل پیدا کرتي هیں اُسکي قوتوں کو ضعیف نہیں کرتي مگر احتمال هی کہ کبھي کبھي اُسکو خراب کرے یعني بعض اوقات ایک یا دو قوتوں کو اور قوتوں پر نا واجبي غلبہ دیوے مگر اتنا غلبہ شاذو نادر هوتا هی کہ انسان کي آیندہ کوششوں کي بارآوري کو گھٹاوے اور یہہ بات عموماً پائي جاویگي کہ آدمي جسقدر عقلي کامزیادہ کرے اُسیقدر وہ اور زیادہ اور بہتر کرنے کے لایق هوگا *

ایک ملک سے دوسرے ملک میں محنت و سرمایہ کے انتقال کي دشواري کا بیان

جو موانع محنت اور سرمایہکے ایک کام سے دوسري کام میں منتقل هونے میں مزاحمت کرتے هیں وہ مختلف ملکوں بلکہ ایک هي همسایہ اور ایک هي ملک میں اُسوقت زیادہ هوجاتے هیں جبکہ صرف کام کا هي بدلنا نہیں بلکہ مقام کا بھي بدلنا پڑتا هی آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے هیں کہ جن دنوں میں کتاب اپني لکھتا تھا خود لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب میں عام قیمت محنت کي ایک شلنگ اور چھہ پنس روزانہ تھي اور پولنڈ اور اسکاٹلینڈ میں معمولي قیمت صرف آٹھہ پنس تھي اور یہہ بھي لکھتے هیں کہ قیمتوں کا یہہ تفاوت ایک شخص کی ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں اوٹھہ جانے کے خرچ کے لیئے همیشہ کافي معلوم نہیں هوتا اور یہي تفاوت نہایت بھاري جنسوں کے ایک محلہ سے دوسرے محلہ کو بلکہ ایک بادشاهت کے ایک سرے سے بلکہ دنیا کے

ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کثرت سے منتقل ہونے کا باعث ہوتا ہی کہ وہ تفاوت پھر باقي نہیں رہتا یعني جنسوں کي قیمتیں ہرجگہہ قریب برابر کے ہوجاتي ہیں انسان کي طبیعت کے اوچھے‌پن اور اُسکي غیر مستقل ہونے کے لحاظ سے جسکا ہم ذکر کرچکے ہیں اور تجربہ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ منجملہ اقسام بار برداري کے انسان ایسي قسم ہی کہ انتقال اُسکا نہایت دشوار ہی *

جب کہ مختلف ملکوں کي محنت کي اجرت کا مقابلہ کیا جاتا ہی تو ہم ہمیشہ اندازہ اُسکا نقدي پر کرتے ہیں اور اسطرح اندازہ کرنے میں دو وجہہ سے ہم مجبور ہیں ایک یہہ کہ قیمتي دھاتیں ہي ایسي عمدہ جنسیں ہیں جو ساري دنیا میں پھیلي ہوئي ہیں اور دوسرے یہہ کہ صرف یہي جنسیں ایسي ہیں جنکي قیمت ہرجگہہ برابر یا قریب برابر کے رہتي ہی بحسب مقابلہ اُن سببوں کي تعداد کے جو جزیرہ جاوہ یا انگلستان میں روزانہ محنت کے اعتبار سے حاصل ہوویں بہت کم واقفیت حاصل ہوگي اور اس سے بھي کم آگاہي اُس حالت میں ہوتي ہی جبکہ † پلکو کے اُس مقدار کا جو کوئي مکسیکو کا رہنے والا حاصل کرے وسکي شراب کي اُس مقدار سے جسکو ایر لینڈ کا باشندہ پیدا کرے مقابلہ کیا جاوے لیکن اگرچہ نقدي کي اجرت سے تمام دنیا کي بازار میں قوموں کي محنت کي مالیت کا اندازہ بہت صحیح اور درست ہوتا ہی مگر اُس اجرت سے اُس عیش و ارام کي مقدار کا بہت ناقص امتحان ہوسکتا ہی جو مختلف ملکوں کے محنتیوں کو حاصل ہوتا ہی اور آدمي اس تفاوت کے سبب سے اپني سکونت کے مقام کو تبدیل کرتا ہی زر نقد کي اجرت کے تفاوت سے نہیں کرتا اور ان تفاوتوں کو ہم مختلف ملکوں کي نقد اجرت کا اُن جنسوں کے ساتھہ مبادلہ کرنے سے جو محنتیوں کي استعمال میں آتي ہیں قریب تحقیق کے دریافت کرسکتے ہیں شمالي امریکا میں نقد اجرت بقدر ایک ثلث کے انگلستان کي نسبت زیادہ ھے مگر جو کہ مصنوعي چیزوں کي قیمت وہاں بڑھي ہوئي ہی تو اس سے کسیقدر کمي اجرت کا معارضہ انگلستان والوں کو ہوجاتا ہی مگر جو کہ انگلستان کي نسبت وہاں خوراک بہت ارزاں ہی جو ہر جگہہ محنتي

† پلکو ایک پینے کي چیز مثل تاڑي کے میکسیکو میں ہوتي ھے

کے خرچ کا بڑا حصہ ہوتي ہی اسلیئے امریکا والے محنتیوں کو جو تفوق انگریزي محنتیوں پر حاصل ہی وہ اُس سے زیادہ ہی جو اجرت کے تفاوت سے معلوم ہوتا ہی کرافورڈ صاحب کي تحریر سے جو اُنہوں نے اپنے رسالت کے حال میں جب وہ انگلستان سے شاہ ہند کے پاس بھیجے گئے تھے لکھي ہی دریافت ہوا کہ ملک بنگالہ میں روز مرہ کا مزدور تمام سال میں ہزار دشواري سے تین پونڈ پیدا کرتا ہی مگر باوصف اس قلت اجرت کے بہت سي مصنوعي چیزیں انگلستان کي نسبت وہاں بہت گران بکتي ہیں البتہ خوراک زیادہ ارزاں ہی اگر وہ اُسي مول پر بکتي جس سستي سے سستي قیمت پر انگلستان میں بکتي ہی تو وہاں ایک کنبہ کي پرورش ایک شلنگ سے ہفتہ بھر نہوسکتي اور یہہ بات واضح ہی کہ ہر ملک میں محنت کي اوسط اجرت ایک اوسط خاندان کي پرورش کے لیئے کافي وافي ہوني ضرور ہی اور بمناسبت اراضي اور محنت مطلوبہ کي مقدار کے شاید چاول کي جنس ایسي ہی جو زمین سے بافراط تمام پیدا ہوني ہی اسلیئے بنگالي محنتي کي خوراک چاول ہیں اور جب یہہ فرض کیا جاوے کہ اُسکي تمام اجرت خوراک میں صرف ہوتي ہی تو دس من کے قریب قریب چاول اُس سے حاصل ہونگے مگر وہي مقدار چاول کي انگلستان میں دس پونڈ یعني سو روپیہ کو خرید ہوسکے گي حاصل یہہ کہ اگر زر نقد کي روسے اندازہ کیا جاوے تو انگلستان کي اجرت جو تیس پونڈ سالانہ ہی بنگالہ کي اجرت سے دہ چند زیادہ ہی اور اگر مصنوعي چیزوں کے اعتبار سے حساب کیا جاوے تو دہ چند سے زیادہ ہی اور چاولوں میں سہ چند کے قریب قریب زیادہ ہی *

دو ملکوں کے منافع کي شرح کے مقابلہ میں یہہ دشواري نہیں ہوتي کیونکہ پیشگي لگے ہوئے سرمایہ اور اُسکے معاوضہ کا اندازہ زر نقد میں ہوجانے کے بعد ہر دو ملکوں سے منافع کي شرح کا اصل تفاوت علانیہ معلوم ہوجاتا ہے *

واضح ہو کہ آب و ہوا کا اختلاف اور مقاموں کا فاصلہ اور زبانوں کا اختلاف محنت کے پھیلنے کي بڑے موانع ہیں چنانچہ منجملہ اُنکے پہلا مانع اتنا قوي اور اتنا بڑا ہے کہ محنتي کا نقل مکان ایسي آب وہوا میں

جو مزاج کے موافق نہو رضا و رغبت سے بہت کم ہوتا ہی باقي زبانوں کا اختلاف بھي بہت مقاموںکے بڑے فاصلہ کي نسبت زیادہ بڑا مانع ہی مثلاً انگریزي دستکار کو ملک فرانس میں جو اجرت پیشگي حاصل ہوتي ہی وہ اُسکي نسبت زیادہ ہی جو اُسکو امریکا میں جانے سے ملسکتي ہے مگر ایک شخص اگر فرانس کو جاوے تو دس † امریکا کو جاتے ہیں عادتوں اور گورنمنٹوں اور مذہبونکے اختلاف بجز اُن صورتوں کے کہ نا اتفاقي اور نزاع کے باعث سے عداوتیں قایم ہوجاویں جس سے نقل مکان کرنا خطرناک ہوجاوے بڑے قوي مانع نہیں عادات اور مذہب کے اعتبار سے دو چار ہي ملک ایسے مختلف ہونگے جیسے کہ انگلستان اور ایرلینڈ مختلف ہیں یا گورنمنٹ کي حیثیت سے ایرلینڈ اور‡ یونائیٹڈسٹیٹز کي نسبت زیادہ اختلاف ہی مگر باوجود اسکے ہم جانتے ہیں کہ نقل مکان ایرلینڈ سے اُن دونوں ملکونمیں بہت ہوتے ہیں مگر عموماً § طبعي اور اخلاقي موانع تنہا محنتي یا محنتیوں کے گروہوں کي نقل مکان کے واسطے جب تک کہ اُنکي پرورش اور کام کے واسطے بہت سے سرمایہ کا سہارا نہووے ایسے ہوتے ہیں کہ بجز چند خاص حالتوں کے وہ نقل مکان بہت کم کرتے ہیں مثلاً ایرلینڈ اور انگلستان یا ایرلینڈ اور امریکہ والوں کے نقل مکان کرنے کي حالتوں میں کیونکہ وہاں ترغیب بڑي ہی اور طبعي مانع صرف ایک راستہ ہی جو ایک صورت میں چند ہفتوں میں طے ہوتا ہے اور ایک صورت میں چند گھنٹے لگتے ہیں باقي زبان یکساں ہی *

مگر سرمایہ والوں اور محنتیوں کا برضا و رغبت شریک ہوکر نقل مکان کرنا اور سرمایہ والوں کے یہہ ارادے کہ محنتیوں سے جبراً نقل مکان کراویں اُن بڑے سببوں میں سے ہیں جو انسانوں کي حالت کو ترقي دینے والے اور روک نے والے ہیں پہلي قسم میں وہ مخالفانہ نقل مکان داخل ہیں جنمیں ایک قوم کي قوم نے تحصیل معاش کے واسطے زیادہ

† وجہہ اِسکي ظاہر ہی کہ فرانس میں انگریزي زبان نہیں بولي جاتي اور امریکہ میں انگریزي بولي بولتے ہیں جو بعد انگلستان کے انگریزي کا خاص مقام ہے

‡ یعني اضلاع متفقہ یہہ وہ چند ضلع امریکہ کے ہیں جنہوں نے متفق ہوکر سلطنت جمہوري قایم کي ہی

§ طبعي موانعوں سے مثل پہاڑ اور دریا اور جنگل اور سمندر وغیرہ کے مراد ہیں

آب و ھوا اور اراضي حاصل کرنے کي توقع سے اپنے پاس پڑوس کے ملکونکا ارادہ کیا چنانچہ مصر کي یورش سے لیکر جو چرواھی بادشاھوں سے ظہور میں آئي یونان کي یورش تک جو ترکوں نے کي دنیا کے مشرقي نصف کرہ کے باشندے ایسے ھي نقل مکانوں کے سبب سے ھمیشہ انقلاب اور آفتوں میں مبتلا رھے بہت سے ملک اور اُن میں انگلستان بھي اسقدر پے درپے قبضہ کرنے والوں کے قبضہ میں آئي کہ آباد ھونے والوں کا کچھہ پتہ نہیں لگتا اور بعضی ملکوں میں اصلي باشندوں کا پتہ اُنکے خراب و خستہ باقي ماندوں سے جیسیکہ یونان کے ضلع لیکونیا میں ھیلاٹ اور مصر میں فلاح اور ھندوستان میں بھیل ھیں لگتا ھی مگر آج کل یورپ اِن حملوں سے ترساں نہیں اسلیئے کہ کوئي تربیت یافتہ قوم اب ایسي حرکت نہیں کرتي اور لڑائي کے فن کي اس حالت میں جو اب موجود ھی وہ حملے کسي قوم پر کامیاب بھي نہیں ھوسکتے لیکن جب تک کہ فن سپہگري کو ترقي سے اور لڑائي کي عمدہ کلوں کا استعمال بہت وسیع ھونے سے علم اور دولت کو وہ فخر و عظمت حاصل نہیں ھوئي تھے جو اب حاصل ھی تب تک دولت و علم قوت و توانائي ھونے کے بجاے کمزور اور ناتواني کے باعث تھے چنانچہ نہایت کم تربیت یافتہ لوگوں کو ھر حالت میں غلبہ اور فائدہ رھتا تھا مثلاً سسرو صاحب تسلیم کرتے ھیں کہ گال والے یعنی فرانسیسي سپہ گري اور بہادري میں رومیوں پر غالب تھے اور جس وقت تک کہ گال والے پہلے کي نسبت کسیقدر تربیت یافتہ نہیں ھوئے تھے اُنکي سپاھیانہ شہرت بطور گذشتہ واقعات کے مذکور نہیں ھوتي تھي اور اسیطرح امن آماں کي چند صدیوں کے گذرنے پر † برٹنز سیکسنز کا آساني سے شکار ھوگئي اور سیکسنز پر ڈینز غالب ھوگئي ایسي صورتوں میں انسانوں کي مستقل ترقي سے ایک مایوسي سي معلوم ھوتي تھي اگر باروت کا استعمال عین اُسوقت میں رواج نپاتا جبکہ نصف وحشیوں کي سپہگري کي خوبیاں زوال پذیر ھونے لگیں تو غالب معلوم ھوتا ھی کہ وحشیوں کي کسي اور یورش سے ایک اور ‡ متوسط زمانہ ظہور میں آتا

---

† برٹنز یعني قدیم انگریز اور سیکسنز یعني جرمني کے شمالي حصہ کے قدیم باشندے اور ڈینز یعني قدیم ڈنمارک والے

‡ واضح ھو کہ تاریخ تین زمانوں پر منقسم ھی ایک قدیم دوسرا متوسط تیسرا حال کا زمانہ تاریخ داں اسبات کو بخوبي جانتے ھیں زیادہ تشریح کي حاجت نہیں *

جس میں یورپ کا وہ سب مال و دولت جو اُسنے بارھویں اور پندرھوین صدي میں پیدا کیا تھا یکقلم برباد جاتا *

اِن مختلفه حملوں کے مشابه لیکن حقیقت میں اِنسے بہت مختلف وہ چھوٹے چھوٹے نقل مکان ھیں جنکو ہم نوآباد بستیاں بسانے کے نام سے پکارتے ھیں اور حقیقت اُنکي یہہ ہی که تربیت یافته قوم کا ایک حصه اپنے علم و دولت اور مادي اور غیر مادي سرمایوں سمیت ایک ویران یا کم آباد زمین پر جاکر بستا ھی یہہ ایک مشہور اور نامبارک بات ھی که باوجود بڑي ترقي علم اصول گورنمنٹ کے نئي بستیاں بسانے کے صحیح اصول جوں جوں تربیت کي ترقي ھوتي جاتي ھے بہت کم سمجھے جاتے ھیں اور اگر کچھہ سمجھے بھي جاتے ھیں تو اُن پر عمل درآمد بہت کم ھوتا جاتا ھے جن نہایت ابتدا کي نوآباد بستیوں سے جنکو فنیشیا والوں اور یونان والوں نے آباد کیا ھم واقف ھیں معلوم ھوتا ھی که وہ بستیاں اُن کے بسنے والوں کے فائدہ کے واسطے قایم ھوئي تھیں چنانچه وہ لوگ اسبات کے مجاز تھے که وہ آپ اپنا حاکم مقرر کریں اور جس طرح چاھیں اپني محنت صرف کریں اور آپ اپنے کاموں کا اھتمام کریں اور اپني محافظت کا بھروسا اپنے ذمه پر رکھیں جن ملکوں سے وہ بستیاں گئي تھیں نئي بستیوں والے اُن ملکوں کے باشندوں کي اولاد تھے مگر آزاد اولاد تھي اور ترقي اُن کي بقدر اُنکي آزادي کے ھوئي فنیشیا والوں نے جو بستیاں افریقه اور شام میں اور یونانیوں نے اٹلي اور تھریس اور سسلي میں بسائیں معلوم ھوتا ھے که وہ بستیاں اُن ملکوں کي بہت جلد برابر ھوگئیں بلکه اُنسے سبقت لیگئیں جنمیں سے وہ نکلي تھیں یعني وہ تمام دولت اور قدرت اُنھوں نے حاصل کي جو اُنکے ضلع کي وسعت اور اُس زمانه کے علم اور مذھب سے حاصل ھوني ممکن تھي اور جو بستیاں که رومیوں نے آباد کیں وہ ھرگز نو آباد بستیوں کے نام کي مستحق نہیں بلکه عموماً وجود اُنکا اسطرح ھوتا تھا که ایسي مفتوحه قوموں کي اراضیات اور سرمایه اور اُنکي ذات جو تربیت یافتگي میں قریب قریب اپنے فتح کرنے والوں کے برابر ھوتي تھیں فوج والوں کو بطور صلا یا عام باشندوں کو بطور انعامات اُن خدمتوں کي دیجاتي تھي جو بیگانه ملکوں کي لڑائیوں یا اپنے ملک کي لڑائیوں یا مفسدونکي دفع کرنے میں وہ بجالاتے تھے یہہ سوال ھوسکتا ھی که رومیوں کي ان

بستیوں نے دنیا کي ترقي میں مدد کي یا اُسکي مانع هوئیں *

زمانه حال میں جو یورپ سے باهر جاکر بستیاں بسیں وہ کسیقدر خود بسنے والونکي منفعت کے واسطے تهیں اور خیال کیا گیا تها که کسیقدر اُس ملک کے فائدہ کے واسطے تهیں جس ملک سے وہ بهیجي گئي تهیں وہ ملک اُن بستیونکے سامانوں کے خرچ کے ایک حصه اور غیر ملکي حملوں سے اُنکي حفاظت کے کل مصارف کي مدد کرتا رها هی اور اپني تجارت کے بازار میں اُن بستیوں کو انحصار تجارت بخشاهي اور برخلاف اسکے اُن بستیوں سے عموماً یهه بات چاهي که وہ اپنے ضلع کي پیداوار کي تجارت کو اُسي کے ساتهه منحصر رکهیں یعني جو جنسیں که اُن بستیوں کو درکار هوں وہ صرف اُسي ملک کي پیداواروں سے حاصل کریں اور اپنے ضلع کي پیداواروں کو صرف اُسي ملک میں بهیجیں اور اُس ملک سے اُن بستیوں کے انتظام کے واسطے بڑے بڑے عهدہدار مقرر هوتے رهے هیں اور اور انتظام میں اُسکي طرف سے مداخلت هوتي رهي هی اور صرف اسبات کا امتناع اپنے بستي والوں کے لیئے نهیں کیا که جو چیزیں اُنکے اصلي ملک میں پیدا هوتي هیں وہ کسي بیگانه ملک سے خرید نکریں بلکه اسبات کا بهي امتناع کیا که وہ اُن چیزوں کو آپ بهي پیدا نکریں اور بستیوں کو جیلخانه کے قیدیوں سے آباد کیا اور تمام ناکارہ آدمي اُنمیں حکومت کرنے کے واسطے امیر اور ارکان دولت مقرر کیئے چنانچه دربار سپین نے حکم دیا که جسقدر انگور کے باغیچه میکسیکو میں موجود هیں وہ یکقلم بیخ و بنیاد سے کهود ڈالے جاویں اور پارلیمنٹ انگریزي نے جزیرہ جمیکا میں غلامونکي تجارت کي ممانعت کي اور شمالي امریکا کي بستیوں میں لوهے اور اُون اور ٹوپیوں کے کارخانه مقرر هونے کي اجازت ندي اور اب بهي † ویسٹ انڈیا والوں کو اپني شکر صاف کرنیکا امتناع کرتي هی اور اُن ملکوں نے جنهوں نے بستیاں باهر بهیجیں هیں همیشه اُن بستي والوں کو اپني تمام لڑائیوں میں گهسیٹا هی اور اس وجهه سے که اُن بستیوں کي حالت بخوبي محفوظ نه تهي اپني نسبت اُنکي تجارت کو زیادہ مضرت اور اُنکي جان و مال

---

† ویسٹ انڈیا اُن جزیروں کو کهتے هیں جو شمالي اور جنوبي امریکه کے درمیان واقع هیں اور ایسٹ انڈیا هندوستان کو کهتے هیں اسلیئے که یهه مشرق میں هی وہ مغرب میں هی

کو زیادہ خطرہ میں ڈالا ھی اور جبکہ بستي والوں کي قوت اتني بڑھي که یہہ ظلم اور زیادتیاں اُنکو ناگوار معلوم ہوئیں تو اُن کے اصلي ملکوں کو تب بھي یہہ نیک سمجھہ نه آئي که اُنسے امن و امان کے ساتھہ دست کش ھوجاتے اور اگر دست کش ھونے کے سبب رفع بھي ھوسکتے تب بھي اُنکو دستبردار ھونا بہتر تھا اور حقیقت یہہ ھی که وہ دستبرداري خواہ مناسب تھي خواہ نه تھي مگر ٹلنے والي نه تھي اخرکار واقع ھونا اُسکا لابدّي تھا انگلستان اور فرانس اور پورچگل اور سپین والوں نے اُس دولت کي نسبت جو اُن بستیوں کے آباد کرنے میں خرچ ھوئي تھي دہ چند زیادہ اس بیہودہ قصد میں ضایع کي که وہ بستیاں اُنکے مطیع و تابع رھیں *

اگرچه انتظام اُن بستیونکا برے طور سے ھوتا رھا ھی مگر اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں که اُنکو اُن بڑے ذریعوں میں شمار کرنا چاھیئے جنسے دنیا میں تربیت کا شیوع ھوا *

سرمایه والوں نے جو بلا تعلق ایک دوسرے کے محنتیوں کے ایسي نقل مکان کرنے میں علحدہ علحدہ کوششیں کیں جو برضا و رغبت ھونا ھی وہ تھوڑے تھوڑے لوگوں کے نقل مکان کرنے پر ھوئیں اور اُنکو اسلیئے کچھہ حاصل نہوا که محنتیوں سے جو دار و مدار ھو جاتي ھیں اُنسے اُنکے پورا کرانے اور اجرت کي ایسي شرح پر اُنسے سخت محنت لینے میں بڑي مشکل پیش آتي ھی جو بستي کي شرح مروج سے اسقدر کم ھووے که اُسکے سبب سے سرمایه والے کو خرچ اور جوکھونکا معاوضه وصول ھو جاوے سرولموت ھارٹن صاحب نے جوتدبیریں بڑے بڑے اور ایسے نقل مکان کرنے کي جنکو ایک قوم کي قوم اپنا کام ٹھہراوے سوچیں اُنپر اُسقدر توجہه نہیں کي گئي ھی جسقدر که اُن تدبیروں کے بڑے فائدوں اور اُنکے اندیشه کرنے والیکي سخت محنت اور خیرخواھي خلایق کے سبب سے اُنپر ھوني چاھیئے تھي اور استریلیا میں بستي آباد کرنیکي وہ تدبیر صائب جو اس تجویز پر مشتمل تھے که تمام اراضي کي پہلي قیمت محنتیوں کے وھاں لیجانے میں صرف کیجاوے تجربه کي کسوٹي پر اب تک آزمائي نہیں گئي *

بلا رضامندي محنتیوں کے بجبر و اکراہ سرمایه والوں کا نقل مکان کرانا بالکل برائي کا باعث ھوتا ھی یعني اُنھوں نے وہ نامعقول تجارت شروع

کي جسمیں آدمي جنس کي جگہہ قایم کیا گیا اور اُس تجارت کو بجاے خود جاري رکھا اور یہہ اسي قسم کي تجارت ہی کہ اُسنے کسیقدر اپنے صریح اثروں اور کسیقدر لڑائیوں اور عام خطرہ کے سبب سے جو بضرورت اُسکے ساتھہ ہوتے ہیں ملک یورپ کي تربیت کو پہلے پہلے اسقدر روکا کہ اور کسي سبب نے ایسا نہیں روکا اور تمام افریقہ اور ایشیا کے بڑے حصہ کو اُس وحشت کي حالت میں جس سے نکلنے کي ہر گز توقع نہیں ہے اسي تجارت نے مبتلا رکھا ہی اور اسي تجارت نے امریکا کے نہایت زرخیز حصونکے باشندونکو اور تھوڑا عرصہ ہوا کہ اُسکے تمام جزیروں کے باشندوں کو بھي دو گروہوں یعني ظالم و مظلوم پر منقسم کر رکھا تھا *

واضح ہو کہ سرمایہ کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل کرنے میں بہت کم مشکل ہوتي ہی چنانچہ جب کسي اور ملکوں میں برابر کي شرح سے مبادلہ ہووے تو سرمایہ نقدي کي صورت میں بدوں کسي خرچ کے لیجانا ممکن ہی اور کبھي کبھي جو نقصان اس سبب سے عاید ہوتا ہی کہ اُس ملک کا مبادلہ جہاں سرمایہ کا لیجانا منظور ہی اس ملک کے حق میں اچھا نہیں تو معاوضہ اُسکا اُس اتفاقي فائدہ سے ہوجاتا ہی جو اُسوقت نصیب ہوتا ہی جب کہ مبادلہ اس ملک کے حق میں اچھا ہووے اسلیئے یہہ بات بے کہتکے کہي جاسکتي ہی کہ نقد سرمایہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو بلا خرچ منتقل ہوتا ہی مگر سرمایہ کے انتقال میں جو بڑي مشکل پیش آتي ہی وہ یہہ ہی کہ سرمایہ والے اسبات پر راضي نہیں ہوتے ہیں کہ وہ اہتمام اپنے سرمایہ کا اوروں کے بھروسے پر چھوڑیں یا سرمایہ کے ساتھہ جانے سے گورنمنت اور عادات اور آب وہوا اور زبان کا تبدل گوارا کریں مگر تربیت یافتہ لوگوں کے نزدیک اختلاف زبانوں کا بہت احتراز کے قابل نہیں اور علیٰ ہذالقیاس اختلاف گورنمنٹوں کا بھي اُن لوگوں کے نزدیک قدر و منزلت نہیں رکھتا جو چند روز کے لیئے سکونت کیا چاھتے ہیں بلکہ اس اختلاف کو اکثر فائدہ سمجھتے ہیں مثلاً سنہ ۱۸۱۵ ع کي لڑائي میں ایسے غیر ملک کے سرمایہ والوں سے شہر لندن معمور تھا جنکي نقل مکان کرنے سے بڑي غرض یہہ تھي کہ نپولین کے ظلم و ستم سے نجات پاویں ہاں عادتوں اور آب و ہوا کا اختلاف علی الخصوص اختلاف آب و ہوا کا زیادہ قدر و منزلت رکھتا

ہی مگر وہ بھی بڑے منافع کے بڑي ترغیب کو نہیں روک سکتا چنانچہ تربیت یافتہ دنیا میں کوئي بندرگاہ ایسا نہ نکلیگا جس میں گریٹ برتن کے تجارت پیشوں کا بڑا حصہ نہووے اور اسصورت میں تمام تربیت یافتہ دنیا میں منافع کي شرح کا اختلاف اجرت کي شرح کے اختلاف سے بہت کم ہی اور جو کہ روز روز زیادہ ہوتا ترقي تربیت کا اُن مختلف ملکوں کے فائدوں کي دمبدم برابر کرنے پر مائل ہے جو گورنمنٹ اور عادات اور آب و ہوا کي خوبي پر مبني ہیں تو منافعوں کے موجودہ اختلاف بھي غالباً کم ہوجاوینگے *

تمت تمام شد

تتمہ متعلقہ صفحہ ۳

خلاصہ قانون پرورش غربا جو طامس ٹاملنز صاحب کي قانوني ڈکشنري میں سے ترجمہ کیا گیا

انگلستان میں پہلي پہل جبري خیرات کا رواج بادشاہ ھنري ھشتم کے عہد دولت میں ھوا اور جس قانون کي روسے اس طرح خیرات ھونے کا قاعدہ مقرر ھوا اُسکا منشاء یہہ تھا کہ ناتوانوں یعني محتاجوں کي پرورش کیجاوے اور قوي اور تندرست غریبون کو ایسے کام ملیں جنسے اجرت حاصل ھو غرض کہ اصل محتاجوں اور مفلسوں کا تفارت ظاھر ھوجاوے چنانچہ محتاج سے ایسے لوگ مراد ھیں جو محنت کرنے کے قابل نہیں ھوتي یا اُنسے صرف اس قدر محنت ھوسکتي ھی جس سے وجہہ معاش کاني بہم نہیں پہونچ سکتي اور مفلس ایسے لوگوں کو کہتے ھیں کہ اُنکو معاش پیدا کرنے کے واسطے محنت کرني لابدي ھوتي ھی پھر جو کچھہ قانون غریبوں کي برورش کے واسطے جاري ھوئے ظاھرا اُنکي بنیاد ان ھي دو قسم کے غریبوں کي پرورش پر تھي سب سے پہلا قاعدہ جو اب تک منسوخ نہیں ھوا وہ ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلزبتھ کي دفعہ ۲ ھي اور وھي ایکٹ حقیقت میں اس موجودہ قانون کا ماخذ ھی اُس ایکٹ کي روسے ھر † پیرش میں غریبوں کي برورش کے مہتمم مقرر ھوتے تھے جنکا بڑا کام یہہ ھوتا تھا کہ پہلي قسم کے غریبوں کي پرورش کے واسطے کافي امدادیں جمع کریں اور دوسري قسم کے غریبوں کے واسطے کام کا انتظام کریں اور ایک منصف کو یہہ اختیار دیا جاتا تھا کہ اگر کوئي شخص مفلسوں میں سے اُسکام کو نکرے جسمیں اُسکو مصروف کیا جائے تو اُسکو تادیب خانہ میں بھیجی *

---

† جسطرح بستیان یعني شہر اور قصبی اور دیہات کي تقسیم ضلعوں اور پرگنوں پر باعتبار کلکٹري یا تحصیل کے ھوتي ھی اور خود آبادي کي تقسیم محلوں پر ھوتي ھی اسیطرح انگلستان میں آبادیوں کي تقسیم باعتبار گرجوں کے بھي علاوہ تقسیم معمولي کے ھوتي ھی یعني ایک ایک گرجے سے ایک ایک محلہ یا کئي کئي محلے یا بستي یا بستیاں متعلق ھوتي ھیں پس ایک گرجے سے جسقدر آبادي متعلق ھوتي ھی اُسکو پیرش کہتے ھیں *

بہت سے ایسے سببوں سے جنکا یہاں ذکر کرنا کچھہ ضرور نہیں انتظام کے اصول مذکور سے کنارہ کیا گیا اور مختلف قانون جاری ہوئے جنسے بہت سی خرابیاں پیدا ہوئیں جنکا دفع کرنا اس پچھلے قانون یعنی ایکٹ نمبر ۴ و ۵ کے دفعہ ۷۶ کا مقصود ہی جنمیں سے سب سے بڑی برائی یہہ معلوم ہوئی کہ توانا اور تندرست لوگوں کو اول قسم کے محتاجوں کیطرح امداد ملتی تھی جو کہ اس ترمیم شدہ حال کے قانون سے غربا کی پرورش میں بہت سا اختلاف واقع ہوگیا ہی اسلیئے ہم اس قانون کی چہاں بیں کرینگے اور اُن قانونوں کا حوالہ دینگے جو بالکل یا کسیقدر منسوخ نہیں ہوئی جس سے سمجھہ نے میں کچھہ دقت نہو اور وہ قانون یہہ ہی *

ایکٹ واسطے ترمیم اور تہذیب اُں قانونوں کے جو انگلستان اور ویلز کے غربا سے متعلق ہیں مجریہ اگست سنہ ۱۸۳۴ ع

اس قانون کی روسے کمشنروں کا مجمع غربا کی پرورش کے کارو بار کی احتیاط اور حفاظت کے راسطے تمام پیرشوں کے مرکز میں مقرر ہی اور اُنکے نایب بھی اسی قانون کے بموجب کار روائی کرنے کو مقرر ہیں اور ان کمشنروں کی موقوفی بحالی کا اختیار گورنمنٹ کو حاصل ہے اور یہہ کمشنر اپنے دستخطی حکمنامہ سے ہر شخص کو جسکا طلب کرنا پرورش غربا کے کسی کام کے انصرام کے لیئے مناسب ہو طلب کرسکتے ہیں اور ہر ایک معاملہ کی تحقیقات کرسکتی ہیں اور ہر ایک شخص کا جواب لے سکتے ہیں اور ہر قسم کا ثبوت تحریری اور تقریری بحلف لیکر اُسکے بیان پر مظہر کے العبد کراسکتی ہیں لیکن اپنے گردنواح کے باشندوں کو دس میل سے زاید فاصلہ سے طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

لیکن یہہ کمشنر پیرش یا یونین کی جائداد غیر منقولہ کی دستاریز کے سوا اور کسی اراضی کی دستاویز کو عدالت دیوانی کی طرح طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

اور ہمیشہ یہہ کمشنر اپنی کار روائی کی روئداد سال تمام میں ایک بار اگر اُن سے طلب کی جارے لکھہ کر گورنمنٹ کے کسی سکرٹر اعظم کے حضور میں پیش کیا کرتے ہیں اور پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے سے دو ہفتہ کے اندر اُنکو عام رپورٹ مرتب کرکے پارلیمنٹ کے دو نوں فریقوں کے حضور میں گذرانئے پڑتی ہی اور اُنکی کارروائی کی نسبت سکرٹر جو کچھہ استفسار اُن سے کرے وہ اُسکا جواب دیتے ہیں *

اسسٹنٹ کمشنروں کو چیف کمشنروں کی ہدایت اور تجویز کے بموجب کاربند ہونے کے لیئے مناسب مقاموں پر مقرر کیا جاتا ہی جنکی تعداد نو سے زیادہ نہیں ہوتی اِن دو نوں قسم کے عہدہ داروں یعنی چیف کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو پارلیمنٹ میں بیٹھنی کی اجازت نہیں ہوتی *

کمشنروں کو سکرٹری اور اسسٹنٹ سکرٹری اور محرر چپراسی اور اور عہدہ داروں کے نوکو رکھنے اور برخاست کرنے کا اختیار ہوتا ہی مگر تنخواہ ان سب عہدوں کی

گورنمنٹ کي تجويز پر منحصر هوتي هى اور کمشنر اپنے اختيارات اسسٹنٹ کمشنروں کے سپرد کرنے کے مجاز هوتے هيں *

کمشنر اور اور هر ايک شخص جو اس قانون کي رو سے مقرر کيا جاتا هى پانچ برس سے زيادہ اپنے عہدہ پر نہيں رہ سکتا *

جھوٹي گواهي ديني يا جھوٹے بيان پر دستخط کرنے سے مظہو اس قانون کي رو سے بھي دروغ حلفي ميں ماخوذ هوتا هے اور کمشنر کے حکمنامہ سے تجاهل کرنا يا سچي گواهي کو چھپانا بد چلني ميں شمار کيا جاتا هى اور گواهيوں کے اخراجات اس قانون کي روسے امداد غربا ميں سے بطور اخراجات اتفاقي کے محسوب هوتے هيں *

قوانين پرورش غربا کي برائيوں وغيرہ کي ريورٹ کرنے کے واسطے جو کمشنر مقرر هوئى تھے اُنھوں نے اپني رپورٹ ميں تحريک کي تھي کہ انگلستان کے مرکز ميں ايک بورڈ يعني مجمع کمشنروں کا معہ چند ضروري اسسٹنٹ کمشنوں کے مقرر کيا جاوے تاکہ پرورش غربا کے تمام کاروبار کي نگران کريں اور اُنکو اختيار ديا جاوے کہ کارخانوں کے انتظام کے واسطے قاعدے قايم کريں اور اسبات کے بھي قواعد معين کريں کہ کسقدر اور کسطرح غريبوں کي پرورش کيجاوے اور کتني محنت اُن سے کارخانوں ميں ليجاوے اور تمام ملک ميں يہہ سب قاعدے يکساں رهويں *

اسليئے چودهويں اگست سنہ ۱۸۳۴ ع سے يہہ بات قرار پائي کہ بندوبست پرورش غربا کا موجودہ قوانين کے بموجب کمشنروں کے اختيار ميں رهے اور اس قانون سے جو کچھہ اختيار کمشنروں کو ديئے گئے اُنکی انجام ديني کے ليئے وہ کمشنر حسب دفعہ ۳۹ ايکٹ ۷ جارج سويم کے غريبوں کے انتظام اور اُن کے بچوں کي تربيت اور کارخانوں پر حکومت کے قاعدے تجويز کرنے کے مجاز هيں اور جن مکانوں ميں وہ بچے پرورش پاويں اُنکے اهتمام اور اُن بچوں کے شاگرد کرانے اورکارخانوں کے سب سربراہ کاروں کے کاروبار کے ملاحظہ کرنے اور محافظوں اور پيرش کے اور عہدہداروں کي هدايت اور حساب کتاب رکھنے اور معاهدہ کرنے کے واسطے قواعد بنانے غرضکہ تمام قانون پرورش غربا کي تعميل کرانے کے وهي کمشنر مجاز هيں مگر اُن کے ان سب قواعد کا اجرا سکرٹري گورنمنٹ کي منظوري پر منحصر هوتا هى جو اُنکو پارليمنٹ ميں پيش کرتا هى اور اسسٹنٹ کمشنروں کے احکام بلا مہر کمشنروں کے موثر نہيں هوتے اور محافظوں اور ملازموں کي نسبت اُن کے احکام بغير اسبات کے کہ چودہ دن پيشتر اُنکو اُنسے بذريعہ نقل کے اطلاع هوئي هو جاري نہيں هوسکتے *

محتاج خانوں کا بيان

ملکہ ايليزبت کے ايکٹ ۴۳ کي روسے يہہ بات مقرر کي گئي هى کہ گرجى کا اُسر اور سربراہ کار کو چاهيئے کہ کسي افتادہ زمين کے قطعہ پر حسب اجازت لارڈميئر کے

اُسي پيرش کے عام خرچ يا ضلع کے خرچ سے جو بطور چندہ وصول کرليا جاويگا ناتواں غريبوں کي آسايش اور آرام کے واسطے مکانات بنوادے اور ايک ايک مکان ميں کئي کئي کنبی بساوے *

بذريعہ ايکٹ ۹ جارج اول کي دفعہ ۷ کے کئي پيرشوں کے گرجوں کے افسر يا سربراہ‌کار جو متفق ہوگئے ہوں غريبوں کے واسطے مکانات بطور کرايہ يا بطريق بيع کے حاصل کرسکتے ہيں اور کسي دوسرے پيرش کے گرجی کے افسر يا سربراہ‌کار سے غريبوں کي سکونت يا پرورش يا کام ميں مصروف رکھنے کے واسطے معاہدہ کرسکتے ہيں *

ان قوانين کي رو سے يہہ ضرور نہيں کہ محتاج خانوں کے واسطے علحدہ ہي مکانات تعمير کيئے جاويں بلکہ پيرش کے لوگوں کو اختيار ہی کہ وہ اپنے مکانات ميں بھي اُنکو جگہہ ديں *

اکثر گرجے کے افسر اور سربراہ کار غريبوں کي پرورش کا ٹھيکہ لوگوں کو ديسکتے ہيں *

اور غريبوں کے محافظوں کو بجز چندہ جمع کرنے کے اور سب اختيار ويسے ہي حاصل ہوتے ہيں جيسے کہ سربراہ‌کاروں کو حاصل ہوتے ہيں کيونکہ ايکٹ ۲۲ جارج سويم کے دفعہ ۸۳ کي رو سے يہہ محافظ مقرر کيئے گئے تھے اُس ايکٹ ميں يہہ حکم تھا کہ چندہ سربراہ‌کار جمع کيا کريں اور محافظوں کو بقدر ضرورت سپرد کيا کريں ليکن اب محافظوں کا تقرر ايکٹ ہذا کي رو سے ہوتا ہی جيسا کہ آگے بيان ہوگا *

ايکٹ ۳۰ جارج سويم کي دفعہ ۴۹ کي رو سے منصفوں کو اختيار ديا گيا تھا کہ محتاج خانوں کا ملاحظہ کيا کريں اور ہر سہ ماہي پر محتاجوں کے حال کي رپورٹ پارليمنٹ کے اجلاسوں ميں پيش کيا کريں *

اور ايک اور قانون کي رو سے گرجے کے افسر اور سربراہ‌کاروں کو اختيار تھا کہ کسي قريب کے پيرش ميں محتاج خانوں کو بناويں يا بڑھاويں يا فروخت کريں يا خريد کراويں *

کسي محتاج خانہ ميں پيدا ہونے يا مقيم ہونے سے پرورش پانے کا حق نہيں قايم ہوتا *

محتاج خانوں کے انتظام کے قواعد ايکٹ ۲۲ جارج سويم کي دفعہ ۸۳ کے نقشہ ميں مندرج ہيں *

اور محتاج خانوں ميں بد چلني کرنے کي سزا ايکٹ ۵۵ جارج سويم کي دفعہ ۱۳۷ ميں درج ہی *

ايکٹ ۵۰ جارج سويم کي دفعہ ۵۰ کي رو سے منصفوں کو اختيار حاصل تھا کہ ايکٹ ۲۲ کے دفعہ ۸۳ ميں جو قواعد مندرج ہيں اُنکي تعميل ايسے محتاج خانوں

میں جنمیں کوئي اُستاد یا اُستاني نہو کراویں اور جب مناسب سمجھیں اُن قواعد کي ترمیم کریں لیکن اب اُن قواعد کا اختیار بالکل کمشنروں کے سپرد کردیا گیا هی اور کوئي حاکم اُنمیں کسیطرح کي تبدیلي بلا منظوري کمشنروں کے نہیں کرسکتا *

اور محتاجخانوں کا بنانا اور بڑھانا کرایه پر لینا یا بدلنا جن لوگوں کے اختیار میں قانوناً دیا گیا هی اُنکے کاروبار کا اجرا کمشنروں کي منظوري پر منحصر رکھا گیا هی اور کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو هر پیرش کے مجمعوں میں شریک هونے کا اختیار هی مگر منظوري کرنے کا اختیار نہیں هی *

اور ایسے پیرشوں اور یونینٗن میں جنمیں محتاجخانه نہوں محتاجخانه کے واسطے اگر کمشنر مکانات خرید کرنا چاهیں تو محافظوں یا چندہ دینے والوں کي کثرت راے کي منظوري ضروري هی لیکن کسي نئے بنی هوئے محتاجخانه کے بڑھانے یا کچھه ترمیم کرنے کے لیئے ایسي منظوري کي کچھه ضرورت نہیں *

پیرشوں کا یونینٗن یعنے مجموعه

کمشنر پیرشوں کا مجموعه بنانے کا اختیار رکھتے هیں چنانچه پرورش غربا کے لیئے اگر وہ مناسب سمجھیں تو کئي پیرشوں کو جمع کرسکتے هیں جنکا مجموعه قانون کي رو سے یونینٗن پکارا جاتا هی جسکے بعد اُن پیرشوں کے محتاجخانے عام استعمال کے لایق هوجاتے هیں اور جبکه یهه مجموعه بنایا جاتا هی تو کمشنر هرایک پیرش کے اوسط خرچ کا حساب کرلیتے هیں اور اُن سب پیرشوں کا چندہ ایک جگهه جمع کیا جاتا هی اور کمشنروں کو یهه بھي اختیار هی که ان مجموعوں کو جب وہ مناسب سمجھیں توڑ دیں یا اور پیرشوں کو اُنمیں شامل کردیں اور اُسقدر مضمون ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے دفعه ۸۳ کا جس سے اسبات کي ممانعت هی که کوئي پیرش دس میل سے زیادہ فاصله کے محتاجخانه کي امداد نکرے یا فلان فلان قسم کے لوگوں کي امداد کرے اور ایکٹ ٥٦ جارج سویم کے دفعه ۱۳۹ کا اُسقدر مضمون جسقدر که اُن قواعد اور قوانین کي منسوخي یا ترمیم سے متعلق هی جنکي رو سے یهه بات معین تھي که پیرش دس میل سے زیادہ فاصله کے محتاجخانه کي بھي امداد کرے منسوخ هوگیا اور کوئي مجموعه پیرشوں کا جنکے قایم کرنے کا ایکٹ ۲۲ جارج سویم میں ذکر هی اب بلا منظوري کمشنروں کے معین نہیں هوسکتا *

محتاجوں کے محافظوں کا بیان

پہلے پہل محافظوں کا تقرر بموجب دفعه ۸۳ ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے هوتا تھا جسمیں پیرشوں کو اختیار تھا که ایسے محافظ مقرر کریں جو تنخواهدار هوں اور اُنکو سواے چندہ جمع کرنے کے اور سب وہ اختیار دیئے جاویں جو سربراہ کاروں کو حاصل

تھے اور اور قانونوں میں اُنکے تقرر کے خاص خاص طریقے مندرج تھے لیکن ایکٹ هذا کے بموجب اُنکا تقرر اسطرح عمل میں آتا هی *

یعني جو مقام پیرشوں کے مجموعه کا صدر سمجھا جاویگا اُس میں ایک مجمع محافظوں کا اُس یونیئن یعنے مجموعه کے محتاجوں کي پرورش کے اهتمام و انتظام کے واسطے منتخب کیا جاویگا اور کمشنر اُن محافظوں کي تعداد اور اُنکے واسطے کام مقرر کرینگے اور هر شخص کے محافظوں میں منتخب هونے کے لیئے ایک صفت خاص تجویز کرینگے جسکے بدون کوئي محافظ منتخب نهو اور وه خاص صفت یهه هی که وه یونیئن کے کسي پیرش میں چنده دیتے هوں اور اُنکے لگان کي آمدني چار سو روپیه سے کم نهو اسیطرح ایک پیرش کے محتاج خانه کے لیئے بھي محافظ مقرر هوسکتے هیں *

محافظوں کا تقرر هرسال کي پچیسوین مارچ کو یا اُسکے قریب هوگا اور پیرش میں کے رهنے والے منصف جو گورنمنت کیطرف سے اپنے عهده پر مامور هوں بلا لحاظ اُس عهده کے محافظوں میں منتخب هونگے *

محافظوں کو پیرش یا یونیئن کے جائداد رکھنے والے اور اور چنده دینے والے منتخب کرکے مقرر کرینگے اور دو هزار روپیه سے کم چنده دینی والوں کو ایک ووٹ یعني منظوري دینی کا اختیار هوگا اور دوهزار روپیه یا دوهزار سے زیاده چنده دینی والوں کو دو ووٹ دینی کا اختیار هوگا اور چار هزار روپیه یا چار هزار سے زیاده چنده دینی والوں کو تین ووٹ دینی کي اجازت هی اور جائداد رکھنی والے اُس قاعده کے بموجب ووٹ دینے کا اختیار رکھتے هیں جو ایکٹ ٥٨ جارج سوم کے دفعه ٦١ میں مندرج هی یعني پانسو روپیه چنده کے دینی پر ایک ووٹ اور هر ڈهائي سو روپیه کے زیاده هونے پر ایک اور ووٹ دینی کا اختیار ملتا هی مگر چھه ووٹ سے زیاده نهیں دیئے جاسکینگے گو کتنا هی زیاده روپیه اُنسے لیا جاوے اور هر ایسا جائداد رکھنی والا جو کسي دوسرے شخص کي جائداد پر بھي بطور کارنده یا مختار کے قابض هو وه مالک هونے کے اعتبار سے بھي ووٹ دیسکتا هی اور مختارتاً بھي دے سکتا هی یعني دو ووٹ دینے کا حق رکھتا هی اور ملکیت کي مالیت کا اندازه جمع سرکاري سے کیا جاریگا اور جو که ووٹ تحریر مین لیئے جائینگے اور کمشنروں کي هدایت کے بموجب جمع کیئے جاوینگي تو † ویسٹري میں ووٹ لینے کي کچھه ضرورت نهیں *

محتاجوں کے محافظوں کو سواے اسبات کے اور کوئي جوابدهي بهت کم هوتي هی که کمشنروں نے جو محتاجوں کي پرورش کے قواعد مقرر کردیئے اُنکے بموجب

---

† ویسٹري گرجے میں ایک کمره هوتا هی جسمیں گرجے کے کام کا متبرک اسباب رکھا رهتا هی اُس کمره میں پیرش والوں کا جلسه نیک کاموں کے واسطے هوا کرتا هی *

کار بند رهیں اور جو عہدے مقرر کرني ضرور هوں وہ کمشنروں کي منظوري سے مقرر کریں اور ایک ایسے پیرش میں جہاں محتاج خانہ نہو محتاج خانہ بنانے کے لیئے اور یونیئن میں سے کسي پیرش کو علحدہ کرنے یا اُسمیں اور زیادہ کرنے یا بالکل توڑ دینے کے لیئے کمشنروں اور محافظوں کا اتفاق راے ضرور هی *

ایسے پیرش جنمیں پرورش کا حق اور چندے کے طریقے یکساں هوں ایک هي سمجهي جاسکتے هیں اور محافظوں کو اس وجهہ سے کئي پیرشوں کي جائدادوں کي جمع بندي کرني پڑے گي *

اور محافظوں کے لیئے بهي وهي سزائیں مقرر هیں جو سربراہ کاروں کے واسطے معین هیں اور اگر وہ غربا کي پرورش کا ٹهیکہ لیویں تو ایک هزار روپیہ جرمانہ اُنپر هوگا *

محتاج خانوں کے انتظام

ایکٹ ۲۲ جارج سویم کي دفعہ ۳ کے نقشہ میں مفصلہ ذیل قواعد اور احکام جو مندرج هیں اُنکو کمشنر بیکار اور ترمیم اور تبدیل کرسکتے هیں اور بجاے اُنکے نئے قاعدہ بهي قایم کرسکتے هیں اور خاص تاکیدي حکم یہہ هی کہ کمشنروں کے ایجاد کیئی هوئی قاعدوں کو ایسا سمجهنا چاهیئی کہ وہ گویا قانون کا اصلي جز هیں *

کوئي دیوانہ جس سے ضرر کا اندیشہ هو یا بدحواس یا شدت سے احمق محتاج خانہ میں چودہ دن سے زیادہ نہیں رکها جاسکتا *

منصفوں کو ویساهي اختیار محتاج خانوں کے ملاحظہ کرنے کا هوگا جیسا کہ ایکٹ ۳۰ جارج سوم کي روسے حاصل تها اور جو شخص اُن قواعد سے انحراف کریگا اُسکي تحقیقات دو منصفوں کے اجلاس میں هوگي اور اُسکو وہ سزا دیجاوے گي جو کمشنروں کے قواعد کي دانستہ تعمیل نکرنے والوں کو هوني چاهیئے اور اگر کسي معاملہ میں کوئي قاعدہ کمشنروں نے بنایا هو تو طبیب یا جراح یا دوا ساز یا پیرش کے گرجے کے پادري کا نایب تحقیقات کرکے اُسکي اطلاع کرنے کا ویساهي اختیار رکهتا هی جیسا کہ قانون مذکورہ بالا کي روسے رکهتا تها *

جن قواعد کے لکهنے کي طرف هم ابهي اشارہ کرچکے هیں

وہ یہہ هیں

اول جو شخص کسي محتاج خانہ میں بهیجا جاوے اور وہ کام کرنے کے لایق هوگا اُسکو گورنر کسي ایسے کام میں لگاویگا جو اُسکي طاقت اور استعداد کے مناسب هو *

دوسرے گورنر خاص اس بات کا لحاظ رکھیگا کہ محتاج خانہ کے مکان اور انمیں کے رهنے والے میلی کچیلی نہوں پاک صاف رهیں اور محتاجوں میں سے جن لوگوں کو اُن کاموں کے انجام دینے کے لایق اور قابل سمجھے اُنسے مدد لیوے اور محتاجوں کا کھانا پکانے میں بھي اُنسے استعانت چاهے اور جو شخص محتاجوں میں سے اُس کام سے غفلت یا انکار کرے جو اُسکو گورنر نے بتایا هو تو اُسکو حوالات میں رکھنی یا غذا کي تبدیلي کرنے سے جیسا کہ گورنر مناسب سمجھے سزا دیجاویگي اور اگر کوئي شخص اسي قسم کے جرم کا دوبارہ مرتکب هو تو اُسکي شکایت اُس منصف کے روبرو کیجاوے گي جسکے علاقہ میں وہ محتاج خانہ هو اور منصف بعد ثبوت جرم کے اُسکو تادیب خانہ میں اُس میعاد کے واسطے بهیجیگا جو ایک مهینے سے کم اور دو مهینے سے زیادہ نہو *

تیسرے محتاج خانوں کے مکانات کے کمرے جنمیں محتاج رکھے جاویں وہ اُنکي حالت کے مناسب اور اُنکي اسایش کے لائق هوں اور نہایت عمدہ کمروں میں گورنر ایسے محتاجوں کو جو شریف اور معزز خاندانوں کے هوں اور بدبختي سے مصیبت کے مارے مفلس هوگئے هوں اُن محتاجوں پر ترجیح دیکر جو بد چلني اور اوارہ مزاجي سے مفلس هوئے هوں رکھے اور علیل یا بیمار محتاجوں کے واسطے علحدہ کمرے هونگے اور طبیب اور دوا ساز اُنکے علاج کے واسطے اُس پیرش یا علاقہ کے خرچ سے جسمیں و محتاج خانہ هو ضرورت کے وقت بهیجا جاویگا *

چوتھے جو مفلس کام کرنے کے لایق هونگے اُنکو کام پر گھنٹہ بجاکر بلایا جاویگا اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک وہ صبح کے چھہ بجی سے بارہ پر چار بجے تک کام کرینگے اور ۳۰ ستمبر سے ۲۴ مئي تک دن کے آٹھہ بجے سے چھہ بجے تک کام کرینگے مگر اُن هي گھنٹوں میں کھانے پینے طبیعت بهیلانے سستانے کے گھنٹے بھي شامل میں پانچویں گورنر تمام استعمالي اسبابوں مثل کمل اور میز چوکي اور باسن وغیرہ اور اُن کچے مصالحوں کا جنکي مصنوعي چیزیں بنائي جاویں اور تمام طیار شدہ چیزوں کا حساب درست رکھیگا اور اُسکو محافظوں کے ششماهي اجلاس میں پیش کیا کریگا اور جسوقت وزیٹر محتاج خانہ میں آوے اُسکو ملاحظہ کرایا کریگا *

چھٹے گورنر تمام هر محتاج کو دن میں ایک بار دیکھنے جایا کریگا اور اسبات کي احتیاط کریگا کہ ایندھن اور بتیاں اور خوردنے اشیاء کو لوگ ضایع تو نہیں کرتے اور سونے کے وقت ایندھن اور بتیاں بجھادي گئیں یا نہیں اور سونے کا وقت ۲۹ ستمبر سے ۲۵ مئي تک آٹھہ بجے شام کا هی اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک نو بجے شام کا هی *

ساتویں جب کوئی محتاج کسي کمرہ میں مرجاوے تو گورنر فوراً اُس مردہ کو دوسرے علیحدہ مکان میں رکھي اور اچھي طرح جسقدر جلد شایستگي سے ممکن ھو اُسکي تجھیز و تکفین کرادے اور اُسکے کپڑوں اور اسباب کي حفاظت کر کے اور محتاجوں کے صرف کے واسطے اُسي پیرش یا مقام کے محتاجوں کے محافظ کے حوالہ کرے جس سے وہ مردہ علاقہ رکھتا ھو اور اُسکي تجھیز و تکفین کا خرچ اُسي محافظ سے اُسکو ملیگا *

آٹھویں کسي شخص کو بجز اُن لوگوں کے جو وھاں پرورش پاتے ھیں یا کام کرتے ھیں محتاج خانہ میں آنے جانے کي بلا حکم گورنر کے اجازت نہیں ھوگي اور تیز شرابوں کا استعمال بالکل ممنوع ھی اور اور کم نشہ کرنیوالي شرابیں بھي بلا اجازت گورنر کے محتاج خانہ میں نجانے پاوینگي *

نویں گورنر تمام قواعد اور قانون کو کم سے کم ایک مہینے کے بعد تمام محتاجوں کو سنایا کریگا *

دسویں ھر اتوار کو جو محتاج گرجے تک جانے کے قابل ھونگے وہ خدا کي عبادت کرنے کو جایا کرینگے مگر اب موجودہ قانون کي رو سے بوجھہ اُن قواعد یا اور اُن قاعدوں کے سبب سے جو کمشنر بناویں کوئي مفلس اپنے مذھب کے اصول کے خلاف عبادت کرنے پر مجبور نہو سکیگا اور نہ کسي بچہ کي تعلیم اُسکے ماں باپ کے عقاید کے خلاف کیجاویگي *

گیارھویں گورنر ھر ایسے شخص کو جسکا محتاج خانہ میں زیادہ رھنا محافظوں کي راے میں مناسب نہو حسب الحکم محافظوں کے محتاج خانہ سے خارج کریگا *

قانون پرورش غربا کے کمشنروں کي پہلي رپورٹ میں جو محتاجوں کے کارخانوں کے انتظام میں کي گئي قواعد مفصلہ ذیل تجویز کیئے گئے تھے *

اول مردوں کو عورتوں سے علحدہ رکھنا چاھیئے *

دوسرے کسي کو کارخانہ سے باھر جانے یا دوستوں سے ملاقات کرنے کي اجازت نہوني چاھیئے *

تیسرے حقہ کشي کي ممانعت ھوني چاھیئے *

چوتھے بیر شراب موقوف کردیني چاھیئے *

پانچویں ھر وقت کام میں مصروف رکھنا چاھیئے *

چھٹے مناسب مہرباني اور توجھہ سے اُنکے ساتھہ پیش آنا چاھیئے *

عہدہدار پیرش کے

محافظوں اور سر براہ کاروں سے کم درجہ کے عہدہداروں کا بندوبست کمشنروں کے اختیار میں ہوگا چنانچہ کمشنر محافظوں اور سر براہ کاروں کو ہدایت کرسکینگے کہ فلاں عہدہ پر ایسے ایسے شخصوں کو مقرر کریں جو پرورش غربا کے کاروبار کے لائق ہوں اور پیرش یا یونیئن کے حساب کتاب کو جانچ کر جائز خواہ ناجائز کرسکیں اور اُن عہدہداروں کے کام اور اُنکی تعیناتی کی حدیں اور طریق اُنکے تقرر اور برخاستگی کا اور عہدہ پر بحال رہنیکا اور قسم ضمانت کی جو اُنسے لیجاوے کمشنروں کی ہدایت اور اختیار پر موقوف ہی *

سربراہوں یا خزانچیوں غرض کہ ہر ایسے شخصوں کو جنکو اُس روپیہ کے جمع خرچ کا کام سپرد ہو جو غربا کی پرورش کے واسطے بطور جمع بندی کے وصول کیا جاتا ہی حکم ہی کہ اپنا حساب ہر ششماہی پر علاوہ سالانہ کے محافظوں یا محاسبوں کو سمجھائیں اور اگر کوئی محافظ یا محاسب نہو تو منصفوں کے خفیف اجلاس میں پیش کریں اور اگر اُنسے چاہا جاوے تو اُس حساب کو حلف سے تصدیق کریں *

اور کسی محافظ وغیرہ سے جسکی تحویل میں کچھہ باقی رہ گئی ہو وہ اُسی طرح وصول ہوسکتی ہی جسطرح کہ اس قانون کی روسے جرمانہ وغیرہ وصول کیئے جاتی ہیں *

کارخانوں کے گورنروں اور سربراہ کاروں کے مددگاروں یا اور تنخواہ دار عہدہداروںکو کمشنر تجویز خود یا محافظوں خواہ سربراہوں کی شکایت اور تجویز سے موقوف کرسکتی ہیں *

اور شخص برخاست شدہ بلا استرضاے کمشنروں کے کسی تنخواہ دار عہدہ پر بحال نہیں ہوسکتا *

جو لوگ سنگین جرموں یا فریب یا حلف دروغی کی سزا پا چکے ہوں وہ پیرش کے کسی عہدہ پر مقرر ہونے یا غربا کی پرورش کے انتظام میں دخیل ہونے کے قابل نہیں سمجھے جاوینگی *

پرورش کرنیکا طریق اور کون لایق پرورش کے ہی

ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت میں حکم ہی کہ ہر پیرش کہ گرجے کے افسر اور دو چار رئیس اُس پیرش کے جنکی تعداد کی کمی بیشی اُس پیرش کی وسعت پر منحصر ہوگی بڑے دنسے ایک مہینے کے اندر اندر بلکہ اول ہی ہفتہ میں دو یا دو سے زیادہ منصفوں کی مہر دستخط سے جن میں سے ایک منصف اُسی پیرش میں رہتا ہو غربا کی سربراہ کاری کی سند حاصل کرینگے وہ سب سربراہ کار یا اکثر اُن میں سے اُس پیرش کے ایسے بچوں کو کام پر لگایا کرینگے جنکے ماں باپوں کو اُن کی تربیت کا

مقدور نهو اور ایسي لوگوں کو بهي جو اپني پرورش کا کوئي وسيلة نهيں رکهتے اور کوئي معمولي پيشة یاتجارت نهيں کرتے خواة وة مجرد هوں خواة اهل و اعيال رکهتے هوں کام پر لگاوینگے اور هفتةوار یا ماهواري کا قابضان اراضي اور مکانات اور دهک لينے والوں اور پادري اور لکڑي کے جنگل کے قابضوں اور کوئيلة کي کهان والوں پر بحساب رسدي چندة معين وصول کرکے تندرست مفلسوں کے کام ميں مصروف رکهنے کے ليئے سن اور سني اور اون اور سوت اور لوهے لکڑي وغيرة کا بهت سا ذخيرة جمع کيا کریں اور نيز کافي روپية اندهے لنگڑے لولے اپاهج ضعيف اور ناتواں محتاجوں کي پرورش کے واسطے جو محنت کرنے کے قابل نهوں جمع کيا کریں اور مفلسوں کے بال بچوں کے شاگرد کرانے کے واسطے بهي اُسي پيرش سے جس ميں وة محتاجخانة هو روپية بهم پهونچایا کریں اور یهي سربراهکار تمام کار و بار خرید فروخت مذکورة بالا ذخيروں کي اشياء کا کيا کرینگے *

اور قانون ميں يهة حکم هي کة جن لنگڑے لولوں اندهوں ضعيف و ناتوانوں کے ماں باپ یا دادا دادي یا بيٹے پوتے کافي مقدور رکهتے هوں وة اُنکي پرورش اپنے روپية سے اُس حساب سے کرینگے جو اُس پيرش کے منصف جس ميں وة رهتي هوں اپنے سة ماهي کے اجلاس ميں اُنکے ذمة مقرر کریں اور جو کوئي منصفوں کي تجویز کي هوئي شرح کے بموجب نکریگا اور اُنکي عدول حکمي کریگا تو اُسکي دس روپية ماهواري کي ترقيهوا کریگي *

بموجب ایکت ۹ جارج اول کے جو لوگ محتاجخانة ميں جانے سے انکار کرینگے اُنکي پرورش نهيں کيجاویگي مگر ایکت ٣٦ جارج سوم کي رو سے اُس صورت ميں اُنکي پرورش محتاجخانة سے علحدة گهر بيٹهے هوسکيگي کة اُنکو کوئي چندروزة خفيف بيماري یا مصيبت لاحق هوگئي هو یا محتاجخانة کي آب و هوا مضر هوگئي هو *

انهيں قوانين کي رو سے سربراهکاروں پر لازم هي کة پيرش کے تمام محتاجوں کي جو اپني ضروریات بهم پهونچانے ميں قاصر هوں خواة وة مستقل باشندة اُس پيرش کے هوں خواة عارضي يعني ایسے کة اتفاق سے بوجهة کسي ضرورت کے اُس پيرش ميں آئے هوں مگر کسي اتفاقي مصيبت یا بيماري وغيرة سے وهاں سے جانا اُنکا مصلحت نهو یا اُس پيرش کے گرد نواح کے رهنے والے هوں اور بسبب کسي عارضة یا مصيبت کے بلا مکر و فریب اُس پيرش ميں اسایش حاصل کرنے کو آئے هوں حوایج معمولي اور غير معمولي يعني بيماري وغيرة ميں دوا اور طبيب جراح وغيرة بهم پهونچایا کریں اور يهة بهي اُنپر فرض هي کة ولدالزنا بچوں کي بهي پرورش کيا کریں اور اُنکے پاس جو دستاویز اُس روپية کي هوگي جس کے ادا کرنے برزاني اپنے بچة کي پرورش سے بريالذمة هو جاتا هي در صورت نة وصول هونے روپية کے اُس دستاویز کے ذریعة سے ضامنوں پر نالش کرسکينگے *

یہہ بات طی ہوچکي ہی کہ جس شخص کي اسقدر کثرت سے اولاد ہوگي کہ وہ سب کي پرورش نکرسکے یا کوئي کافي مزدوري کا کام اُسکو نہ ملے تو اُسکو بھي ناتوانوں کي طرح امداد ملیگي اگرچہ یہہ بیان ہو چکا ہی کہ ناتواں سے ایسا شخص مراد ہوتا ہی جو حقیقت میں محنت کرنے کے قابل نہو اور اُس شخص کا حال ایسا نہیں ہی تو حسب منشاء اس قانون کے اُسکو خیرات سے امداد نملني چاھیئے *

اس قانون کي رو سے پرورش غربا کا تمام کام کمشنروں کے اختیار میں ہی کیونکہ اس قانون میں اس بات کے بیان ہونے کے بعد کہ ایسے شخصوں کے کنبوں یا شخصوں کو امداد ملنے کا بموجب ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبتھ کے طریقہ جاري ہوگیا تھا جو امداد حاصل کرنے کي حالت میں کسیقدر یا بالکل لوگوں کے نوکر ہوتے تھے اور بعد منسوخ کرنے ایسے قوانین کے جنکي رو سے منصفوں کو اُنہیں لوگوں کو گھر بیٹھے مدد کرنے کي اجازت تھي کمشنروں کو حکم ہی کہ کمشنر ایسے قواعد کے ذریعہ سے جو اُنکے نزدیک مناسب ہوں یہہ بات قرار دینگے کہ کسي خاص پیرش کے تندرستوں یا اُنکے کنبوں کو کسقدر اور کس مدت تک اور کس کس طرح محتاج خانہ سے باہر مدد دي جاوے اور سواء اُنکي تجویز کے اور کوئي امداد جایز نہیں اور جو کچھہ ہوگي وہ موقوف کردیجائیگي باستثناے ایسي خاص حالتوں کے بیس روز کے اندر سربراہکار یا محافظ اُنکي اطلاع کمشنروں کو کرینگے اور کمشنر کسي سکرتر اعظم گورنمنٹ کو کرینگے *

پس اس قانون کي رو سے جو قواعد کمشنروں نے جاري کیئے ہیں وہ بہت سادے ہیں چنانچہ تندرست مفلسوں کو بجز چند حالتوں یعني بیماري حادثہ وغیرہ کے جنمیں محافظوں اور سربراہکاروں کو امداد دینے کا اختیار ہی کچھہ بھي مدد نملیگي جب تک کہ وہ معہ کنبہ محتاج خانہ میں داخل نہوں *

پرورش کسکے ذریعہ سے ہوني چاھیئے

کسي پیرش کے دو منصف یہہ حکم دینیکا اختیار رکھتے ہیں کہ فلاں شخص ضعیف بوڑھے یا کمزور بچہ کے محتاج خانہ سے باہر پرورش کیجاوے اور اُنمیں سے ایک سارٹیفکت اس مضمون کا لکھدے کہ مجھکو اچھي طرح علم اسبات کا ہی کہ یہہ شخص محنت کرنے کے قابل نہیں لیکن عموماً تمام محتاجوں کي پرورش کا اختیار محافظوں یا پیرش کے منتخب لوگوں کو اُن قوانین کے بموجب ہوتا ہی جنکي رو سے وہ مقرر کیئے جاتے ہیں *

کوئي سربراہکار اُس سے زیادہ امداد نکرسکیگا جسقدر کہ محافظ یا منتخب لوگ اُسکو حکم دیویں بجز چند روزہ ناگھاني بڑي سخت ضرورت کے پیش آنے کے اور اُس میں بھي سواے ضروریات کے روپیہ پیسہ کي امداد نکریگا خواہ مدد پانے والا محتاج خانہ میں رہتا ہو یا نرہتا ہو *

اور اگر کوئي سربراہ‌کار ایسي چند روزہ سخت ضرورت میں مدد کرنے سے چشم‌پوشي کرے تو منصف اُسکو حکم دے سکتا هي کہ ایسے چند روزہ مدد ضروري چیزوں کي سواء روپیہ کے دیوے اور اگر سربراہ کار تعمیل اس حکم کي نکرے اور اُس سے سرتابي کرے تو دو اور منصفوں کے روبرو تحقیقات اُسکي کرکے بشرط ثبوت جرم پچاس روپیہ تک جرمانہ کیا جاوے اور اسیطرح کوئي منصف علاج سے مدد کرنیکا حکم دے سکتا هی اگر کہیں دفعتاً خطرناک بیماري لاحق هو اور اس حکم کي سرکشي کرنے کي بھي وهي سزا هی جو مذکور هوئي لیکن کوئي منصف علاوہ اُس مدد کے جسکا اس قانون میں حکم هی اور کسي امداد کا حکم نہیں دے سکتا *

اس قانون کے بموجب بھي یہہ هدایت هي کہ محتاج خانہ کے اندر خواہ باهر جو کچھہ مدد کیجاوے اُسکو محتاج خانہ کا گورنر یا اور کوئي ایساهي عہدہ‌دار یا سربراہ کار کتاب میں درج کیا کرے *

قانون کا منشاء یہہ هی کہ جو کچھہ مدد کسي عورت کو دي جاتي هی اُسمیں اُسکا شوهر بھی شریک هوتا هي اور جو مدد کسي شانزدہ سالہ یا اس سے کم عمر کے لڑکے کو دیجاتي هی اُسمیں اُسکا باپ بھي شریک سمجھا جاتا هی اسیطرح بیوہ عورت اپنے بچہ کي امداد میں شامل گني جاتي‌هی یعني جو کچھہ پرورش کسي عورت یا لڑکے کي کیجاتي هی حقیقت میں وہ شوهر اور باپ اور بیوہ کي بھي هوتي هی *

یہہ قانون اسباب کو بھي اور استحکام دیتا هی کہ ماں باپ اپني اولاد کي پرورش کے ذمہ‌دار هیں اور اولاد اپنے ماں باپ کي پرورش کي جیسا کہ پہلے بیان هوچکا *

پہلے قانون کي روسے پیرش کے عہدہ‌دار ایسے شخصوں کي جو اپنے کنبہ کي پرورش کا مقدور تو رکھتے هوں مگر بسبب اپني فضول خرچي وغیرہ کے نکر سکیں هفتہ وار یا ماهواري قرض کے طور پر مدد کرسکتے تھے اب اس قانون کي روسے بھي کمشنروں کو ایسے لوگوں کو روپیہ پیشگي دینے کي اجازت هی اور اگر اکیس برس کي عمر کے آدمي کو یا اُسکي زوجہ کو یا سولہ برس کي عمر سے کم کے آدمي کے کسي عورت کو کچھہ دیا جاویگا تو گو اُسکے وصول کے واسطے کوئي دستاویز لکھي گئي هو یا نهو وہ قرض سمجھا جاویگا اُس مدد لینے والے کي اُجرت یا اُس شخص کي جسکو سمجھا گیا هو کہ اُسکو مدد پہونچي هی اُس شخص کي معرفت بموجب دفعہ ٥٩ اسي قانون کے قرض میں وصول کر لیجاوے جو اُس سے کوئي اُجرت کا کام لیویگا *

اور ایکٹ ۴۳ جارج اول کا اُسقدر مضمون جس سے یہہ اجازت تھي کہ ایسے سپاهي کے کنبہ کي بھي پرورش کسي شرح سے کیجاوے جو اپني نوکري میں مستعد اور سرگرم هو منسوخ هوگیا اور اُس مضمون کا یہہ نتیجہ بھي کہ پیرش کے عہدہ‌داروں

ہ اور مجسٹریٹوں میں کچھہ فرق نہ رہا تھا کیونکہ پیرش کی امداد کی درخواست کرنے میں لوگ بہت کم شرم کرتے تھے منسوخ ہو گیا *

شاگردی کا بیان

پہلے پہل کے ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت کی رو سے گرجے کے افسر اور دو منصفوں کی کی مرضی کے موافق لڑکوں کو چوبیس برس کی عمر تک اور لڑکیوں کو اکیس برس کی عمر تک یا شادی کے دن تک شاگرد کرانے کا اختیار رکھتے تھے اور اُسکے بعد کے اور قانونوں میں اُن جابرانہ معاهدوں کی نسبت مختلف احکام مندرج ہوئے اس قانون کی رو سے یہہ بات قرار پائی هی کہ جو منصف اُن معاهدوں کا اُسی طرح ہونا مناسب سمجھیں تو وہ اس مضمون کا سارٹیفکٹ لکھدیں کہ یہہ معاهدے کمشنروں کے تجویز کیئے ہوئے قاعدوں کے خلاف نہیں هیں ورنہ وہ هرگز جائز نہونگے اور یہہ سارٹیفکٹ هر معاهدہ کے ذیل میں لکھا جاویگا *

نقل مکان کا بیان

اور دفعہ ٦٢ اور ٦٣ کے مطالب سے ایسے مفلسوں کی نقل مکان کی دشواری کو آسان کیا گیا هی جو کسی پیرش میں سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت رکھتے هوں *

سیٹل منٹ کا بیان

سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت اُس حق کو کہتے هیں جو محتاج لوگ کسی ایسے پیرش سے جو اُنکی پرورش کرتا هو امداد چاهنے کا حق رکھتے هیں اور اُس پیرش میں لوگوں کو پرورش پانے کے لیئے منصفوں کے حکم سے لیجاتے هیں لیکن ایسے مقام میں جہاں سربراہکار نہوں وهاں سیٹل منٹ نہیں حاصل هو سکتا اور وهاں نہ کہیں اور سے محتاجوں کو پرورش پانے کے لیئے بھیجا جاسکتا هی نہ وهاں سے کسی اور مقام کو جہاں پرورش هوتی هو بھیجا جا سکتا هی اسلیئے هر شخص جو انگلستان اور ویلز میں پیدا هوا هو وہ بذریعہ اپنی پیدایش یا مربیوں کے سیٹل منٹ حاصل کرسکتا هی *

جن طریقوں سے کہ اب سیٹل منٹ حاصل هو سکتا هی وہ یہہ هیں اول پیدایش دوسری مربیوں کا وسیلہ تیسرے شادی چوتھے شاگردی پانچویں ایک جائداد کو کرایہ پر لینا اور سال بھر کی اُسکی شرح ادا کرنا چھٹے صاحب جائداد هونا ساتویں چندہ ادا کرنا موجودہ قانون کے جاری هونے سے پہلے دو طریق سیٹل منٹ حاصل کرنے کے اور بھی تھے ایک تو کرایہ پر دینا اور نوکری دوسری منصب والا اور عہدہدار هونا اول پیدایش پیدایش کے ذریعہ سے اولاد جائز کی سیٹل منٹ باپ کے سیٹل منٹ سے هوتی هی اگر معلوم هو اور جو معلوم نہو تو ماں کی سیٹل منٹ سے هوتی هی اور جو دونوں کی معلوم نہو تو بچہ کے مقام ولادت سے معلوم هوتی هی اگر اُسکا مقام ولادت بھی

دریافت نہو سکے تو اُسکي پرورش بطور عارضي مفلس کے اُسي مقام میں کیجاوے جہاں وہ مقیم ہو *

ولدالزنا کا مقام سکونت وهي قرار پاتا هی جو اُسکي ماں کا هو تاوقتیکه سوله برس کا هو یا بذریعه شادي وغیرہ کے سیٹل منٹ حاصل نکرے *

موجودہ قانون کي روسے یهه حکم هی که جو شخص ایسي عورت سے شادي کرے جسکے بال بچے بهي هوں خواہ وہ زنا سے پیدا هوں یا نکاح سے تو اُس شخص پر فرض هی که وہ اُنکو اپنے کنبه کا جزو سمجهه کر سوله برس کي عمر تک یا اُنکي ماں کے وفات تک اُنکي پرورش کرے *

دوسرے مربیوں کا وسیله هم دریافت کرچکے که جو کوئي لڑکا اپنے باپ کے ذریعه سے سیٹل منٹ حاصل کرے اور لڑکي اپني ماں کے ذریعه سے سیٹل منٹ حاصل کرے وہ اُس سیٹل منٹ سے بدل جاتي جو وہ اپنے کسي خاص حق سے حاصل کرے غرضکه وہ سیٹل منٹ اُسوقت جاتي رهتي هی جبکه بچهه کي عمر اکیس برس کي هو جاوے یا وہ شادي کرلے یا کوئي اور ایسا رشته اختیار کرلے جسکے سبب سے اُسکے مربیوں کا اُسپر کوئي اختیار نرهے اسلیئے بالغ کو آزاد اُسوقت تک نهیں کهه سکتے جب تک که وہ شادي نکرلے یا اپنے حق سے سیٹل منٹ حاصل نکرلے *

تیسرے شادي اگر کوئي عورت کسي ایسے شخص سے شادي کرے جو ایک معلوم سیٹل منٹ رکهتا هو تو وہ سیٹل منٹ اُس عورت کي بهي سیٹل منٹ هو جاتي هی گو اُس سے پہلے وہ سیٹل منٹ رکهتي هو یا نرکهتي هو اور اسیطرح اور هر ایک سیٹل منٹ جو اُسکا شوهر اپني وفات تک حاصل کرتا جاویگا اُسکي هوتي جاویگي خواہ وہ عورت اپنی شوهر کے سیٹل منٹ میں کبهي رهي هو یا نرهي هو شادي کے بعد وہ سواے اپنے شوهر کے سیٹل منٹ کي کوئي خاص اپني سیٹل منٹ حاصل نهیں کرسکتي اور اگر اُسکے شوهر کي کوئي سیٹل منٹ نهو تو اُسکي خاص سیٹل منٹ اگر کوئي هووے تو وہ بهي معطل رهتي هی البته بعدوفات اُسکے شوهر کے وہ کام دیتي هی اور کوئي اور نئي سیٹل منٹ حاصل کرنے تک وہ قایم رهتي هی *

چوتهے شاگردي اگر کوئي شخص شاگردي کرے اور کسي شهر یا پیرش میں آباد هو تو اِس آباد هونے یا شاگردي کرنے سے ایک عمدہ سیٹل منٹ حاصل کریگا اور سیٹل منٹ اُسکي اُس پیرش میں قرار پائیگي جس پیرش میں وہ اپني شاگردي کے آخیر چالیس دن میں رها هو باستثناے ایسي صورت کے که اُسکی پاس ایک سارٹیفکٹ هو یعني کسي پیرش کا ایسا سارٹیفکٹ هو جس میں اُس پیرش والوں کا یهه اقرار هو که یهه شخص اگرچه یهاں سے اور جگهه کو جاتا هی مگر یهه اور اسکا کنبه قانوناً همارے پیرش کا مستقل باشندہ هی جس اقرار سے وہ پیرش جهاں

یهہ سارٹیفکٹ رکھنے والا جاوے اُس بوجھہ اور خرچ سے بري‌الذمہ ہو جاتا ہی جو اُس شخص کے وہاں جانے سے اُس پر عاید ہوتا *

پانچویں ایک جائداد وغیرہ کو کرایہ پر لینا جائداد جو مکان اراضي وغیرہ ہو وہ اور شخصوں کي ملکیت ہوني ضرور ہی اور وہ بجاے خود علحدہ ہو کسي مکان وغیرہ کا جز نہو اور اُسکی قبضہ کرنے میں کوئي اور دوسرا شخص شریک نہو لیکن اگر کسي جائداد کے متعدد قطعہ ہوں اور مختلف لوگوں سے اُنکو مختلف وقتوں میں کرایہ پر لیا جاوے جسکے کل کرایہ کا مجموعہ سو روپیہ ہو اور وہ سب قطعی ایک هي پیرش میں ہوں تو کوئي قباحت نہیں *

یہہ ضرور ہی کہ ایک سال کے واسطے سو روپیہ کرایہ پر کرایہ دار لیوے اور کرایہ اُسکا بھي ادا کرے اور اپنا هي قبضہ رکھے کسي اور کو کرایہ پر ندیوے اور پیرش میں چالیس روز رہنا اُسکا ضرور ہی یہہ ضرور نہیں کہ خاص اپني جائداد پر رہی *

علاوہ ان باتوں کے اِس قانون کي دفعہ ٦٠ میں حکم ہی کہ آیندہ سے کوئي سیٹل منٹ جائداد پر صرف قابض ہونے سے مکمل نہوگي جب تک کہ قابض پر مفلسوں کے چندہ کي جمع بندي بھي نہو جاوے اور سال بھر تک اُس جائداد پر چندہ نہ وصول کرلیا جاوے *

چھٹے صاحب جائداد ہونا اپني هي جائداد پر خود قابض ہو یا بذریعہ ٹھیکہ‌داري کے قبضہ ہووے غرض کہ کسي قسم کے ایسے پٹہ کے ذریعہ سے جو قانونا جایز ہو قبضہ ہو اور صاحب جائداد کو سواے خرید نے کے اُسکي جائداد بذریعہ ہبہ یا ورثہ یا شادي غرض کسي جایز طریق سے حاصل ہوئي ہو اور جائداد خواہ مکان ہو یا زمین ہو سیٹل منٹ حاصل ہوتي لیکن ایک جائداد پر کسي معین میعاد تک بلا قبض و تصرف کچھہ سالانہ حق مالکانہ ملنے سے اور جائداد مشترکہ کے ایسے حق سے جس سے کبھي کچھہ غرض نرکھي ہو سیٹل منٹ حاصل نہیں ہوتي *

بذریعہ جائداد کے سیٹل منٹ حاصل کرنے کے لیئی یھي بات کافي نہیں کہ ایک پیرش میں جائداد ہو بلکہ اُس پیرش میں چالیس دن تک سکونت کرني ضرور ہی جس میں وہ جائداد واقع ہو اور سکونت کرنے میں بھي شرط یہہ ہی کہ صاحب جائداد بذات خود رہے بي‌بي اور بال بچوں کي سکونت معتبر نہیں اور یہہ رہنا لگاتار چالیس دن تک ہو خواہ کئي بار رہ کر چالیس دن پورے کیئی ہوں اور یہہ ضروري نہیں کہ جائداد پر خود صاحب جائداد هي قابض ہو اُسکي طرف سے ٹھیکہ‌دار کرایہ‌دار کاقابض ہونا کافي ہی مگر اس صورت میں یہہ لازم ہی کہ صاحب جائداد اُس پیرش میں سکونت رکھتا ہو جہاں اُسکي جائداد واقع ہو *

اِس قانون کي دفعہ ٦٨ میں جو کسي گذشتہ طریقوں پر سیٹل منٹ کے کچھہ اثر نہیں کرتي یہہ حکم هی کہ جو شخص بذریعہ جائداد کے سیٹل منٹ حاصل کرے اُسکي سیٹل منٹ جب تک قایم رهتي هی کہ وہ اُس پیرش سے دس میل کے فاصلہ کے اندر اندر رهی جس پیرش میں اُس کي جائداد هو اگر کوئي شخص اس فاصلہ مذکور کے اندر نرهي اور اتفاقاً کسي اور پیرش کے ذمہ اُسکے پرورش کا بار پڑے تو وہ اُسي پیرش میں بهیجدیا جاوے گا جهاں نئي سکونت کرنے سے پہلے آباد تها اور اگر اُسنے کسي اور پیرش میں قانوناً کوئي سیٹل منت حاصل کرلیا هوگا تو وهاں بهیجا جاویگا *

ایک جائداد کا جو کوئي قانوناً وارث هو وہ اُسوقت تک سیٹل منت حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ اُس جائداد پر قابض نهوجاوے *

ساتویں ادا کرنا چندہ کا ایک شخص پر سیٹل منت حاصل هونے کے لیئے چندہ مقرر هونا اور اُس سے اُسکا وصول هونا ضرور هی اگر ایک زمیندار پر چندہ مقرر هوتا هی، اور اُسکا کاشتکار ادا کرتا هی تو کاشتکار مستحق سیٹل منت کا نہیں هوتا بذریعہ کاشتکار کے چندہ وصول هونا کافي هی یہہ کچھہ ضرور نہیں کہ خود زمیندار هي اُسکو ادا کرے چندہ سے قانون کي بموجب پرورش غربا کا چندہ اور گرجا کا چندہ اور زمین کا محصول اور اور هر ایک محصول مراد هی جو پیرش کي حدود میں وصول کیا جاتا هی اور قانون کي روسے صفائي شہر کا چندہ اور چندہ سڑک اور کهڑکي کا محصول اور مکان کا محصول یا اور کسي جمع بندي کے محصول ادا کرنے سے سیٹل منت حاصل نہیں هوتا *

پرورش زنا سے پیدا هوئی بچوں کي

ابهي هم بیان کرچکے هیں کہ ولدالزنا کي سیٹل منت سولہ برس کي عمر هونے تک یا اپنے کسي اور استحقاق سے سیٹل منت حاصل کرنے تک اُسکي ماں کي سیٹل منت هوتي هی اور اُسکي ماں جب تک بے شوهر کئي یا بیوہ رهی تو سولہ برس کی عمر تک اور اگر لڑکي هو تو اُسکي شادي کرنے تک اُسکي پرورش اُسکي ذمہ هوتي هی *

اس قانون میں بعد منسوخ هونے اُن قوانین کے جنکي روسے کسي ولدالزنا کا باپ اُس بچہ کي پرورش کا خرچ ندینے کي وجهہ سے مقید هوتا یا ماں سزا کے قابل هوتي یہہ حکم هی کہ اگر کسي ایسے بچہ کي ماں اُسکي پرورش کي قابلیت نرکهتي هو اور وہ بچہ محتاج خانہ میں پرورش کے واسطے سپرد کیا جاوے تو اُسکے داخل هونے کے بعد جو سہ ماهي کا اجلاس هو اُس اجلاس کے روبرو سربراہ کار یا محافظ یہہ درخواست کرینگے کہ اجلاس سے ایک حکم اُس شخص کے نام جسکو وہ اُس

بچہ کا باپ ٹھہرایا جاري ہو کہ جو کچھہ اُس بچہ کي پرورش کا خرچ پیروش کے ذمہ پڑا ادا کرے *

اور عدالت اُس شخص کو اطلاع کرنے سے چودہ دن کے بعد جواب اور اظہار فریقین کے لیکي اگر بعد تحقیقات کے یہہ ثابت ہوگا کہ یہي شخص جسکو سربراہ کاروں نے اُس بچہ کا باپ قرار دیا تھا حقیقت میں اُسکا باپ ہي تو عدالت جیسا کچھہ مناسب سمجھے گي اُسکي نسبت حکم دیگي *

لیکن یہہ حکم جب تک قابل نفاذ نہوگا کہ حسب اطمینان عدالت کے اُس بچہکي ماں کے بیان میں سے کسي بڑي سي بات کي تصدیق اور گواہوں کي گواہي سے تھوئي ہو اور یہہ حکم صرف اُسیقدر خرچ لیئی جانے کي نسبت نافذ ہوگا جسقدر اُس بچہ کي پرورش کے لیئے اصل میں درکار ہوگا اور اُس بچہ کي ساتہہ برس کي عمر ہونے تک جاري رهیگا اور جو کچھہ روپیہ اُسکے باپ سے لیا جاریگا اُسمیں سے اُسکي ماں کو کچھہ ندیا جاویگا نہ اُس کي ماں کي پرورش میں کسیطرح خرچ کیا جاویگا *

سربراہ کاروں کي درخواست گذرنے پر اگر عدالت مناسب سمجھے گي تو اُس بچہ کي پرورش کا خرچ اُسکے روز ولادت سے شمار کریگي بشرطیکہ اُس درخواست گذرنے سے چھہ مہینے پیشتر اُسکي ولادت ہو اور اگر اُسکي ولادت چھہ مہینہ پیشتر سے زیادہ کي ہووے تو اُسکي پرورش کا خرچ دوسري شش ماهي کے شروع سے لگایا جاویگا *

اور اُس مقدمہ کي جوابدهي میں اُس شخص کا جس سے اُس بچہ کي پرورش کا خرچ وصول کرنے کا ارادہ کیا گیا هی جو کچھہ خرچ ہوگا اگر اُسکي نسبت عدالت کچھہ حکم ندیوے تو وہ سربراہ کاروں کي ذمہ پڑیگا *

عدالت سربراہ کاروں اور محافظوں کے دعوے کي درصورت غیر حاضري مدعاعلیہ یا مدعاعلیہ کے وکیل کي بھي تحقیقات کریگي سواے اسبات کے کہ سربراہ کار یا محافظ مدعاعلیہ کا دستخطي اقبال دعوے پیش کریں اور اس صورت میں بھي عدالت مجازهی کہ تحقیقات مزید کے لیئی اظہار گواہوں کے لیوے *

ایک هي منصف کسي ولدالزنا کے باپ کو اپنے دستخطي حکمنامہ سے طلب کرسکتا هی اور اگر اُسکو یقین اسبات کا ہوجاوے کہ وہ روپوش ہوجاویگا تو منصف اُس سے ضمانت کافي طلب کرسکتا هی اور اگر وہ ضمانت دینی میں تساهل کرے تو ضمانت داخل کرنے یا مقدمہ فیصل ہونے تک تادیب خانہ میں رکھہ سکتا هی *

کسي ایسے بچہ کي پرورش کے خرچ کا ایک مہینے کا بقیہ صرف ایک هي منصف اسطرح سے وصول کرسکتا هی کہ اُس شخص کو دو منصفوں کے روبرو حاضر کرے اور وہ دونوں منصف اُسکے انکار یا غفلت پر اُسکو سزا دیکر یا اُسکے اسباب کو نیلام کرکے

یا اُسکي محنت کي اجرت اجرت دینے والے کي معرفت ضبط کرکے وہ بقیہ اور خرچہ وصول کریں *

مفلس کا ایک پیرش سے نکالکر کسي دوسرے پیرش میں بہیجدینا

پہلے قانون کے بموجب یہہ حکم تہا کہ جب مفلس لوگ پیرش میں ایسے مکانات میں آکر آباد هوں جنکي سالانہ آمدني دس پونڈ سے کم هو تو یہہ بات معلوم هوتي هی کہ اُنکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا هی وہ نکال کر اُس پیرش کو بہیجدیئے جاوینگے جہاں کي سیٹل منٹ اخیر میں اُنہوں نے قانوناً حاصل کي هوگي حقیقت میں نہ پہلے کوئي شخص نکالا جاتا تہا نہ اب نکالا جاسکتا هی جب تک کہ یہہ تحقیق نہو کہ اُسکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا هی بدمعاش اور بدرویہ اور قید بہگتے هوئے لوگ ایسے هي سمجھے جاتے هیں کہ اُنکے خرچ کا بار پیرش کے ذمہ هی اور یہي لوگ همیشہ نکالے جانے کے قابل هیں *

یہہ اخراج اُسوقت جایز هوگا کہ وہ شخص پیرش کے کسي عہدہ دار سے امداد حاصل کریگا صرف مدد مانگنے پر درست نہیں لیکن جو لوگ کہ اپني مملوکہ جائداد پر رهتے هوں گو کیسي هي تہوڑي اور کم هو وہ نہیں خارج هوسکتے اور بعض تعلقات اور رشتے بہي ایسے هیں کہ وہ اخراج کے مانع هیں مثلاً ایک کتخدا عورت اپنے شوهر سے بلا رضامندي آپسکے جدا نہیں هوسکتي گو وہ عورت کسي غیر ملک کي رهنے والي هونے کي وجہہ سے سیٹل منٹ نرکہتي هو سواے اسبات کے کہ وہ اپنے شوهر سے جدا رهتي هو اور ایک بچہ شیر خوري کے زمانہ میں اپني ماں سے علحدہ نہیں هوسکتا اور یہہ معلوم هوتا هی کہ بہت سي حالتوں میں نوکر اور شاگرد اپنے آقا اور اُستاد سے بلا رضامندي باهمي کے جدا نہیں هوسکتے اور جو لوگ ایسے مقاموں کے رهنے والے هوں جو کسي پیرش کي حدود میں واقع نہوں یا کوئي مقام سکونت نہیں رکھتے وہ بہي خارج نہیں هوسکتے اور طریق خارج کرنیکا یہہ هی کہ جب کسي ایسے مفلس کا خرچ پیرش کے ذمہ عاید هوتا هی تو پیرش کے عہدہ دار منصف سے اُس شخص کے نکال دینے کي درخواست کرتے هیں لیکن حکم نافذ هونے سے پہلے مفلس یا ایسے لوگوں کا جو واقف حال هوتے هیں اُسکي سیٹل منٹ کي نسبت اظہار لیا جاتا هی اور اگر منصفوں کو گواهوں کي گواهي سے اسبات کا اطمینان هوجاوے کہ اس مفلس کا خرچ حقیقت میں پیرش کے ذمہ پڑتا هی حالانکہ اُسکي سیٹل منٹ قانوناً دوسرے مقام کي هی تو اُسکے اُس مقام کے بہیجے جانے کا حکم دینگے *

اگر کسي مفلس کے اخراج کا حکم اُس کا خرچ پیرش کے ذمہ بطور مذکورہ بالا پڑنے کے سبب سے دیا جاویگا تو وہ اُسدن سے اکیس روز کے بعد خارج هوگا جس دن کہ ایک تحریري اطلاع اس بات کي کہ اُسکا خرچ اس پیرش کے ذمہ آتا هی معہ

نقل حکم اخراج اور نقل اظہار جسکی بنا پر وہ خارج کیا گیا اُس پیرش کے سربراہ کاروں خواہ محافظوں کے پاس ارسال ہوگی جہاں وہ بھیجا جاویگا اور جن محافظوں یا سربراہ کاروں کے پاس وہ حکم بھیجا گیا ہو اگر وہ اُسکو قبول و منظور کریں تو باوجود نہ گذرنے اکیس روز کے بھی وہ خارج کرکے بھیجدیا جاویگا اور اگر اُس مفلس کے اخراج کے حکم کی اپیل کی اطلاع اُس پیرش میں جہاں سے وہ خارج ہونے کو ہی اکیس دن کے اندر آجاوے تو وہ جب تک خارج نہوگا کہ میعاد اپیل کی نگذرے یا اپیل میں یہہ معاملہ طے نہوجاوے *

اس حکم اخراج کا اپیل ہر سہ ماہی کے اجلاس میں ہوسکتا ہی خواہ مفلس کرے یا پیرش کے عہدہ‌دار کریں یا کوئی ایسا شخص جو سمجھے کہ مجھے کچھہ نقصان ہوتا ہی لیکن اکثر پیرش کے عہدہ‌دار ہی کیا کرتے ہیں یہہ ضرور ہی کہ موجبات اپیل مجمل چودہ دن پیشتر موجبات مفصل پیش کرنے سے پیش کیجاوے جسپر اکثر گرجے والوں یا سربراہ کاروں کے دستخط ہوں اور کم سے کم تین محافظوں کے ہونے چاہیئیں اور سہ ماہی کے اجلاس میں جب کہ اپیل کی تحقیقات کیجاوے گی تو اپیلانٹ سے بجز اُس ثبوت کے جو اُنہوں نے درخواست اپیل میں تحریر کیا ہو اور کچھہ ثبوت نلیا جاویگا *

اخراج کے حکم کی اپیل صرف سہ‌ماہی کے اجلاس ہی میں طی نہیں ہوجاتے بلکہ سہ‌ماہی کے اجلاس کی عدالت کو اگر اپنے فیصلوں کے جواز پر شک ہو تو ہارے ہوئے فریق کے وکیل کی درخواست کرنے پر مقدمہ عدالت شاہی میں بھیجدینے کا اختیار ہی اور اگر اجلاس مقدمہ کو عدالت شاہی کے سپرد نکرے تو منصفوں کے ابتدائی حکم اور اجلاس کے اپیل کا حکم اخیر تحقیقات مزید کے واسطے عدالت‌شاہی میں جا سکتا ہی اور وہ عدالت اُن حکموں کو بسبب اُنکے ناقص ہونے کے منسوخ کرسکتی ہی مگر یہہ بات ضرور ہی کہ اس عدالت کا حکم صادر ہونے سے چھہ روز پیشتر اُن منصفوں کو اُنکے حکم کے قابل منسوخ ہونے کی اطلاع دیجاتی ہی تاکہ وہ اپنے حکم کے بحال رہنے کی جو کچھہ وجوہات رکھتے ہوں پیش کریں اور کسی حکم کی منسوخی کی درخواست اُس تاریخ سے چھہ مہینے کے اندر اندر ہو سکتی ہی جس تاریخ وہ حکم صادر ہوا ہو *

بعد صادر ہونے قطعی فیصلہ اخیر کے وہ پیرش جہاں کی سیٹلمنٹ مفلس رکھتا تھا اُس پیرش کو جہاں اُس مفلس نے دوران مقدمہ میں پرورش پائی تمام اخراجات اُسکی مدد وغیرہ کے ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہی اور اپیل کا خرچہ منصفوں کی راے پر منحصر ہی اور اپیلانٹ کی غیرحاضری میں بھی اپیل کا تصفیہ ہوسکتے ہیں اور خرچہ اپیل کا رسپانڈنٹ کو دلا سکتے ہیں *

سزا

موجودہ قانون کے روسے تیز شرابوں کے محتاج خانہ میں لانے کي ممانعت هی خواہ غیر شخص لاوے خواہ گورنر محتاج خانہ کا لاوے غیر شخص پر سو روپیہ سے کم جرمانہ هوگا اور گورنر پر دو سو روپیہ سے کم جرمانہ هوگا اور گورنر کو کسي بالغ کی جسماني سزا دینے یا کسي مفلس کے چوبیس گھنٹہ سے زیادہ حوالات میں رکھنے یا اس قدر وقت سے زیادہ حوالات میں رکھنے پر جسقدر کسي منصف کے حضور میں حاضر کرنے میں لگی یهي سزا هوگي اور اگر وہ یہہ جرمانہ نہ ادا کرے تو چھہ مہینے کي قید کا سزاوار هوگا اور اس قانون میں یہہ بهي تاکید هی کہ اُن سب دفعات کو جو سزا کے بیان میں هیں چھپواکر یا خوش خط لکھواکر محتاج خانہ کے کسي عام مقام میں آویزان کرادي جاویں اور در صورت نہ آویزاں کرانے کے سو روپیہ جرمانہ هوگا *

محتاج خانہ کے سربراہ‌کاروں اور گورنروں اور عہدہ‌داروں کو قواعد کي پابندي نکرنے اور اسباب وغیرہ چورانے پر بهي سزائیں دیجاتي هیں اور ایسے لوگوں کو بهي جو کمشنروں کے قواعد سے دانستہ غفلت یا سرتابي کریں یا کمشنروں کي حقارت کریں سزا دیجاتي هی یعني پہلے جرم کے ارتکاب میں پچاس روپیہ سے زیادہ جرمانہ نہوگا اور دوسرے جرم میں سو روپیہ سے زیادہ نہیں اور تیسرے جرم کي سزا جو بدچلني سمجھا جاتا هی دو سو روپیہ جرمانہ معہ کسیقدر قید کے یا صرف جرمانہ هوتا هی *

تمام رقمیں جو ماں باپ یا اولاد پر بموجب ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبتھ کے واجب هوتي هیں اور اور تمام رقمیں تاوان اور جرمانہ کي طرح وصول کیجاتي هیں یعنے دو منصف وصول کرتے هیں اول کوئي کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر یا کوئي منصف اُس شخص کو جس سے کوئي رقم وصول کرني هی طلب کرتا هی اور وہ دو منصف اُس معاملہ کے طے کرنے اور شخص مذکور سے بذریعہ سزا دینے کے اور اُسکي جائداد منقولہ اور غیرمنقولہ نیلام کرنے کے وہ رقم اور سب خرچہ وغیرہ وصول کرنے کا اختیار رکھتے هیں اور بعد صادر هونے حکم کے اگر روپیہ وصول نہو تو منصف اُس شخص کو تارقتیکہ وہ ضمانت دے یا روپیہ ادا کرے ماخوذ رکھہ سکتے هیں اور اگر کافي عذاب اُسکو نہو تو جیلخانہ یا تادیب خانہ میں تین مہینے کے واسطے قید کرسکتے هیں پچاس روپیہ تک کے جرمانہ یا کسي ولدالزنا کے معاملہ کا کوئي حکم هو اُسکا اپیل سہ‌ماهي کے اجلاس میں دائر هوسکتا هی *

گرجے کے افسر اور سربراہ‌کار دو منصفوں کي اتفاق راے سے چندہ کي شرح تجویز کرینگے اور آیندہ اتوار کے دن اُسکو مشتہر کردینگے *

اور یہہ بات ثابت کرنے کے لیئے کہ کسي کي رو رعایت کچھہ نہیں کي هی گرجے کے افسر اور سربراہ‌کار هر شخص کو جو دیکھنا چاهی وقتاً فوقتاً اپنے دستخطي چندہ کي کتاب کو آتھہ آنہ فیس کے لیکر دیکھائینگے اور چوبیس ناموں کي نقل چار آنہ فیس لیکر دینگے اور اگر وہ ندیکھائیں یا نقل ندیں تو دو سو روپیہ جرمانہ اُنپر کیا جاویگا *

جس مُقام پر گرجے کے افسر موجود نہوں تو صرف سربراہ‌کار هي تمام کار و بار کوجو پرورش غربا اور تجویز چندہ سے متعلق هوں انجام دینگے *

گرجی کے افسر یا سربراہ‌کار چندہ کي شرح هر شخص کي ایسي منقولہ اور غیر منقولہ ملکیت پر قایم کرنے کے مجاز هیں جو ظاهر اور اُسي پیرش میں هو عام قاعدہ یہہ هی کہ هر قسم کي ملکیت جو پیرش میں واقع هو اور اُس سے سالانہ منافع حاصل هوتا هو چندہ لگانے کے قابل هوتي هی *

ایک خاص قانون کے ذریعہ سے ایسے مکانوں کے مالکوں سے بھي چندہ لیا جاتا هی جو ایک سال کے اندر ساٹھہ روپیہ سے دو سو روپیہ تک کرایہ پر تین مہینے سے کم کے لیئے دیئے جاتے هوں اور وہ چندہ کرایہ دار کے اسباب تک سے وصول هوسکتا هی اور وہ مالک کے کرایہ میں سے مجرا لیگا *

اور چندہ کي شرح سب پر ایک هي مناسبت سے قایم هوتي هی اور اس مناسبت کے لحاظ رکھنے کے واسطے سربراہ‌کاروں پر لازم هوتا هی کہ گذشتہ جمع بندیوں یعنی چندہ کي کتابوں کے ذریعہ سے شرح تجویز کریں اور اگر کوئي بے اعتدالي سرزد هوگي تو منصف اُسکو خفیف اجلاس میں یهانتک کہ سہ ماهي کے اجلاس میں صحیح اور درست کردیں مکانوں کي سالانہ آمدني کي نصف اور اراضي کي سالانہ آمدني کي تین چوتھائي پر شرح چندہ کي قایم کرني غیر مناسب نہیں *

بموجب دفعہ ۹۶ ایکٹ ۶ و ۷ ولیم چهارم کے چندہ کي شرح مناسب اور یکساں مقرر کرنے کا یہہ طریقہ قایم کیا گیا کہ هر ایک جائداد کي اُس آمدني میں سے جو قیاساً سال بسال اُس سے وصول هوسکے مرمت اور بیمہ وغیرہ کے خرچ اور نیز اور ضروري ایسے خرچ کي منہائي کے بعد جس سے وہ جائداد کرایہ وصول هونے کے قابل رهي جو کچھہ باقي رهے اُسپر چندہ لگایا جاوے مگر چندہ لگانے کے جو اصول پہلے سے جاي آتي هیں اُن میں تبدیلي نہیں هوئي *

قانون کے مطالب کي عمل درآمد کے سرانجام کرانے کے لیئے جائدادوں اور اراضیات کي پیمایش اور تخمینہ کرانے کا وقت قایم کرنا کمشنروں کے اختیار میں هی *

جن لوگوں پر چندہ لگایا جاوے وہ اپنے چندہ کي نقل مفت حاصل کرسکتے هیں *

پیرش کے چندہ کي جمعبندي کا اپیل جو لوگ اپنے ذمہ چندہ غیر مناسب سمجھیں منصفوں کے اُس اجلاس میں دایر کرسکینگے جو هر قسمت یا ضلع کے لیئے وہ خاص اجلاس کرینگے اور اطلاع اُسکي اٹھائیس روز پیشتر کرینگے اور منصفوں کے فیصلہ کا اپیل سہ ماهي کے اجلاس میں هوسکتا هی بشرطیکہ اپیلانت بعد فیصلہ کے چودہ دن کے اندر درخواست مجمل اپیل کي گذرانی اور اقرار نامہ اور ضمانت اسبات کي داخل کرے کہ تحقیقات اپیل کي کراونگا اور جو کچھہ حکم هوگا اُس سے سرتابي نکروں گا اور اُس کلکٹر یا سربراہکار کو جسنے چندہ تجویز کیا هو اجلاس سے ایک هفتہ بیشتر اطلاع اپنے اپیل کرنے کي کرے *

ایسے پیرشوں کي امداد کے لیئے اَور پیرشوں پر چندہ لگایا جاسکتا هے جنمیں غربا کي پرورش کے لیئے کافي چندہ جمع نہوسکے *

الزروے قانون کے چندہ لگانے کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا هی *

نقشہ جمع بندي چندہ جو واسطے پرورش غربا مرتن متعلقہ ضلع سري کے پيرش کے ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۳۷ع میں
بحساب فیصدي دو روپیہ آتھہ آنہ کے مرتب کیا گیا

نمبر	بقیہ واجب یا جسمیں عذر ہو	نام قابض جائداد	نام مالک جائداد	قسم جائداد یا ملکیت جسپر چندہ لگایا گیا	نام اور موقع	تخمیني وسعت	لگان یا کرایہ تخمیني	امدني قابل چندہ	شرح چندہ فیصدي دو روپیہ آتھہ آنہ
۱	*	جیمس اسمتھہ	جان گرین	اراضي اور مکانات	وائیٹ ایکرکھیت	چالیس ایکز	چھہ سو روپیہ	پانسوپچاس روپیہ	تیرہ روپیہ بارہ آنہ
۲	*	ایضا	ایضا	مکان اور باغ	ویست سیٹریت یعني مغربي بازار	ایک رڈ	تین سو روپیہ	دوسوپچاس روپیہ	چھہ روپیہ چار آنہ
۳	پانچ آنہ جس میں عذر هی	جان پرآر	ایضا	مکان	برک لین	*	پندرہ روپیہ	بارہ روپیہ آتھہ آنہ	پانچ آنہ
وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ